شرح الصدور

بشرح

حال الموتی والقبور

مُصنّفہ:

محدّثِ اعظم حضرت علّامہ ابوبکر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

مولانا ابنِ مسعود مفتی سیّد شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

پبلشرز زاویہ

زاویہ پبلشرز

دربار مارکیٹ، لاہور

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم وبیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:0050002565700 3 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

شرح الصدور

بشرح حال الموتی والقبور

مُصنّفہ:

محدثِ اعظم حضرت علامہ ابوبکر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مُترجم

مولانا ابنِ مسعود مفتی سید شجاعت علی قادری

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ ۔ لاہور

Ph: 042-37248657- 37249558

Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2014ء

بار اول.....1100

ہدیہ.....250

ناشر.....نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

زاویہ پبلشرز | طہور ہوٹل، دکان نمبر 2 فورم
داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37248657 042-37249558
Email: zaviapublishers@gmail.com

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
اشرف بک ایجنسی، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5551519
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بہاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	نمبر شمار
2	مصنّف کے حالات	7
3	موت کی ابتدا کا بیان	10
4	موت کی تمنّا کرنے کی ممانعت	10
5	اللہ کی اطاعت میں لمبی زندگی اچھی ہے	12
6	دین میں آزمائش کے خوف سے موت کی تمنا جائز ہے	13
7	موت کی فضیلت	18
8	موت کی یاد اور اس کی تیاری	25
9	موت کی یاد پر مدد کرنے والی چیزوں کا بیان	30
10	اللہ سے حُسنِ ظن اور خوف کا بیان	31
11	موت کا پیغام	33
12	خاتمہ بالخیر کی علامات	34
13	موت کی کیفیت اور سختی کا بیان	35

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

14	مرض الموت میں اِنسان کے پاس کیا پڑھنا چاہئے	42
15	ملک الموت اوران کے مددگاروں کا بیان	48
16	ہر سال عُمروں کا فیصلہ ہوتا ہے	59
17	میّت کے فرشتوں کا آنا اور بشارت یا دھمکی دینا	61
18	مرنے والے کی رُوح سے دوسری ارواح کی ملاقات	102
19	میّت کا اپنے بارے میں کی جانے والی باتوں کا سُننا	106
20	جنازے کے ہمراہ چلنے کا بیان	109
21	مومن کی موت پر آسمان وزمین کا رونا	109
22	انسان کا اسی زمین میں دفن ہونا جس سے وہ پیدا ہوا	111
23	دفن وتلقین کے وقت کیا کہنا چاہئے	115
24	قبر کا دبانا ہر ایک کو ہوتا ہے	119
25	قبر کا میّت کو خطاب	123
26	فتنۂ قبر اور فرشتوں کا سوال وجواب	127
27	چند فوائد	143
28	بعض اشخاص سے سوال قبر نہ ہوگا	147
29	قبر کی ہولناکی اور مومن کے لئے وسعت اور آسانی	151

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

30	فردوس دیلمی کا ایک باب	157
31	ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایات کا باب	157
32	ابن ابی الدنیا کی روایات کا باب	157
33	بزاز کی روایات کا باب	158
34	مسلم کی روایات کا باب	158
35	حکیم ترمذی کی روایات کا باب	158
36	ابنِ عساکر کی روایات کا باب	158
37	عذابِ قبر کا ذکر	158
38	عذابِ قبر سے نجات کے طریقے	178
39	قبروں میں مردوں کے حالات	182
40	ابنِ ماجہ کی روایات کا باب	192
41	زیارت قبور اور مُردوں کا زائرین کو جاننا	194
42	روحوں کی قیام گاہ	222
43	میّت پر اس کی آخری قیام گاہ کا روز پیش ہونا	253
44	زندوں کے اعمال کا مُردوں پر روز پیش ہونا	254
45	کون سی چیز روح کو مقامِ کریم سے روکتی ہے؟	256

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

46	وصیّت کا بیان	257
47	نیند میں زندہ اور مُردوں کی ارواح کی ملاقات	258
48	زندہ کی رُوح نیند میں نکل جاتی ہے اور جہاں خدا چاہے جاتی	263
49	چند لوگوں کا ذکر جنہوں نے مُردوں کو خواب میں دیکھا	264
50	مُردوں کو زندوں کی ایذا رسانی کا علم	291
51	نوحہ سے میّت کو تکلیف ہونے کا ذکر	292
52	میّت کو ہر تکلیف دہ چیز سے تکلیف ہوتی ہے	294
53	مومن کی قبر کی دو فرشتے نگرانی کرتے ہیں	295
54	میت کو قبر میں نفع دینے والی اشیاء کا ذکر	296
55	میّت کیلئے قبر پر قرآن پڑھنا	304
56	قرطبی کے اقوال	306
57	موت کے بہترین اوقات	308
58	ان اعمال کا ذکر جو جنّت میں پہنچنے کا ذریعہ ہوں گے	308
59	میّت کا گلنا سڑنا اور انبیاء کا محفوظ رہنا	309
60	روح کے فوائدِ متعلقہ کا بیان	311

❖❖❖❖

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مصنف کے حالات

زیر نظر کے مصنف دنیائے اسلام کے مایہ ناز مفسر ومحدث ابوالفضل عبدالرحمن ابن کمال ابوبکر جلال الدین حضرمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔آپ مادر علم قاہرہ ۸۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ کا سایہ بچپن میں ہی اٹھ گیا تھا تاہم آپ شاہراہ علم پر تیزی سے گامزن رہے اور آٹھ سال سے کم عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔پھر عمدہ۔منہاج۔الفقہ والاصول اور الفیہ ابن مالک حفظ کرلیں ۸۷۱ ہجری میں مسند افتاء پر متمکن ہوئے اور پھر میدان تصنیف میں جواد قلم کو دوڑایا تو ہر غایت کو عبور کر گئے۔آپ کی جملہ تصانیف پانچ سو سے زائد ہیں۔آپ کو آٹھ علوم میں تبحر اور کمال حاصل تھا وہ علوم یہ ہیں: (۱) تفسیر (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بدیع (۷) بیان (۸) لغت۔

آپ نے شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور تکرور کی سیاحی کی۔اس طرح آپ کتابی اور نیز مشاہداتی دونوں قسموں کے علوم پر حاوی تھے۔شہاب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہمعصر تھے، آپ کی کتابوں سے نقل کرتے لیکن حوالہ نہ دیتے۔چنانچہ آپ کی پوری ایک تصنیف اپنی طرف منسوب کر لی۔چنانچہ تنگ آکر آپ نے ایک مقالہ لکھا: "اَلْفَارِقُ بَیْنَ الْمُصَنِّفِ وَالسَّارِقِ" چور اور مصنف کو ممتاز کرنیوالا مقالہ۔

تفسیر جلالین شریف سورۂ بقر سے سورۂ اسراء تک آپ ہی کی ہے اور ہر عربی دارالعلوم میں پڑھائی جاتی ہے۔تاریخ الخلفاء آپ ہی کی کتاب ہے اور درس نظامی میں داخل ہے۔دیگر تصنیفات کی فہرست بیان کرنے کا یہ موقع نہیں۔یہ شہباز علم ۹۱۱ھ میں دنیائے فانی سے دار باقی کو کوچ کر گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

زیر نظر کتاب آپ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے۔ یہ عبرت و نصیحت کا مرقع ہے۔ ہر خاص و عام کیلئے مفید ہے۔ خصوصاً واعظین کیلئے بیش بہا تحفہ ہے۔ وعظ و نصیحت اور فضائل اعمال کیلئے بے حد مفید ہے۔ ترجمہ میں پوری کوشش کی گئی ہے کہ سند کو بھی ذکر کیا جائے اور اصل میں قطع و برید سے کلی طور پر پرہیز کیا گیا ہے اور یہ بجا طور پر اس پر ترجمہ کی خصوصیت ہے۔ زبان آسان اور مطلب پورے آگئے ہیں۔ وَلِلّٰہِ الْحَمد۔

آخر میں قارئین سے استدعا ہے کہ وہ میری غلطیوں کو درگزر فرمائیں اور میرے حق میں ترقی علم و عمل کی دعا فرمائیں۔

وَ اٰخِرُ دَعوَانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلِمِینَ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ علٰی خَاتَمِ الاَنبِیَاءِ وَالمُرسَلِینَ وَاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ۔

ابن مسعود سید شجاعت علی قادری
مفتی دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے جس کو چاہا غفلت کی اونگھ سے بیدار فرمایا اور جس کی ملاقات پسند فرمائی اسے مقام علیین کی طرف بلایا۔ اور اس کے گناہوں کے بوجھ ختم کئے۔ میں نہایت ہی خلوص سے گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ بہترین دین کے ساتھ بھیجے گئے اور خدا کی مخصوص دوستی سے سرفراز کیے گئے ہیں۔ ان پر، ان کی اولاد پر اور ان کے سیادت مآب جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر درود و سلام ہو۔ یہ وہ شافی کتاب ہی علم برزخ کے بیان میں جس کا نفوس کو شدت سے انتظار تھا میں اس میں مندرجہ ذیل چیزیں ذکر کروں گا۔ موت نیز اس کی فضیلت، ملک الموت کا حال، ان کے مددگاروں کا حال، وقت نزع کا حال، قبر کا حال، روح کے بدن سے جدا ہو کر بارگاہ ایزدی میں پہنچے اور دیگر ارواح کے ساتھ ٹھہر جانے کا حال، اس کی تنگی، اس کا عذاب، اور اس میں نفع دینے والی اشیائ، یہ سب چیزیں مرض الموت و نفخ صور تک تفصیل سے بیان کی جائیں گی۔ حوالے کے طور پر، مرفوع احادیث، موقوف اثار اور مقطوع اثار پیش کروں گا جو کتب حدیث سے لے گئے ہیں۔ اس میں آئمہ حدیث کے کلام پر اعتماد کیا گیا ہے، نیز تذکرہ قرطبی میں جو کچھ اس سلسلہ میں ہے اس میں پوری تنقیح کے ساتھ فوائد کا اضافہ کرتے ہوئے اس کتاب میں نقل کرتا ہوں۔ میں نے اس کا نام رکھا ہے شرح الصدور بشرح حال الموتی وَالقبُور۔ (مُردوں اور قبروں کے حالات کے تشریح سے سینوں کا کھولنا) اور اگر اللہ نے عمر میں برکت دی تو ارادہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک کتاب اور شامل کروں جس میں علامات قیامت کا ذکر ہو۔ اور ایک کتاب اور جس میں بعث، قیامت اور جنت و دوزخ کا مکمل بیان ہو۔ خدا اپنے فضل و کرم سے میری یہ امید بر لائے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابونعیم[1] نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ سے اس قول کے بارے میں کہ ''وَمِن وَّرَائِهِم بَرزَخٌ اِلٰی یَومِ یُبعَثُونَ'' نقل کیا کہ اس سے مراد موت اور مرکر جی اٹھنے کے درمیان کی چیزیں ہیں۔

موت کی ابتدا:

1- ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مصنّف'' میں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں کہا کہ: ہم سے بیان کیا حماد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور انہوں نے حبیب بن شہید سے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا کہ، جب اللہ نے آدم اور اس کی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا کہ، زمین میں ان کی گنجائش نہیں، تو اللہ نے فرمایا کہ میں موت پیدا کرنے والا ہوں، تو انہوں نے کہا کہ تب تو ان کی زندگی مکدّر اور گدلی ہو جائے گی۔ تو اللہ نے فرمایا کہ بے شک میں امید کو پیدا کرنے والا ہوں۔

2- ابونعیم نے حلیہ میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ، اللہ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرمایا کہ، ویرانہ ہونے کے لئے بناؤ اور مرنے کیلئے جنو!

مال یا جسم میں کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا اور دعا کرنا جائز نہیں

1- شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سے کوئی مصیبت آنے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اور اگر تمنا ہی کرنا ہے تو یہ کہہ لے ''اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے، تو زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت میں بہتری ہو تو موت دے۔

2- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور اس کو آنے سے پہلے نہ بلائے۔ کیونکہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے اعمال بھی ختم ہو جاتے ہیں اور مومن کے لئے زیادتی عمر میں بھلائی ہے۔

1۔ یہ حدیث جو آیت کی تفسیر سے متعلق ہو اس لئے نقل کی گئی ہے کہ آگے جو مضمون ہے، وہ قرآن کی آیت کے ماتحت آجائے۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

3- بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر نیک ہے تو امید ہے کہ اس کی نیکیاں زائد ہوں گی اور اگر بد ہے تو شاید بھلائی کی طرف لوٹ آئے۔ صحاح میں ہے اَعْتَبَنِیْ فُلَانٌ۔ یہ اُس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شخص تکلیف دینے کی بجائے خوش کرنے لگے اِسْتَعْتَبَ اور أَعْتَبَ ایک ہی معنی میں ہے۔

4- احمد، بزار، ابو یعلیٰ حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت کی تمنا مت کرو کیونکہ نزع کی ہولناکی سخت ہے۔ انسان کی عمر کا زائد ہونا نیک بختی ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ رجوع لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

5- شیخین نے حضرت انس[1] رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت کی تمنا سے منع نہ فرماتے تو ہم تمنا کرتے۔

6- بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قیس ابن ابی حازم سے روایت کی کہ۔ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے۔ آپ کو سات جگہ آگ[2] سے داغا گیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو موت کی دعا کرنے سے نہ روکتے تو میں موت کی دعا کرتا۔

7- مروزی، قاسم سے روایت کرتے ہیں جو حضرت معاویہ کے غلام تھے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ اگر اہل جنت سے ہو تو زندگی بہتر ہے اور اگر اہلِ جہنم سے ہو تو کیوں جلدی جانا چاہتے ہو۔

8- خطیب نے اپنی تاریخ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اس کو پتہ نہیں کہ اس نے اگلے جہاں میں اپنے لئے کیا کیا ہے؟

9- احمد، ابو یعلیٰ، طبرانی، حاکم نے ام الفضل سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے

۱۔ تاکہ حضور علیہ السلام سے وصل نصیب ہو۔ (مترجم)

۲۔ جنگ میں زخمی ہونے کے باعث۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار تھے تو انہوں نے موت کی تمنا کی۔ تو آپ نے فرمایا: اے چچا! موت کی تمنا نہ کرو۔ کیونکہ اگر آپ نیکوکار ہیں تو دیر سے مرنا اور نیکیوں کا زائد ہونا بہتر ہے اگر بدکار ہیں تو دیر سے مرنا اور برائیوں سے توبہ کر لینا اچھا ہے تو موت کی ہرگز تمنا نہ کرو۔

10- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی موت کے آنے سے پہلے اس کی تمنا نہ کرے اور اس کو جب بلائے اور جب اپنے عمل پر[1] بھروسہ ہو۔

اللہ کی اطاعت میں زندگی لمبی ہونے کا بیان

1- احمد و ترمذی (اور اس کو حاکم نے صحیح کہا) نے ابو بکر سے روایت کی کہ، ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا۔ پھر دریافت کیا، سب سے بُرا کون ہے؟ فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا۔

2- حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی۔

3- طبرانی نے عبادہ بن صامت سے روایت کی کہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سب سے بہتر آدمی کی خبر نہ دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اسلام کی حالت میں جس کی عمر زائد ہو اور اچھے کام کرے۔

4- طبرانی نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کی عمر جب بھی زائد ہوگی۔ اس کیلئے بہتر ہی ہوگا۔

5- احمد اور ابن زنجویہ نے اپنی ''ترغیب'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قضاعہ کے دو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے، ان میں تو ایک شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے

---

[1] اور اپنے عمل پر بھروسہ کوئی نہیں کر سکتا اس لئے موت کی تمنا ہی نہ کرے۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرمایا، کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے۔ اور چھ لاکھ رکعت نماز اور اتنی اتنی (کنایۃً فرمایا) سنتیں نہ پڑھی تھیں؟

6- احمدؒ اور بزارؒ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے نزدیک اس شخص سے زائد کوئی اچھا نہیں جو اسلام میں بوڑھا ہو۔ کیونکہ تسبیح و تکبیر و تہلیل[1] زائد ہو جاتی ہے۔

7- ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، مسلمان کی ہر دن کی زندگی غنیمت ہے۔ کیونکہ وہ اس میں فرائض، دیگر نمازیں اور جو کچھ بھی ذکر و فکر میسر ہوتا ہے، کرتا ہے۔

8- ابن ابی الدنیاؒ نے ابراہیم بن ابی عبدہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ جب مومن مرے گا تو دنیا میں آنے کی تمنا کرے گا تا کہ خدا کی تکبیر، تہلیل اور تسبیح کر سکے۔

دین میں فتنہ کے ڈر سے موت کی آرزو اور دعا کا جواز

1- مالک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قبر کے پاس سے گزرنے والا یہ نہ کہے گا "اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا"۔

2- مالکؒ اور بزارؒ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: "اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی دعا کرتا ہوں اور تو جب لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس بلا لینا" (وفات دنیا)

3- مالکؒ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا اے اللہ! میری قوت کم ہوئی اور عمر بڑی ہوئی، میری رعایا منتشر ہوئی، تو مجھے وفات دے تا کہ میں ضائع کرنے والا اور کوتاہی کرنے والا نہ بنوں۔" ابھی ایک ماہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ شہید ہوئے۔

4- ابن عبدالبرؒ نے "تمہید" میں، مروزیؒ نے "جنائز" میں، احمدؒ نے "مسند" میں۔ اور طبرانی

---

[1] یہ دعا نمازوں کے بعد ہر مسلمان کو مانگنی چاہئے۔ دعا کے لفظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِالنَّاسِ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔ یہ دعا آپ امت کی تعلیم کے لئے مانگتے تھے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس آزمائش میں پورے نہ اترے تھے؟ ۱۲۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے کبیر'' میں علیم کندی سے رویت کی، انہوں نے کہا میں ابوعبسؓ غفاری کے ساتھ ایک چھت پر تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ طاعون سے بھاگ رہے ہیں، تو آپ نے کہا۔ اے طاعون! مجھے پکڑ لے، یہ کلمہ تین مرتبہ کہا، میں نے ان سے کہا: تم یہ کیوں کہتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ موت کے وقت عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ اور آدمی کو لوٹ کر نہیں آنا اس لئے وہ تباہ ہو جائے گا۔ ابوعبسؓ نے کہا کہ تم نے نہیں سنا، رسول ﷺ فرماتے تھے: چھ چیزوں سے پہلے مر جاؤ۔ بے وقوفوں کی حکومت سے، شرط کی زیادتی سے، حکمت کی باتوں کے بیچنے سے، خون کی ناقدری سے، قطع رحمی سے اور ان لوگوں سے جو قرآن کو گاتے بجاتے ہیں۔ ایک آدمی کو آگے کرتے ہیں جو ان کو قرآن گا کر سنائے، خواہ وہ سب سے کم سمجھ رکھتا ہو۔

5- حاکم نے حسنؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ حکم بن عمرو نے کہا: اے طاعون! مجھے پکڑ لے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ حالانکہ حضور ﷺ نے موت کی تمنا سے منع فرمایا ہے۔ حاکم نے کہا، جو تم نے سنا ہے میں نے بھی سنا ہے۔ لیکن میں چھ چیزوں سے قبل مرنا چاہتا ہوں: حکمت کی باتوں کے بیچنے سے پہلے، شرط کی زیادتی سے، بچوں کی حکومت سے پہلے، خون بہانے سے پہلے، قطع رحمی سے پہلے اور قرآن کو گانا بجانا بنانے والوں سے پہلے۔ اور ابنؓ سعد کی ایک روایت میں چھ چیزوں میں گناہ کا کیا جانا بھی شامل ہے۔ اسی قسم کی حدیث طبرانی نے عمرو بن عسبہ سے روایت کی۔

6- ابونعیم نے ابنؓ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب دجال نکلے گا تو مومن کے نزدیک مرنے سے بہتر کوئی چیز نہ ہوگی۔

7- ابن ابی الدنیا نے سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس کے علماء کے نزدیک مَوت سُرخ سونے سے بہتر ہوگی۔

8- ابنؓ ابی الدنیا نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قریب ہے کہ مومن انسان کے نزدیک موت اس ٹھنڈے پانی سے زائد پسندیدہ ہو جس پر شہد بہایا جائے اور وہ انسان اُسے پیے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

9- ابن ابی الدنیا نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کے پاس سے جنازہ گزرے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہم بھی اس کی جگہ ہوتے۔

10- ابن سعد نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو میں ان کی عیادت کے لئے آیا اور کہا اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اب اس دعا کو نہ دہرانا، اور یہ کہا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ موت سُرخ سونے سے بہتر ہوگی اور اے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ! اگر تم زندہ رہے تو قریب ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ جب آدمی قبر سے گزرے تو یہ کہے کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

11- مروزی نے ''جنائز'' میں مرہ ہمدانی سے روایت کی کہ، اللہ کے ایک بندے نے اپنی اور اپنے گھر والوں کے لئے موت کی دعا کی تو اس سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنے گھر والوں کیلئے موت کی تمنا کی ٹھیک ہے لیکن اپنے لئے کیوں کی؟ تو اس نے جواب دیا کہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اپنی اس حالت پر باقی رہو گے تو میں تمنا کرتا کہ میں بیس[1] سال مزید تم میں زندہ رہوں۔

12- مروزی نے ابوعثمان سے روایت کی کہ انہوں نے کہا، ایک دن ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے سائبان میں بیٹھے تھے اور آپ کے نکاح میں فلاں اور فلاں دو عورتیں حسن و جمال اور منصب جلیل والی تھیں اور دونوں سے آپ کے حسین بچے تھے۔ اتنے میں ایک چڑیا آپ کے اوپر سے چہچہانے لگی۔ پھر آپ کو قے آئی، اس کو آپ نے کریدتے ہوئے فرمایا کہ عبداللہ[2] اور اس کے اہل وعیال کا مرنا اس چڑیا کے مرنے سے بہتر ہے۔

13- مروزی نے قیس سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بچے کھیل رہے تھے آپ نے فرمایا کہ ان کا مرنا گبریلے (ایک چھوٹا جانور) کے مرنے سے آسان ہے۔

14- حسن سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، تمہارے اس شہر میں ایک عابد تھا، وہ مسجد سے نکلا۔ جب اس نے اپنا پیر رکاب میں رکھا تو اس کے پاس ملک الموت آ گیا تو اس عابد نے کہا کہ ''خوش آمدید![3] میں آپ کا بہت ہی مشتاق تھا''۔ ملک الموت نے یہ سن کر روح قبض کر لی۔

۱۔ یعنی اللہ کے نزدیک بندے اس درجہ نیک اعمال میں منہمک رہتے ہیں کہ کسی وقت بھی موت آ جائے، وہ اسے ''خوش آمدید'' کہتے ہیں۔ ۱۲ ۲۔ یہ ابن مسعود کا نام ہے۔ ۱۲

۳۔ یعنی اللہ کے نزدیک بندے اس درجہ نیک اعمال میں منہمک رہتے ہیں کہ کسی وقت بھی موت آ جائے، وہ اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

15- ابنؔ سعد نے ''طبقات'' میں اور مروزیؔ نے خالد بن معدان سے روایت کی کہ خشکی وتری میں کسی جانور کا میرے بدلے مرنا مجھے پسند نہیں اگر موت کو کوئی جھنڈا ہوتی جس کی طرف لوگ دوڑ کر جاسکتے تو میں سب سے پہلے پہنچتا البتہ جو شخص مجھ سے زیادہ طاقتور ہوتا وہ مجھ سے آگے نکل جاتا۔

16- ابونعیم نے انھیں سے روایت کی کہ اگر موت کسی جگہ رکھی ہوتی تو میں سب سے پہلے دوڑ کر اس کے پاس پہنچ جاتا۔

17- ابونعیم نے عبدربہ بن صالح سے روایت کی کہ وہ مکحولؔ کے پاس ان کے مرضِ وفات میں آئے تو ان کے لئے دعا کی کہ اللہ انھیں عافیت عطا فرمائے۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، کیونکہ اس ذات سے مل جانا جس کی معافی کی امید ہے اس سے بہتر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ زندہ رہا جائے جن کی شرارتوں سے شیاطین الانس اور شیاطین مع اپنے لشکر کے بھاگ جائیں۔

18- ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں ابومسہر سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو سعید بن عبدالعزیز متنوخی سے ایک شخص کو کہتے سنا کہ، اللہ آپ کی زندگی لمبی کرے، تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا۔ نہیں بلکہ اللہ مجھے جلد اپنی رحمت کی جگہ بلائے۔

19- ابونعیم نے ابوعبیدہ بن مہاجر سے روایت کی کہ اگر کہا جائے کہ جو اس لکڑی کو ہاتھ لگائے گا مرجائے گا۔ تو میں سب سے پہلے ہاتھ لگاؤں گا۔

20- ابونعیم نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا آزمائش کی دعوت دیتی ہے اور شیطان خطاکاری کی، ان دونوں کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ خدا سے ملاقات[1] ہوجائے۔

21- ابنؔ ابی الدنیا نے عمرو بن میمون سے روایت کی کہ وہ موت کی تمنا نہ کرتے تھے انہوں نے کہا کہ میں ہر دن اتنی اتنی نماز پڑھتا تھا۔ حتیٰ کہ یزیدؔ بن مسلم نے ان کی طرف ایک پیغام بھیجا جس میں انھیں سختی سے خطاب کیا تھا۔ جس سے آپ کو تکلیف ہوئی تو اس کے بعد آپ یہ دعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! مجھے نیکوں سے ملادے اور بُروں سے بچادے''۔

۱۔ یعنی موت آجائے۔ ۱۲۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

22- ابن ابی الدنیا نے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ ابوالدرداء کی یہ عادت تھی کہ جب کسی اچھے آدمی کی وفات ہوتی۔ تو آپ فرماتے کہ ''اے کاش میں تیری جگہ ہوتا تو اس پر ان کی ماں نے کچھ اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا۔ تم نہیں جانتی، کہ آدمی صبح حالتِ ایمان پر کرتا ہے اور شام کو منافق ہو جاتا ہے اور اس کا ایمان لاشعوری کے عالم میں اس سے سلب کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے میں اس میت پر رشک کرتا ہوں اور اُسے اس زندگی پر ترجیح دیتا ہوں جس میں نماز روزہ ہو۔[1]

23- ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن ابی الدنیا نے حجیفہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ کوئی جان بھی میرے بجائے مر جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی، خواہ وہ مکھی ہی کیوں نہ ہو۔

24- ابن ابی الدنیا، خطیب اور ابن عساکر نے ابی بکرہ سے روایت کی کہ کسی جاندار کی روح کا پرواز کر جانا مجھے پسند نہیں سوائے اپنی روح کے پرواز کرنے کے، تو لوگوں نے گھبرا کر دریافت کیا کہ یہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسے زمانے کو نہ دیکھوں جس میں بھلائی کا حکم نہ دے سکوں اور برائی سے منع نہ کر سکوں۔ کیونکہ ایسے زمانے میں کوئی خیر و خوبی نہ ہوگی۔

25- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور ابن سعد اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان کے پاس سے ایک آدمی گزرا۔ انھوں نے پوچھا: کہاں جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا، بازار کو تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے لوٹنے سے پہلے میرے لئے موت خرید کر لا سکو تو لا دینا۔

26- ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے ''کبیر'' میں روایت کی اور ابن عساکر نے عروہ بن ادیم کی سند سے اور انہوں نے عرباض بن ساریہ سے، یہ (عرباض) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں ایک بوڑھے صحابی رضی اللہ عنہ تھے اور موت کی تمنا رکھتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میری عمر زائد ہوگئی، اور ہڈی کمزور پڑ گئی، تو مجھے موت دے''۔ عرباض کہتے ہیں کہ میں ایک دن دمشق کی مسجد میں نماز کے بعد اپنی اسی دعا میں مشغول تھا کہ ایک حسین و جمیل سبز پوش

1۔ کیوں کہ اگر کفر ہو گیا تو نماز روزہ سب اکارت اور رائے گاں جائے گا۔ ۱۲۔ (مترجم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نوجوان آیا اور کہا کہ کیا دعا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ اور کیا دعا کروں، تو اس نے جواب دیا کہ یوں کہو "اے اللہ! عمل اچھے کر، اور عمر زائد کر"۔ میں نے دریافت کیا۔ خدا تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں اتا ہیل ہوں جو مومنوں کے غم غلط کرتا ہے۔ پھر جو میں نے غور سے دیکھا تو کوئی نہ تھا۔

موت کی فضیلت کا بیان

علماء فرماتے ہیں کہ موت عدم محض اور فناء صرف کا نام نہیں۔ موت تو بدن سے روح کے تعلق کے ختم ہو جانے کا نام ہے اور ایک حجاب جو روح اور بدن کے درمیان قائم ہو جاتا ہے، اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جانے کا نام ہے۔

1- ابو الشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے بلال بن سعد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے وعظ میں کہا: "اے زندگی اور ہمیشگی کے چاہنے والو! تم فنا کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ تم ابد اور ہمیشگی کے لئے پیدا ہوئے ہو۔ ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہونے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔

2- طبرانی نے "کبیر" میں حاکم نے "مستدرک" میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے روایت کی، تم ہمیشگی کیلئے پیدا ہوئے ہو، ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل ہوتے ہو۔

3- حاکم نے "مستدرک" میں اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مبارک نے زہد میں اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں عبداللہ بن طہر سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت مومن کا تحفہ ہے۔ اس قسم کی حدیث دیلمی نے مسندِ فردوس میں نقل کی۔

4- دیلمی نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ موت مومن کا پھول ہے۔

5- دیلمی و بیہقی[1] نے "شعب الایمان" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت غنیمت ہے، گناہ مصیبت ہے، محتاجی راحت ہے، مالداری عذاب ہے، عقل خدائی ہدیہ ہے، جہالت گمراہی ہے، اطاعت آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، خدا

۱۔ اگرچہ خود ہی اس کی تصنیف کی۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی مشیت سے رونا نجات ہے، اور ہنسنا ہلاکت ہے اور گناہ سے توبہ کرنے والا اس کی طرح ہے جو بے گناہ ہو۔

6- احمدؒ اور سعیدؒ بن منصور نے اپنی سنن میں صحیح سند سے محمود بن لبیہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دو چیزوں کو انسان برا سمجھتا ہے۔ موت کو برا سمجھتا ہے حالانکہ موت اس کے لئے فتنہ سے بہتر ہے۔ مال کی کمی کو برا سمجھتا ہے حالانکہ مال کی کمی سے قیامت میں حساب میں کمی ہوگی۔

7- بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں زرعہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انسان زندگی کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے۔ اور مال کی کمی کو برا سمجھتا ہے حالانکہ یہ حساب کی کمی کا باعث ہے۔

8- شیخین[1] نے ابوقتادہؓ سے روایت کی۔ نبی پاک ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ نے فرمایا یہ ''مستریح'' یا ''مستراح'' ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ، یارسول اللہ ﷺ مستریح یا مستراح سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن انسان دنیا کی تکالیف سے اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہوتا ہے اور راحت پاتا ہے (تو وہ مستریح ہے) اور فاجر سے، شہر، بندے، درخت اور جانور نجات حاصل کرتے ہیں (تو وہ مستراح ہے)۔

9- ابن ابی شیبہ نے یزید بن بطار سے روایت کی۔ ایک جنازہ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ پر گزرا تو آپ نے فرمایا کہ یا تو اس نے راحت پائی یا بندوں نے اس سے راحت پائی۔

10- ابن مبارک اور طبرانیؒ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور قحط ہے''۔

11- ابن مبارک نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا، دنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ مومن کی رُوح جب نکلتی ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قید خانے میں تھا اور پھر نکال دیا گیا۔ تو اب وہ زمین میں خوب سیر و تفریح کرتا ہے۔

12- ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مصنف'' میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دنیا مومن کا قید

۱۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو شیخین اور ان کی دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ جب مومن مرجاتا ہے تو اس کی راہ فراخ کردی جاتی ہے اور وہ جنت میں جہاں چاہتا ہے وہاں گھومتا ہے۔

13- ابونعیم نے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ، اے ابوذر! دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور قبر امن کی جگہ ہے اور جنت اس کا ٹھکانا ہے۔ اے ابوذر! دنیا کافر کی جنت ہے اور قبر اس کا عذاب ہے اور جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔

14- نسائی، طبرانی اور ابن ابی الدنیا نے عبادہ بن صامت سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی جان روئے زمین پر مرتی ہے اس کے لئے اس کے رب کے پاس بھلائی ہے اور وہ واپس آنا نہیں چاہتی، خواہ اس کو تمام دنیا اور مافیھا، دے دی جائے سوائے شہید کے، کیوں کہ وہ بار بار آنے کی تمنا کرتا ہے تا کہ ثوابِ عظیم پائے۔

15- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور مروزی نے ''جنائز'' میں اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دنیا میں اب کچھ صاف نہیں رہا ہر جگہ گدلا پن ہے۔ تو موت ہر مسلمان کا تحفہ ہے۔

16- مروزی ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابن مسعود سے روایت کی کہ دو چیزیں بہت بہتر ہیں، محتاجی اور موت۔

17- ابن ابی شیبہ اور مروزی نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ مومن آدمی کے دین کو کوئی چیز نہیں بچا سکتی جو حفاظت کرے سوائے موت کے گڑھے کے۔

18- ابن مبارک نے ''زہد'' میں اور ابن ابی شیبہ نے اور مروزی نے ربیع بن خثیم سے روایت کی کہ مومن کے لئے کوئی بھلائی چھپی ہوئی نہیں جس کا وہ انتظار کرے اور وہ موت سے بہتر ہو۔

19- ابن ابی الدنیا نے مالک بن مغول سے روایت کی کہ سب سے پہلی چیز خوشی کی جو مومن کو حاصل ہوگی وہ موت ہے کیونکہ اس میں وہ اللہ کا ثواب اور اس کا کرم دیکھتا ہے۔

20- احمد نے ''زہد'' میں، اور ابن ابی الدنیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کیلئے اللہ کی ملاقات سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

21- سعد بن منصور اور ابن جریر نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہر مومن کیلئے موت بہتر ہے اور ہر کافر کے لئے موت بدتر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہتر ہے۔ اور ہرگز گمان نہ کریں کافر کہ ہم جو ان کو ڈھیل دیتے ہیں وہ ان کے لئے بہتر ہے۔

22- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں اور حاکم نے ''مستدرک'' میں، طبرانی اور مروزی نے ''جنائز'' میں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہر نیک بندہ کیلئے موت بہتر ہے۔ اگر نیک ہے تو اللہ کے پاس نیکوں کے لئے بہت اچھا اجر ہے اور بد ہے تو ان کیلئے اللہ نے فرمایا کہ کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہماری ڈھیل ان کے حق میں بہتر ہے۔ ہم ڈھیل[1] اس لئے دیتے ہیں کہ ان کے گناہ زائد ہو جائیں۔

23- ابن مالک اور احمد نے ''زہد'' میں حبان بن ابی حیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے کہا تم موت کیلئے جنتے ہو ویران کرنے کے لئے آباد کرتے ہو، فانی چیز پر حریص اور باقی رہنے والی چیز کو نہیں مانتے، سنو! تین بری چیزیں ہیں جو اچھی ہیں۔ موت، فقر اور مرض، احمد نے زہد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت کی۔

24- ابن ابی الدنیا نے جعفر احمد سے روایت کی کہ جس کے لئے موت میں اچھائی نہیں اس کیلئے حیات میں بھی اچھائی نہیں۔

25- ابن سعد نے ''طبقات'' میں اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں فقر کو سب کی بارگاہ میں تواضع کرنے کے لئے اچھا سمجھتا ہوں اور موت کو اپنے رب کی ملاقات کے لئے اچھا سمجھتا ہوں اور مرض کو اپنی خطاؤں کے مٹ جانے کی وجہ سے پسند کرتا ہوں۔

26- ابن سعد اور ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے ''زہد'' میں ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اپنے پسندیدہ شخص کے لئے کیا پسند کرتے ہیں؟ کہا کہ موت، لوگوں نے دریافت کیا کہ اگر نہ مرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس کا مال اور اس کی اولاد کم ہو جائے۔

۱۔ یعنی عیش و عشرت اور عمر کی درازی میں ڈھیل دینا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

27- ابن ابی شیبہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وروایت کی کہ میں اپنے دوست کیلئے پسند کرتا ہوں کہ اسے جلد موت آجائے اور اس کا مال کم ہو۔

28- احمد نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدینا نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میرے احباب کی طرف سے جو ہدایا وصول ہوتے ہیں ان میں سلام سب سے بہتر ہے اور سب سے اچھی خبر اس کی موت ہے۔

29- ابن ابی الدینا نے محمد بن عبدالعزیز تیمی سے روایت کی کہ عبدالاعلی تیمی سے کہا گیا کہ تم اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے کیا پسند کرتے ہو؟ کہا موت۔

30- طبرانی نے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ! جو لوگ مجھے رسول جانتے ہیں ان کے دل میں موت کی محبت ڈال دے۔

31- احمد نے روایت کی کہ ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کہ پاس آئے کہ ان کی روح نکالیں تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا تم نے کبھی ایک دوست کو دوسرے دوست کی روح نکالتے دیکھا ہے؟ تو ملک الموت خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جاؤ ابراہیم علیہ السلام سے کہہ دو کہ آیا کبھی تم نے ایک دوست کو دوسرے دوست کی ملاقات کو برا مانتے ہوئے پایا؟ تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میری روح ابھی قبض کرلو۔

32- طبرانی نے ''ترغیب'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا اگر تم میری وصیت یاد رکھو تو وہ یہ ہے کہ موت سے زائد پسندیدہ چیز تمہارے نزدیک کوئی نہ ہو۔

33- ابن سعد نے حسن سے روایت کی کہ جب حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ بہت انتظار کے بعد محبوب آیا، جو شرمندہ ہو وہ کامیاب نہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے فتنہ سے پہلے بلالیا۔ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ موت کی تمنا تین اشخاص ہی کر سکتے ہیں: (۱) جن کو موت کے بعد کے حالات کا پتہ نہ ہو۔ (۲) خدا کی مقرر تقدیر سے راہ فرار اختیار کرنے والا۔ (۳) اور اللہ کی ملاقات کا مشتاق۔ حبان بن اسود نے کہا کہ موت ایک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملانے کا ذریعہ ہے۔ ابوعثمان نے کہا کہ شوق کی علامت یہ ہے کہ راحت کے باوجود موت کی محبت کرنا،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بعض حضرات نے کہا کہ مشتاق موت کی مٹھاس شہد سے زائد پاتا ہے۔

34- ابن عساکر ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ شوق سب سے بلند درجہ ہے جب، اس پر بندہ پہنچتا ہے تو وہ موت کے دیر سے آنے کو برا سمجھتا ہے کیونکہ وہ لقاء محبوب کا ہمہ وقت متمنی رہتا ہے اور اس کے دیدار کا ہر وقت منتظر۔

35- ابن ابی الدنیا نے عتبہ خولانی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عبداللہ ابن عبدالملک طاعون سے بھاگ کر کہیں چلا گیا تو انہوں نے کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میں ایسے زمانے تک زندہ رہا جس میں ایسی بات سنوں۔ میں تم کو گزرے ہوئے بھائیوں کے حالات سناتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا کی ملاقات انکو شہد سے شیریں معلوم ہوتی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ کبھی دشمنوں سے نہ ڈرتے تھے خواہ کم ہوں یا زائد۔ تیسری بات یہ کہ وہ دنیا کے فقر و فاقہ سے نہ ڈرتے تھے ان کو خدا پر پورا پورا بھروسہ تھا کہ وہ ان کو ضرور رزق دے گا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ جب طاعون آتا تھا تو وہ بھاگتے نہ تھے خدا جو فیصلہ فرماتا تھا، ان کو قبول ہوتا۔

36- ابونعیم نے حلیہ میں ابن عبدربہ سے روایت کی کہ انہوں نے مکحول سے کہا کہ کیا تم جنت کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جنت کو کون پسند نہ کرے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ موت سے محبت کرو کیونکہ جنت کو مرے بغیر نہیں دیکھ سکتے۔

37- عبدالرحمن یزید بن جابر سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی زکریا کہتے تھے کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اللہ نے مجھے اختیار دے دیا ہے کہ چاہے میں سو سال زندہ رہوں یا آج مر جاؤں، تو آج ہی مرنے کو اختیار کر لیتا۔ تاکہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کر سکوں۔

38- ابونعیم اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں احمد بن ابی الحواری سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ نباجی کو کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے دنیا کی حلال لذتوں سے مستفیض ہونے اور اپنی روح کے نکل جانے کا اختیار دیا جائے تو روح کے نکل جانے کو پسند کروں گا۔ کہا تم کو یہ بات پسند نہیں کہ تم اس سے ملاقات کرو کہ جس کی اطاعت کرتے ہو۔

ا۔ یعنی خدا قدوس ﷻ وعلماء کی ملاقات تاکہ ثواب اطاعت پاسکو۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

39- ابو نعیم اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے۔قرطبی نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان مرتے وقت جو تکالیف پاتا ہے وہ اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بن جاتی ہے۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے اگر کانٹا یا اس سے کم چیز بھی لگ جائے تو وہ بھی اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔تو جب کانٹے کا یہ حال ہو تو پھر سکرات موت کا کیا حال ہوگا جس میں تلوار کی تین سو چوٹوں سے زائد تکلیف ہوتی ہے۔

40- ابن مبارک نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدنیا نے مسروق سے روایت کی کہ مجھے اس چیز کے علاوہ کسی چیز پر رشک نہ آیا کہ مومن قبر میں عذاب سے محفوظ ہو اور دنیا کی تکالیف سے رہائی پالے۔ابن ابی شیبہ نے بھی اس مضمون کی حدیث بیان کی۔

41- ابن مبارک ہیثم بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایفع بن عبدہ کے پاس باتیں کر رہے تھے اور وہیں ابو عطیہ فدبوح بھی تھے تو نعمتوں کا ذکر چلا۔لوگوں نے دریافت کیا کہ،سب سے زائد نعمتوں میں کون شخص ہے،بعض نے کہا فلاں اور بعض نے کہا کہ فلاں۔ایفع نے کہا اے عطیہ آپ کیا اچھے ہیں؟انہوں نے کہا وہ جسم جو قبر میں ہو اور عذاب سے محفوظ ہو گیا ہو۔

42- ابن مبارک نے محارب بن وثار سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے خثیمہ نے کہا کہ کیا تمہیں موت خوش کرتی ہے؟کہا کہ نہیں۔تو انہوں نے فرمایا کہ موت ناقص شخص ہی کو ناپسند ہوتی ہے۔

43- ابن مبارک نے عبدالرحمن سے روایت کی کہ ایک شخص نے ابو الاعور سلمی کی مجلس میں کہا کہ بخدا اللہ نے موت سے زائد پسندیدہ چیز میرے لئے پیدا نہیں کی تو ابو الاعور نے کہا کہ اگر میں تمہاری طرح ہو جاؤں تو میرے نزدیک یہ سرخ اونٹوں سے زائد بہتر ہے۔

44- ابن ابی الدنیا نے صفوان بن سلیم سے روایت کی کہ موت دنیا کی تکالیف سے راحت دیتی ہے اگرچہ خود اس میں تکالیف ہیں۔

45- ابن ابی الدنیا نے محمد بن زیاد سے روایت کی۔انہوں نے کہا کہ مجھ سے بعض حکماء نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ عقلمند انسان پر موت غافل عالم کی لغزش سے آسان ہے۔

46- ابن ابی الدنیا نے سفیان سے روایت کی کہ موت عابد کے لئے راحت ہے۔

موت کا ذکر اور اس کی تیاری

1- ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو بہ کثرت یاد کرو، یعنی موت کو۔ ابونعیم نے بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث روایت کی۔

2- بزاز نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو بکثرت یاد کرو۔ کیونکہ جو تنگ دست ہے اسے یاد کرتا ہے اس پر فراخی ہوتی ہے اور جو خوش وعیش اور فراخ دست ہوتا ہے۔ اس پر تنگی[1] ہوتی ہے۔

3- ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب سے عقلمند کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو موت کو سب سے زائد یاد رکھے اور موت کے بعد کیلئے سب سے اچھی تیاری کرے، یہ ہیں عقل مند۔

4- ترمذی نے شداد بن اوس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو خود بدلہ[2] دے اور بعد الموت کے لئے کام کرے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی پیروی کرے اور اللہ سے قسم قسم کی آرزوئیں کرے۔[3]

5- ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ موت کو بکثرت یاد کرو وہ گناہوں کو زائل کرتی، اور دنیا میں زہد پیدا کرتی ہے اور تم اس کو مالداری کے عالم میں یاد کرو گے تو یہ اس کو ختم کردے گی۔ اور محتاجی کے عالم میں یاد کرو گے تو تم کو تمہاری زندگی سے راضی کرے گی۔

6- ابن ابی الدنیا نے عطار خراسانی سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی مجلس سے گزرے

۱۔ مقصد یہ کہ موت انسان کو راہ اعتدال پر لے آتی ہے تنگدست کی تنگدستی ہیچ ہوتی ہے اور مال دار کا مال بے حقیقت۔ ۱۲)

۲۔ یعنی نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ ۱۲۔

۳۔ ایسی خواہشات کرے جو اس کی شان کے لائق نہیں، یا یہ کہ ہوائے نفس کی اتباع کرے اور پھر بھی اپنے آپ کو مستحق ثواب سمجھے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جس میں خوب ہنسی مذاق ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی مجلس میں لذتوں کو توڑنے والی چیز کی ملاوٹ بھی کرو۔ عرض کی گئی وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا موت کی یاد۔

7- (ابن ابی الدنیا نے سفیان سے روایت کی کہ رسول ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ موت کو بکثرت یاد کرو تو دوسری چیزوں کو بھول جاؤ گے۔

8- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں زید سلمی سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب غفلت میں پاتے تھے تو بلند آواز سے پکار کر کہتے تھے کہ اے لوگو! تمہارے پاس موت آ گئی، نیک بختی کا پیغام بن کر یا بدبختی کا۔

9- بیہقی نے ابن عطار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں میں غفلت دیکھتے تو دروازہ پکڑ کر تین مرتبہ فرماتے۔ یا اھل الاسلام اتتکم المیتة الخ۔ یعنی اہل اسلام موت آ گئی۔ اس کو جو کچھ اپنے ساتھ لانا تھا لے آئی خوشی اور راحت لائی اللہ کے دوستوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو جنت میں رہیں گے۔ ان کے لئے برکت کی خوشخبری لے آئی۔ سو ہر کوشش کرنے والے کی انتہا ہے اور ہر کوشش کرنے والے کی انتہا موت ہے کوئی آگے جاتا ہے اور کوئی پیچھے۔

10- طبرانی نے عمار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نصیحت کرنے کو موت کافی ہے۔

11- حضور اکرم ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا شہداء کے ساتھ کسی اور کا بھی حشر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں اس کا جو شب و روز میں موت کو بیس مرتبہ یاد کریگا۔ نیز حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ[1] خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ کی تفسیر میں مروی ہے کہ کون تم میں سے موت کو یاد کرتا ہے اور کون اس کے لئے زائد تیاری کرتا ہے اور کون زائد ڈرتا ہے۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں بھی اس حدیث کو روایت کیا۔

12- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور امام احمد نے ''زہد'' میں ابن سابط سے روایت کی کہ ایک شخص کی حضور ﷺ کے سامنے بہت تعریف کی گئی، آپ نے دریافت کیا کہ وہ موت کو

1- اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ آزمائے کہ تم میں سے کون بہ لحاظ عمل اچھا ہے؟۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بھی یاد کرتا ہے یا نہیں؟ عرض کی گئی: ''جی نہیں'' آپ نے فرمایا: تو پھر وہ ایسا نہیں جیسا کہ تم کہتے ہو۔

13- بعض بزرگان دین کا کہنا ہے کہ جس نے موت کو بکثرت یاد کیا اسے تین انعامات ملیں گے: (۱) توبہ کی جلد توفیق ہوگی۔ (۲) دل میں قناعت نصیب ہوگی۔ (۳) عبادت میں خوشی ہوگی۔ اور جس نے موت کو بھلا دیا۔ اس پر تین مصیبتیں نازل ہوں گی۔ (۱) توبہ میں ٹال مٹول۔ (۲) بے صبری۔ (۳) عبادت میں سستی۔ تیمی نے کہا دو چیزوں نے میرے سامنے دنیا کی لذتوں کو بے حقیقت بنا دیا ہے۔ موت کی یاد اور بارگاہ ایزدی میں کھڑا ہونا۔ ابن ابی الدنیا نے اسے روایت کیا۔ بعض حضرات نے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا[1] کی تفسیر کفن سے کی ہے۔ اور اس سے پہلی کی آیت میں فرمایا کہ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ[2]۔ دنیا کی چیزوں کو اُسی راہ پر خرچ کرو کہ اس کے بدلے دار الاخرۃ میں جنت بھی ملتی ہے۔ اور یاد رکھو کہ تم ہر چیز چھوڑ کر چلے جاؤ گے سوائے اپنے حصہ کے، اور وہ ہے کفن۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

نصيبك منا تجمع الدهر كلة ردآن تلوى فيها وحنوط

ترجمہ: جو کچھ تو نے تمام زمانہ میں جمع کر لیا، اس میں صرف تیرا حصہ دو چادریں ہیں جن میں تو لپیٹا جائے گا اور خوشبو۔

14- ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موت کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس مال ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں''۔ آپ نے فرمایا: ''پہلے اس کو مار ڈالو کیونکہ مومن کا دل اس کے مال کے ساتھ ہے، اگر وہ اس کو پہلے مار دے تو اس کا دل بھی اس کے پیچھے ہو جائے گا اور نہ وہ اسی کے ہمراہ رہے گا۔

15- سعید بن منصور نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، آپ نے فرمایا۔ فصیح و بلیغ نصیحت

۱۔ اور تو اپنی دنیاوی حصہ نہ بھولنا یعنی کفن کو ہر وقت یاد رکھنا، مراد موت ہے۔ ۱۲

۲۔ اور جو اللہ نے تجھے دیا ہے اس کے بدلے آخرت کو خریدا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے بعد جلد ہی غافل ہو جاتے ہیں۔ موت نصیحت کرنے کو کافی ہے، زمانہ جدائی ڈالنے کو کافی ہے آج ہم گھروں میں اور کل قبروں میں ہوں گے۔

16- ابن ابی الدنیا نے رجاء بن حیوۃ سے روایت کی کہ، جو بندہ بکثرت موت کا ذکر کرے گا، وہ خوشی اور حسد چھوڑ دے گا۔ ابن ابی شیبہ اور احمد نے بھی اس جیسی روایت کی۔

17- طبرانی، طارق محاربی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کے لئے موت آنے سے پہلے تیار ہو جاؤ۔

18- ابن ابی شیبہ، عون بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص موت کو صحیح طور پر جانتا ہے تو وہ آئندہ کل کو اپنی زندگی میں شمار نہیں کرتا کیونکہ بہت سے وہ لوگ جو دن کے ابتدائی حصہ میں زندہ ہوتے ہیں اسے پورا نہیں کر پاتے اور بہت سے کل کے امیدوار اپنی امید کو نہیں پہنچتے۔ اور اگر تو موت اور اس کی رفتار کو دیکھ لیتا تو تیری امید اور غرور مٹ جاتا۔

19- ابن ابی شیبہ نے ابو حازم سے روایت کی، انھوں نے فرمایا کہ جس کام کی وجہ سے تم موت کو برا سمجھنے لگو، اسے چھوڑ دو، پھر مرنے کے بعد یہ تمہاری لیے تکلیف کا باعث نہ ہوگا۔

20- ابونعیم نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی کہ موت جس شخص کے دل کے قریب ہوگئی تو وہ اپنے مال کو زیادہ بُرا سمجھنے لگتا ہے۔

21- ابونعیم نے رجاء بن نوح سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گھر والوں کو لکھا کہ اگر تم شب و روز موت کا شعور رکھو تو ہر فانی چیز تمہیں بری معلوم ہوگی اور باقی ہر چیز سے محبت ہو جائے گی۔

22- ابونعیم نے مجمع تیمی سے روایت کی کہ موت کی یاد مالداری سے بے نیازی کا باعث ہے۔

23- انہی سے سمیط نے روایت کی کہ جس نے موت کو اپنا نصب العین بنالیا تو اس کو دنیا کی تنگی کی فکر ہوگی اور نہ فراخی کی۔

24- انہوں نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے موت کو پہچان لیا اس پر دنیا کے مصائب و آلام آسان ہو گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

25- ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے موت کو بکثرت یاد کیا، اس کی نگاہ میں دنیا ہیچ ہو جائے گی۔

26- انہوں نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جو موت کی یاد رکھے اس کے لئے خوشخبری ہے۔

27- انہوں نے مالک بن دینار سے روایت کی کہ موت کی یاد عمل[1] کی زندگی کو کافی ہے۔

28- انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے عائشہؓ سے شکایت کی کہ میرا دل سخت ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا کہ موت کی یاد بہ کثرت کرو۔

29- انہوں نے ابو حازم سے روایت کی، اے انسان موت کے بعد تجھے پتہ چلے گا۔

30- ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دنیا عمل کی جگہ ہے موت کے بعد ہمیں اور تمہیں پتہ[2] چلے گا۔

31- دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں بہتر زُہد موت کی یاد ہے اور بہتر عبادت تفکر ہے۔ جس کو موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہو اس کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ سو رہے ہیں جب مر جائیں گے تو جاگ اٹھیں گے۔

حافظ ابوالفضل نے کیا خوب کہا ہے:

وانما الناس نیام من یمت منھم ازال الموت عنه وسنه

یعنی لوگ سوئے ہوئے ہیں جو ان میں سے مر جائے گا موت اس کی نیند کو ختم کر دے گی۔

32- ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی مرتا ہے پشیمان ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی پشیمانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ نیکوکار ہے تو اس امر پر شرمندہ ہوگا کہ زیادہ اچھائیاں کیوں نہ کر لیں۔ اور اگر بدکار ہوگا تو اس بات پر شرمندہ ہوگا کہ برائیاں کیوں نہ چھوڑ دیں۔

۱۔ جو شخص موت کو یاد رکھے گا، واقعی وہ عمل صالح میں نہایت ہی جد و جہد کرے گا۔ ۱۲

۲۔ یعنی تم شاہدۃ جان جاؤ کہ حق کیا ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اُن چیزوں کا بیان جو موت کی یاد میں مدد دیتی ہیں

1- مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبور کی زیارت کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

2- ابن ماجہ و حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے[1] روکا تھا، اب زیارت کرو کیونکہ یہ دنیا میں زُہد اور آخرت کی یاد پیدا کرتی ہے۔

3- حاکم نے ابوسعید سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں زیارت قبور سے میں نے روکا تھا اب ان کی زیارت کرو کیونکہ یہ عبرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

4- انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا اب ان کی زیارت کرو کیونکہ یہ دل کو نرم کرتی ہیں اور آنکھوں میں آنسو لاتی ہیں اور بے ہودہ باتیں مت کہو۔

5- انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا اب ان کی زیارت کرو کہ یہ بھلائی میں زیادتی کا موجب ہیں۔

6- ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخرت کی یاد آئے اور مردہ کو نہلاؤ کہ فانی[2] جسم کا چھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور جنازہ کی نماز پڑھو، تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیونکہ غمگین انسان اللہ کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت قبور سے پہلے ممانعت کرنے اور بعد میں اجازت دینے کی بہت سی وجوہ تھیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابتدا میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اس لئے فساد کا سد باب کرنے کے لئے فرمایا کہ زیارت قبور نہ کرو یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ سنگ پرستی چھوڑ کر لوگ قبر پرستی میں مبتلا ہو جائیں لیکن جب لوگ حقیقت اسلام اور لذت توحید سے آشنا ہو گئے تو زیارت قبور کے بے شمار فوائد کی وجہ سے اجازت دے دی گئی تو امر و نہی اختلاف احوال کی بنا پر ہیں۔

۲۔ مردہ جسم مراد ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خدا تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے اور اس سے ڈرتے رہنے کا بیان

1- شیخین نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات سے تین روز قبل فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ خدا سے مرتے دم تک اچھا گمان رکھنا۔

2- ابن ابی الدنیا نے ''حسن الظن'' میں روایت کی کہ بعض قوموں کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ہلاک کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمان تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

یعنی یہ تمہاری ہلاکت تمہارے اس گمان کے باعث ہے جو تم نے اپنے رب سے کیا، تو تم نقصان اٹھانے والے ہو گئے۔

3- احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس نزع کے وقت تشریف لائے اور اس سے دریافت کیا کہ، کیا حال ہے؟ اس نے بتایا کہ، اللہ کے ثواب کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں جس شخص کے دل میں جمع ہوں گی، اللہ تعالیٰ اس کی امید بر لائے گا اور اسے ڈر سے محفوظ رکھے گا۔

4- حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ میں اپنے بندے پر دو ڈر جمع نہیں کروں گا اور نہ دو اَمن، تو جو مجھ سے دنیا میں ڈرے گا میں آخرت میں اسے بے خوف کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے گا اس کو قیامت میں خوف زدہ کروں گا۔ یہی حدیث ابو نعیم نے شداد بن اوس سے روایت کی۔

5- ابن مبارک نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ تم کسی کو نزع میں دیکھو[1] تو تم اسے بتاؤ کہ وہ اپنے رب سے اچھا گمان رکھے ہوئے ملے۔ اور کسی زندہ کو دیکھو تو اسے عذاب الٰہی سے ڈراؤ۔

۱۔ یعنی اس کو تلقین کرو کہ وہ اپنے رب سے ثواب و نجات کی امید وابستہ رکھے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

6- ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھے کہ یہی جنت کی قیمت ہے۔

7- ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ بزرگان دین جب کسی شخص کے پاس نزع کے وقت جاتے تو اُسے اچھے کام یاد دلاتے تا کہ وہ اپنے رب سے اچھا گمان رکھے۔

8- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں قسم خدائے وحدہ لاشریک کی کہ بندہ جو اللہ سے اچھا گمان رکھے گا۔ خدا اسے پورا فرمائے گا۔

9- احمد نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب[1] ہوں، تو وہ جیسا گمان چاہے میرے ساتھ رکھے۔ ایسی ہی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

10- ابن مبارک، احمد اور طبرانی، نے ''کبر'' میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تم کو بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں سب سے پہلے مومن سے کیا کہے گا اور مومن اس کو کیا جواب دیں گے۔ ہم نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے میری ملاقات کو پسند کیا تو وہ جواب دیں گے: ہاں۔ وہ پوچھے گا کیوں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تیرے عفو و مغفرت کی امید پر تمنا کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

11- ابن مبارک عقبہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا۔ بندہ کی خصلتوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زائد یہ خصلت پسند ہے کہ وہ اس سے ملاقات کو پسند کرے۔

12- ابن ابی الدنیا اور بیہقی ''شعب الایمان'' میں اور ابن عساکر ابو غالب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں شام میں قیس کے ایک بہترین شخص کے پاس گیا۔ اس شخص کا ایک سرکش بھتیجا تھا یہ ہر چند اس کو نصیحت کرتا تھا مگر وہ ہدایت پر نہ آتا تھا۔ اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا اس نے اپنے چچا کو بلوایا۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ مگر میں اس کو مجبور کر کے لے آیا۔ اس نے آتے ہی بھتیجے کو گالیاں دینا شروع کر دیں اور کہنے لگا۔ کہ اے دشمن خدا! کیا

---

[1] یعنی بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس سے معاملہ رکھتا ہوں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو نے ایسا نہیں کیا، اور ویسا نہیں کیا۔ تو اس نوجوان نے پوچھا کہ، اے چچا! یہ تو بتایئے کہ اگر اللہ مجھ کو میری ماں کے سپرد کر دیتا تو وہ کیا کرتی؟ تو چچا نے جواب دیا کہ، وہ تجھ کو جنت میں داخل کرتی تو نوجوان نے جواب دیا کہ، ''بخدا! خدا مجھ سے میری ماں پر زائد رحم کرنے والا ہے''۔ الغرض وہ جوان مر گیا اور اس کے چچا نے اس کو دفن کر دیا۔ پھر اس پر اینٹیں رکھی جا رہی تھیں تو ایک اینٹ گر پڑی تو اس کا چچا کود کر ایک طرف ہٹ گیا ۔میں نے دریافت کیا کہ، اے بھائی کیا معاملہ ہے اس نے جواب دیا کہ اس کی قبر تو نور سے بھر گئی وہ حدِ نگاہ تک اس میں وسعت کر دی گئی۔

13- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حمید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میرا ایک بھانجا نافرمان تھا وہ بیمار ہو گیا تو اس کی ماں نے مجھے بلوا بھیجا، جب میں پہنچا تو دیکھا کہ اس کی ماں سرہانے رو رہی ہے تو اس لڑکے نے مجھ سے دریافت کیا کہ اے ماموں! یہ کیوں رو رہی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ یہ تمہاری برائیوں کی وجہ سے رو رہی ہے۔ لڑکے نے کہا کہ کیا میری ماں مجھ سے رحم نہ کرتی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری ماں سے زائد رحم کرنے والا ہے۔ جب وہ مر گیا تو میں نے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کو قبر میں اتارا۔ ہم نے اس پر اینٹیں رکھیں تو میں نے جھانک کر قبر میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ حدِ نگاہ تک وسیع کر دی گئی ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا کہ کیا تم نے بھی یہی دیکھا جو میں دیکھ رہا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ اسی کلمہ کی وجہ سے ہے جو اس نے مرتے وقت کہا تھا۔

موت کے ڈر کا بیان

1- قرطبی نے کہا کہ بعض روایات میں ہے کہ نبی ﷺ نے ملک الموت سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی قاصد نہیں جس کو آپ آنے سے پہلے روانہ کر دیں تا کہ لوگ ڈر جائیں۔ تو ملک الموت نے کہا کہ بخدا میرے لئے بہت سے قاصد ہیں۔ مثلاً عِلّتیں، مرض، بُڑھاپا، کانوں اور آنکھوں کا متغیر ہو جانا۔ جب لوگ ان چیزوں سے بھی نصیحت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حاصل نہیں کرتے تو میں ندا کرتا ہوں کہ اے شخص کیا یکے بعد دیگرے میرے قاصد تمہارے پاس نہیں آتے رہے، اب میں خود آتا ہوں کہ میرے بعد کوئی قاصد نہ آئے گا۔

2- ابونعیم نے ''حلیہ'' میں مجاہدہ سے روایت کی کہ جب انسان پر کوئی بیماری آتی ہے تو ملک الموت کا قاصد اس کے پاس ہوتا ہے۔ جب اس کا مرض آخر کو پہنچتا ہے تو ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے انسان! تیرے پاس میرے قاصد یکے بعد دیگرے آتے رہے لیکن تو نے پروانہ کی۔ اب تیرے پاس ایسا رسول آیا جو تیرا نشان بھی اس دنیا سے مٹادے گا۔

3- بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی عمر ساٹھ سال ہوگئی۔ خدا اس کے لئے کوئی عذر[1] نہ چھوڑے گا۔

خاتمہ بالخیر کی علامت

1- ترمذی و حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے موت سے قبل عمل خیر کی توفیق دیتا ہے۔ اسی قسم کی حدیث حاکم سے بھی مروی ہے۔

2- ابن ابی الدنیا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس کو راہ راست پر لگاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خیر پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اچھی حالت میں مرا ہے جب ایسا شخص مرنے لگتا ہے تو اس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے تو اس وقت وہ خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور خدا اس کی ملاقات کو۔ اور جب اللہ کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ مرنے سے ایک سال قبل اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اسے گمراہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مرجاتا ہے۔ اس کے پاس جب موت آتی ہے تو اس کی جان اٹکنے لگتی ہے یہ خدا سے ملنے کو

۱۔ یعنی اس نے زندگی کے ہر دور کو دیکھ لیا اب بھی اگر عبادت نہ کرے تو کوئی عذر کا موقع نہ رہے گا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پسند نہیں کرتی اور خدا اس سے ملنے کو۔

فائدہ: علماء نے فرمایا کہ برے خاتمہ کے چار اسباب ہیں: (۱) نماز میں سستی۔ (۲) شراب خوری۔ (۳) والدین کی نافرمانی۔ (۴) مسلمانوں کو تکلیف۔

موت کے قریب ہونے اور اس کی سختی کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آ گئے موت کے سکرات حق کے ساتھ'' اور فرمایا کہ، کاش تم ظالموں کو موت کی شدت دیکھ لیتے'' وغیرہ آیات۔

1- بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی کہ حضور علیہ السلام کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا جس میں آپ ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے پر لگاتے تھے اور فرماتے تھے: لا الہ الّا اللہ ان للموت سکرات۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک موت کی بھی سختیاں ہوتی ہیں۔

2- ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وفات کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں کسی کے آسانی سے مرجانے پر رشک نہیں کروں گی۔ بخاری نے بھی ایسی ہی روایت کی۔

3- عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزہد'' میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات کی بے چینی میں فرماتے تھے کہ ابن آدم اگر اس وقت کے لئے نیک کام کرتا تو اس کے لائق تھا۔

4- لقمان حنفی اور یوسف بن یعقوب حنفی سے مروی ہے کہ جب بشیر یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے تو ان سے کہا کہ میں اس لئے آیا ہوں تا کہ اللہ موت کی تکالیف[1] آپ پر آسان کر دے۔

5- طبرانی نے ''کبیر'' میں اور ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، مومن کی جان اس طرح نکلتی ہے جیسے کوئی چیز چھلکتی ہے اور کافر کی جان بہہ کر نکلتی ہے۔ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو موت کے وقت شدت کے ذریعہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے اور کافر کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو موت کے وقت آسانی کر کے اسے بدلہ دے دیا جاتا ہے۔

۱۔ یعنی اس پیر ابن یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آپ کو راحت ملے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

6- دینوری نے ''مجالسہ'' میں وہیب بن حدد سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہوں تو اس کی ہر برائی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مصیبت ڈال کر، کبھی تنگی معاش سے، پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مرتے وقت اس پر سختی کرتا ہوں۔ حتی کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ اور مجھے اپنی عزت جلال کی قسم کہ میں جس بندے کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کو اس کی ہر نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں۔ کبھی جسم کی صحت سے، کبھی فراخی رزق سے، کبھی اہل وعیال کی خوش حالی سے، پھر بھی اگر کچھ رہ جاتا ہے تو مرتے وقت اس پر آسانی کر دی جاتی ہے حتی کہ جب مجھ سے ملتا ہے تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نار جہنم سے بچ سکے۔ ابن ابی الدنیا نے اسلم سے بھی ایسی ہی روایت کی۔

7- ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو ہر چیز میں ثواب ملتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کے وقت کو تکلیف ہوتی ہے اس میں بھی۔

8- ترمذی، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن پیشانی کے پسینہ سے مرتا ہے۔

9- حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں اور حاکم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مرنے والے میں تین علامتیں دیکھو۔ اگر اس کی پیشانی پر پسینہ آئے، آنکھوں میں آنسو آئیں، اور نتھنے پھیل جائیں تو یہ اللہ کی رحمت ہے۔ اور اگر وہ اس طرح آواز نکالے جس طرح نوجوان اونٹ جس کا گلا گھونٹا گیا ہو، رنگ پھیکا پڑ جائے اور جھاگ ڈالنے لگے تو یہ اللہ کے عذاب نازل ہونے کی علامت ہے۔

10- سعید بن منصور نے اپنی ''سُنن'' میں اور مروزی نے ''جنائز'' میں ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومن کی خطاؤں میں سے اگر کوئی خطا باقی رہ جاتی ہے تو مرتے وقت پیشانی کے پسینہ سے اُس کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔ بیہقی نے بھی یہی روایت علقمہ بن قیس سے کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

11- مروزی نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ علقمہ نے اسود کو وصیت کی کہ تم میرے پاس رہنا مجھے کلمے کی تلقین کرنا اور جب پیشانی پر پسینہ دیکھو تو مجھے بشارت دینا۔

12- ابن ابی شیبہ اور مروزی نے سفیان سے روایت کی کہ بزرگان میت کے پسینہ کو فال نیک سمجھتے تھے۔ علماء نے فرمایا کہ پیشانی پر پسینہ کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ اپنے کیے ہوئے کاموں پر شرمندہ ہے اور کافر میں حیا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تو اس پر یہ علامت ظاہر نہیں ہوتی۔

13- ابن ابی شیبہ نے اپنی ''مسند'' میں، احمد نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدنیا نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، بنی اسرائیل کے واقعات بیان کیا کرو، کیونکہ ان میں عجب عجب باتیں ہوئی ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کی ایک جماعت قبرستان میں گئی اور انہوں نے مشورہ کیا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ کسی مردہ کو زندہ کر دے جو ہم کو حالات بتائے۔ چنانچہ وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک سیاہ شخص نمودار ہوا۔ اس کی پیشانی پر سجدوں کے نشانات تھے۔ اس نے کہا اے لوگو! تم نے مجھ کو کیوں پریشان کیا، مجھ کو مرے ہوئے سو ۱۰۰ سال ہوئے لیکن موت کی گرمی اب تک محسوس کر رہا ہوں، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مجھ کو پہلی حالت میں لوٹا دے۔ اسی قسم کی حدیث احمد نے عمر بن حبیب سے روایت کی۔

14- ابونعیم نے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مردہ جب تک قبر میں رہتا ہے موت کی تکلیف اسے محسوس ہوتی ہے، مومن پر زائد اور کافر پر کم۔

15- ابن ابی الدنیا نے اوزاعی سے روایت کی کہ مومن موت کی تکلیف قبر سے اٹھنے تک پائے گا۔

16- ابن ابی الدنیا نے بسند قوی حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی تکلیف کا ذکر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ تلوار کی تین چوٹوں کے برابر ہے۔ اسی قسم کی حدیث ضحاک بن حمزہ سے مروی ہے۔

17- خطیب نے ''تاریخ'' میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ملک الموت کی تکلیف تلوار کی ایک ہزار چوٹوں سے زائد ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

18- ابن ابی الدنیا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ایک ہزار چوٹیں تلوار کی میرے نزدیک بستر پر مرنے سے بہتر ہے۔

19- ابوالشیخ نے ''کتاب العظمۃ'' میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ موت کیسی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ، جھربیری کے درخت کی مانند کہ جس کی شاخیں ہر ہر رگ سے اُگ گئی ہوں اور پھر ان کو کوئی کھینچے، یہ موت کی آسان تر تکلیف ہے۔ اسی قسم کی حدیث ابن ابی الدنیا، احمد وغیرھم سے مروی ہیں۔

20- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرنے والے انسان کو فرشتے باندھ دیتے ہیں ورنہ وہ جنگلات میں بھاگتا پھرتا۔

21- ابوالشیخ نے کتاب العظمۃ میں فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا وجہ ہے کہ میت کی روح نکالی جاتی ہے اور وہ خاموش رہتا ہے۔ لیکن اگر کسی انسان کے پیر میں چیونٹی کاٹ لیتی ہے تو یہ تڑپ جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا فرشتے اسے باندھ دیتے ہیں۔

22- ابن ابی الدنیا نے شہر بن حوشب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شدائد موت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، موت کی آسان تر تکلیف کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص[1] کانٹے دار شاخ کو اون میں ڈالے اور پھر اسے کھینچے تو اس شاخ کے ساتھ اون بھی نکل آئے گی۔

23- مروزی نے ''جنائز'' میں میسرہ سے روایت کی کہ، اگر موت کی تکلیف کا ایک قطرہ آسمان اور زمین پر رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مر جائیں۔ لیکن قیامت میں ایک گھڑی کی تکلیف اس تکلیف سے ستر گنا زائد ہے۔

24- ابن ابی الدنیا سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ، اے ابا جان! آپ کہا کرتے تھے کہ کوئی عقلمند انسان

---

[1] گویا اسی طرح نزع کے وقت ہر ہر رگ میں کانٹے چبھتے ہیں اور ان کے ساتھ روح نکلتی ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجھے نزع کے عالم میں مل جائے تو میں اس سے موت کے حالات دریافت کروں۔تو آپ سے زائد عقل مند کون ہوگا برائے مہربانی آپ ہی مجھے موت کے حالات بتادیجئے۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا اے بیٹے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دونوں پہلو ایک تخت پر ہیں اور میں سوئی کے نکوے کے برابر سوراخ سے سانس لے رہا ہوں اور ایک کانٹے دار شاخ میرے قدموں کی طرف سے سر کی جانب کھینچی جارہی ہے۔یہ ہی حدیث ابن سعد نے عوانہ ابن الحکم سے روایت کی۔

25- ابن ابی شیبہ اور ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے ''حلیہ'' میں ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے موت کا حال بتاؤ۔آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! وہ کانٹے دار درخت کی مانند ہے جو مسلمان کے اندر ہو اور اس کی رگ وپے میں سرایت کر چکا ہو اب ایک مضبوط بازوؤں والا انسان اس کو کھینچ رہا ہے۔

26- ابن ابی الدنیا نے شداد بن اوس سے روایت کی کہ موت دنیا اور آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زائد ہولناک ہے، یہ آروں کے چیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے، ہانڈیوں کے ابالنے سے زائد ہے۔اگر مردہ زندہ ہو کر شدائد موت لوگوں کو بتادیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہوجاتا۔ابن ابی الدنیا نے ایسی ہی روایت وہب بن منبہ سے بھی کی تھی۔

27- ابونعیم نے حلیہ میں واثلہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مُردوں کو کلمہ توحید کی تلقین کرو اور جنت کی بشارت دو کیونکہ اس وقت بڑے بڑے حلیم مرد اور عورتیں حیران ہوتے ہیں۔اس وقت شیطان انسان سے بہت ہی زیادہ قریب ہوتا ہے۔بخدا ملک الموت کو دیکھنا تلوار کی ایک ہزار چوٹوں سے کہیں زائد ہے۔بخدا جب انسان مرتا ہے تو اس کی ہر رگ انفرادی طور پر تکلیف برداشت کرتی ہے۔اس قسم کی ایک حدیث ابن ابی الدنیا سے بروایت ابوحسین رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

28- ابن ابی الدنیا طعمہ بن غیلان جعفی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تو پٹھوں، رگوں اور پوروں کی بھی روح نکال لیتا ہے۔اے اللہ مجھ پر اس کو آسان فرمادے۔

29- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں عبیدہ بن عمیر سے روایت کی کہ نبی کریم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ﷺ ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موت کی وجہ سے اس کی ہر رگ دردمند تھی۔ لیکن اس کے رب کی جانب سے اس کو یہ خوشخبری دی گئی کہ اس عذاب کے بعد کوئی عذاب نہیں، پس اسے سکون مل گیا۔

آپ ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو اس سے دریافت کیا کہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو ایک رغبت[1] کرنے والا اور ڈرنے والا محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس شخص میں یہ دو چیزیں پائی گئیں تو وہ جس چیز کی امید کرے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ دلائے گا اور جس چیز سے وہ ڈرے گا خدا اس کو اس سے بے خوف بنادے گا۔

30- احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آخری تکلیف جو بندے کو پہنچتی ہے موت ہے۔ اسی مضمون کی روایت ابونعیم مروزی بیہقی وغیرھم سے بھی روایت کی ہے۔

31- سعید بن منصور نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ ایک شخص نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کونسا مرض ہے جو لاعلاج ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ موت ہے۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ موت ایک مرض ہے جس کی دوا رضوان[2] الٰہی ہے۔

32- قشیری نے ''رسالہ'' میں ابوالفضل طوسی نے ''عیون الاخبار'' میں اور دیلمی نے اپنی سند سے، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انسان پر جب سکرات کا عالم طاری ہوتا ہے اور میت کو بے چینی ہو تو اس کے اعضاء ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں کہ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ تُفَارِقُنِي وَأُفَارِقُكَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

یعنی تم پر سلامتی ہو، تم مجھ سے جدا ہو رہے ہو اور میں تم سے قیامت تک جدا ہو رہا ہوں۔

33- ابن ابی الدنیا نے حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، مرتے وقت انسان کو سب سے زائد تکلیف اس وقت ہوتی ہے جب روح حلق تک پہنچتی ہے تو اس وقت وہ بے چین ہوتا ہے اور اس کی ناک اٹھ جاتی ہے، شہید اس سے مستثنیٰ ہے۔

۱۔ یعنی ثواب میں رغبت کرنے والا اور عذاب الٰہی سے ڈرنے والا، اور یہی دو صفتیں ایمان کی مخصوص علامت ہیں۔ ۱۲

۲۔ خدا کی خوشنودی۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

34- طبرانی نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید موت کی تکلیف صرف اتنی پاتا ہے جتنی کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کے وقت ہوتی ہے۔

35- ابن ابی الدنیا نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کی کہ سب سے آخر پر ملک الموت کا انتقال ہوگا۔ اُن سے کہا جائے کہ مرجایئے۔ تو اس وقت وہ ایسی چیخ ماریں گے کہ جس کو اگر زمین وآسمان والے سن پائیں تو گھبراہٹ سے ان کا دم نکل جائے۔

36- ابن ابی الدنیا نے زیاد نمیری سے روایت کی کہ ملک الموت پر موت کی سختی تمام مخلوق کی موت کی مجموعی سختی سے زائد ہوگی۔

فائدہ: قرطبی نے کہا کہ موت کی سختی کے دو فوائد ہیں ایک تو فضائل وکمالات کی تکمیل و درجات کی بلندی، یہ کوئی عذاب اور نقص نہیں بلکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ سب سے زائد آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوئی پھر ان کے بعد جو بزرگ ہوئے اور پھر ان کے بعد جو ہوئے الیٰ آخرہ۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ موت کی تکلیف کا اندازہ لگایا جاسکے اگرچہ یہ باطنی چیز ہے کیونکہ بعض مرتبہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک شخص موت کے شدائد میں مبتلا ہے لیکن دیکھنے والا یہ دیکھ رہا ہے کہ وہ حرکت بھی نہیں کرتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ شاید روح آسانی سے جدا ہورہی ہے حالانکہ وہ اس کے اندر والے معاملہ کا تصور تک قائم نہیں کرسکتا۔ لیکن جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ خدا کے مخلص بندے اولیاء اور انبیاء علیہم السلام دنیا سے رخصت ہوئے تو ان پر سخت ترین تکالیف آئیں تو امت کے گنہگاروں کے لئے یہ چیز باعث تسلی ہوگئی۔ شہید پر یہ تکلیف نازل نہ ہوگی۔

فائدہ: علماء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ مسواک کا استعمال وقت نزع آسانی پیدا کرتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث سے استدلال کیا گیا کہ وقت وفات آپ نے مسواک کی تھی۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر نقل کی کہ "خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ۔ میں حیاۃ سے مراد جبرئیل کا گھوڑا ہے اور موت سے مراد چتکبرا مینڈھا ہے، مقاتل رحمۃ اللہ علیہ اور کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ موت کو ایک ایسے مینڈھے کی صورت میں پیدا کیا، جب وہ کسی چیز پر گزرتی ہے تو وہ مرجاتی ہے۔ اور زندگی کو گھوڑے کی شکل میں پیدا کیا جب وہ کسی چیز پر گزرتا ہے تو وہ چیز زندہ ہوجاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

37- ابو شیخ اور ابن حبان نے ''کتاب العظمۃ'' میں وھب بن منبہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں پیدا کیا۔ اس کے چار بازو ہیں ایک عرش کے نیچے، ایک تحت الثریٰ میں، ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ ظاہر ہو جاؤ وہ عزرائیل کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ موت ایک جسم جو مینڈھے کی شکل میں ہے وہ عرض نہیں ہے اس لئے صحیحین میں ہے کہ قیامت کے دن موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا، کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں۔ کیونکہ ہر ایک اسے دیکھ چکا ہوگا۔ پس اسے ذبح کر دیا جائے گا۔

فائدہ: بیہقی نے ''شعب الایمان'' نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کی کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرگ مفاجات کے بارے میں دریافت کیا کہ آیا یہ بری ہے؟ تو آپ نے فرمایا کیونکر بری ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مومن کیلئے تو رحمت ہے لیکن فاجر کے لئے افسوس ناک گرفت ہے۔

انسان مرضِ موت میں کیا کہتا ہے اس کے پاس کیا پڑھنا چاہیے اور جب مر جائے تو کیا کہا جائے؟ ان سب چیزوں کا بیان

1- احمد، ابن ابی الدنیا اور دیلمی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مرنے والے کے سرہانے سورۃ یٰسین پڑھی جاتی ہے اس پر موت آسان ہو جاتی ہے، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، نسائی اور حاکم سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہے۔

2- ابن ابی شیبہ اور مروزی نے جابر بن زید سے روایت کی کہ مرنے والے کے پاس سورہ رعد کا پڑھا جانا مستحب ہے کیونکہ اس سے مردہ پر آسانی ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارک میں جب کوئی مرتا تھا تو یہ کہا جاتا تھا:

اللھم اغفر لفلان بن فلان وبرد علیه مضجعه ووسع قبره

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

واعطه الراحة بعد الموت والحقه بنبيه وتول كفنه وصعد روحه فی ارواح الصالحين واجمع بيننا وبينه فی دار تبقے فيها الصحة ويذهب عنا فيها النصب واللغوب.

ترجمہ: اے اللہ! فلاں بن فلاں کی مغفرت کر اس کی قبر کو ٹھنڈا کر اور اس کی قبر فراخ کر موت کے بعد اسے راحت دے اور اپنے نبی ﷺ کا ساتھ عطا فرما اور اس کو دوست رکھ اس کی روح کو صالحین کے مقام پر پہنچا۔ ہمیں اور اسے ایسے گھر میں جمع فرما جس میں صحت باقی رہے اور تھکن دور ہو۔

اور حضور (علیہ السلام) پر درود پڑھا جاتا اور بار بار اس دعا کا تکرار ہوتا تھا حتیٰ کہ وہ مرجاتا تھا۔

3- ابن ابی شیبہ اور مروزی نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ انصار میت کے پاس سورہ بقرہ پڑھتے تھے۔

4- ابونعیم نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا کی تفسیر یہ بیان کی کہ جو اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے شبہات سے نجات دیتا ہے اور موت کے وقت بے چینی سے اور قیامت کے دن قیامت کی ہولناکیوں سے۔

5- مسلم نے ابوسعید سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مردوں[1] کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کرو، احمد، ابوداؤد اور حاکم نے بھی ایسی ہی روایت کی۔

6- بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سناؤ اور اپنے مردوں کو بھی۔ کیونکہ جس شخص کا اول و آخر کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور پھر وہ ہزاروں سال بھی زندہ رہے تو اس سے کسی گناہ کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا،

7- ابوالقاسم قشیری نے اپنی ''امالی'' میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب مرنے والے پر سختی ہو جائے تو اس کو زبردستی[2] کلمہ نہ پڑھاؤ بلکہ اس کو تلقین کرو کیونکہ اس کلمہ پر کسی منافق کا خاتمہ نہیں ہوتا۔

۱۔ مردوں سے مراد جو قریب المرگ ہوں۔ ۱۲

۲۔ مقصد یہ کہ اس تکلیف کے عالم میں اگر مردے کو کلمہ پڑھنے کا حکم دیا جائے اور وہ منع کر دے تو وہ کافر ہو جائے گا، اس لئے محض اس کے سامنے کلمہ پڑھو تا کہ وہ سن لے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

8- طبرانی اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور ''دلائل النبوۃ'' میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یہاں ایک لڑکا ہے جس کی موت کا وقت قریب ہے لیکن وہ کلمہ پڑھنے کی قوت نہیں رکھتا۔ تو آپ نے فرمایا: کیا وہ زندگی میں یہ کلمہ نہ پڑھتا تھا؟ اس نے کہا ہاں ہاں زندگی میں پڑھتا تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ہمراہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے سے فرمایا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔ اس نے کہا: ''میں اس کی طاقت نہیں رکھتا''۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں؟'' کہنے لگا: ''میں اپنی والدہ کی نافرمانی کرتا تھا''۔ آپ نے فرمایا: ''کیا وہ زندہ ہے؟'' اس نے کہا: ''جی ہاں''۔ چنانچہ وہ عورت بارگاہ رسالت میں پیش کی گئی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے کہا: ''جی ہاں''۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ایک بڑی آگ جلائی جائے اور تم سے کہا جائے کہ ہم اس لڑکے کو آگ میں ڈالتے ہیں ورنہ تم معاف کردو تو کیا تم معاف کردو گی؟ وہ کہنے لگی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تو ہمیں اور خدا کو گواہ بنا کر کہہ دے کہ میں اس سے راضی ہوگئی۔ چنانچہ اس نے کہا کہ میں راضی ہوگئی۔ پھر آپ نے لڑکے سے کہا کہ کلمہ پڑھو چنانچہ وہ کلمہ پڑھنے لگا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی انقذہ بی مِنَ النَّار۔ یعنی اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے میرے صدقہ میں اس کو جہنم کے عذاب سے نجات دلائی۔

9- ابن عساکر نے عبدالرحمن محاربی سے روایت کی کہ ایک شخص کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کو کہا گیا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادر نہیں ہوں کیوں[1] کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھتا تھا جو مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے برا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔[1]

10- ابولیلیٰ اور حاکم نے بسند صحیح طلحہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں ایسے تین کلموں کو جانتا ہوں کہ جب مرنے والا وہ پڑھ لے

---

[1] اللہ اکبر! کتنا عظیم ہے اس حضرات کا مقام۔ جب ان بزرگوں کے برا کہنے والے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کی یہ سزا تو جو برا کہتا ہے خود اس کی سزا کیا ہوگی؟۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو اس کی روح نہایت ہی آرام سے جدا ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن اس کے لئے نور ہو جاتا ہے۔

11- ابن ابی الدنیا ''کتاب المحتضرین'' میں طبرانی و بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ایک مرنے والے شخص کے پاس آئے تو اس کے اعضاء چیر کر دیکھے لیکن کوئی عمل خیر نہ پایا، پھر اس کا دل چیرا کوئی عمل خیر نہ پایا، پھر اس کے جبڑوں کو چیرا اور دیکھا کہ اس کی نوک زبان تالو سے لگی ہوئی ہے اور وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ رہا ہے۔ تو اس کلمے کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔

12- ابو نعیم نے فرقد سنجی سے روایت کی کہ جب کسی کے مرنے کا وقت قریب آجاتا ہے تو بائیں طرف کا فرشتہ کہتا ہے کہ عذاب میں تخفیف کر! تو دائیں طرف کا فرشتہ کہتا ہے کہ، تخفیف نہیں کروں گا کہ شاید[1] اس کی تکلیف کی وجہ سے یہ کلمہ طیبہ پڑھ لے اور بخشا جائے۔

13- طبرانی نے ''اوسط'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے مرتے وقت یہ کلمات پڑھے تو اسے آگ بھی نہ کھائے گی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور کوئی طاقت و قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بلند اور عظمت والا ہے۔

14- حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اسم عظیم بتاؤں، وہ اسم عظیم یونس علیہ السلام کی دعا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہر ایک عیب سے پاک ہے، بیشک میں ظلم کرنے والوں میں تھا۔

جس شخص نے اپنے مرنے میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھ لی اور پھر اسی مرض میں اس کا انتقال ہو گیا تو اسے شہید کا ثواب ملے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو گناہوں سے پاک ہو گا۔

۱۔ یہ مومن کے لئے ہے کہ کافر اگر اس حالت میں کلمہ پڑھے گا تو وہ مقبول نہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

15- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب المرض والکفارات'' میں اور ابن منیع نے اپنی ''مسند'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تمہیں ایسی حق بات نہ بتاؤں کہ جس کو مریض مرض کی ابتدا میں پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نجات دے گا۔ میں نے عرض کی ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ کلمات یہ ہیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لله حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاللهُ اَكْبَر كَبِيْرًا كِبْرِيَاءَهٗ وَجَلَالَهٗ وقدرته بكلّ مكان اللّٰهمّ اِنْ كنت امْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِي مرضي هٰذا فاجْعَل رُوْحِي فِي ارْوَاحٍ من سَبَقت لهُم منْكَ الحُسنٰى وَأعذنِي مِن النَّار كَمَا أَعَذتَ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ سَبَقْتَ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور اور وہی مارتا ہے وہ زندہ ہے، نہیں مرے گا وہ ہر عیب سے پاک ہے بندوں اور شہروں کا رب اللہ کی بہت تعریف ہے ایسی تعریف جو برکت اور پاکی والی ہو اس کی ہر حالت میں تعریف ہے اور میں اسکی بڑائی کا اقرار کرتا ہوں۔ اس کی جلال وقدرت عظیم ہے۔ اے اللہ اگر تو مجھے اس لئے مریض کیا ہو کہ موت دے تو میری روح کو ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمانا جن کو تو نے جنت عطا فرمائی ہو اور جہنم سے نجات دلا۔

تو اگر تم اپنے اسی مرض میں مر جاؤ تو تمہارے لئے رضوان خداوندی اور جنت ہے اور اگر تم گنہگار ہو تو تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

16- ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وفات کے وقت ان کلمات کو کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہوگا تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْم، تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، تین مرتبہ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔[1]

1۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ حلم وکرم والا ہے تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے بابرکت ہے وہ ذات کہ جس کے قبضہ قدرت میں بادشاہت ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

17- سعید بن منصور نے اپنی ''سنن'' میں اور بزار نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن میرے نزدیک مکمل بھلائی ہے کہ میں اس کی روح قبض کرتا ہوں۔ اسی قسم کی روایت بیہقی نے کی۔

18- سعید بن منصور نے اپنی ''سنن'' میں، مروزی، مسلم، ابی ابن شیبہ نے ام الحسن سے روایت کی کہ میں ام سلمہ کی خدمت میں حاضر تھی کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ فلاں آدمی مر رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ جب اس کے مرنے کا وقت قریب ہو تو کہنا:

سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریف اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔

19- طبرانی نے ''اوسط'' میں ابو بکر سے روایت کی کہ حضور ﷺ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مرض الموت میں تشریف لائے تو جب ان کی آنکھیں پھٹنے لگیں تو حضور ﷺ نے ان کو بند فرما دیا تو گھر والے چیخنے لگے۔ آپ نے ان کو خاموش کر دیا اور فرمایا کہ جب روح نکلتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔ جب کوئی شخص مرتا ہے تو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور گھر والے جو کچھ کہتے ہیں اس پر آمین کرتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت یافتہ لوگوں میں پہنچا اور ان کے پسماندگان میں ان کا جانشین مقرر فرما۔ ہماری اور ان کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔

20- حاکم نے شداد بن اوس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرنے لگے تو اس کی آنکھ بند کر دو کہ جب روح نکلتی ہے تو نگاہ اس کا تعاقب کرتی ہے اور فرشتے وہاں موجود[1] ہوتے ہیں اور جو اہل خانہ کہتے ہیں وہ اس پر آمین کرتے ہیں۔

21- بیہقی نے ''شعب الایمان'' اور ابو نعیم نے ''حلیہ'' میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھو بغیر وضو ہرگز نہ سونا کیونکہ روح کو جس حالت میں قبض کیا جاتا ہے اسی حالت میں رکھا جاتا ہے۔[2]

۱۔ تو ایسے موقع پر کلمہ خیر اور دعائے خیر ہی کرنا چاہئے۔ ۱۲

۲۔ تو گویا جب آپ سو جائیں اور آپ کی روح آپ سے حالت وضو میں جدا ہو جائے گی۔ تو اب دو صورتیں ہیں، یا اسی دنیا میں واپس ہو گی یا عقبیٰ میں۔ اب جو واپسی ہو گی تو اسی حالت پر جس میں نیند آئی تھی۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

22- طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی روح ملک الموت نے عالم دنیا میں بحالت وضو قبض کی تو وہ قیامت میں مرتبہ شہادت کا پائے گا۔

23- مروزی نے بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ جب تم کسی مردہ کی آنکھیں بند کرو تو کہو کہ بسم اللہ وعلی مِلّۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

ملک الموت اور ان کے مددگاروں کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ فرما دیجئے کہ تم کو موت کا فرشتہ موت دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے''۔ نیز فرمایا کہ ''یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آجاتا ہے تو ہمارے فرشتے اس کو موت دیتے ہیں اور کوتاہی نہیں کرتے۔

1- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور ابن ابی حاتم ابن عباس سے توفتہ رسلنا کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں، رُسُل سے مراد ملک الموت کے مددگار فرشتے ہیں۔ ابوالشیخ نے بھی اسی قسم کی روایت دریافت کی۔

2- ابوالشیخ نے ''کتاب العظمۃ'' میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ جو فرشتے انسانوں کو موت دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں اب جب کسی نفس کی موت کا وقت ہوتا ہے تو اسکی روح ملک الموت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

3- ابن ابی حاتم نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کو بھیجا کہ زمین میں سے کچھ مٹی لے آؤ۔ جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی تو نہ لے جاتا کہ کل اُسے آگ میں جلنا پڑے۔ جب وہ خدا کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی کیوں نہ لائے؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سُنا دیا کہ اَے مولا! جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلایا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے دوسرے فرشتے کو بھیجا۔ اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا، حتیٰ کہ ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا۔ زمین نے ان کو بھی یہی جواب دیا۔ تو آپ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فرمایا: اے زمین! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زائد اطاعت و فرماں برداری کے لائق ہے میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات کیسے مان سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے زمین کے مختلف حصّوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوئے تو خدا نے اس کو جنّت کے پانی سے گوندھا تو وہ کیچڑ ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ابن اسحاق و ابن عساکر وغیرہما نے بھی یہی روایت قدرے تغیر و تبدّل سے بیان کی۔

4- ابن ابی حاتم، ابن ابی شیبہ اور ابو الشیخ نے ''عظمت'' میں اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں روایت کی کہ دنیا کا نظام چار فرشتوں[1] کے سپُرد ہے۔ جبریل علیہ السلام کے سپرد لشکروں اور ہواؤں کا کام ہے۔ میکائیل کے سپرد بارش اور نباتات کا کام ہے۔ عزرائیل علیہ السلام روح کے قبض کرنے کے کام پر مامور ہیں اور اسرافیل ان سب کو امرِ الٰہی پہنچاتے ہیں۔

5- ابو الشیخ ابن حبان نے ''کتاب العظمۃ'' میں ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ملک الموت کے بارے میں ان سے دریافت کیا گیا کہ آیا وہ تنہا روحیں قبض کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت علیہ السلام کے مددگار ہیں اور متبع ہیں اور وہ ان کے قائد ہیں اور ملک الموت کا ایک قدم مشرق سے مغرب تک ہے اور مومنین کی رُوحیں سِدرَہ کے پاس ہوتی ہیں۔

6- ابنِ ابی الدنیا نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا"[2] کی یہ تفسیر روایت کی، کہ اس سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت کے ساتھ میت کے پاس قبض رُوح کے وقت حاضر ہوتے ہیں، اُن میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے، کوئی نمازِ جنازہ ہونے تک میّت کیلئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

7- ابن الدُنیا نے عِکرمہ رضی اللہ عنہ سے "وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ"[3] کی یہ تفسیر روایت کی کہ ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی رُوح کو قدم سے

۱۔ ان فرشتوں کیلئے قرآن میں فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا کا لفظ آیا ہے۔ ۱۲

۲۔ معاملات کی تدبیر کرنے والے۔ ۱۲

۳۔ یعنی اور کہا گیا کہ کون ہے چڑھانے والا؟۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لے کر ناک تک کون چڑھائے گا۔

8- طبرانی نے ''کبیر'' میں ابونعیم اور ابن سیدہ نے ''الصحابیہ'' میں خزرج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ ﷺ ملک الموت سے خطاب فرما رہے تھے کہ ''اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے''۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ ''آپ کی آنکھیں[1] ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں۔ اے محمد ﷺ کہ میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ بخدا! ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی، اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو اگر اللہ عزوجل کے کئے پر راضی ہو تو مستحقِ اجر ہوگا ورنہ لائقِ عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے اِس لئے ڈرتے رہو، خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں، اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں، بخدا اگر میں مچھر کی رُوح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اِذنِ الٰہی قبض نہیں کرسکتا۔ جعفر بن محمد کہتے ہیں کہ ملک الموت پنجگانہ نمازوں کے اَوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں۔ تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دُور فرماتے ہیں اور اس کو کلمۂ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

9- ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ کی روایت میں ہے کہ ملک الموت دن میں تین مرتبہ لوگوں کے چہرے دیکھتے ہیں جس کی عمر پوری ہوجاتی اور اس کا رزق دنیا سے ختم ہوجاتا ہے، اس کی رُوح قبض فرماتے ہیں۔ گھر والے رونے لگتے ہیں، ملک الموت دروازے کے پٹ پکڑ کر کھڑے ہوکر فرماتے ہیں، کہ میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا، میں تو اللہ کی طرف سے مامور ہوں، نہ میں نے اس کا رزق کھایا اور نہ ہی اس کی رُوح قبض کی، اور مجھے تو تمہارے

۱۔ سبحان اللہ! مقامِ مصطفی ﷺ کیا ہی بلند ہے کہ فرشتے بھی جب آپ ﷺ سے خطاب کرتے ہیں تو اتنے پیارے الفاظ سے آغازِ گفتگو کرتے ہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پاس بار بار آنا ہے حتیٰ کہ تم میں سے کوئی باقی نہ بچے۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ اگر اس فرشتہ کو دیکھ پائیں اور اس کے کلام کو سُن لیں تو میّت کو بھول کر خود اپنے ہی آپ کو رونے لگ جائیں۔

10- زبیر بن بکار و ابن عساکر و مروزی نے میمون رحمۃ اللہ علیہ کے والد سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی مَوت کے وقت بنج میں ان کے پاس ہی تھا تو ایک شخص نے ان کی تکلیف دیکھ کر کہا کہ اَے ملکُ الموت اس پر نرمی کیجئے تو مَرنے والا جس پر بیہوشی کا عالم طاری تھا کہنے لگا کہ میں تو ہر مومن پر نرمی کرنے والا ہوں۔

11- ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ابراہیم (علی نبیّنا و علیہ السلام) ایک روز اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اچانک گھر میں ایک خوبصورت شخص داخل ہوا آپ نے پوچھا: اَے اللہ کے بندے! تجھے اِس گھر میں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کہ گھر والے نے۔[1] آپ نے فرمایا کہ بے شک صاحبِ خانہ کو اس کا اختیار ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا کہ میں ملکُ الموت ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری چند نشانیاں بتائی گئی ہیں مگر تم میں اُن میں سے ایک بھی نہیں۔ تو ملکُ الموت نے پیٹھ پھیر لی۔ اب جو آپ نے دیکھا تو ان کے جسم پر آنکھیں ہی آنکھیں نظر آنے لگیں اور جسم کا ہر بال نوک دار تیر کی طرح کھڑا تھا، ابراہیم علیہ السلام نے فوراً تعوذ[2] پڑھا اور ان سے کہا کہ آپ اپنی پہلی ہی شکل پر تشریف لے آیئے۔ ملک الموت نے فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السلام! جب اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو وفات دیتا ہے جو اس کی ملاقات کو بہتر جانتا ہے تو ملک الموت کو اسی شکل میں بھیجا جاتا ہے جس میں مَیں حاضر ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ جب اُس نے پیٹھ موڑی تو اس کی وہ شکل آئی جس سے وہ بُرے لوگوں کی رُوح کو قبض کرتا ہے۔

12- ابن مسعود اور ابن عبّاس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یوں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے ملک الموت! آپ مجھے وہ صورت دِکھایئے جس میں آپ کفار کی روحوں کو قبض کرتے

۱۔ اُس کی مُراد تھی کہ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور وہ یقیناً اس گھر کا مالک ہے۔ ۱۲

۲۔ یعنی خدا کے عذاب سے پناہ مانگی اور ہَولناک فرشتے سے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔تو ملک الموت نے کہا کہ یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے۔لیکن آپ کے اصرار پر انہوں نے وہ صورت دکھانی شروع کی اور فرمایا کہ آپ اپنا مُنہ موڑ لیجئے۔اَب جو دیکھا تو ایک سیاہ شخص ہے سر میں سے آگ کے شعلے نِکل رہے ہیں اس کے جسم سے بال کے بجائے منہ میں آگ کے انگارے نکل رہے ہیں۔اس کے کانوں سے بھی آگ نکل رہی ہے۔ یہ حال دیکھ کر آپ پر غشی طاری ہوئی۔ اب جو دیکھا تو آپ اپنی شکل میں موجود تھے۔آپ نے ملکُ المَوت سے کہا کہ اگر کافر کو محض تمہاری شکل ہی دیکھنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو یہ بہت بڑی تکلیف ہے۔اب ذرا یہ بتایئے کہ مومن کی رُوح کِس قالب میں ہوکر آپ نکالتے ہیں؟ فرشتہ نے کہا کہ ذرا مُنہ پھیریئے۔آپ علیہ السلام نے مُنہ پھیر کر جو دیکھا تو آپ کے سامنے ایک حسین نوجوان تھا جس کا جسم مہک رہا تھا، جس کے کپڑے سفید تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مومن کو صرف آپ علیہ السلام کے دیدار کی دَولت دی جائے تو کافی ہے۔

13- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں، ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ''عظمۃ'' میں اور ابونعیمؒ نے مجاہدؒ سے روایت کی کہ، زمین ملک الموت کیلئے طشت کی طرح کردی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں اُٹھالیں اُن کے کچھ مددگار ہیں جو رُوحیں قبض کر کے ان کے حوالے کرتے ہیں۔

14- ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے اشعث بن سلیم سے روایت کی کہ ابراہیم علیہ السلام نے ملکُ الموت سے دریافت کیا کہ وَباء کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہو اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں روحوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بلاتا ہوں، تو وہ میری اِن دو انگلیوں کے درمیان آجاتی ہیں اور زمین کو طشت کی مانند کردیا گیا ہے جہاں سے چاہتا ہوں اُٹھاتا ہوں۔

15- دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجالسہ'' میں روایت کی کہ، ملک الموت سے کہا گیا کہ آپ رُوحوں کو کس طرح قبض کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں ان کو پکارتا ہوں وہ لبیک کہتی ہوئی حاضر ہوجاتی ہے۔

16- ابن ابی الدنیا، ابوالشیخ اور ابونعیم نے شہر بن حوشب سے روایت کی کہ ملک الموت بیٹھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوئے ہیں اور دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے سامنے ہے اور لوحِ محفوظ جس میں عمریں ہیں ان کے سامنے ہے اور ان کی خدمت میں کچھ فرشتے ہمہ تن کھڑے ہیں۔ جوں ہی کسی کی موت کا وقت آتا ہے وہ فرشتے کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

17- ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، اُن سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آنِ واحد میں مَرتے ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں، تو پھر ملک الموت کیسے رُوحیں قبض کرتا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ملک الموت کی قدرت اہلِ مشرق و مغرب میں ایسی ہے، جیسے کسی شخص کے پاس دستر خوان ہو، اب وہ چاہے اُس میں سے اُٹھالے۔

18- جویبر نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ملک الموت ہی تمام اہلِ زمین کو مَوت دیتے ہیں اور ان کو تمام اہلِ زمین پر اس طرح مسلّط کیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پر جب وہ کسی پاک نفس کو قبض کرتے ہیں تو اُس کی رُوح ملائکۂ رحمت کے سپُرد کرتے ہیں۔ اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکۂ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا اور ابو حاتم وغیرہما نے یہی روایت قدرے تغیُّر سے بیان کی۔

19- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، ملک الموت علیہ السلام سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو سلیمان علیہ السلام نے اُن سے دریافت کیا کہ اَے ملک الموت! تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کو مار ڈالتے ہو اور اس کے پڑوس والوں پر آنچ تک نہیں آتی؟ حضرت ملک الموت نے جواب دیا کہ مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے، میں تو عرشِ الٰہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مَرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے اس میں جس کا نام ہوتا ہے، اُسے مَوت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اُسے نہیں۔

20- ابن ابی شیبہ نے اِسی سند سے روایت کی کہ، ملک الموت، سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں آئے اور اُن کے ساتھیوں میں سے ایک کو بڑے گھور کر دیکھنے لگے۔ جب آپ چلے گئے تو اس شخص نے سلیمان علیہ السلام سے دریافت کیا، کہ یہ شخص کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک الموت تھے اُس نے عرض کی سرکار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ میری رُوح نکالنے کا ارادہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رکھتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اُس نے عرض کی کہ، حضرت ہواؤں کو حکم دیں کہ وہ مجھے سرزمین ہند میں پہنچا دیں۔ آپ نے حکم دیا اور ہوائیں اُس شخص کو سرزمینِ ہند میں چھوڑ آئیں۔ پھر ملک الموت تشریف لائے تو جناب سلیمان علیہ السلام نے ان سے دریافت کیا کہ تم میرے ایک ساتھی کو گھور کر کیوں دیکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت میں اِس پر تعجب کر رہا تھا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ، میں اس کی رُوح ہند[1] میں قبض کروں اور یہ آپ کے پاس بیٹھا ہے کیسے ہند پہنچے گا؟

21- ابنِ ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک فرشتے نے اجازت چاہی کہ وہ ادریس علیہ السلام کے پاس جائے۔ چنانچہ وہ اُن کی خدمت میں آیا اور سلام کیا۔ ادریس علیہ السلام نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا ملک الموت سے بھی کچھ تعلّق ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، وہ میرے بھائی ہیں۔ ادریس علیہ السلام نے پوچھا: کیا مجھے اُن سے کچھ فائدہ پہنچوا سکتے ہیں؟ فرشتے نے کہا کہ اگر آپ چاہیں کہ مَوت آگے پیچھے ہو جائے تو یہ ناممکن ہے۔ البتہ میں ان سے یہ کہوں گا کہ موت کے وقت وہ آپ پر نرمی کریں۔ چنانچہ فرشتہ نے ادریس کو اپنے بازوؤں پر بٹھایا اور آسمان پر پہنچا یہاں ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے آپ سے ایک کام ہے، ملک الموت نے فرمایا: مجھے آپ کی غرض معلوم ہے آپ ادریس علیہ السلام کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں ان کا نام تو زندوں سے مِٹ چُکا ہے اَب ان کی زندگی کا آدھا لمحہ باقی رہا ہے۔ چنانچہ جناب ادریس علیہ السلام فرشتے کے بازوؤں ہی میں انتقال فرما گئے۔

22- مروزی، ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے جابر بن زید سے روایت کی کہ ملک الموت پہلے لوگوں کو بُلا کر کسی دَرد و مرض کے وفات دیتے تھے تو لوگ ان کو لعنتیں بھیجتے اور گالیاں دیتے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ خداوندی میں شکوہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے امراض کو پیدا کر دیا اَب لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں بیماری کے باعث مر گیا۔ ملک الموت کا نام کوئی نہیں

---

[1] حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جس مٹی سے پیدا ہوتا ہے اُسی میں دفن ہوتا ہے اور کسی نہ کسی بہانے سے اپنے مدفن تک پہنچ ہی جاتا ہے۔ اور اس آیت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝ یعنی ہم نے تم کو اس مٹی سے پیدا کیا، اسی میں لوٹائیں گے اور اُسی میں سے دوبارہ اُٹھائیں گے۔ تینوں ضمائر کا مرجع ایک ہی ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لیتا۔ابونعیم نے اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی ہی روایت کی۔

23- احمد، بزار اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے ملک الموت لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے۔لیکن جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ایک تھپڑ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔تو وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ پھوڑ دی اگر وہ آپ کے مکرم بندے نہ ہوتے تو میں اُن پر سختی کرتا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ میرے بندے سے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ بَیل کی پیٹھ پر رکھ دیں،ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک سال عمر میں توسیع کر دی جائے گی۔ملک الموت نے یہ پیغام آپ کو دے دیا۔موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ کہا کہ موت! کہا کہ اگر موت ہی ہے تو پھر ابھی رُوح قبض کرلو۔ چنانچہ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے ان کو سونگھا اور اُن کی موت واقع ہوگئی اور ادھر حضرت عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ دوبارہ واپس کر دی گئی۔بس اسی دن سے حضرت ملک الموت علیہ السلام چُھپ کر آنے لگے۔

24- ابوحذیفہ اسحاق نے ''کتاب الشدائد'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرشتوں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ! تیرے بندے ابراہیم علیہ السلام کو موت سے ڈر لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُن سے کہہ دو کہ جب دوستوں کو ملے ہوئے زائد عرصہ ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے کی ملاقات کا اشتیاق ہو جاتا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے بارگاہِ قدّوس میں عرض کی کہ اَے مولیٰ تعالیٰ! میں تیری ملاقات کا مشتاق ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک پھول ان کیلئے بھیجا آپ علیہ السلام نے سونگھا اور سونگھتے ہی رُوح قبض ہوگئی۔

25- ابوالشیخ نے روایت کی کہ ملک الموت علیہ السلام نے ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کی روح کو میں بہت آسانی سے قبض کروں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ رَبّ کے پاس جاؤ اور میرے بارے میں گفتگو کرو۔[1] ملک الموت خدا کی بارگاہ میں آئے

۱۔ یعنی یہ کہ مجھے مزید زندگی دی جائے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''میرے خلیل علیہ السلام سے کہو کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ خلیل تو خلیل کی ملاقات کو پسند کرتا ہے'' ملک الموت علیہ السلام نے خدا کا پیغام ابراہیم علیہ السلام کو دیا تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا رُوح قبض کرو۔ ملک الموت نے کہا۔ اے ابراہیم علیہ السلام! کیا آپ نے کبھی شراب پی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ ملک الموت نے تھوڑا سا شراب سُنگھا دیا اور آپ[1] کی رُوح فوراً قبض ہوگئی۔

26- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام بہت ہی باغیرت تھے جب گھر سے نکلتے تو دَروازوں میں تالے ڈال دیتے تا کہ کوئی گھر میں نہ جائے۔ ایک دن جب واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ گھر میں ایک شخص کھڑا ہے آپ نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ کہا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا، کوئی حجاب میرے لئے حجاب نہیں۔ داؤد علیہ السلام نے کہا۔ بخدا تم ملک الموت معلوم ہوتے ہو، تم کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ نے کمبل اوڑھا اور آپ علیہ السلام کی رُوح قبض ہوگئی۔

27- طبرانی نے حسین سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے روز جبریل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے اور مزاج پرسی کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں بے چین اور مغموم ہوں اتنے میں ملک الموت نے حاضری کی اجازت چاہی۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یہ ملک الموت حاضری کی اجازت چاہتے ہیں آپ علیہ السلام سے پہلے کسی سے اجازت نہ چاہی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی کسی سے اجازت نہیں چاہیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت مرحمت کی۔ وہ حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کی ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں تو اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں تو آپ کی رُوح قبض کرلوں اور اگر نہ چاہیں تو قبض نہ کروں؟'' آپ نے فرمایا: اے ملک الموت! کیا آپ واقعی اِس پر مامور ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَے ملک الموت! تم حکمِ الٰہی بجا لاؤ۔ چنانچہ انہوں نے رُوح قبض کرلی۔

۱۔ اللہ اکبر مسلم کی شان کیا ہے کہ شراب کی بدبُو سے جان نکلتی ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

28- احمد نے زہد میں اور سعید بن منصور نے عطاء بن یسار سے روایت کی کہ ملک الموت علیہ السلام ہر گھر والے کو ہر دن پانچ مرتبہ غور سے دیکھتے ہیں کہ آیا انہیں کسی رُوح کے قبض کئے جانے کا حکم دیا گیا ہے یا نہیں؟

ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن ابی شیبہ وغیرہم نے تعداد کے اختلاف سے اس کو روایت کیا۔

29- ابوالفضل طوسی نے ''عیون الاخیار'' میں اور ابن نجار نے ''تاریخ بغداد'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، ملکُ الموت بندوں کے چہروں کو روزانہ ستّر مرتبہ دیکھتا ہے۔ جب کوئی بندہ ہنستا ہے تو ملکُ الموت کہتا ہے کہ تعجب کی بات ہے میں اس کی رُوح قبض کرنے کو آیا ہوں اور یہ ہنس رہا ہے۔

30- ابوالشیخ اور عقیلی اور دیلمی نے حضرت انس علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی رُوحیں تسبیح میں ہیں۔ جب ان کی تسبیح ختم ہو جاتی ہے، ان کی موت آجاتی ہے۔[1] ان کی موت ملکُ الموت کے قبضے میں نہیں۔ خطیب نے اپنی سند سے معمر کلابی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ آیا مچھروں کی روح بھی ملک الموت قبض کرتے ہیں تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا ان میں جان ہے۔ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا کہ بس پھر ان کی جان بھی ملکُ الموت ہی قبض کرتے ہیں کیونکہ قرآن میں ہے: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا۔ جویبر نے اپنی تفسیر میں ضحاک سے روایت کی کہ ملکُ الموت علیہ السلام انسانوں کی رُوحیں قبض کرتے ہیں، اور ایک فرشتہ جنات کی اور ایک شیاطین کی اور ایک پرندوں، چوپایوں، درندوں اور مچھلیوں، کیڑے مکوڑوں کی اور فرشتے خود صعقۂ اولیٰ میں مرجائیں گے اور ملک الموت علیہ السلام اُن کی اَرواح قبض کرنے کے بعد مرجائیں گے اور جو خدا کی راہ میں سمندر کا سفر کرتے ہیں اور شہید ہو جاتے ہیں۔ خدا خود ان کی اَرواح قبض کرتا ہے کیونکہ وہ بہت ہی اعلیٰ ہیں کہ سمندر کی گہرائیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس

۱۔ ابن عطیہ اور قرطبی نے اس کے معنی یہ بتلائے کہ اللہ تعالیٰ ان اشیاء کی زندگیاں بلا وسیلۂ ملک الموت ختم فرما دیتا ہے۔ لیکن انسان کی عظمت کے پیشِ نظر اُس کی رُوح قبض کرنے کیلئے ملک الموت اور اُن کے مددگار مقرر فرمائے ہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں سوار ہوئے اور جہاد کیا۔ ابن ماجہ نے بھی اس کو روایت کیا۔

31- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں روایت کی کہ پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں خدا کی عبادت کی، پھر اس نے دُعا کی کہ اے اللہ! مجھے شوق ہے کہ میں تیری عبادت سمندر میں کروں۔ چنانچہ وہ ساحلِ سمندر پر آیا اور لوگوں سے کہا کہ مجھے بھی کشتی میں بٹھاؤ۔ انہوں نے بٹھالیا۔ کشتی چلتے چلتے ایک درخت کے پاس پہنچ گئی یہ درخت پانی میں ایک کنارے پر تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے اِس درخت پر بٹھا دو۔ لوگ اُسے بٹھا کر آگے چل دیئے۔ اَب ایک فرشتہ آسمان پر چڑھا اور حسبِ معمول کچھ بات کرنا چاہی، لیکن بات نہ کرسکا وہ سمجھ گیا کہ مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے چنانچہ وہ اس درخت والے کے پاس آیا کہ تم میری شفاعت کردو۔ اس نے دُعا کی اور خداوندِ کریم سے درخواست کی کہ، اللہ! میری روح قبض کرنے کیلئے اِس فرشتے کو مقرر فرمانا، جب اس کی مَوت کا وقت قریب آیا تو وہی فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ جس طرح تم نے میری سفارش کی تھی اسی طرح میں نے تمہاری سفارش کی ہے، اب تم جہاں سے چاہو تمہاری روح قبض کروں۔ چنانچہ اس نے ایک سجدہ کیا اُس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا اور اسی کے ساتھ اس کی رُوح قبض ہوگئی۔

فائدہ: ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں ابوزرعہ سے روایت کی کہ مجھ سے نجیب بن ابی عبیدہ نے کہا کہ میں نے ملکُ الموت کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اپنے باپ سے کہو کہ وہ مجھ پر درود پڑھیں۔ تاکہ میں ان پر نرمی کروں۔ میں نے یہ بات اپنے باپ سے کہی انہوں نے کہا کہ اَے میرے بیٹے! میں ملک الموت سے تمہاری ماں سے بھی زیادہ مانوس ہوں۔

32- ابنِ عساکر نے زید بن اسلم سے روایت کی، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ، میرے باپ نے کہا کہ مجھے ایک حدیث یاد آئی جو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے روایت کی کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنی وصیّت اپنے سَرہانے رکھے بغیر تین راتیں گزار دے۔ تو میں نے قلم دوات منگائی تاکہ وصیّت لکھوں۔ مگر میں ان سب چیزوں کو اپنے سرہانے رکھ کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا، ایک شخص سفید لباس والے جن کے جسم سے خوشبو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مہک رہی تھی تشریف لائے۔ میں نے کہا کہ جناب کو میرے گھر میں آنے کی کس نے اجازت دی؟ کہنے لگے کہ گھر والے نے۔ میں نے کہا: کون ہو؟ کہا: ملک الموت۔ میں یہ سُن کر اُن سے پہلو تہی کرنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے اعراض نہ کرو، میں تمہاری روح قبض کرنے نہیں آیا۔ میں نے کہا کہ میرے لئے جہنم کی آگ سے نجات کا پروانہ لکھ دو۔ انہوں نے کہا کہ قلم دوات لاؤ۔ میں نے انہیں قلم، دوات اور کاغذ اُٹھا کر دے دیا جو سرہانے رکھ کر سو گیا تھا، تو انہوں نے لکھا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه، اَسْتَغْفِرُ اللّٰه۔ اور اسی سے کاغذ کے دونوں حصے بھر دیئے اور کاغذ مجھے دے دیا اور کہا کہ یہ ہے تمہارا نجات نامہ۔ میں گھبرا کر اُٹھا اور چراغ منگا کر وہ کاغذ اٹھا کر دیکھا، جو سرہانے رکھا تھا اور اس پر یہی تحریر موجود تھی۔

فصل: بعض آیات میں وفات دینے کی نسبت ملک الموت کی جانب ہے جیسے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ اور بعض میں ہے: تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور بعض میں تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ اِن سب آیات سے پتہ چلتا ہے کہ وفات فرشتے دیتے ہیں۔ اور بعض میں ہے: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا خود وفات دیتا ہے۔ بہ ظاہر ان آیات میں ٹکراؤ معلوم ہوتا ہے لیکن قرطبی نے کہا کہ ان میں کچھ ٹکراؤ نہیں کیونکہ ملک الموت رُوح قبض کرنے والے ہیں جبکہ دیگر فرشتے مددگار ہیں اور خدا فاعلِ حقیقی ہے۔

کلبی کہتے ہیں کہ ملک الموت جسم سے رُوح نکالتے ہیں اور پھر فرشتوں کے حوالے کرتے ہیں، نیکوں کی ملائکۂ رحمت کو اور بدوں کو ملائکۂ عذاب کو۔ رہا یہ معاملہ کہ ملک الموت نیکوں کے پاس کس شکل میں آتے ہیں اور بدوں کے پاس کس شکل میں، اِس کا سبب کیا ہے؟ تو اس کا سبب ظاہر ہے کہ فرشتہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔

ہر سال عمروں کا منقطع ہونا

1- دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان تک عمریں منقطع کی جاتی ہیں، حتیٰ کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کے ہاں اَولاد ہوتی ہے حالانکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عندَاللہ اس کا نام مُردوں کی فہرست میں آچکا ہوتا ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سَو برس کا پَل کی خبر نہیں

2- ابویعلیٰ نے اپنی سند سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کی کہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورے شعبان روزے رکھتے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سال مرنے والے ہر آدمی کا نام اِس ماہ لکھا جاتا ہے، تو میں پسند کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ سے ملوں تو روزہ دار ہوں۔

3- ابنِ ابی الدنیا نے عطاء بن یسار سے روایت کی کہ جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ملک الموت کو ایک صحیفہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس میں جتنے آدمی ہیں، ان کی رُوحیں قبض کرو، کیونکہ انسان درخت لگاتا ہے، نکاح کرتا ہے، گھر بناتا ہے اور اس کے ہاں اَولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہوتا ہے۔

4- ابن جریر نے عمر (جو عفرہ کے غلام تھے) سے روایت کی کہ لیلۃ القدر میں مرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔ انسان درخت لگانے اور نکاح کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ حالانکہ اس کا نام مُردوں میں ہے۔

5- ابن جریر نے عِکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ شعبان کی پندرھویں سے لے کر دوسرے شعبان تک کے تمام امور طے ہو چکے ہوتے ہیں۔ زندوں اور مردوں کی فہرست اور حاجیوں کی فہرست، پھر اس میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی۔

6- دنیوری نے ''مجالسۃ'' میں روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نصف شعبان کی رات میں اللہ تعالیٰ فرشتے کو وحی کرتا ہے کہ جس نفس کو اِس سال قبض کرنا ہے کرلے۔

7- ابن ابی الدنیا اور حاکم نے ''مستدرک'' میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کی موت کا عِلم سب سے پہلے حافظ[1] کو ہوتا ہے کیونکہ وہ بندے کا عمل لے کر چڑھتا ہے اور رزق لے کر اُترتا ہے۔ تو جب بندے کا رزق بند ہوجاتا ہے تو وہ جان لیتا ہے کہ اب یہ مَرنے والا ہے۔

۱۔ ایک فرشتہ ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

8- ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں محمد بن حماد سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے ایک درخت ہے اس میں ہر مخلوق کا ایک پتہ ہے تو جس بندے کا پتہ ٹوٹ کر گرتا ہے اُس کی رُوح نِکل جاتی ہے۔ یہی معنی ہیں اللہ کے اِس قول کے وَمَا تسقط مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا۔ یعنی جو پتہ ٹوٹ کر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے

میّت کے پاس ملائک کا آنا، اس کو بشارت کا مِلنا اور ڈر کا سُنایا جانا اور جو کچھ مَرتے وقت دیکھتا ہے اُس کا بیان!

1- احمد، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، حاکم، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور بیہقی وغیرہم نے بہ سندِ صحیح براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ ابھی قبر نہ کھودی گئی تھی کہ ہم پہنچ گئے۔ ہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایسے بیٹھ گئے کہ گویا ہمارے سَروں پر پرند ہیں۔[1] آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کُرید رہے تھے، پھر آپ نے سرِ اقدس اُٹھاتے ہوئے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اِسْتَعِیذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ یعنی اللہ کی پناہ مانگو عذابِ قبر سے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو مومن بندہ دنیا سے رخصت ہونے والا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر سپید چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان کے چہرے آفتاب کی مانند روشن ہوتے ہیں، ان کے پاس جنتی کفن اور خوشبوئیں ہوتی ہیں، وہ حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر مرنے والوں کے سرہانے بیٹھ جاتے اور فرماتے ہیں کہ ''اَے مطمئن نفس! اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مغفرت کی طرف نکل''۔ تو اس کا نفس اس طرح بہہ کر نکل جاتا ہے جیسے مشکیزہ سے قطرہ۔ جونہی ملک الموت اس کے نفس کو اپنے قبضے میں لیتے ہیں فرشتے فوراً ان کے قبضہ سے لے لیتے ہیں اور اس کو اُن جنتی کفنوں اور خوشبوؤں میں رکھ لیتے ہیں۔ پھر اس روئے زمین کی بہترین مشک کی سی خوشبو

۱۔ یہ صحابۂ کرام کا کمالِ ادب تھا کہ اس طرح بیٹھے گویا سروں پر پرندے ہیں۔ جب کسی کا پالتو پرندہ اُس کے سر پر بیٹھتا ہے تو وہ سر جُھکا لیتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مہکتی ہے۔ پھر اس کو لے کر ملاءِ اعلیٰ کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔ ملاءِ اعلیٰ کے رہنے والے دریافت کرتے ہیں کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟ فرشتے اس کا وہ نام بتاتے ہیں جو دنیا میں اس کا بہترین نام تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو آسمانِ دنیا پر لے کر پہنچتے ہیں اور آسمان کھلواتے ہیں تو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اُس کے پیچھے قریب والے آسمان تک جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی کتاب علیّین میں لکھو، اور اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، کیوں کہ میں نے اس کو مٹی سے پیدا کیا، مٹی میں لوٹاؤں گا اور اسی مٹی سے دوبارہ اٹھاؤں گا، پھر مُردہ کی رُوح اس کے جسم میں واپس آتی ہے اور دو فرشتے آ کر اُس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ''۔ پھر پوچھتے ہیں ''تیرا دین کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے ''اسلام''۔ تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ شخص جو تم میں بھیجے گئے کون ہیں؟ وہ کہتا ہے ''وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں''۔ پھر وہ دریافت کرتے ہیں کہ ''تمہارا علم کیا ہے؟'' وہ کہتا ہے کہ ''میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی'' تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کیلئے جنت کا فرش بچھاؤ اور جنت ہی کا لباس پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھولو۔ تو جنت کی ہَوا اور خوشبو آئے گی اور اس کیلئے حدِ نگاہ تک قبر میں وسعت کر دی جائے گی۔ پھر اُس کے پاس ایک حسین چہرے، اچھے کپڑے اور خوشبو والا شخص آئے گا اور آ کر کہے گا کہ تجھے خوشخبری ہو، یہ تیرے وعدے پورے کئے جانے کا دن ہے۔ مُردہ دریافت کرے گا کہ، تو کون ہے کہ تیرے چہرے سے خیر و بھلائی نمودار ہے؟ وہ جواب دے گا کہ، میں تمہارا اچھا عمل ہوں، تو مُردہ کہے گا، کہ خدایا قیامت برپا کر دے تا کہ میں اپنے گھر والوں کی طرف جا سکوں۔ (تا کہ گھر جا کر اپنے گھر والوں کو بتا سکوں کہ قرآن و حدیث میں جو وعدے تھے سچے تھے۔) اور جب کافر مَرنے کے قریب ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے کمبل لے کر اُترتے ہیں اور حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت اس کے سَرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں ''اے خبیث جان! اللہ کے غضب اور ناراضگی کی طرف نکل کر آ''۔ پس وہ رُوح جسم میں پھیل جاتی ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وہ فرشتہ اُس رُوح کو جسم سے اِس طرح کھینچ لیتا ہے جیسے سیخ کو تراون سے۔ جب وہ روح نکالتا ہے تو فرشتے فوراً ہی اس سے لے لیتے ہیں اور اس کو کمبل میں لپیٹتے ہیں، پس اس میں بدترین مُردار کی بدبو نکلتی ہے۔ پھر فرشتے اُسے لے کر ملاءِ اعلیٰ میں پہنچتے ہیں تو وہاں کے بسنے والے دریافت کرتے ہیں کہ ''یہ خبیث رُوح کون ہے؟'' وہ فرشتے اس کا وہ بدترین نام لیتے ہیں جس سے وہ دُنیا میں یاد کیا جاتا تھا۔ پھر اس کو وہ آسمانِ دُنیا پر لے کر پہنچتے ہیں اور اُسے کھلوانا چاہتے ہیں، لیکن کھولا نہیں جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ۔

ترجمہ: ان کے واسطے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اس کی کتاب کو نچلی زمین کے سجّین میں لکھو۔ چنانچہ اُس کی رُوح کو سجّین میں پھینک دیا جاتا ہے، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی کہ

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾

ترجمہ: جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا اس کو پرندوں نے جھپٹ لیا یا ہواؤں نے دُور پھینک دیا۔

پھر اس کی رُوح اس کے جسم میں واپس کر دی جاتی ہے۔ پھر دو فرشتے اس کو بٹھا کر دریافت کرتے ہیں کہ ''مَنْ رَّبُّكَ'' کہ تمہارا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے ''هَاهَاهَا لَآ ادری'' افسوس کہ میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ ''مَا دِيْنُكَ'' تمہارا دین کیا ہے۔ تو کہے گا کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ پھر فرشتے دریافت کریں گے کہ ''اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہاری طرف بھیجا گیا؟'' وہ جواب دے گا کہ ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ پس آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ ''میرے اِس بندے نے جھوٹ بولا کہ اس کیلئے جہنّم کا بچھونا بچھاؤ، جہنم کا لباس پہناؤ اور جہنّم کا دروازہ اس کی جانب کھول دو''۔ پس اس کی لپٹیں وہاں تک آئیں گی۔ پھر اُس کی قبر اس درجہ تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں پس کر چور ہو جاتی ہیں۔ پھر اُس کے پاس ایک بدشکل بدبُودار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شخص آئے گا جس کا لباس بہت نامعقول ہوگا، اس سے کہے گا، تجھ کو معلوم ہونا چاہئے کہ تجھے وہ عذاب ملے گا جس کا دنیا میں تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ کہے گا، تم کون ہو؟ کیوں کہ تمہارا چہرہ بُرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ شخص کہے گا کہ "رَبِّ لَآ تُقِمِ السَّاعَةَ" اے رب! قیامت برپا نہ کر۔

ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے تمیم داریؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَے ملکُ الموت! میرے ولی کے پاس جاؤ اور اسے لے کر آؤ کیوں کہ میں نے اسے رنج و راحت دونوں ہی سے آزمایا ہے اور اُسے اپنی رضا کے مطابق پایا تو میں چاہتا ہوں کہ اسے دنیا کے غموں سے نجات دلاؤں تو ملکُ الموت پانچ سو ملائک کی جماعت کے ہمراہ چلتے ہیں اُن کے ساتھ جنت کی خوشبو والے کفن ہوتے ہیں اور ان کے پاس پھولوں کی شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے مختلف مہکتی ہیں اور یہ بیسیوں رنگوں کی ہوتی ہیں۔ ان کے پاس مشک میں بَسا ہوا سفید ریشم ہوتا ہے تو ملک الموت فرشتوں کے ہمراہ بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر فرشتہ اپنا ہاتھ اس کے ایک ایک عضو پر رکھ لیتا ہے اور مشک میں بسے ہوئے اس ریشم کو اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دیا جاتا ہے اور ایک دروازہ جنّت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اَب اسکا دل جنّت کی جانب رغبت کرتا ہے کبھی زوجہ مطہرہ کی جانب، کبھی لباس کی طرف اور کبھی پھلوں کی طرف، جیسے گھر والے روتے ہوئے بچّہ کا دل بہلاتے ہیں، اسی طرح اس کا دل بہلایا جاتا ہے اور اس کی جنتی ازواج اس وقت خوش ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس کی روح کودتی ہے۔ فرشتہ کہتا ہے کہ اے پاک نفس! اچھے درختوں، دراز سایوں اور بہتے ہوئے پانیوں کی طرف چل۔ ملک الموت اس پر ماں سے بھی زائد شفقت کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ رُوح اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے تو وہ اس روح پر نرمی کر کے خدا کی رضا چاہتا ہے۔ پس اس کی رُوح اِس طرح نکالی جاتی ہے جس طرح آٹے سے مال۔ آپ نے فرمایا: ادھر اس کی رُوح نکلتی ہے اور ادھر تمام فرشتے کہتے ہیں:

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو جنت میں داخل ہوا اپنے عمل کی وجہ سے۔

یہی ماحصل ہے اللہ کے اس فرمان کا کہ وہ لوگ جن کو فرشتہ موت دیتا ہے پاکی حالت میں۔

دوسرے مقام پر فرمایا کہ اگر مومن ہے تب تو راحت اور خوشبوئیں اور نعمت سے پُر جنّتیں ہوتی ہیں۔ جب ملک الموت اس کی رُوح نکالتے ہیں تو رُوح جسم کو مبارک باد دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اَے جسم! تو مجھے اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی لے جاتا تھا اور معصیّت سے پرہیز کراتا تھا، تو آج تجھ کو مبارک ہو کہ خود بھی تو نے نجات پائی اور مجھ کو بھی نجات دِلائی۔ جسم بھی رُوح سے یہی کہتا ہے اور زمین کے وہ حصّے جن پر یہ نیک بندہ عبادت کرتا تھا، اُس پر روتے ہیں۔ اور ہر وہ آسمانی دروازہ جس سے اس کا عملِ خیر چڑھتا اور رزق نازل ہوتا تھا۔ چالیس روز تک روتا ہے۔ جب اس کی رُوح نکل جاتی ہے تو پانچ سو فرشتے اس کے پاس کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب انسان اس کو کسی پہلو پر لِٹانا چاہتے ہیں تو فرشتے پہلے لِٹا دیتے ہیں اور انسانوں کے کفن سے پہلے ہی کفن پہنا دیتے ہیں۔ اور ان کی خوشبو سے پہلے خوشبو لگا دیتے ہیں اور اُس کے گھر کے دروازے سے قبر کے دروازے تک فرشتوں کی دو رویہ قطاریں کھڑی ہو جاتی ہیں اور اس کیلئے استغفار کرتی ہیں۔ اُس وقت شیطان اِس قدر زور سے چیختا ہے کہ مُردے کے جسم کی بعض ہڈیاں اس سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ شیطان اپنے لشکر سے کہتا ہے کہ تمہارے لئے خرابی ہو، اِس بندے نے کیسے نجات پالی وہ کہتے ہیں کہ یہ تو گناہوں سے بچا ہوا تھا۔ جب ملکُ الموت اس کی رُوح آسمان پر پہنچاتے ہیں تو جبریل علیہ السلام استقبال کرتے ہیں اور ستّر ہزار فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ہر فرشتہ اس شخص کو بشارت دیتا ہے۔ جب ملکُ الموت رُوح کو لے کر عرش کے پاس پہنچتے ہیں تو وہ خدا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ملکُ الموت سے فرماتا ہے کہ میرے بندے کی رُوح کو لے کر سرسبز و شاداب درختوں، اور بہتے ہوئے پانی میں رکھ دو۔

جب اُسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اُس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قرآن و ذکر، اذکار اُس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا، قدموں کی طرف آتا ہے اور صبر، قبر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عذاب کو بھیجتا ہے تو نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔ اَب عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں۔ سَر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا، جس راہ سے جانا چاہتا ہے اسی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے، پس عذاب، محفوظ پا کر واپس ہوتا ہے۔ اس وقت صبر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لئے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا۔ لیکن میں اَب پُل صراطؔ اور میزانؔ پر کام آؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو بھیجے گا جن کی نگاہیں اُچک لینے والی بجلی کی مانند ہوں گی اور آواز کڑک دار بجلی کی طرح، دانت سینگوں کی مانند، سانسیں شعلوں کی مانند، اپنے بالوں کو رُوندتے ہوئے چلتے ہوں گے، ان دونوں کے کاندھوں کے درمیان عظیم فاصلہ ہوگا۔ مومنین کے علاوہ ان کے دل کسی کیلئے مہربانی اور رحم کرنے والے نہ ہوں گے۔ ان کا نام ہے مُنکر اور نکیر۔ اُن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہوگا۔ اگر جنّ وانس جمع ہو جائیں تو اس کو نہ اٹھا پائیں۔ پھر مُردے سے کہیں گے بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جائے گا اور اس کے کفن کے کپڑے اُس کے بدن سے گر کر نیچے آ جائیں گے پھر وہ پوچھیں گے کہ ''تمہارا رب کون ہے، دین کیا ہے، رسول کون ہے؟ یہ کہے گا کہ ''میرا رَب اللہ تعالیٰ! اور دین اِسلام اور رسول محمد ﷺ ہیں اور وہ خاتم النّبیّین ہیں''۔ وہ دونوں کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔ پھر اُس کو قبر میں رکھ کر قبر کو ہر جانب سے فراخ کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے کہیں گے کہ ذرا اوپر تو دیکھ۔ اب جو دیکھے گا تو دروازہ جنت کی طرف کھلا ہوگا۔ پھر وہ کہیں گے کہ اے اللہ کے وَلی جنّت میں تیرا یہ مقام ہے کیونکہ تو اطاعتِ خداوندی میں رہا۔

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ بخدا اُس وقت اُس کی ایسی فرحت ہوگی کہ اُسے کبھی نہ بھولے گا۔ اب اس سے کہا جائے گا کہ ذرا نیچے دیکھو، تو جہنّم کی طرف ایک دروازہ کھلے گا، وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ اَے ولی اللہ! تو نے اِس سے نجات پالی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کو ایسی خوشی ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی، اس کیلئے ستتر دَروازے جنت کے کھولے جائیں گے جن سے جنّت کی ٹھنڈکیں اور خوشبوئیں آئیں گی یہاں تک کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اُسے حشر کے دن قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَے ملکُ الموت! اب تم میرے دشمن کے پاس جاؤ اور اُسے لے کر آؤ۔ میں نے اُس کے رزق میں کشادگی کی اور نعمتوں سے سرفراز کیا لیکن وہ میرے شکر سے ہمیشہ انکار کرتا رہا ہے پس آج اُسے لاؤ تا کہ میں اس سے انتقام لوں۔ پس ملک الموت اس کے پاس بدترین شکل میں پہنچتے ہیں، ان کی بارہ آنکھیں ہوتی ہیں اور جہنمی کانٹوں کی سلاخیں ہوتی ہیں، اُن کے ہمراہ پانچ سو فرشتے ہوتے ہیں ہر ایک کے پاس تانبا، جہنمی چنگاریاں اور بھڑکتے ہوئے کوڑے ہوتے ہیں۔ تو ملکُ الموت یہ خاردار سلاخیں اس طرح مارتے ہیں کہ ہر کانٹا جڑ تک اُس شخص کے رگ و پے میں داخل ہو جاتا ہے پھر ان سلاخوں کو سختی سے موڑتے ہیں تو اس کی رُوح اس کے قدموں کے ناخنوں سے نکلتی ہے اور اس وقت اللہ کے دشمن پر بے ہوشی کا عالم طاری ہوتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی پیٹھ اور چہرے پر کوڑے مارتے ہیں اور مارتے اس کے حلق تک آتے ہیں۔ پھر وہ تانبا اور چنگاریاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے بچھا دی جاتی ہیں۔ پھر ملکُ الموت رُوح نکال لیتے ہیں تو رُوح جسم سے کہتی ہے کہ، اَے جسم! اللہ تجھ کو میری جانب سے بدترین سزا دے کیونکہ تجھے معصیت کی طرف تیزی سے لے جاتا تھا اور نیکی سے پیچھے رکھتا تھا۔ تو خود بھی ہلاک ہوا اور مجھے بھی ہلاکت میں ڈالا۔ جسم بھی رُوح سے یہی کہتا ہے۔ زمین کے وہ حصّے جن پر وہ نگاہ کرتا تھا، اس کو لعنت کرتے ہیں۔ ابلیس کے لشکر ابلیس کے پاس جا کر اُسے خوش خبری دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدم زاد کو جہنم رسید کرا دیا۔ جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کی قبر کو تنگ کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف نکل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے پاس سیاہ سانپ بھیجتا ہے جو اُسے ڈسنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر خدا کی طرف سے دو فرشتے آ کر اس سے دریافت کرتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے جاننا چاہا ہی کب تھا؟ پھر وہ اس کو ایسے گرز مارتے ہیں کہ قبر میں چنگاریاں اُڑتی ہیں، پھر کہتے ہیں کہ ذرا اوپر کو دیکھو! جب وہ اوپر دیکھتا ہے تو جنت کا دروازہ نظر آتا ہے، فرشتے کہتے ہیں کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اطاعت کرتا تو تیرا مقام یہاں ہوتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بخدا اس وقت اس کے دل میں ایسی حسرت پیدا ہوتی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ پھر اس کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اے اللہ کے دشمن! نافرمانیوں کی وجہ سے اب تیرا مقام یہ ہے اور ستتر دروازے جہنّم کے کھول دیئے جاتے ہیں جن میں سے گرمی اور بادِ سموم آتی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

2- سعید بن منصور نے اپنی سُنن میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو کافروں کی رُوح کو نکالتے ہیں۔ اور وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو کافروں کی روحوں کو کھولوں اور ناخنوں کے درمیان سے کھینچتے ہیں اور وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو مسلمانوں کی اَرواح کو لے کر آسمان وزمین کے درمیان تیرتے ہیں اور فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو مسلمانوں کی روحوں کو لے کر ایک دوسرے سے سبقت کرنا چاہتے ہیں۔

3- ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مُراد کفّار کی رُوحوں کو آگ میں غرق کرنے والے فرشتے ہیں۔

4- جویبر نے اپنی تفسیر میں ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا کے بارے میں روایت کی کہ اس سے مراد کفار کی اَرواح ہیں۔ جب وہ ملکُ الموت کو دیکھتی ہیں تو ملکُ الموت ان کو اللہ کی ناراضگی کی اطلاع دیتے ہیں اور ان کی روحوں کو گوشت اور پٹھوں سے نکالتے ہیں اور وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے مراد مومنین کی اَرواح ہیں۔ جب وہ ملک الموت کو دیکھتی ہیں تو ملکُ الموت کہتے ہیں کہ اَے پاک رُوح! رحمت وریحان کی طرف آ اور اس خدا کی بارگاہ میں چل جو راضی ہے۔ رُوحیں یہ سُن کر خوشی سے تیرنے لگتی ہیں اور جنت کی طرف شوق کا اظہار کرتی ہیں۔ اور فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا سے مُراد یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی کرامتوں کی طرف چلتی ہے۔

5- ابن ابی حاتم نے ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ یہ دونوں آیتیں کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔ نزع کے وقت فرشتے اس کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سختی سے کھینچتے ہیں۔ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ یہ مومنین کے بارے میں نازل ہوئیں۔

6- ابن ابی حاتم نے سُدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ سے مراد یہ ہے کہ انسان کا نفس مرتے وقت سینے میں ڈوب جاتا ہے۔ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ یعنی ملائک روح کو انگلیوں اور قدموں سے سُونتتے ہیں۔ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ یعنی جب نفس موت کے وقت سینے میں تیرتا ہے۔ عبدُ الرحمٰن ارمنی نے کتابُ الاخلاص میں اپنی سند سے روایت کی کہ ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب مومن انسان مرتا ہے تو اس کی رُوح مقربین کے ساتھ آسمان پر لے جائی جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ مقربون کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جن کا مرتبہ دوسرے آسمان سے قریب ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے تمام آسمانوں پر سے گزارتے ہوئے سِدرَۃُ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں اور یہیں امرِ الٰہی کی ہر چیز پہنچ کر رُک جاتی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ تیرا فلاں بندہ ہے حالانکہ اللہ کو معلوم ہے۔ پھر اسے عذاب سے رستگاری کا مہر لگا ہوا پروانہ دیا جاتا ہے، یہی مقصد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کہ

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۭ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۭ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ﴿۲۱﴾

ترجمہ: یعنی ہرگز نہیں! بے شک نیکوں کی کتاب علیّون میں ہے اور تم کیا جانو کہ علیّون کیا ہے یہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جس پر مقربون گواہ ہیں۔

7- مُسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ شبِ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے جہاں رُوحیں پہنچتی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ یہ "سِدرَہ" ہے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر اُمّتی کی روح پہنچتی ہے۔ ابن ابی حاتم اور جریر وغیرہما نے بھی اِسے روایت کیا۔

8- ابوالقاسم بن مندہ نے کتاب الاحوال والایمان بالسول میں روایت کی کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن دُنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے تو خدا کے فرشتے جن کے چہرے سورج کی مانند چمکتے ہیں نازل ہوتے ہیں، ان کے ہمراہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جنّتی خوشبوئیں اور کفن ہوتے ہیں، وہ ایسی جگہ بیٹھتے ہیں جہاں سے مُردہ اُن کو دیکھتا ہے، جب اس کی رُوح پرواز کرتی ہے تو ہر فرشتہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

9- مسلم رحمۃ اللہ علیہ و بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب مومن کی روح پرواز کرتی ہے، تو دو فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور اُسے آسمان کی جانب لے جاتے ہیں۔ اہلِ آسمان کہتے ہیں کہ پاک رُوح ہے جو زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر وہ اُس کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں، پھر اُسے بارگاہِ ایزدی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جاؤ اسے قیامت تک واپس لے جاؤ۔ اور جب کوئی کافر مرتا ہے تو اُس میں سے بدبُو نکلتی ہے اور ملائک اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اہلِ آسمان کہتے ہیں کہ خبیث روح اہلِ زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر اس کو بھی قیامت تک کیلئے واپس کر دیا جاتا ہے۔

10- احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم اور بیہقی نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کی مَوت کا وقت قریب آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں اور رُوح سے کہتے ہیں ''اَے رُوح! اللہ تعالیٰ کی رحمت و مہربانی کی جانب اور رِضاءِ رَبّ کی طرف آ''۔ تو وہ ایسے نکلتی ہے جیسے کہ بہترین خوشبو مہکتی ہو، حتیٰ کہ فرشتے اسے لے کر ایک دوسرے کو سُونگھاتے ہیں۔ پر اس کو آسمانوں کی جانب لے جاتے ہیں جس آسمان پر پہنچتی ہے اس آسمان والے کہتے ہیں کہ کیا ہی پاک رُوح اہلِ زمین کی طرف سے آتی ہے۔ پھر اس کو دوسری اَرواحِ مومنین کی طرف لے جاتے ہیں تو ان کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جیسے کسی کا کوئی غائب شدہ رشتہ دار واپس آجائے، جب اِس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں کا کیا حال ہے؟ تو وہ رُوح کہتی ہے، اُسے چھوڑو، وُہ دنیا کے غم میں ہے عنقریب ہی راحت حاصل کر لے گا۔ اور بعض کے بارے میں وہ رُوح کہتی ہے کہ فلاں ابن فلاں کیا ابھی تمہارے پاس نہ پہنچا؟ وہ روحیں جواب دیتی ہیں کہ اس کا ذِکر چھوڑ وہ تو جہنّم کو سدھارا۔ اور جب کافر کی رُوح نکلتی ہے تو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اَرے روح! اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف نکل، تو خدا سے ناراض اور خدا تجھ سے ناراض۔ تو یہ بدبودار مُردے کی طرف نکلتی ہے فرشتے اسے زمین کے دروازے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پر لے جاتے ہیں تو جس دروازے پر پہنچتے ہیں یہی ندا آتی ہے کتنی بدبُودار ہے یہ رُوح! حتیٰ کہ اُسے کفار کی رُوحوں میں لاکر ملا دیتے ہیں۔

11- ابن ماجہ اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی نیک ہوتا ہے تو فرشتے اس کے پاس آکر کہتے ہیں کہ اَے پاک جسم میں رہنے والی پاک رُوح! تو اپنے رب کی رحمت اور مہربانی کی طرف آ اور اس رب کی جانب آ جو تجھ سے راضی ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو آسمان کی جانب لے جاتے ہیں۔ جب دروازہ کھولتے ہیں تو پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ تو یہ کہتے ہیں کہ فلاں ابنِ فلاں۔ اندر سے خوش آمدید کہا جاتا ہے اور اندر آنے کی گزارش کی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ ساتویں آسمان پر پہنچتی ہے۔ اور جب آدمی بدکار ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اَے خبیث جسم میں رہنے والی خبیث رُوح! نکل اور حمیم وغساق کی بشارت میں اُس رَب کی طرف آ، جو ناراض ہے۔ جب وہ نکل آتی ہے تو اُسے آسمان پر لے جایا جاتا ہے جب دَروازہ کھلوایا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے۔ ''کون ہے؟'' اِدھر سے جواب آتا ہے کہ فلاں ابن فلاں۔ تو اندر سے جواب آتا ہے کہ خوش آمدید نہ ہو، اے خبیث رُوح! تیرے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے۔ پھر اس کو وہاں سے واپس کیا جاتا ہے اور وہ قبر ہی کی طرف لَوٹ آتی ہے۔

12- بزار اور ابن مردودیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے ریشم اور خوشبودار ٹہنیاں لے کر آتے ہیں اور اس کی روح کو اس طرح نکالتے ہیں جیسے آٹے سے بال اور اس سے کہتے ہیں کہ ''اے مطمئن سانس! اللہ کی رحمت اور کرامت کی طرف نکل کر آ''۔ جب اس کی رُوح نکلتی ہے تو اُسے مشک اور خوشبو پر رکھا جاتا ہے اور ریشم میں لپیٹ کر علیین میں لے جاتے ہیں۔ اور جب کافر کی رُوح نکلنے کو ہوتی ہے تو فرشتے کمبل میں چنگاریاں رکھ کر لاتے ہیں اور سختی سے اُس رُوح کو نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''اے خبیث نفس! تو خدا سے ناخوش اور خدا تجھ سے ناخوش۔ ہے تو ذلّت اور عذابِ الٰہی کی طرف چل!'' جب اس کی رُوح نکلتی ہے تو اس کو چنگاریوں پر رکھ کر بُھونا جاتا ہے اور پھر اُسے سجین میں لے جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

13- ہناد اور ابن السُّدی نے کتاب الزہد میں اور عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں اور طبرانی نے کبیر میں ایسی سند سے ذکر کیا کہ جس کے راوی سب ثقہ ہیں۔ اور عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب انسان راہِ خدا میں شہید ہوتا ہے تو سب سے پہلا قطرہ جو زمین پر گرتا ہے اس کے سبب اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرماتا ہے۔ پھر آسمان سے ایک چادر آتی ہے جس میں اس کے نفس کو لیا جاتا ہے اور ایک جسم میں اس کی روح کو رکھا جاتا ہے۔ پھر فرشتوں کی ہمراہی میں اُسے جنت کی جانب لے جایا جاتا ہے گویا کہ ہمیشہ یہ ان ہی فرشتوں کے ہمراہ[1] رہتا تھا۔ پھر اس کو بارگاہِ ایزدی میں حاضر کیا جاتا ہے تو یہ ملائک سے پہلے سجدہ ریز ہوتا ہے اور بعد میں فرشتے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو پاک کر دیا جاتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اُسے شہداء کے پاس لے جاؤ۔ شہداء کو سبزہ زاروں، اور ریشم کی قبوں میں پائیں گے، یہ بَیل اور مچھلی کو کھائیں گے لیکن خاص انداز سے۔ مچھلی جنت کی نہروں میں پھر رہی ہوگی کہ شام کو بیل موقع پا کر اس کو ہلاک کر دے گا تو اہلِ جنت اس کے گوشت کو کھائیں گے اور اس میں جنت کی خوشبوئیں پائیں گے اور شام کے وقت بیل جنت کی چراگاہوں میں چَر رہا ہوگا کہ مچھلی اس پر اپنی دُم مارے گی اور اسے ہلاک کر دے گی۔ اہلِ جنت اُسے کھائیں گے اور اس میں جنت کی خوشبوئیں پائیں گے اور شام کے وقت بیل جنت کی چراگاہوں میں چَر رہا ہوگا کہ مچھلی اس پر اپنی دُم مارے گی اور اسے ہلاک کر دے گی۔ اہلِ جنّت اُسے کھائیں گے، تو جنّت کے ہر میوے کی خوشبو اس میں پائیں گے اور وہ اپنے مقامات کا مشاہدہ کر کے قیامت[2] کے جلدی قائم کئے جانے کی دُعا کریں گے۔

جب اللہ تعالیٰ مومن کو وفات دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے جنّت کے کپڑے لئے آتے ہیں اور ان کے پاس جنت کے پھولوں میں سے پھول ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے کہتے ہیں کہ ''اَے پاک روح! رَب کی رحمت اور مہربانی کی طرف آ، اور اس رب کی طرف جو تجھ سے راضی اور خوش ہے، تیرے کئے ہوئے اعمال اچھے ہیں''۔ تو وہ

۱۔ یعنی وہ ان میں اس درجہ گھل مل جاتا ہے گویا کہ اس کی ان کے ساتھ پرانی دوستی ہے۔ ۱۲

۲۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ دوامِ نعمت اسی وقت ہوگا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بہترین مہکتی ہوئی خوشبو کی مانند نکلتا ہے۔ ادھر آسمان کے کناروں پر فرشتے کہتے ہیں۔ ''سُبحان اللہ! آج زمین سے پاک رُوح آئی ہے''۔ وہ جس دروازے پر گزرتا ہے کھول دیا جاتا ہے، جس فرشتے کے پاس سے اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس کیلئے دُعائے مغفرت اور شفاعت کرتا ہے۔ اب بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوتا ہے اور اس کے سجدہ ریز ہونے سے پہلے فرشتے سربہ سجود ہو کر عرض کرتے ہیں کہ بارِالٰہا یہ تیرا بندہ، ہم نے اس کو وفات دی اور تو ہم سے بہتر جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو سجدہ کا حکم دو۔ پس وہ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ پھر میکائیل علیہ السلام کو بُلا کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اِس جان کو بھی مومنین کی جانوں کے ہمراہ شامل کر دو تا کہ اس کے بارے میں قیامت کے روز میں تم سے سوال کروں۔ پھر اس کی قبر میں وسعت کی جاتی ہے۔[1] ستّر لمبائی اور ستّر چوڑائی، اس میں پُھول بکھیر دیئے جاتے ہیں اور ریشم بچھا دیئے جاتے ہیں، اور اگر اُس نے کچھ قرآن پڑھا ہوتا ہے تو وہی اس کیلئے قبر میں نور بن جاتا ہے ورنہ اُس[2] کو سورج کی مانند ایک نور دیا جاتا ہے۔ پھر ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے تا کہ وہ اپنی جنت والی قیام گاہ صبح و شام دیکھتا رہے اور جب اللہ کسی کافر کو موت دینا چاہتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور اس کی طرف ایک بدترین بدبودار چادر کا ٹکڑا بھیجا جاتا ہے جو بہت سخت کُھردرا ہوتا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے خبیث نفس! جہنم اور عذابِ الیم کی طرف آ، اور اُس رب کے حضور چل جو تجھ پر ناراض ہے کیونکہ تیرے کرتوت بہت ہی بُرے ہیں۔ تو وہ نہایت ہی بدبودار مردے کی طرح نکلتی ہے۔ ہر آسمان کے کناروں پر فرشتے کہتے ہیں۔ سُبحانَ اللہ! کس قدر خبیث رُوح آسمانوں کی طرف زمین سے آ رہی ہے تو اُس کیلئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ پھر اس کے جسم کو قبر میں ڈال کر قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے اور بُختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح سانپ قبر میں بھر دیئے جاتے ہیں جو اس کے

۱۔ شریعت میں بہت سی اشیاء کی تعداد ذکر کی گئی ہے اور معدود کو ذکر نہیں کیا گیا۔ اور یہ مُبالغہ ہے۔ مثلاً یہ کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لیتا کہ اُسے کتنا عذاب ہوگا؟ تو چالیس سال تک کھڑا رہتا۔ ۱۲

۲۔ یہ نور قرآن کے نور سے کم ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گوشت کو ہڈیوں پر سے[1] چُھڑا کر کھاتے رہتے ہیں۔ پھر گرز اُٹھائے ہوئے ایسے فرشتے آتے ہیں جو دیکھتے نہیں، کہ اس کی بدحالی کو دیکھ کر رحم کریں اور سنتے نہیں کہ اس کی دردناک آوازیں سن کر رحم کھائیں۔ اور وہ ان گرزوں سے اس کو مارتے ہیں۔ پھر جہنم کا ایک دروازہ قبر تک کُھل جاتا ہے تاکہ وہ اپنے جہنم کے قیام کی جگہ کو صبح وشام دیکھ سکے۔ جہنم کے عذاب کی سختی کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے وہ سوال کرے گا کہ مجھے اسی قبر کے عذاب میں رہنے دینا تاکہ اس عذابِ شدید کو میں نہ چکھوں۔

14- ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، بیہقی اور لالکائی نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومن کی جان جو مشک سے زائد معطر ہے، جب نکلتی ہے تو وفات دینے والے فرشتے اُس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں، ابھی آسمان سے دوسرے فرشتوں کی ایک جماعت ملتی ہے اور دریافت کرتی ہے، یہ کون ہے؟ تو فرشتے اس جان کی تعریف کرتے ہیں اور اُس کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ یہ فرشتے آداب بجالاتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھل جاتا ہے اور اُس شخص کا چہرہ چمک اُٹھتا ہے۔ اب اس کو خدا کا دیدار ہوتا ہے۔ اور جب کافر کی رُوح نکلتی ہے تو اس میں بدترین مُردے کی سی بدبُو آتی ہے۔ اس کو بھی وفات دینے والے فرشتے آسمان پر لے جاتے ہیں۔ راستے میں ملائک کی ایک جماعت سے ملاقات ہوتی ہے۔ وہ دریافت کرتے ہیں، یہ کون ہے؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں بدکار شخص ہے اور اس کی بُرائیاں بیان کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اسے واپس زمین پر ہی لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ظلم نہیں کیا۔ پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

ترجمہ: یعنی وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سُوئی کے نکّے میں داخل نہ ہوجائے۔ (گویا ان کا جنّت میں داخل ہونا محال ہے۔)

اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی نے کم وبیش ان ہی الفاظ سے بیان کیا۔

۱۔ سانپوں کے کھانے سے گوشت ختم نہ ہوگا بلکہ فوراً ہی دوسرا گوشت اُس کی جگہ لے لیتا ہے تاکہ عذاب میں زیادتی ہو۔ قَالَ اللہ تعالیٰ: كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

15- ابن مبارک نے ''زہد'' میں روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ: "اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝" کے معنی کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب مومن کی روح قبض ہوتی ہے تو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی جانب جاتے ہیں اور دوسرے فرشتوں کی ٹولیاں آکر اس کو جنت کی بشارت سناتی ہیں حتیٰ کہ اُس کو عرشِ الٰہی تک لے جاتے ہیں۔ پھر فرشتے عرش کے نیچے سے ایک کتاب لاتے ہیں۔ اُس پر کچھ لکھ کر اور مُہر لگا کر وہیں رکھ دیا جاتا ہے تا کہ حساب کے دن اس کی نجات اس کتاب کے ذریعہ ہو۔ تو یہی کتاب ہے جس کا ذکر مذکورہ آیت میں ہے اور كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ کے معنی یہ ہیں کہ فاجروں (یعنی کافروں) کی رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جائے گا تو آسمان قبول کرنے سے انکار کردے گا تو زمین کی طرف اسکو پھینک دیا جائے گا تو زمین بھی قبول کرنے سے انکار کردے گی تو اس کو ساتوں زمینوں کے نیچے سجّین میں لے جایا جائے گا اور یہ شیطان کا گڑھا ہے۔ اس میں سے ایک کتاب نکالی جائے گی اور اس پر کچھ لکھ کر اور مُہر لگا کر اس کی ہلاکت کی دستاویز کو حساب کے دن کیلئے ابلیس کے گڑھے میں رکھ دیا جائے گا۔

16- عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزہد'' میں عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کی کہ جب مومن کی رُوح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ پاک ہے وہ خدا کہ جس نے اِس بندے کو شیطان سے نجات دِلائی۔

17- ابن ابی الدنیا اور ابن ابی حاتم نے بہ روایت ابن عبّاس رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ" کی تفسیر یہ بتائی کہ، یا تو رحمت کے فرشتے مُردے کی رُوح کو لے کر چڑھتے ہیں یا عذاب کے فرشتے۔

18- ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝" کی تفسیر یوں منقول ہے کہ لوگ تو مُردے کے جسم کو تیار کرتے ہیں اور فرشتے اسکی رُوح کو۔ اس طرح انسانوں کی پنڈلیاں فرشتوں کی پنڈلیوں کیساتھ ملتی ہیں۔

۱۔ اور پنڈلی دوسری پنڈلی کے ساتھ ملے گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

19- ابونعیم نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ ایک شخص مسلسل گناہ کرتا تھا۔ اُس نے اٹھانوے آدمی قتل کر دیئے اور سب ناحق، تو وہ ایک گرجا میں پہنچا کہ آیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اُس نے راہب کو بھی مار ڈالا۔ پھر دوسرے راہب کے پاس آیا، اس سے بھی یہی سُوال کیا اور اُس نے بھی یہی جواب دیا، تو اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ پھر ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس سے بھی یہی سوال کیا تو اُس نے جواب دیا کہ بہ خدا اگر میں یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کرتا تو میں جھوٹا بنوں گا۔ یہاں ایک عبادت گاہ ہے جس میں خدا کے عبادت گزار بندے رہتے ہیں تو ان کے پاس چلا جا اور ان کے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت کر۔ تو یہ شخص توبہ کر کے اس عبادت گاہ کو روانہ ہوا۔ ابھی راستہ میں تھا کہ اس کو مَوت آ گئی وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے عذاب و رحمت کے فرشتوں کو بھیجا۔ یہ دونوں جماعتیں آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو منصف بنا کر بھیجا کہ "یہ دیکھو کہ اگر یہ گنہگاروں کی بستی کے قریب ہے تو گنہگاروں میں شامل کر دو اور عذاب کے فرشتوں کے حوالے کر دو۔ اور اگر نیک بندوں کی بستی کے قریب ہے تو ملائکۂ رحمت کے حوالے کرو"۔ اَب جو ناپا تو نیکوں کی بستی کے قریب تھا اور صرف ایک پورے کی مقدار میں، تو اس کی مغفرت ہوگئی۔ اس حدیث کی اصل صحیحین میں ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بُرے لوگوں کی بستی کو حکم دیا کہ تو دُور ہو جا اور نیک لوگوں کی بستی کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔[1]

۱۔ یہ حدیث صحیحین میں قدرے تفصیل سے ہے۔ چنانچہ صحیحین میں ہے کہ اس شخص نے ننانوے آدمی قتل کئے اور پھر صوفی (راہب) سے ناامیدی کا جواب سُن کر اُسے بھی قتل کر دیا اور پھر عالم سے امید کا جواب پا کر اَولیا، اللہ کی بستی کو روانہ ہوا۔ ابھی وہ اس بستی کے قریب بھی نہ پہنچا تھا کہ موت آ گئی، اُس نے اپنا سینہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف بڑھا دیا اور اس طرح مَر گیا۔ اب جب زمین ناپی گئی تو جتنا سینہ بڑھایا تھا۔ اُتنا ہی قریب نکلا۔ اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:
(۱) عالم، صوفی بے علم سے افضل ہے۔ (۲) خدا ہر جگہ ہے لیکن اُس کی رحمتیں نیک لوگوں کی بستیوں پر ہوتی ہیں۔ (۳) دُعا کی قبولیت کیلئے نیک لوگوں کی فرودگاہ کی طرف سفر کرنا جائز ہے۔ (۴) ان کی بستی میں پہنچنا تو بہت بڑی بات ہے اگر اُدھر مُنہ ہی کر لیا جائے تو مغفرت ہو جاتی ہے۔ (۵) نیک بندوں کی خاطر زمین کا فاصلہ زائد بھی کیا جا سکتا ہے اور کم بھی جیسا کہ نیک لوگوں کی بستی کی مسافت کم ہو اور بُروں کی بستی کی زائد۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(یہ حدیث ابوعمرو، مقدام بن معدی کرب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے)

20- سعید بن منصور نے اپنی سنن میں اور ابن ابی الدنیا نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو پانچ سو فرشتے آ کر اس کی رُوح کو قبض کرتے ہیں اور اس کو آسمانِ دنیا کی طرف لے جاتے ہیں۔ راستے میں گزرے ہوئے مومنین کی روحوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ رُوحیں رشتوں سے دریافت کرتی ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ بہت بڑی بے چینی سے نجات پا کر آیا ہے۔ پھر وہ روحیں دوسری باتیں اس سے پوچھتی ہیں۔ حتیٰ کہ بھائی اور دوستوں کے بارے میں پوچھتی ہیں، وہ جواب دیتی ہے کہ یہ لوگ اسی طرح ہیں جس طرح کہ تم نے دیکھا تھا وغیرہ یہاں تک کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتی ہیں جو اِس آنے والی رُوح سے پہلے مَر چکا ہے۔ یہ رُوح کہتی ہے کہ کیا وہ تمہارے پاس نہ پہنچا؟ وہ پوچھتی ہیں کیا واقعی وہ مَر گیا؟ وہ جواب دیتی ہیں، بخدا وہ مَر گیا۔ تو وہ کہتی ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ وہ ہاویہ (جہنم کا نام) میں چلا گیا اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

21- ابن ابی الدنیا نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب مومن کی روح پرواز کرنے والی ہوتی ہے تو اس کے پاس ریشم اور جنت کی خوشبوئیں لائی جاتی ہیں۔ جب روح نکل آتی ہے تو اُسے ریشم میں لپیٹا جاتا ہے اور اُس پر وہ خوشبوئیں چھڑک دی جاتی ہیں۔ پھر اس کو فرشتے عِلّیین میں لے جاتے ہیں۔

22- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، مومن کی روح قبض ہونے سے پہلے اُسے بشارت سُنا دی جاتی ہے جب اس کی رُوح قبض ہوتی ہے تو وہ پکارتا ہے، اور انسان و جنّ کے علاوہ اس کی آواز کو گھر میں رہنے والا ہر چھوٹا بڑا جانور سُنتا ہے۔ آواز یہ ہوتی ہے کہ مجھے جلدی اَرحم الرّاحمین کی بارگاہ میں لے جاؤ۔ جب اُسے اس کے تخت پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ جانے میں دیر کیوں کرتے ہو؟ جب اُسے قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اُسے بٹھایا جاتا ہے اور اُسے جنت اور تمام وہ چیزیں جن کا اس سے وعدہ کیا گیا تھا، دکھائی جاتی ہیں اور اس کی قبر پھولوں اور خوشبوؤں سے پُر کر دی جاتی ہے۔ وہ خدا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے عرض کرتا ہے: ''اے خداوند! مجھے جلد بھیج دے''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابھی وقت نہیں ہوا تیرے بہت سے بھائی، بہن ابھی تیرے پاس نہیں۔ ہاں تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی تو سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا دنیا میں کوئی شخص اتنی میٹھی نیند نہ سویا ہوگا۔ جتنی میٹھی نیند اس کو میسّر ہوتی ہے، حتیٰ کہ قیامت کے دن خوش خبری سُننے کیلئے بیدار ہوگا۔

23- ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن مندہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ، کوئی شخص جنت یا جہنّم میں اپنا مقام دیکھے بغیر دنیا سے رخصت نہیں ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو فرشتوں کی دو صفیں کھڑی ہو جاتی ہیں، ان کے چہرے آفتاب کی طرح چمکتے ہیں تو مرنے والا ان کو دیکھتا ہے اور کوئی نہیں۔ اگر چہ تم یہی سمجھتے ہو کہ مردہ تمہاری طرف دیکھ رہا ہے۔ ہر فرشتے کے پاس جنتی کفن اور خوشبوئیں ہوتی ہیں۔ اب اگر مرنے والا مومن ہے تو فرشتے اس کو جنت کی بشارت دے کر کہتے ہیں کہ اَے مطمئن نفس! اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی جنت کی طرف نکل کر آ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے وہ انعامات رکھے ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ فرشتے نہایت ہی نرمی اور مہربانی سے اس کو یہ خوش خبریاں سُناتے ہیں اور پھر یکے بعد دیگرے ہر ناخن اور ہر جوڑ سے اس کی رُوح نکال لیتے ہیں اور یہ اس پر آسان ہوتا ہے اگر چہ تم اُسے سخت سمجھتے ہو، یہاں تک کہ روح ٹھوڑی تک پہنچ جاتی ہے۔ اَب وہ جسم سے نکلنے کو اس سے زائد بُرا جانتی ہے جتنا کہ بچہ رحمِ مادر سے نکلنے کو۔ تو فرشتے آپس میں جھگڑتے ہیں کہ کون اُس کی رُوح کو اُٹھانے کا شرف حاصل کرے، بالآخر ملکُ الموت اس کو لے لیتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ دیجئے کہ تم کو وہ ملک الموت وفات دیتے ہیں جن کو تم پر مقرر کیا گیا ہے ملکُ المَوْت اس کو سفید کپڑوں میں لے کر اپنی گود میں ایسا دَباتے ہیں کہ ماں بھی اپنے بچہ کو اتنی محبت سے نہیں دَباتی۔ پھر اس سے مشک سے بہتر خوشبو نکلتی ہے جسے فرشتے سونگھتے ہیں اور کہتے ہیں ''اَے پاک رُوح! اَے پاک خوشبو! خوش آمدید''۔ اور اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کو بشارت دیتے ہیں اور اس کیلئے آسمان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دروازے کھلتے ہیں جس دَروازہ پر وہ پہنچتا ہے اس کے فرشتے اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں، حتیٰ کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ارشاد فرماتا ہے۔ اے پاک نفس اور اے پاک جسم! جس سے تو نکل کر آئی ہے، خوش آمدید۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو مرحبا کہتا ہے تو کائنات کی ہر چیز اسے مرحبا کہتی ہے اور اس کی تمام تنگی دور ہوتی ہے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس پاک نفس کو جنت میں لے جا کر اس کو اس کی قیام گاہ دکھاؤ اور اس کی تمام وہ نعمتیں دکھاؤ جو میں نے اس کیلئے تیار کی ہیں اور پھر اسے زمین کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں ان کو زمین سے پیدا کروں گا، زمین میں داخل کروں گا اور پھر زمین ہی میں لَوٹاؤں گا۔ پس اب وہ زمین کی طرف جانے کو جسم سے نکلنے سے بھی زائد بُرا سمجھے گی اور پوچھے گی کہ کیا اَب تم مجھ کو پھر اسی جسم کی طرف لے چلے ہو جس سے رُستگاری حاصل کر کے میں آئی تھی؟ فرشتے کہیں گے کہ ہم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ فرشتے اس روح کو اتنی دیر میں واپس لے آئیں گے جتنی دیر میں لوگ جسم کے غسل و کفن سے فارغ ہوں گے۔ پھر اس روح کو اس کے جسم اور کفن میں داخل کر دیں گے۔

24- ابن ابی حاتم نے سدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ کافر کی رُوح جب نکلتی ہے تو فرشتے اُسے لے کر زمین سے ٹپک دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ آسمان کی طرف اُٹھتی ہے۔ جب وہ آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو آسمان کے فرشتے اُسے مارتے ہیں تو وہ زمین کے سب سے نچلے طبقے میں پہنچ جاتی ہے۔

25- ابن ابی شیبہ نے ربعی بن حراش سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ جب میں گھر میں پہنچا، تو مجھے اطلاع ملی کہ میرا بھائی مر گیا۔ میں دَوڑ کر آیا تو دیکھا کہ اُسے کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا ہے۔ تو میں اس کے سرہانے کھڑا ہو کر استغفار اور استرجاع[1] میں مصروف تھا کہ اس نے اچانک کپڑا اٹھا کر کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تو ہم نے کہا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَام۔ سُبْحَانَ اللہ۔ تو اس نے بھی کہا کہ سُبْحَانَ اللہ میں تم سے جدا ہو کر خدا کی بارگاہ میں پہنچا۔ یہاں میں نے اپنے رب سے ملاقات کی جو مجھ سے راضی تھا۔ اس نے مجھ کو حریر، سندس اور

۱۔ یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

استبرق کے لباس پہنائے اور میں نے معاملہ اس سے آسان پایا جتنا کہ تم سمجھتے تھے۔ اب دیر نہ کرو کہ میں نے خدا تعالیٰ سے اجازت چاہی تھی کہ تم کو بشارت دینے آؤں، جلدی کرو اور مجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے چلو کیونکہ انہوں نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میری واپسی تک میرا انتظار فرمائیں گے۔ پھر یہ کہہ کر وہ حسبِ معمول مر گیا۔

26- ابونعیم نے ربعی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ہم چار بھائی تھے اور میرا بھائی ربیع ہم سے زائد پابندِ صوم وصلوٰۃ تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ ہم لوگ اس کے اِردگرد تھے کہ اچانک اس نے کپڑا اٹھا کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ہم نے کہا کہ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کیا موت کے بعد[1] بھی، اس نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا کہ میں نے تمہارے بعد اپنے راضی اور خوش اللہ سے ملاقات کی تو اس نے مجھ کو اپنی رحمت عطا کی اور استبرق کا لباس زیب تن کرایا۔ سنو! ابوالقاسم (محمد ﷺ) نماز کیلئے میرے منتظر ہیں جلدی کرو۔ پھر وہ یہ کہہ کر حسبِ معمول خاموش ہو گئے۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچ گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امّت میں ایک شخص مرنے کے بعد بھی کلام کرے گا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ یہ حدیث مشہور ہے۔ بیہقی نے اِس حدیث کو ''دلائل النبوۃ'' میں ذکر کیا اور کہا کہ یہ صحیح ہے اور اس کی صحت میں کچھ شک نہیں۔

27- جویبر نے اپنی تفسیر میں ابان بن ابی عیاش سے روایت کی کہ مورق عجلی کی وفات کے وقت ہم موجود تھے۔ جب ان کو کفن پہنا دیا گیا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے سر سے ایک نور نکلا جو چھت کو چیر کر نکل گیا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایسا ہی ایک نور پیروں کی طرف سے نکلا پھر ایک درمیان سے نکلا تو ہم تھوڑی دیر ٹھہر گئے۔ پھر انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا اُٹھا کر کہا: ''کہ کیا تم نے کچھ دیکھا؟'' ہم نے کہا: ''ہاں''۔ اور جو دیکھا تھا بتا دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سورۂ سجدہ ہے جو میں ہر رات پڑھتا تھا اور جو نور تم نے میرے سر سے نکلتا ہوا دیکھا یہ اس کی ابتدا کی چودہ آیتیں ہیں، اور جو تم نے قدموں کی طرف دیکھا یہ اس سورت کی آخری چودہ آیات کا نور تھا۔ اور جو تم نے درمیان دیکھا، یہ خود سورۂ سجدہ تھی۔ یہ اوپر شفاعت کرنے

1۔ یعنی اظہارِ حیرت واستعجاب کیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیلئے گئی اور سورۂ تبارک میری شفاعت وحفاظت کو بچ رہی۔ یہ کہہ کر پھر خاموش ہو گئے۔

28- ابن ابی الدنیا نے کتاب ''من عاش بعد الموت'' میں حضرت عجلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بے ہوش شخص کی عیادت کو گئے تو ہم نے دیکھا کہ ایک نور اس کے سر سے نکلا اور چھت پھاڑ کر اوپر چلا گیا۔ پھر اس کی ناف سے اسی طرح نور نکل گیا۔ پھر وہ شخص ہوش میں آ گیا تو ہم نے اس سے دریافت کیا کہ جو معاملہ تمہارے ساتھ ہوا ہے اس کا تم کو پتہ ہے؟ اس نے کہا: ''ہاں! جو نور میرے سر سے نکلا تھا وہ الم تنزیل کی چودہ آیات کا تھا اور جو میری ناف سے نکلا وہ آیت سجدہ کا تھا اور جو پیروں سے نکلا تھا وہ سورۂ سجدہ کے آخر کا تھا۔ یہ سب میری شفاعت کو گئیں اور سورۃ تبارک میری حفاظت کو رہ گئی۔ میں اسے ہر شب پڑھتا تھا''۔

29- ابن ابی الدنیا نے اور ابن عد نے ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ وہ اور ایک شخص اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کی عیادت کو گئے تو ان کو بے ہوشی کے عالم میں پایا۔ تو ان سے تین نور چمکے۔ ایک سر سے اور دوسرا پیر سے تیسرا درمیان سے۔ جب ان کو ہوش آیا تو ہم نے اس کا سبب ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میرے سر سے الٓمٓ سجدہ کی ابتدائی آیات کا نور چمکا اور درمیانی آیات کا درمیان سے اور آخری آیات کا قدموں سے، اور یہ سب میری شفاعت کو گئیں۔ سورۂ تبارک حفاظت کو رہ گئی، یہ کہہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔

30- ابوالحسن بن سری نے ''کتاب الاولیاء'' میں روایت کی کہ ابن منکدر اپنے ساتھ ایک نور دیکھتے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ نور کیا ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ نور یہ ہے۔ (یعنی اب بھی دیکھا جا سکتا ہے۔)

31- ابن ابی الدنیا نے حارث غنوی سے روایت کی کہ ربیع بن حراش نے قسم کھائی کہ ہنستے میں ان کے دانت اس وقت تک نہ نظر آئے۔ پائیں گے جب تک کہ ان کو آخرت میں اپنا ٹھکانا معلوم نہ ہو جائے۔ تو وہ مرنے کے بعد ہنسے۔ ان کے بھائی ربعی نے ان کے بعد قسم کھائی کہ وہ نہ ہنسیں گے حتیٰ کہ ان کو پتہ نہ چل جائے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں، تو راوی کہتے ہیں کہ ان کو غسل دینے والے نے مجھ کو بتایا کہ جب تک ہم ان کو غسل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیتے رہے وہ ہنستے رہے۔

32- مغیرہ بن خلف سے مروی ہے کہ روبہ بیٹی بے جان کی مرگئی، لوگوں نے اُسے غسل دیا اور کفن پہنا دیا۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ خوش ہو جاؤ، جیسا تم سمجھتے تھے میں نے معاملہ اس سے آسان پایا اور میں نے معلوم کیا کہ جنّت میں قطعِ رحمی کرنے والا اور شراب کا عادی اور مشرک داخل نہ ہوگا۔

33- خلف بن حوشب سے مروی ہے کہ مدائن میں ایک شخص انتقال کر گیا اور اس کو کفن پہنا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس میں حرکت ہوئی اور اس نے کہا کہ کچھ لوگ رنگی ہوئی داڑھیوں والے ہیں۔ اس مسجد میں ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو لعنت کرتے ہیں اور اُن سے تبرّاء کرتے ہیں۔ اور جو میری روح قبض کرنے آئے ہیں، وہ اُن[1] سے بیزاری کرتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر پھر وہ مَر گئے۔ یہی روایت دوسرے الفاظ سے بھی بیان ہوئی ہے۔

34- ابن عساکر نے ابومعشر سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا، جب اُسے تختے پر نہلانے کیلئے رکھا گیا تو سیدھا بیٹھ گیا اور ہاتھ سے آنکھ کی جانب اشارہ کر کے تین مرتبہ کہا کہ میری آنکھ دیکھ رہی ہے۔ عبدالملک بن مَروان اور حجّاج بن یوسف کی طرف کہ اُن کی آنتیں آگ میں کھینچی جا رہی ہیں۔ یہ کہہ کر اپنی پہلی حالت پر آ گیا۔

35- ابن عساکر اور ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم سے روایت کی کہ مسور بن مخرمہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر ہوش آیا تو کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رفیق اعلیٰ میں ہیں، اور عبدالملک بن مروان اور حجّاج بن یوسف اپنی آنتوں کو جہنم میں گھسیٹ رہے ہیں۔

یہ واقعہ عبدالملک اور حجاج کی ولایت سے کافی عرصہ پہلے کا ہے۔ کیونکہ حضرت مسور نے مکّہ میں 64ھ میں وفات پائی اور حجاج کی ولایت تو 70ھ کے بعد ہے۔

36- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی کہ، ہم اپنے ایک مریض کے گرد بیٹھے تھے کہ

---

[1] یعنی جو ان دو بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں اُن پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اچانک وہ ٹھنڈا ہو گیا اور مر گیا۔ ہم نے اس کو کپڑوں میں لپیٹ دیا اور کفن دفن کا سامان منگانے کیلئے آدمی بھیج دیا۔ جب ہم اسے غسل دینے گئے تو اس میں حرکت پیدا ہوئی۔ ہم نے کہا کہ سُبحان اللہ، ہم تو یہی سمجھے تھے کہ تم مر چکے۔ اس نے کہا کہ ہاں میں مر چکا اور مجھے قبر میں پہنچایا گیا۔ ایک خوبصورت اور خوشبودار انسان نے مجھے قبر میں رکھ کر کاغذوں سے ڈھک دیا۔ اتنے میں ایک بدبودار سیاہ عورت آئی اور اس نے اس بزرگ انسان کے سامنے میرے گناہ گنانے شروع کر دیئے کہ بخدا اِس نے ایسا کیا ویسا کیا۔ مجھے بہت شرم آئی۔ میں نے اس نیک آدمی سے کہا کہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں۔ کہ آپ مجھے اور اس کو تنہا چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اس نے کہا کہ چلو میں تمہارے سے مقدمہ لڑوں گی۔ وہ ایک فراخ مکان میں لے گئی جس میں ایک طرف تو چاندی کا آبشار تھا اور دوسرے کونے میں مسجد تھی ایک صاحب کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے سورۂ نحل پڑھی۔ اس میں انہیں کچھ تشابہ ہوا میں نے لقمہ دیا۔ تو وہ فوراً متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ کیا آپ کو یہ سورت یاد ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو نعمتوں والی سورت ہے اور اپنے قریب ہی سے ایک گنا اٹھایا اور صحیفہ نکال کر اسے دیکھنے لگے۔ اتنے میں کالی عورت بھاگ کر آئی اور کہنے لگی کہ اس نے ایسا کیا اور ویسا کیا اور اچھے چہرے والے آدمی نے میری نیکیاں شمار کرانا شروع کر دیں۔ تو اس نماز پڑھنے والے آدمی نے کہا کہ، ہے تو یہ ظالم لیکن اللہ نے اس کو معاف کر دیا اس کی موت کا وقت ابھی نہیں، اس کی موت کا وقت دوشنبہ کے دن ہے۔ یہ کہہ کر اس شخص نے کہا کہ اگر میں پیر کے روز ہی مروں تو سمجھ لینا کہ یہ بات سچّی ہے ورنہ سمجھنا کہ یہ سب کچھ ہذیان تھا۔ جب پیر کا دن ہوا تو وہ شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا لیکن جونہی دن سال تک کے قریب ہوا وہ اچانک مر گیا۔

37- ابن ابی الدنیا نے عطاء خراسی سے روایت کی کہ بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے چالیس سال تک قضا کی۔ اس کو ایک مرض لاحق ہوا تو اس نے لوگوں سے کہا کہ میں اپنے اس مرض میں مر جاؤں گا، جب میں مر جاؤں تو تم چار پانچ روز مجھے اپنے ہی پاس رکھنا۔ اگر تم مجھ میں کوئی خاص بات دیکھو تو تم میں سے کوئی ایک مجھ کو پکارنا۔ پس جب وہ مر گیا تو لوگوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اس کو ایک تابوت میں رکھ لیا۔ جب تین روز گزرے تو اس میں سے ایک ہوا آئی تو ایک شخص نے اس کا نام پکار کر کہا کہ یہ ہوا کیسی ہے؟ تو اس کو بولنے کی اجازت ملی اور اس نے کہا کہ اے لوگو! میں نے تم میں چالیس سال تک عہدۂ قضا کو نبھایا تو مجھے دو شخصوں کے علاوہ کسی نے شک میں نہ ڈالا، ان میں سے ایک سے مجھے محبت تھی میں اس کی بات اس[1] کان سے زائد سُنتا تھا جو اس کے قریب تھا، یہ ہَوا اس سے آ رہی ہے۔ یہ کہہ کر مر گیا۔

38- ابن عساکر نے قرہ بن خالد سے روایت کی کہ ہمارے گھرانے میں ایک عورت مر گئی لیکن ہم اس کو دفن نہ کرتے تھے کیونکہ اُس میں ایک رگ تھی جو حرکت کرتی تھی پھر وہ بولنے لگی کہ جعفر بن زبیر نے کیا کیا حالانکہ جعفر کا انتقال ایسے زمانہ میں ہوا جس کا اس عورت کو پتہ بھی نہ تھا۔ میں نے کہا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا۔ اس نے کہا کہ بخدا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ساتویں آسمان پر ہیں۔ اور فرشتے ان کو خوشخبری دے رہے ہیں اور میں ان کو ان کے کفن میں پہچان رہی ہوں اور فرشتے کہہ رہے کہ اچھا عمل کرنے والا آیا، اچھا عمل کرنے والا آیا۔

39- ابن ابی الدنیا نے صالح بن یحییٰ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ مجھ کو میرے ایک پڑوسی نے اطلاع دی کہ ایک شخص کی روح پرواز کر گئی، پھر اس پر اس کے اعمال پیش کئے گئے تو اس نے جن گناہوں سے توبہ اور استغفار کر لیا تھا وہ مِٹ گئے اور جن سے استغفار نہ کیا تھا وہ اسی طرح موجود تھے۔ حتیٰ کہ انار کا ایک دانہ[2] جس کو میں نے اٹھا کر کھا لیا، اس کے بدلے میں بھی ایک نیکی لکھی گئی۔ اور ایک دن میں نماز بلند آواز سے پڑھ رہا تھا کہ میرا پڑوسی سُن کر نماز پڑھنے لگا، اس کے بدلے میں بھی ایک نیکی لکھی گئی۔ اور ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا۔ میں نے ایک درہم[3] محض ان لوگوں کی خاطر داری

۱۔ مقصد یہ ہے کہ عدل و انصاف کا اتنا اہتمام کرنا چاہئے کہ دونوں کانوں سے برابر بات سنے اگر ایک کان کو زائد متوجہ کیا تو سزا کا مستحق ہوگا۔

۲۔ مراد یہ ہے کہ کھانے کی چیز اگر زمین پر گر جائے اور ناپاک نہ ہو تو اس کو بے ادبی سے بچانے کیلئے کھا لینا باعثِ ثواب ہے اور اس کا نہ کھانا تکبر سے ہے۔

۳۔ یہ چیز بہت ہی قابلِ غور ہے کہ آج کل بہت سے لوگ محض اسی انداز سے مساکین کو دیتے ہیں کہ یہ بے کار ہے اور بعض صورتوں میں گناہ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں دیا تو وہ بھی موجود تھا، لیکن اُس سے مجھے نفع ہوا نہ نقصان۔

40- ابن عساکر نے ابن ماحبشون سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میرے باپ، حبشون کا انتقال ہوگیا تو ہم نے ان کو تخت پر نہلانے کیلئے رکھا۔ اب جو غسل دینے والا داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ان کی ایک رگ حرکت کر رہی ہے۔ یہ رگ ان کے قدم کے نچلے حصے کی تھی، تو ہم نے ان کو دَفن نہ کیا۔ تین دن کے بعد وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ سَتّو لاؤ۔ ہم نے پیش کیا انہوں نے پی لیا۔ ہم نے کہا کہ جو تمہارے ساتھ ہوا ہے اس کی خبر ہم کو دو۔ انہوں نے کہا کہ، میری رُوح کو ایک فرشتہ لے کر آسمانِ دُنیا پر آیا اور اس نے دروازہ کھلوایا۔ دروازہ کُھلا، اسی طرح ساتوں آسمانوں پر گئے۔ جب آسمان پر پہنچے تو فرشتے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے؟ فرشتے نے کہا کہ ماحبشون۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تو ان کا وقت نہیں ہوا ہے، ابھی ان کی عمر اتنی اتنی باقی ہے۔ پھر میں نیچے آیا تو حضور ﷺ اور ان کے دائیں بائیں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو پایا۔ اور بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے سامنے پایا۔ میں نے اپنے ساتھ والے فرشتے سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ تم ان کو نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا کہ میں پختہ علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ یہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ حضور ﷺ سے بہت قریب ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کیوں نہ ہوں کیوں کہ انہوں نے ظلم و جور کے زمانے بھی حق و انصاف پر عمل کیا اور ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) نے حق کے زمانے میں حق پر عمل کیا۔

41- ابن ابی الدنیا اور حاکم نے ''مستدرک'' میں اور بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں اور ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کی کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر مرض کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہوئی۔ حتیٰ کہ لوگ سمجھے کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ چنانچہ سب اٹھ گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر اچانک وہ ہوش میں آگئے اور فرمانے لگے کہ میرے پاس دو سخت خو فرشتے آئے اور کہا! کہ ہمارے ساتھ چلو تا کہ خدا کے سامنے فیصلہ کرائیں۔ وہ مجھے لے کر چلے، راستے میں دو مہربان فرشتے ملے انہوں نے دریافت کیا کہ کدھر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بارگاہِ ایزدی میں فیصلہ کو جاتے ہیں۔ ان مہربان فرشتوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ پہلے ہی اس کی قسمت میں سعادت لکھی جا چکی ہے۔ یہ بطنِ مادر سے ہی نیک بخت پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ ایک ماہ زندہ رہ کر وفات پا گئے۔

42- ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں سلام بن سلام سے روایت کی، انہوں نے کہا میں فضل بن عطیہ کے ہمراہ مکہ تک گیا جب ہم فیداء کے مقام پر پہنچے تو نصف شب کو مجھے جگا دیا۔ میں نے کہا کہ کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ آپ تو ٹھیک ٹھاک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ فرشتے کہہ رہے ہیں کہ ہم کو تمہاری روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم مجھ کو حج پورا کرنے کی اجازت دے دیتے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حج کو قبول کر لیا ہے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم اپنی انگشتِ شہادت اور بیچ والی انگلی کھولو جب اس نے اُنگلیاں کھولیں تو ان میں سے دو کیڑے نکلے، ان کی سبزی زمین و آسمان کے درمیان پھیل گئی۔ پھر ان دونوں نے کہا کہ یہ تمہارا جنتی کفن ہے۔ پھر اس فرشتے نے لپیٹ کر اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان رکھ لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ابھی گھر لوٹنے بھی نہ پائے تھے کہ اُن کا انتقال ہو گیا۔

43- سعید بن منصور نے اپنی ''سُنن'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ سلمان کو کہیں سے مشک مِل گئی۔ وہ انہوں نے اپنی بیوی کے پاس رکھوا دی۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بیوی سے دریافت کیا کہ وہ میری امانت کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یہ ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کو بھگو کر میرے بچھونے کے اِردگرد چھڑک دینا کیوں کہ میرے پاس وہ شخصیتیں ہیں جو نہ پانی پیتی ہیں اور نہ کھانا کھاتی ہیں، ہاں خوشبو کو محسوس کرتی ہیں۔

44- ابن ابی الدنیا نے ابوبکرہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ جب کسی کے مَرنے کا وقت آتا ہے۔ تو ملک الموت سے کہا جاتا ہے کہ اس کے سر کو سونگھو! وہ سونگھ کر بتاتے ہیں کہ میں اس کے سر میں قرآن کی خوشبو پاتا ہوں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے قلب کو سونگھو! وہ بتاتے ہیں کہ اس کے قلب میں روزوں کی بُو ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اس کے پیروں کو سونگھو! وہ بتاتے ہیں کہ اس کے قدموں میں قیام کی بُو ہے۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حفاظت کی تو اللہ نے بھی اس کو محفوظ کر دیا۔

45- ابونعیم نے سفیان سے روایت کیا اور انہوں نے داؤد بن ہند سے روایت کی انہوں نے بیان کیا کہ مجھ کو طاعون لاحق ہو گیا اور اس کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہو گئی، جب ہوش آیا تو دو فرشتے میرے پاس آئے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کیا محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ تسبیح و تکبیر اور مسجد کی طرف قدم بڑھنا، اور کچھ قرآن کا پڑھنا۔

46- ابن ابی الدنیا نے کتاب ''من عاش بعد الموت میں'' روایت کی کہ داؤد بن ہند سخت مریض ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑے سر، چوڑے چکلے کاندھوں والا، جیسے کہ زُطی ہوتے ہیں آ رہا ہے۔ میں نے اُسے دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ پڑھا اور اس نے کہا کہ، کیا تم مجھے مارنا چاہتے ہو، کیا میں کافر ہوں؟ کیوں کہ میں نے سنا ہے کہ کافر کی رُوح ایک کالے رنگ کا فرشتہ نکالے گا۔ ابھی میں اسی اثناء میں تھا کہ اچانک گھر کی چھت پھٹی، میں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک سپید پوش شخص میری طرف اتر رہا ہے اور اس کے بعد دوسرا۔ ان دونوں نے سیاہ کو چیخ کر پکارا تو وہ دُور بھاگ گیا اور دُور سے دیکھنے لگا اور وہ اس کو ڈانٹتے رہے۔ اَب اُن میں سے ایک سَر کے پاس اور دوسرا قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔ سر والے نے پیر والے سے کہا کہ چھو کر دیکھو۔ تو اس نے میری انگلیاں چھو کر دیکھیں، اور کہا کہ ان کے ذریعہ یہ شخص بہ کثرت نمازوں کو جاتا تھا۔ پھر پیر والے نے سر والے سے کہا کہ تم چھوؤ، اس نے سر کے جبڑے کے پاس کا حصّہ چھو کر کہا، یہ خدا کے ذکر سے تر ہیں۔

47- لالکائی نے ''سنت'' میں روایت کی کہ ابوقلابہ جرمی کا ایک بھتیجا تھا، اور وہ گناہ کا عادی تھا۔ جب مَوت کا وقت آیا تو اس کے پاس دو پرندے سفید رنگ کے گدھ سے مشابہ آئے اور گھر کے روشندان میں بیٹھ گئے۔ ایک پرندے نے دوسرے سے کہا کہ اتر کر دیکھو تو اس نے اپنی چونچ مُردے کے پیٹ میں داخل کر دی، حالانکہ ابوقلابہ دیکھ رہے تھے، پھر اس نے کہا کہ اللہ اکبر! اے میرے ساتھی نیچے اُترو کیونکہ میں نے اس کے پیٹ میں تکبیر پائی ہے جو اس نے انطاکیہ کی دیوار پر کہی تھی۔ پرند نے یہ سن کر سفید کپڑا نکالا اور اس کی روح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کو اس میں لپیٹ لیا۔ پھر دونوں پرندوں نے کہا کہ، اے ابوقلابہ! اپنے بھتیجے کو دفن کر دو، کیونکہ یہ جنتی ہے۔ ابوقلابہ لوگوں میں بہت ہی معزز تھے۔ انہوں نے لوگوں سے تمام واقعہ بیان کیا۔ راوی نے کہا کہ پھر اس شخص کے جنازے میں اِس قدر زائد مجمع تھا کہ میں نے کسی کے جنازے میں اتنا نہ دیکھا۔

48- حکیم ترمذی نے اسی روایت کی قدرے مختلف طور پر ترجمانی کی ہے۔ اُس میں یہ ہے کہ پرندہ اُترا اور اس نے مُردے کے سَر، پیٹ اور قدموں کو سُونگھا اور اپنے ساتھی سے جا کر کہا کہ میں نے اس کا سر سونگھا لیکن قرآن کی خوشبو نہ پائی، پیٹ سُونگھا اس میں روزوں کی خوشبو نہ پائی، قدم سونگھے لیکن ان میں رات کو نماز پڑھنے کی خوشبو نہ پائی۔ پھر اس کا ساتھی آیا اور اس نے بھی اسی طرح سُونگھا اور کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ شخص امّتِ محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور ان خصلتوں میں سے ایک بھی اس میں نہیں۔ پھر اس نے مردے کی زبان نکال کر اس کو نچوڑا، سُنا تو وہ کہہ رہا تھا کہ اَللّٰہُ اَکْبَر یہ تکبیر وہ تھی جو نہایت خلوص سے اس نے انطاکیہ پر کہی تھی۔ اس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ چنانچہ اس کی روح قبض کر لی گئی۔ پھر وہ چلا گیا اور دیکھا کہ یہ سپید فرشتہ سیاہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے کہ ''تم لوٹ جاؤ کیونکہ تمہارے لئے اس پر کوئی سبیل نہیں۔ حکیم ترمذی نے جنازے میں کثرتِ ہجوم کا واقعہ لکھا۔

49- لالکائی نے ''مسند'' میں میمون مرادی سے روایت کی ہے کہ ہمارے گھر ایک بدکار شخص مَر گیا۔ لوگوں نے اس کو راستہ میں ڈال دیا اور اُس سے بچنے لگے۔ میں اس کے بارے میں سوچنے لگا۔ اتنے میں مجھے نیند آ گئی۔ میرے پاس دو سفید پرندے آئے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اِس کو دیکھو کیا اس میں کچھ بھلائی ہے۔ تو وہ اس کی کھوپڑی سے داخل ہو کر پاخانہ کی جگہ سے نِکلا اور کہا کہ میں نے تو اِس میں کچھ بھلائی نہ پائی، پرندے نے کہا کہ جلدی نہ کرو۔ اَب دوسرا اُس کے سر سے گھس کر قدموں سے نکلا اور کہا کہ اَللّٰہُ اَکْبَر ایک کلمہ اس کی تلی سے چپکا ہوا ہے۔ اتنے میں مُردہ بول اٹھا کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ میں نے لوگوں کو بلا کر کہا کہ دیکھو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

50- ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے شہر بن حوشب سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میرا ایک نابالغ بھتیجا تھا، اس کے ساتھ میں جہاد میں گیا وہ مر گیا۔ میں ایک عبادت گاہ میں داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا اتنے میں وہ عبادت گاہ پھٹی اور دو سپید فرشتے نازل ہوئے۔ ان کے ساتھ ہی دو سیاہ فرشتے نازل ہوئے۔ سپید دائیں طرف اور سیاہ بائیں طرف بیٹھ گئے۔ سپید فرشتوں نے کہا! کہ اسے ہم لے جائیں گے اور سیاہ فرشتوں نے کہا کہ ہم لے جائیں گے۔ ایک سپید فرشتے نے اپنی اُنگلی اس کے مَقْعِدْ میں کی نیز تکبیر کہہ کر بتایا کہ ہم اس کے زائد مستحق ہیں کیونکہ انطاکیہ کی جنگ میں فتح کے دن ایک نعرۂ تکبیر لگایا تھا تو شہر بن حوشب نکلے اور لوگوں کو نمازِ جنازہ کیلئے اطلاع دی۔ لوگوں نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

51- طبرانی نے کبیر میں میمونہ بنت سعد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی ناپاک ہو جائے تو بلا غسل سو سکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ بلا غسل سوئے کیونکہ وہ شاید اسی حالت میں مر جائے اور جبریل علیہ السلام اس کے پاس نہ آئیں۔

52- ابن ابی الدنیا نے "کتابُ المَحتَضرین" میں روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کے پاس بیٹھ کر اُن کو یادِ خدا دِلاؤ، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

53- سعید بن منصور نے اپنی سنن میں، اور مروزی نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، اپنے مرنے والوں کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو اور جو تمہاری تلقین پر عمل کریں۔ ان کی باتیں غور[1] سے سُنو کیونکہ ان کی سچی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

54- ابن ماجہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ مَرنے والا انسانوں کو کب سے پہچاننا ختم کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب دیکھ لیتا ہے قرطبی کہتے ہیں کہ یعنی ملکُ الموت اور دوسرے فرشتوں کو۔

55- ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے حلیہ میں لیث ابن ابی اقبہ سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز

۱۔ کیونکہ مرنے والے کے سامنے عالمِ غیب عالمِ شہادت بن جاتا ہے اِس لئے مرنے والا جو کہے اُسے غور سے سنو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رحمۃ اللہ علیہ نے مرض الموت میں سر کو اُٹھایا اور تیز نگاہ سے دیکھا تو لوگوں نے اِس کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایسی مخلوق کا مشاہدہ کر رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔

56- ابن ابی الدنیا نے "کتابُ المحتضرین" میں فضالہ بن دینار سے روایت کی کہ محمد بن واسع کی وفات کے وقت میں آپ کے پاس موجود تھا تو وہ کہہ رہے تھے "اے میرے رب کے فرشتو! خوش آمدید، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ میں نے ایسی خوشبو، محسوس کی کہ زندگی بھر کبھی ایسی خوشبو محسوس نہ کی۔ پھر ان کی آنکھیں پھٹ گئیں اور مر گئے۔

57- حافظ ابو محمد خلّال نے "کتاب کرامات الاولیائ" میں حسن بن صالح اور ابن مندہ نے "کتاب الاحوال والایمان بالسوال" میں، اور ابوالحسین بن عریف نے اپنے "فوائد" میں حسن بن صالح ساجی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے بھائی علی بن صالح نے کہا اپنی وفات کی رات کو، اے بھائی مجھے پانی پلایئے۔ میں نماز میں مصروف تھا۔ نماز پڑھ کر میں نے پانی دیا اور کہا لو پیو! تو انہوں نے کہا: میں نے ابھی پیا ہے میں نے کہا کمرے میں تو کوئی نہیں تمہیں کس نے پانی پلایا؟ انہوں نے کہا کہ ابھی جبریل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے پلایا ہے اور کہا ہے کہ تم، تمہارا بھائی اور تمہاری ماں ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، یعنی نبی، صدّیق، شہدا اور صالحین۔ یہ کہہ کر مر گئے۔

58- ابن عساکر نے عبدالرحمن بن غنم اشعری سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو عمواس کے سال ایک نیزہ لگ گیا تو کہا کہ محبوب! بڑے انتظار کے بعد آیا جو شرمندہ ہو، کامیاب نہ ہو۔ میں نے پوچھا: "اے معاذ رضی اللہ عنہ! کیا کچھ دیکھتے ہو؟" انہوں نے کہا کہ ہاں میرے رب نے مجھ کو صبرِ جمیل پر جزا عطا کی۔ میرے بیٹے کی رُوح میرے پاس آئی اور مجھے بشارت دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ملائکۂ مقربین اور شہداء و صالحین کی سو صفوں میں کھڑے ہوئے میرے لئے دُعائے رحمت کر رہے ہیں اور فرشتے مجھے جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ ہاتھ بڑھا کر گویا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کسی سے مصافحہ کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، خوش آمدید میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ ان کے گرد اس طرح مجمع ہے جیسے چتکبرے گھوڑے کے گرد ہوتا ہے جن پر سفید پوش سوار ہوں۔ وہ پکار کر کہہ رہے ہیں، اَے سعد! جو نیزوں اور تیروں کی بوچھاڑ میں ہے۔ تمام تعریف اس خدا تعالیٰ کی ہے جس نے ہم کو جنت عطا فرمائی جہاں چاہیں اس میں قیام کریں، تو عمل کرنے والوں کا انجام بہت ہی عمدہ ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

59- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' اور ابو نعیم نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔ جب بھی کوئی شخص مرتا ہے تو اس کے ساتھی اس پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ اہلِ ذکر سے ہے تو ذکر والے اور اگر کھیل کود والے ہوتے ہیں تو وہ پیش کئے جاتے ہیں۔

60- ابن ابی شیبہ نے اپنی سند سے یزید بن عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، جب بھی کوئی مرتا ہے تو اس کے اہلِ مجلس اس پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر کھیل کود والے ہیں تو وہ اور اگر اہلِ ذکر ہیں تو وہ۔

61- بیہقی نے ''شعبُ الایمان'' میں ربیع بن برہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی (یہ بصرہ کے عابد تھے) کہ مَرتے[1] وقت ایک شخص سے کہا گیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔ تو اس نے کہا کہ مجھے بھی شراب پلاؤ اور خود بھی پیو۔ اور اہوازؔ میں ایک شخص کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی تو وہ کہنے لگا دہ، یازدہ، ازدہ۔ اور بصرہؔ میں ایک شخص کو کلمہ کی تلقین کی گئی۔ تو وہ یہ شعر پڑھنے لگا۔

یا ربِّ قائلةٍ یوما وقد تعبت کیف الطریق الی حمام منجاب

ترجمہ: بہت سی وہ عورتیں جو تھک کر حمام کا راستہ پوچھتی ہیں، مجھ کو یاد آ رہی ہیں۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ اس شخص سے ایک عورت نے حمام کا راستہ پوچھا تو اُس نے اُسے اپنے گھر کا پتہ دے دیا، تو مَوت کے وقت بھی یہی کلمہ کہنے لگا۔

62- ابن ابی الدنیا نے ابو جعفر بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اَب بھی کوئی مرتا ہے تو مَرتے وقت

---

[1] اس روایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان جیسا زندگی میں ہوتا، مرتے وقت بھی وہی تخیلات اس کے سامنے آتے ہیں۔ شرابی کے سامنے شراب کی باتیں، جواری کے سامنے جوے کی باتیں، بدکار کے سامنے بدکاری کی باتیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اُس کے اچھے اور بُرے اعمال کی صورتِ مثالیہ اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے تو وہ اپنی حَسَنات کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا ہے اور سَیِّئات کو دیکھ کر سر جُھکا لیتا ہے۔

63- حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿۱۳﴾ کی تفسیر یہ بیان کی کہ مَوت کے وقت اس کی حفاظت کرنے والے فرشتے اُترتے ہیں اور اچھائی و بُرائی کو پیش کرتے ہیں۔ جب مُردہ اچھائی کو دیکھتا ہے تو اس کا چہرہ کھل جاتا ہے اور جب بُرائی کو دیکھتا ہے تو چہرہ ماند پڑتا ہے اور ترش رُوئی اختیار کرتا ہے۔

64- حنظلہ بن اسود سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے غلام کے مَرنے کا وقت آیا تو کبھی وہ اپنا سر ڈھکتا تھا اور کبھی کھولتا تھا۔ تو میں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بات بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب مومن کی جان نکلتی ہے تو اس کے اچھے اور بُرے اعمال اس[1] پر پیش کئے جاتے ہیں۔

65- بزار اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضور علیہ السلام ایک قریبُ المرگ انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کو تشریف لائے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا محسُوس کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ اچھائی۔ اور اس نے کہا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ہیں، ایک سیاہ اور دوسرا سفید۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم سے کون قریب ہے؟ کہا کہ سیاہ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خیر کم اور شر زائد ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی دُعا سے[2] سرفراز فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی کہ ''اَے اللہ تعالیٰ! اِن کے کثیر گناہوں کو معاف فرمادے اور کم نیکی کو مکمّل فرمادو''۔ پھر فرمایا، اَب کیا دیکھتے ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب تو بھلائی کو بڑھتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بُرائی کو ختم ہوتے دیکھ رہا ہوں، اب سیاہ فرشتہ دور ہو چکا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کونسا عمل امید افزا ہے؟ عرض کی کہ میں پانی پلاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو جو تکلیف ہو رہی ہے میں اُسے جانتا ہوں۔ اُس کی

۱۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ جب وہ اچھے عمل کو دیکھتا تو چہرہ کھولتا تھا اور بُرے عمل کو دیکھ کر چہرہ ڈھک لیتا تھا۔

۲۔ سُبحان اللہ، کیا ایمان تھا، اگرچہ خود دُعاء مانگ سکتے تھے لیکن اُنہیں معلوم تھا کہ سرکار کے مانگنے کا اثر ہی اور ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کوئی رگ ایسی نہیں جو موت کا درد محسوس نہ کرتی ہو۔

66- ابن ابی الدنیا، وہیب بن ورد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو ہدایت پہنچی کہ جب بھی کوئی شخص مرنے لگتا ہے تو اس کی حفاظت کرنے والے دو فرشتے اس کے سامنے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس نے ان کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے بہتر ساتھی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، کیونکہ بہت سی سچائی کی محفلوں میں تو ہمارے ساتھ شرکت کرتا رہا۔ اور بہت سے نیک کاموں کے وقت تو نے ہم کو بُلایا اور بہت سی اچھی باتیں سنائیں اور اگر مرنے والے نے ان دونوں فرشتوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تو یہ تعریفی کلمات ہی پلٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تجھے خدا جزائے خیر نہ دے کیونکہ تو نے ہمارے ساتھ بہت سی بُری مجلسوں میں شرکت کی اور بہت سے بُرے کام کئے۔ اور بہت سی بُری باتیں سنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مُردہ انہیں دو فرشتوں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں پھاڑتا ہے اور یہ دنیا کی طرف پھر کبھی نہ لوٹے گا۔

67- ابن ابی الدنیا نے سفیان سے روایت کی کہ جب مومن کی رُوح قبض کرنے کا وقت آتا ہے تو اس کے ساتھ رہنے والے دو فرشتے کہتے ہیں کہ اَے گھر والو! نہ روؤ۔ ہم کو اپنی معلومات کے مطابق اس شخص کی تعریف کرنے دو، تو وہ کہتے ہیں کہ اے مُردے اللہ تجھ پر رحم کرے اور جزائے خیر دے۔ کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جلدی کرنے والا تھا اور اس کی معصیت سے پیچھے ہٹنے والا تھا اور تو ان لوگوں میں تھا کہ ہم تیری پوشیدہ چیزوں کی حفاظت کرتے تھے تو اب ہم تمہاری رُوح لے کر اوپر جاتے ہیں اب تم ہم کو ملائک کے ہمراہ ذکر کرنے سے نہ روکو۔ اور جب بدکار بندے کی مَوت کا وقت قریب آتا ہے اور گھر والے چیختے چلّاتے ہیں تو دونوں فرشتے یہ کہہ کر کھڑے ہوتے ہیں کہ چھوڑ دو ہم اپنی معلومات کے مطابق اس کی صفات بیان کرتے ہیں۔ اَے بُرے آدمی! اللہ تعالیٰ تجھے بدلہ دے تو برا آدمی تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں دیر کرنے والا اور اس کی معصیت میں جلدی کرنے والا تھا اور ہم تیری پسِ پشت حفاظت نہ کرتے تھے پھر وہ دونوں اس روح کو لے کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

68- شیخان نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ ہم مَوت کو بُرا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ مطلب نہیں، بلکہ جب مومن مرنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی بشارت اس کو دی جاتی ہے۔ تو اب کوئی چیز اس کیلئے اس کے مستقبل میں اس سے بہتر نہیں جو اس کے سامنے ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور کافر جب مرنے لگتا ہے تو عذاب کی اور سزا کی خوش خبری اُسے دی جاتی ہے تو اس کے نزدیک آنے والی چیزیں سب سے بُری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اِس لئے وہ ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اُس سے مِلنا پسند نہیں کرتا۔

69- آدم بن ابی یاس نے اپنی سند سے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کیں: فَلَوْلَآ[1] اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ سے لے کر فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ تک۔ پھر فرمایا جب آدمی موت کے قریب ہوتا ہے تو اس سے یہی کہا جاتا ہے۔ اگر دائیں بازو والوں میں سے ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرے گا۔ اور اگر بائیں بازو والوں سے ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

70- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ وہ ایک جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرے گا اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرے گا اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرے گا''۔ تو لوگ رونے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ عرض کی کہ ہم مَوت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ مطلب نہیں بلکہ جب مَوت کا وقت ہوتا ہے تو اگر مقربین سے ہے تو

1۔ یعنی جب روح حلق تک پہنچ جائے تو رحمت اور پھول پتی اور نعمتوں والی جنت ہے..... پس تیار کیا ہوا گرم پانی اور جہنم رسید کرنا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رحمت اور خوشبوئیں ہیں اور نعمت والی جنتیں۔ پس جب مَرنے والے کو ان چیزوں کی بشارت سُنائی جاتی ہے تو وہ مَوت کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اچّھا جانتا ہے اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے تو کھولتا ہوا پانی اور جہنّم میں پہنچتا ہے۔ پس جب یہ خبر اس کو ملتی ہے تو وہ اللہ کی ملاقات کو بُرا جانتا ہے اور خدا اس سے بھی زائد اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

71- ابن جریر اور ابن منذر نے اپنی تفسیروں میں ابن جریر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ، جب مومن فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم تم کو دنیا میں لَوٹا دیں گے تو وہ کہتا ہے، کیا غموں اور مصیبتوں کے گھر کی طرف لَوٹاؤ گے، نہیں نہیں میں تو ہمیشہ خدا کی بارگاہ میں رہوں گا۔ جب کافر سے کہتے ہیں کہ ہم تم کو دنیا کی طرف لَوٹا دیں گے۔ تو وہ کہتا ہے کہ، مجھ کو لَوٹا دو تا کہ میں وہ اچھے کام کروں جو نہیں کئے تھے۔

72- مروزی نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ، مومن کی جان ایک پھول میں نکلتی ہے پھر یہ آیت پڑھی:

فَاَمَّآ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِيۡنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيۡمٍ ﴿۸۹﴾

73- ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے، اللہ تعالیٰ کے اِس قول کی تفسیر میں یہ روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قول "فَرَوۡحٌ وَّرَيۡحَانٌ ۙ" یہ مَرتے وقت انسان کو عطا ہوتے ہیں۔

74- ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی کہ، جب ملک الموت کو مومن کی رُوح قبض کرنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اُسے جنت کے پھول دے کر کہا جاتا ہے کہ اس کی روح ان پھولوں میں رکھ لاؤ۔ اور جب کافر کی رُوح قبض کئے جانے کا حکم ہوتا ہے تو ایک چادر آگ کی دی جاتی ہے کہ اس کی رُوح اس میں لاؤ۔

75- عبداللہ بن احمد نے "زوائد الزہد" میں اور ابن ابی الدنیا نے ابوعمران سے روایت کی، ہمیں معلوم ہوا کہ مومن کی رُوح جب قبض کی جاتی ہے۔ تو جنت سے پھُول دار ٹہنیاں آتی ہیں اور اس کی رُوح ان میں رکھی جاتی ہے۔

76- ابن ابی الدنیا نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ، مومن کی روح جنّت کے ریشم میں رکھی جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

77- ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے روایت کی کہ جب بھی کسی مقرب بندے کی روح قبض ہوتی ہے اس کے پاس جنتی پھولوں کی ٹہنیاں لائی جاتی ہیں، وہ سُونگھتا ہے اور اس کی جان پرواز کرتی ہے۔

78- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں ربیع بن خثیم سے روایت کی کہ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ یہ مرتے وقت کیلئے ہے اور آخرت میں اس کیلئے جنت ہے: وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ یہ موت کے وقت ہے اور آخرت میں جہنّم ہے۔

79- ابونعیم نے ''دلائل النبوۃ'' میں اور ابن عساکر نے عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن ایک آواز سُنی ''اَے ابن عفّان! رحمت اور پھولوں کی بشارت قبول کرو، راضی رب کی بشارت قبول ہو، رضوان ومغفرت کی بشارت قبول ہو''۔ جب میں آواز کی طرف متوجہ ہوا تو کسی کو نہ پایا۔

80- ابوالقاسم بن مندہ نے ''کتاب الاحوال والایمان بالسؤال'' میں، حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ کی تفسیر یہ نقل کی کہ بخدا یہ بات موت کے وقت سُنائی جائے گی۔

81- ابوالقاسم نے سلمان سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلی خوش خبری مَوت کے وقت رُوح وریحان کی ہوتی ہے اور نعمتوں والی جنت کی۔ اور سب سے پہلی خوش خبری مومن کی قبر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے خوش ہو جاؤ۔ اور جنت میں یہ ہے کہ خوب آئے۔ اور جو تم کو قبر تک پہنچانے آئے خدا تعالیٰ نے ان کو بھی بخشا، اور جس نے تمہارے لئے گواہی دی اس نے سچی بات کہی، اور جس نے تمہاری مغفرت چاہی اس کی دعا قبول ہوئی۔

82- ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ کے معنی بتائے کہ کافر دنیا سے نکلنے سے پہلے گرم جہنّمی پانی کا پیالہ ضرور پئے گا۔

83- ان ہی نے ضحاکؒ سے روایت کی کہ جو شرابی مرتا ہے اس کے چہرے پر جہنّم کا گرم پانی ڈالا جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

84- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں ابوعمران جونی سے روایت کی کہ کافر و فاجر دنیا سے پیاسے نکلیں گے اور قبروں میں پیاسے داخل ہوں گے اور قیامت کے دن پیاسے حاضر ہوں گے اور جہنّم میں پیاسے ڈالے جائیں گے۔

85- ابوالقاسم بن مندہ نے ''کتابُ الاحوال'' میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ اس بندہ کو میرا اسلام کہنا۔ چنانچہ ملکُ المَوت اس بندے کو خدا کا سلام پہنچاتے ہیں۔

86- مروزی اور ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابن ابی الدنیا نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، ملکُ الموت روح قبض کرنے کو جب آتے ہیں تو مومن کو خدا تعالیٰ کا سلام کہتے ہیں۔

87- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں، ابن ابی الدنیا اور حاکم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی (بیہقی نے اِسے صحیح کہا) تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يلقونه سَلَام یعنی جس دن ملکُ الموت سے وہ ملاقات کریں گے تو ہر وہ مومن جس کی روح قبض کی جائے گی وہ فرشتے کو سلام کرے گا۔

88- ابن مبارک اور بیہقی نے ''شعب'' میں اور ابوالشیخ نے ''کتابُ العظمۃ'' میں اور ابوالقاسم نے ''کتاب الاحوال'' میں محمد بن کعب قرظی سے روایت کی کہ جب مومن کی رُوح مائل پرواز ہوتی ہے۔ تو ملک الموت آکر کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ۔ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے۔ پھر اِس آیت سے استدلال کیا کہ

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ

ترجمہ: وہ پاکباز لوگ جن کو فرشتے وفات دیتے ہیں، کہتے ہیں ''تم پر سلامتی ہو''۔

89- قاضی ابوالحسین بن عریف نے ''فوائد'' میں، اور ابوالرّبیع نے اپنے ''فوائد'' میں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مَلَکُ الموت وَلی اللہ کے پاس آتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے اور کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ اُٹھ اِس گھر سے جس کو تو نے ویران کیا، اُس گھر کی طرف جسے تو نے آباد کیا۔ اور جب مرنے والا وَلی اللہ نہیں ہوتا تو فرشتہ کہتا ہے کہ اُٹھ اپنے اس جہان سے جسے تو نے آباد کر رکھا تھا، اس جہان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی طرف جس کو تو نے ویران کر رکھا تھا۔

90- ابو نعیم نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ مومن کو اس کے بچے کے نیک ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے تا کہ اسے خوشی ہو۔

91- ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا، ابن مندہ اور ابن جریر نے ضحاک سے روایت کی کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔

92- ابن ابی الدنیا اور ابن ابی شیبہ نے عیسیٰ بن ابی طالب سے روایت کی، دنیا سے کسی کا بھی جائز نکلنا حرام ہے۔ جب تک وہ یہ نہ جان لے[1] کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔

93- ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دیہاتی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ کے معنی کیا ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کے معنی ہیں وہ اچھے خواب جو مسلمان دیکھ کر خوش ہوتا ہے، اور فِي الْاٰخِرَةِ سے مُراد وہ بشارت ہے جو موت کے وقت انسان کو دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا اور اُس کو بھی جو تجھ کو اُٹھا کر تیری قبر تک لایا۔

94- بیہقی نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الخ کی تفسیر بتائی، یہ موت کے وقت ہوگا۔ سفیان سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

95- ابن ابی حاتم اور ابن مندہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ لَا تَخَافُوْا (نہ ڈرو) اُس چیز سے جو آ رہی ہے یعنی مَوت اور معاملۂ آخرت وَلَا تَحْزَنُوْا (غم نہ کرو) اس پر جو تم چھوڑ آئے یعنی اولاد اور قرض، کیونکہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر خلیفہ بنا دے گا۔

96- ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے اسی آیت کے بارے میں روایت کی کہ اس آیت سے مَرتے وقت، قبر میں اور قبر سے اُٹھتے وقت مومنِ صالح کو بشارت دی جائے گی اور وہ جنت میں اس بشارت کی لذت محسوس کرے گا۔

97- ابن مندہ نے کثیر بن ابی کثیر خادم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، اہلِ جنت میں سے ہر

---

[1] یعنی موت کے وقت ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جن سے انسان کو اپنا ٹھکانہ معلوم ہو جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک فرشتہ موکل ہے جنت کی جب اس کو خوشخبری دی جاتی ہے تو فرشتہ اپنا ہاتھ اس کے دل پر رکھتا ہے کہ خوشی کی زیادتی کے باعث اس کا دل نکل نہ جائے۔

98- ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی کہ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ الخ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو اچھی بات ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ موت کے وقت یہ کہے گا۔

99- ابن ابی حاتم نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، اللہ جب اپنے مومن بندے کی رُوح قبض کرنا چاہتا ہے تو نفس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مطمئن ہوتا ہے اور اللہ بندے کی طرف سے اور حافظ سلفی نے مشیخہ بغدادیہ میں کہا کہ ابوسعید الحسن بن علی الواعظ کو میں نے کہتے ہوئے سُنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ، میرے والد فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کے ہاتھ پر یہ الفاظ ظاہر فرمائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ یہ نورانی خط سے لکھے ہوئے ہوں گے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ جب عارف باللہ کی وفات کا وقت قریب آئے تو یہ اپنا ہاتھ پھیلا دے اور یہ لکھا ہوا اُسے دِکھا دے۔ جب عارف کی رُوح اُسے دیکھے گی، بے ساختہ اُڑ کر اس کی طرف آئے گی، پلک جھپکنے سے بھی پہلے۔ فردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (مرفوعاً) کہ اللہ تعالیٰ جب گنہگار اِن امت کی اَرواح قبض کرنے کا حکم دیتا ہے تو فرماتا ہے کہ ان کو جنّت کی بشارت دو لیکن بتا دینا کہ گناہ ہونکی سزا بھگتنے کے بعد، اور جہنم کا مزہ چکھنے کے بعد۔ (عافانا اللہ منہا)

100- ابونعیم نے ربیع ابن راشد[1] سے روایت کی کہ اگر مومنوں کی امیدیں خدا سے وابستہ نہ ہوتیں تو دنیا میں ان کی راہیں پھٹ جاتیں اور دنیا میں ان کے پیٹ پھٹ جاتے۔

101- اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ جس نے جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو وہ ضرور مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھے گا۔

1۔ یعنی اگر محض خوفِ خدا ہوتا اور اُس کے وعدے نہ ہوتے تو انسان خشیتِ الٰہی سے چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

102- ابن عساکر نے شہر بن حوشب سے روایت کی کہ، اُن سے دریافت کیا گیا کہ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ [1] سے مُراد کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کے بارے میں ہے۔ جب ملک الموت انکی رُوح قبض کرنے کو آتے ہیں تو ان کے ہمراہ ایک فرشتہ آگ کا شعلہ لیے ہوتا ہے، وہ فرشتہ یہ شعلہ اس کے مُنہ اور دُبر پر مارتا ہے اور کہتا ہے کہ بتاؤ مانتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں یا نہیں؟ وہ ایسا ہی کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ مان لیتا ہے۔ جب وہ اقرار کر لیتا ہے تو ملک الموت اس کی رُوح قبض کر لیتے ہیں۔

103- مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب انسان مَرنے لگتا ہے تو اس کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی روح پرواز کرتی ہے اور اس کی نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔

104- ابن سعد اور ابن ابی الدنیا نے بھی اپنی سندوں کے ساتھ ایسی ہی روایت کی۔

105- دینوری نے ''مجالسہ'' میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ، جب ملک الموت انسان کی شہ رَگ دبائے تو وہ انسانوں کو پہچاننا اور بات کرنا ختم کر دیتا ہے اور دُنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے۔ اگر اس پر سکرات کا عالم نہ ہو تو وہ تکلیف کی وجہ سے اپنے قریب والوں کو تلوار لے کر مارنے لگے۔

106- ابن ابی حاتم نے زہیر بن محمد سے روایت کی کہ ملک الموت زمین و آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں اور ان کے کچھ کارندے فرشتے ہیں، جب جان گلے میں ہوتی ہے تو وہ ملک الموت کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت اپنی سیڑھی پر سے اس کو دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخر ہوتا ہے۔

107- ابن ابی الدنیا نے حکم بن عدنان سے روایت کی کہ، حضرت عِکرمہ سے پوچھا گیا کہ کیا اندھا بھی ملک الموت کو دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۱۔ ہر یہودی اور عیسائی، عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے اُن پر ضرور ایمان لائے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

108- ابونعیم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ملک الموت کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے لے کر مغرب تک لمبا ہے، جب کسی انسان کی مدتِ حیات ختم ہوتی ہے تو وہ اس نیزہ کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں، اب تم مَوت کے لشکروں کو دیکھو گے۔

109- ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی (مرفوع) کہ ملک الموت کے پاس ایک زہریلا نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگِ زندگی کاٹتے ہیں۔

110- ابن منذر اور عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ انسان کی جان اس کے ہر عضو سے نکلتی ہے جتنی کہ اس عضو کی ہوتی ہے اور جسم کی مثال قمیص کی سی ہے جس کو انسان اتار دیتا ہے، بس قمیص کو جتنا کسی چیز کا احساس ہوتا ہے جسم کو بھی اتنا ہی ہوتا ہے اصل راحت اور تکلیف محسوس کرنے والی تو روح ہے۔ (مقصد یہ ہے کہ رنج و راحت کا ورود اصل میں رُوح پر ہے، جسم اس کا ذریعہ ہے۔)

فصل

اِس فصل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ توبہ انہیں کی قبول ہوتی ہے جو جہالت سے گناہ کر لیتے ہیں اور پھر جلد ہی توبہ کرتے ہیں۔

1- ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قول ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ۔ اس سے مراد ملک الموت کے دیکھنے تک کا وقفہ ہے۔

2- احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک روح حلق میں نہ آجائے اُس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ کو قبول فرماتا ہے۔ عبدالرزاق نے ایسی ہی حدیث اپنی تفسیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3- ابن منذر نے نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ توبہ بندے کیلئے کھلی ہوئی ہے جب تک موت کی علامات ظاہر نہ ہوں۔

4- ابن ابی حاتم نے اللہ تعالیٰ کے قول حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ کی تفسیر میں فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ ''جب مَوت کو دیکھے''۔

5- ابن ابی الدنیا نے ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ، جب تک بندہ ملک الموت کو نہ دیکھے، توبہ قبول ہوتی ہے۔

6- ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی کہ بندہ جب تک فرشتوں کو نہ دیکھے توبہ قبول ہوتی ہے اور جب فرشتوں کا معائنہ کرلے تو معرفت ختم ہوجاتی ہے۔

7- ابن مردویہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جس کو توبہ کی توفیق ہوئی اس کی توبہ قبول بھی ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

جب مُردے کی رُوح نکلتی ہے تو اس سے اَرواح ملتی ہیں اور پُوچھ گچھ کرتی ہیں

1- ابن ابی الدنیا اور طبرانی نے ''اوسط'' میں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان کی رُوح قبض کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے رحم کرنے والے بندے اس سے اس طرح ملاقات کرتے ہیں جیسے خوش خبری لانے والے سے ملاقات کرتے ہیں اور کہتے ہیں! کہ دیکھو تمہارے ساتھی نے دنیا کے رنج وغم سے نجات پائی پھر اس سے اہلِ دُنیا کے حالات پوچھتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا، کیا فلاں عورت نے دوسری شادی کی یا نہ؟ پھر وہ ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرتے ہیں جو اس شخص سے پہلے مرچکا ہے جب یہ اس کے مرنے کی اطلاع دیتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ وہ جہنّم رسید ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے مرجانے والے خویش واقارب کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اگر اچھا کام ہوتا ہے تو وہ سن کر خوش ہوتے ہیں اور اگر بُرا کام ہوتا ہے تو سُن کر غمگین ہوتے ہیں۔ اچھا کام دیکھ کر کہتے ہیں کہ اے اللہ! یہ تیرا فضل وکرم ہے تو اپنی نعمت اس پر مکمل فرما اور اسی پر اس کو وفات دے۔ اور برا عمل دیکھ کر کہتے ہیں کہ اے خداوند! اس کو ایسے اعمال کی ہدایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دے جن سے تو راضی ہو اور جو اس کو تیرا قرب نصیب کریں۔

2- ابن ابی الدنیا نے ابی لیبہ سے روایت کی کہ جب بشر بن براء بن معرور کا انتقال ہوا تو اُن کی ماں ان پر بہت غمگین ہوئیں اور عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ بنوسلمہ میں سے کوئی نہ کوئی مرتا ہی رہتا ہے، یہ فرمایئے کیا یہ اَرواح ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو میں بشر کو کسی کے ذریعہ سلام بھیج دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، بخدا جس طرح پرندے درختوں کی ٹہنیوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ اب جب کوئی شخص بنوسلمہ سے مرنے لگتا تو بشر کی ماں اس کے پاس آتیں اور کہتیں ''اے فلاں! تجھ پر سلام ہو'' وہ کہتا ''وعلیکم السلام'' پھر یہ کہتیں کہ ''بشر کو سلام پہنچا دینا''۔

3- ابن ماجہ نے محمد بن منکدر سے روایت کی کہ میں جابر بن عبداللہ کی وفات کے وقت ان کے قریب گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں میرا اسلام پہنچا دینا۔

4- بخاری نے اپنی تاریخ میں خالدہ بنت عبداللہ بن انیس سے روایت کی کہ اُمّ البنین بنت ابی قتادہ اپنے والد کی وفات کے پندرہ روز بعد عبداللہ بن انیس کے پاس آئیں، وہ بیمار تھے۔ ان سے کہا کہ اے چچا! میرے باپ کو میرا اسلام پہنچا دینا۔

5- ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جنت آفتاب کے سینگوں سے لٹکی ہوئی ہے، سال میں ایک مرتبہ کھولی جاتی ہے۔ اور مومنین کی ارواح پرندوں کے پوٹوں میں ہیں وہ ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور جنت کے میووں سے ان کو رزق ملتا ہے۔

6- احمد و حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو مسلمانوں کی رُوحیں ایک دن کی مسافت سے دیکھ کر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں، خواہ زندگی میں انہوں نے ایک دوسرے کو نہ دیکھا ہو۔

7- بزار نے بہ سندِ صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (مرفوعاً) کہ جب مومن کی مَوت آتی ہے وہ عجیب عجیب چیزیں دیکھتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ کاش یہیں اس کی روح نکل جائے۔ اور خدا اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب مومن کی روح آسمان پر لے جائی جاتی ہے تو مومنین کی روحیں اس کے پاس آکر اپنی جان پہچان کے آدمیوں کے بارے میں اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پوچھتی ہیں، جب وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص مر چکا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ لیکن وہ ہمارے پاس نہیں آیا۔ آدم بن ابی یاس نے اِس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ جب مومن مرتا ہے تو اس کی ملاقات دوسری روحوں سے ہوتی ہے اور وہ روحیں دنیا والوں کے بارے میں اس سے پوچھتی ہیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص تو مجھ سے بھی پہلے مر چکا ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اس کو ہاویہ (جہنم کا نام) میں لے گئے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے اور اس میں جانے والا۔

8- ابن ابی الدنیا نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ، جب کوئی مرتا ہے تو اس کا بچہ[1] اس کا استقبال کرتا ہے جیسے کہ غائب کا استقبال کیا جاتا ہے۔

9- ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کا استقبال کرتے ہیں، تو وہ آپس میں مِل کر اس سے زیادہ خوش ہوتے ہیں جتنا کہ کسی کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔

10- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، قبر والے سے اس طرح ملتے ہیں جس طرح کسی سوار سے لوگ ملاقات کرتے ہیں، جب وہ ایسے شخص کے بارے میں سوال کرتے ہیں جو اس شخص سے پہلے ہی مر چکا ہے۔ تو یہ شخص کہتا ہے کہ کیا وہ ابھی تک تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ تو وہ کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس کو کسی دوسری راہ پر لے جایا گیا ہے۔ اس کو ہاویہ میں لے گئے ہیں۔

11- ابن ابی الدنیا نے صالح مری سے روایت کی کہ مجھے حدیث پہنچی کہ مَرنے کے بعد رُوحیں آپس میں ملاقات کرتی ہیں۔ تو مردوں کی روحیں نئی روح سے دنیا کا حال دریافت کرتی ہیں اور یہ دریافت کرتی ہیں کہ تم لطیف جسم میں تھے یا خبیث جسم ہیں؟

12- ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کی کہ روحیں اس طرح حالات معلوم کرتی ہیں جس طرح آنے والے سوار سے معلوم کئے جاتے ہیں۔ کہ فلاں کا کیا حال ہے اور فلاں کا کیا؟ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اِسی جیسی روایت کی، اس روایت کے آخر میں ہے کہ حتیٰ کہ وہ گھر والوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں اور گھر کی بلّی تک

1۔ (یعنی اگر کوئی بچہ مر چکا ہے، ورنہ دیگر رشتہ دار۔)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِسْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

ترجمہ: روحوں کے لشکر ہیں جو ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، وہ مل جاتے ہیں اور جو نہیں پہچانتے وہ نہیں ملتے۔

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ سونے والوں کی رُوحیں مردوں کی روحوں سے ملاقات کرتی ہیں۔

13- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ اگر مجھ کو اپنے مُردوں سے ملاقات کی امید نہ رہتی تو میں افسوس سے مر چکا ہوتا۔

14- ابن عساکر نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کی کہ جب سفیان رضی اللہ عنہ کے مرض میں زیادتی ہوئی تو وہ سخت گھبرانے لگے مرحوم بن عبدالعزیز ان کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ کے بندے یہ گھبراہٹ کیسی؟ تم اپنے رب کی بارگاہ میں جا رہے ہو جس کی تم نے ساٹھ سال عبادت کی، نماز پڑھی اور روزے رکھے اور حج کئے، تم سوچو! اگر تمہارا کسی شخص پر احسان ہوتا تو کیا تم اس سے ملاقات کرنے میں خوشی محسوس نہ کرتے۔ یہ سُن کر ان کا غم دور ہوا۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ جب حسن بن علی رضی اللہ عنہ پر دَرد کی زیادتی ہوئی تو اُن پر ایک شخص داخل ہوا اور کہا کہ ''اے ابومحمد! یہ گھبراہٹ کیسی ہے؟ یہ تو صرف اتنی سی بات ہے کہ تمہاری روح جسم سے جُدا ہو رہی ہے۔ اب تم اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ اور ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دادا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دادی خدیجہ رضی اللہ عنہا اور چچا حمزہ و جعفر و علی اور ماموں قاسم، طیب، طاہر، اور ابراہیم رضی اللہ عنہم اور خالہ رقیہ، ام کلثوم اور زینب رضی اللہ عنہن سے ملنے والے ہو۔ یہ سن کر ان کی تکلیف دُور ہوئی۔

15- ابونعیم نے لیث بن سعد سے روایت کی کہ ایک شخص شام والوں میں سے شہید ہو گیا۔ تو وہ ہر جمعہ کی رات کو خواب میں اپنے باپ کے پاس آتا اور ان سے گفتگو کرتا لیکن ایک جمعہ کی رات کو نہ آیا اور پھر دوسرے جمعہ آیا۔ باپ نے اس سے شکایت کی کہ کیوں نہ آئے۔ اس نے کہا وجہ یہ ہوئی کہ تمام شہداء کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شرکت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کریں یہ واقعہ ٹھیک عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت واقع ہوا۔

16- بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دو مومن دوست تھے اور دو کافر۔ مومنوں میں سے ایک مر گیا تو اسے جنت کی بشارت دی گئی تو اُسے فوراً اپنے دوست کی یاد آئی تو اس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ، اے اللہ! میرا فلاں دوست مجھے تیرے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیتا تھا، نیکی کی رغبت دلاتا اور برائی سے روکتا تھا اور مجھے بتاتا تھا کہ مجھے تجھ سے ضرور ملنا ہے، تو اے اللہ! تو میرے بعد اس کو گمراہ نہ کرنا حتیٰ کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے اور تو اس سے اس طرح راضی ہونا جس طرح کہ تو مجھ سے راضی ہوا۔ اتنے میں دوسرا بھی مرجاتا ہے پھر وہ دونوں آپس میں ملتے ہیں، تو حکم ہوتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرو۔ چنانچہ ہر ایک دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تم بہت ہی اچھے بھائی ہو اور بہت ہی اچھے مصاحب۔ اور جب دو کافر دوستوں میں سے کوئی مرتا ہے اور اُسے جہنم کی اطلاع دی جاتی ہے تو وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ، اللہ میرا دوست مجھے تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا، برائی کا حکم کرتا تھا اور بھلائی سے روکتا تھا اور بتاتا تھا کہ مجھے تجھ سے کبھی ملنا نہیں تو اے خداوندا! تو اس کو میرے بعد ہدایت نہ دینا حتیٰ کہ وہ مجھ سے مل نہ جائے اور تو اس پر بھی اسی طرح ناراض ہونا کہ جس طرح تو مجھ سے ناراض ہوا۔ اتنے میں دوسرا بھی مرجاتا ہے، اور دونوں آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ اب ہر ایک دوسرے کا حال بیان کر ڈالو تو ہر ایک کہتا ہے کہ تو برا ساتھی اور بُرا بھائی تھا۔

میّت کا اپنے غسل دینے والے، تجہیز و تکفین کرنے والے اور اپنے بارے میں کہی جانے والی باتوں کو سُننا اور پہچاننا

1- احمد اور طبرانی نے ''اوسط'' میں ابن ابی الدّنیا، مروزی اور ابن مندہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میّت اپنے غسل دینے والے، اُٹھانے والے، کفن دینے والے اور قبر میں اُتارنے والے کو پہچانتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

2- ابوالحسین نے ''کتاب الروضہ'' میں بہ سندِ ضعیف ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے، اور اگر مرتے وقت اس کو روح وایمان کی بشارت دی گئی ہے تو اپنے اُٹھانے والے سے جلدی چلنے کی گزارش کرتا ہے۔ اور اگر جہنّم رسید ہونے کی اُسے اطلاع دی گئی ہے تو وہ رو کے رہنے کی درخواست کرتا ہے۔

3- ابن ابی الدنیا نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جب مردہ مرجاتا ہے تو وہ اپنے غسل سے لے کر قبر تک جانے کے حال کو دیکھتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے بھی ایسی ہی روایت کی۔

4- ابونعیم نے عمر بن دینار سے روایت کی کہ جو بھی مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے قبضے میں رہتی ہے جو اس کے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ کیسے غسل دیا جارہا ہے اور کیسے اُسے لے جایا جارہا ہے اور وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے کہ لوگوں کی تعریف اپنے بارے میں سُن۔

5- ابن ابی الدنیا نے بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت کی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کی رُوح ایک فرشتے کے قبضے میں رہتی ہے اور وہ فرشتہ اپنے غسل وکفن کی حالت دیکھتا رہتا ہے اور اگر وہ بات کرسکتا تو لوگوں کو رونے سے منع کردیتا۔

6- سفیان سے ابن ابی الدنیا نے روایت کی کہ میّت ہر چیز کو پہچانتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے غسل دینے والے سے کہتی ہے کہ آہستہ غسل دو اور فرشتہ اس کو چارپائی پر کہتا ہے کہ لوگوں کی تعریف سُن۔

7- ابن ابی الدنیا نے حذیفہ سے روایت کی کہ انسان کی رُوح ملک الموت کے ہاتھ میں رہتی ہے اور وہ فرشتہ قبر تک ساتھ رہتا ہے۔ جب قبر برابر کردی جاتی ہے تو وہ اس میں داخل ہوکر مُردے سے مخاطب ہوتا ہے۔ بیہقی وغیرہ نے بھی اسی قسم کی روایات بیان کیں ہیں۔

8- شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتولینِ بدر کے پاس کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے فلاں بن فلاں! جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا، آیا وہ تم نے پالیا؟ کیونکہ میں نے اپنے رب کے وعدے کو سچا پایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ایسے جسموں سے کلام فرمارہے ہیں جن میں روح نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سُنتے ہاں فرق یہ ہے کہ یہ جواب نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دے سکتے۔

9- ابوالشیخ نے (مرسلا) عبید بن مزروق سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جو مسجد کی صفائی ستھرائی کر رہی تھی، وہ مرگئی اور حضور ﷺ کو پتہ نہ چلا۔ ایک روز اس کی قبر پر گزر ہوا۔ دریافت کیا کہ یہ قبر کس کی ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ، امّ محجن کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہی جو مسجد کا کام کرتی تھی؟ عرض کی، جی یارسول اللہ ﷺ۔ تو آپ نے صف باندھی اور اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ پھر دریافت کیا کہ ''اے عورت! کونسا عمل اچھا پایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا یہ سنتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس سے زائد سُننے والے نہیں، مروی ہے کہ اس نے جواب دیا کہ مسجد کی صفائی۔

10- شیخین نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جنازے کو لوگ اپنے کاندھوں پر اُٹھاتے ہیں تو اگر نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ جلدی چلو اور اگر بُرا ہوتا ہے تو کہتا ہے، افسوس کہاں لئے جاتے ہیں۔ انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے۔ اور اگر انسان اسے سُن لے تو بے ہوش ہوجائے۔

11- شیخین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جنازے کو جلدی لے کر چلو تا کہ اگر اچھا ہے تو اچھائی کی طرف تم اسے بڑھادو۔ اور اگر اچھا نہیں ہے تو اپنی گردنوں سے جلد اتار دو۔

12- ابن ابی الدنیا نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے میّت کے بارے میں فرمایا کہ اس کو جلد اس کے گڑھے کی طرف لے جاؤ کیونکہ وہی اس کا ٹھکانا ہے تا کہ اُس میں جا کر وہ اچھائی، برائی کو دیکھ لے۔

13- ابن ابی الدنیا نے بکر مزنی سے روایت کی کہ میّت جلد قبر میں پہنچنے سے خوش ہوتی ہے۔ ابو ایوب سے بھی یہی روایت ہے۔

14- ابن ابی الدنیا ''القبور'' میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میت کو اس کے تخت پر رکھ کر تین قدم چلا جاتا ہے تو وہ بات کرتی ہے اِنسان و جنّ کے سوا جو چاہے اس کے کلام کو سُن سکتا ہے۔ مردہ کہتا ہے کہ اے میرے بھائیو! اے میری نعش کے اُٹھانے والو! دنیا تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے جیسے مجھ کو ڈالا، اور زمانہ تم سے کھیل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نہ کرے جیسے مجھ سے کیا، جو کچھ میرے پاس تھا وارثوں کیلئے چھوڑ دیا اور قرض خواہ قیامت کے دن مجھ سے جھگڑا کرے گا اور حساب کرے گا اور تم مجھ کو چھوڑ کر جا رہے ہو۔

احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں امّ الدرداء رضی اللہ عنہا سے اِسی قسم کی روایت کی۔ تاریخ ابن نجار میں ابو محمد بن نجار سے (یہ مروزی کے ساتھیوں میں سے تھے، بلکہ خلال ان کو مروزی سے افضل کہتے تھے) مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مردہ کو غسل دیا، میں غسل دے رہا تھا کہ اچانک اس نے آنکھیں کھولیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: ''اے ابو محمد! اِس دن کیلئے اچھی تیاری کرلو''۔ وَاللہ اعلم۔

ملائکہ کے جنازہ میں چلنے کا بیان اور وُہ کیا کہتے ہیں؟

1- سعید بن منصور نے ابن غفلہ سے روایت کی کہ ملائکہ جنازے کے آگے یہ کہتے ہوئے جاتے ہیں کہ فلاں شخص نے آخرت کیلئے کیا کیا؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے ہمارے واسطے کیا چھوڑا۔

2- ابن ابی الدنیا نے ''القبور'' میں ابو الخلد سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے داؤد کیلئے دُعا پڑھی وہ رَب سے عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ! جس نے جنازہ کا ساتھ محض تیری مرضی کیلئے دیا، اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس دن وہ مرے گا تو فرشتہ ایک کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔ یہی روایت ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

3- بیہقی نے شعب الایمان میں اور دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مَرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ آخرت کیلئے اس نے کیا کیا؟ اور انسان کہتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا چھوڑا؟

مومن کی موت پر آسمان وزمین کا رونا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

1- ترمذی، ابونعیم، ابویعلیٰ اور ابن ابی الدنیا اور ابن ابی حاتم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان کے دو دروازے ہیں، ایک تو وہ جس سے اس کا عمل چڑھتا ہے اور دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ جب مومن مرجاتا ہے تو وہ دونوں روتے ہیں۔

2- ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا: کیا کسی پر آسمان وزمین روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہر انسان کیلئے دو دروازے ہیں۔ ایک تو وہ جس سے اس کا عمل جاتا ہے، دوسرا وہ جس سے اس کا رزق اُترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو یہ دونوں اس لئے روتے ہیں کیونکہ یہ بند ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ زمین جس پر یہ نماز پڑھتا تھا اور ذکرِ خدا کرتا تھا روتی ہے اور فرعون کی قوم کیلئے زمین میں اچھے نشانات نہ تھے اور نہ ہی ان کا کوئی عمل اچھا تھا جو آسمان پر جاتا۔ پس اس کے آنے پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین۔ یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ قول فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ کے۔ واللہ اعلم۔

3- ابن جریر، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب'' میں شریح بن عبید حضرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن بھی مسافری کے حال میں مرتا ہے اور اس کو رونے والیاں نہیں ہوتیں تو اس پر آسمان وزمین پر روتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔ اور فرمایا یہ کافروں پر نہیں روتے۔

4- سعید بن منصور اور ابونعیم نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جب بھی کوئی مومن مرتا ہے تو چالیس روز تک صبح کے وقت زمین اس پر روتی ہے۔

5- ابونعیم نے عطاء خراسانی سے روایت کی، جو مسلمان زمین کے کسی گوشے میں بھی خدا کی بارگاہ میں سربسجود ہوتا ہے، وہ گوشہ اس کی مَوت پر روتا ہے اور قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دے گا۔

6- ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے ''شعب'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مرتا ہے تو اس کی نماز کی جگہ اس پر روتی ہے، اور اس کے عمل کے چڑھنے کی جگہ آسمان سے روتی ہے۔ پھر یہ آیتِ مذکورہ پڑھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

7- ابن ابی الدنیا، اور حاکم نے ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ زمین مومن کی مَوت پر چالیس صبح روتی ہے۔

8- ابن ابی الدنیا نے ابوعبیدہ (سلیمان بن عبدالملک کے مصاحب) سے روایت کی کہ مومن جب مرتا ہے تو زمین کا گوشہ گوشہ پکار کر کہتا ہے کہ ''اللہ کا بندہ مَر گیا تو زمین و آسمان دونوں اس پر روتے ہیں تو خدا پوچھتا ہے تم کیوں روتے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ''اے ہمارے رب وہ جس گوشے سے گزرتا تھا وہ تیرا ذکر کرتا تھا''۔

9- محمد بن کعب سے مروی ہے کہ زمین اس شخص پر روتی ہے جو زمین پر عبادت کرتا تھا اور اس شخص سے روتی ہے (یعنی ناپسند کرتی ہے) جو اس پر گناہ کرتا تھا۔

10- سعید بن منصور اور ابن ابی الدنیا نے محمد بن متین سے روایت کی کہ آسمان و زمین مومن کی مَوت پر روتے ہیں۔ آسمان کہتا ہے کہ اس کی نیکیاں برابر آتی رہتی تھیں اور زمین کہتی ہے کہ یہ برابر مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔

11- ابن جریر نے ضحاک سے روایت کی کہ مومن بندے کی مَوت پر زمین کے وہ حصے روتے ہیں جن پر اس کے نشانات ہیں اور آسمان کے وہ حصے روتے ہیں جن سے عملِ خیر جاتا ہے۔

12- عطاء سے مروی ہے کہ آسمان کے رونے سے مُراد اُس کے کناروں کا سُرخ ہونا ہے۔

13- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آسمان کی یہ سُرخی مومن پر اس کے رونے کی نشانی ہے۔

14- حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسافر حالتِ سفر میں مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مسافری کی وجہ سے اس کو عذاب نہیں کرتا اور اس کے رونے والوں کے نہ ہونے کی وجہ سے آسمان کے فرشتے اس کو روتے ہیں۔

انسان کا اسی زمین میں دفن ہونا جس سے وہ پیدا ہوا ہے

1- بزار، حاکم اور بیہقی نے ''شعب'' میں ابوسعید سے روایت کی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں گزرے تو ملاحظہ فرمایا کہ چند لوگ قبر کھود رہے ہیں۔ تو آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک شخص حبشہ سے آیا تھا یہاں مر گیا ہے۔ تو حضور علیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اِس کو اس کی اپنی زمین سے نکال کر اِس زمین کی طرف بھیجا گیا کہ جس سے یہ پیدا ہوا تھا۔

2- طبرانی نے کبیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک حبشی مدینہ میں دفن ہوا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس زمین سے یہ پیدا ہوا اسی میں دفن ہوا۔ اسی قسم کی حدیث طبرانی نے ''اوسط'' میں روایت کی۔ نیز حکیم ترمذی نے بھی اسی کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ''نوادر الاصول'' میں روایت کیا۔

3- ابونعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہر بچے پر اس کی قبر کی مٹی سے تھوڑا سا حصہ چھڑکا جاتا ہے۔

4- حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے۔ وہ نطفہ کو رحم سے لے کر ہاتھ پر رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اَے رب! اس کو پیدا کیا جائے گا یا نہ؟ اگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پیدا ہوگا تو یہ پوچھتا ہے کہ اس کا رزق کیا ہے، اثر کیا ہے مَوت کا وقت کیا ہے، عمل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لَوحِ محفوظ میں دیکھو! تو وہ لوحِ محفوظ میں دیکھتا ہے، تو سب چیز لوحِ محفوظ میں لکھی دیکھتا ہے۔ پھر وہ اس کی دفن کی جگہ کی مٹی لے کر اس میں اس کے نطفہ کو گوندھتا ہے۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے قول مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ سے۔

5- دنیوری نے ''مجالسۃ'' میں ہلال بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہر بچے کی ناف میں اس کے مَرنے کی جگہ کی مٹی ہوتی ہے۔

6- ترمذی نے مطر بن دامس سے روایت کی کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کا فیصلہ کسی زمین میں فرمالیتا ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ضرورت اس زمین کی طرف پیدا کر دیتا ہے۔

7- حاکم اور بیہقی نے ''شعب'' میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی مَوت جس زمین میں لکھی ہوتی ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کسی کام کے بہانے وہاں بھیجتا ہے اور اس کی روح وہاں نکلتی ہے تو قیامت کے روز زمین کہے گی کہ اے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ! یہ امانت ہے تیری۔

8- حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک فرشتہ رحم پر مقرر ہے۔ جب نطفہ رحم میں ٹھہرتا ہے تو فرشتہ اسے اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھتا ہے اے اللہ! یہ پیدا ہونے والا ہے یا نہ؟ تو اگر وہ کہتا ہے کہ پیدا ہونے والا نہیں۔ تو رحم اُسے پھینک دیتا ہے اور اگر کہتا ہے کہ پیدا ہونے والا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے۔ اے اللہ! مرد ہے یا عورت، بدبخت ہے یا نیک بخت، اس کی موت کا وقت کیا ہے، اثر کیا ہے، رزق کیا ہے، کس زمین میں مرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ سب کچھ لوحِ محفوظ سے دیکھو۔ تو نطفہ سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رازق کون ہے؟ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ۔ تو اسے پیدا کر دیا جاتا ہے وہ اپنے گھر والوں میں زندہ رہتا ہے اور اپنا رزق کھاتا ہے اور اپنے نشاناتِ قدم بناتا ہے اور جب مَوت آتی ہے تو مر جاتا ہے اور اسی جگہ دَفن ہوتا ہے (جس سے پیدا ہوا تھا)

9- ابو نعیم اور ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردہ کو بھی برے پڑوسی سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو۔ ابن عساکر اپنی تاریخ میں اور مالینی نے ''موتلف'' میں بھی اسی قسم کی روایت کی۔

10- مالینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو اور اس کی وصیت جلد ہی پُوری کرو اور قبر گہری کھودو اور بُرے پڑوسی سے بچاؤ۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا مُردے کو اچھا ساتھی زندہ فائدہ دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آیا اچھا ساتھی زندہ کو نفع دیتا ہے؟ عرض کی گئی، ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بس اسی طرح آخرت میں بھی نفع دیتا ہے۔

11- دیلمی اور ابن مندہ نے ابو سلمہ کی مرفوع حدیث سے روایت کی کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو اور جلّا کر اپنے مُردوں کو تکلیف نہ دو۔ اور وصیت کے نافذ کرنے میں دیر کر کے، اور نہ قطعِ رحمی[1] کر کے اُس کے قرضوں کی ادائیگی میں جلدی کرو، اور اُس کو بُرے پڑوسیوں

1۔ یعنی جن لوگوں سے مُردے کے تعلقات تھے، تم بھی اُن سے تعلقات رکھو۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے بچاؤ۔

12- ابن ابی الدنیا نے (قبور) میں عبداللہ بن نافع مزنی سے روایت کی کہ ایک شخص مدینہ میں مَر گیا تو اُسے ایک شخص نے دیکھا کہ وہ جہنمی ہے تو اُسے غم ہوا۔ پھر سات یا آٹھ روز بعد وہ خواب میں نظر آیا تو ایسا معلوم ہوا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے۔ ان سے معاملہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے ہمراہ ایک آدمی دفن کیا گیا ہے جس نے چالیس آدمیوں کیلئے شفاعت کی ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔

13- ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کی کہ، جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ نے وصیّت کی کہ میری قبر گہری نہ کھودنا کیونکہ زمین کا سب سے بدترین حصہ نچلا ہے۔ ابن عساکر نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کے بارے میں بھی اسی قسم کی روایت کی۔

14- حکیم ترمذی، ابن عدی، ابنِ عساکر اور ابن مندہ نے (بہ سندِ ضعیف) ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن مَرتا ہے تو قبریں اپنے آپ کو مزیّن کر لیتی ہیں اور زمین کا ہر حصہ تمنا کرتا ہے کہ میرے اندر دَفن کیا جائے اور جب کافر مرتا ہے تو زمین کا ہر حصہ خدا سے پناہ مانگتا ہے کہ یہ انسان اس میں نہ دفن کیا جائے۔

15- ابن نجار نے تاریخِ بغداد میں محمد بن عبداللہ اسدی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ عبدُ الصّمد بن علی کے گھرانے کے ایک فرد کے جنازے میں شریک ہوا تو وہ لوگوں کو جلدی کرنے پر برانگیختہ کر رہے تھے کہ شام سے ہم کو آرام دِلاؤ۔ تو ہم نے دریافت کیا کہ کیا اس بارے میں کوئی روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں، میرے دادا نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

16- ابن عساکر نے وہب خولانی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ہم عمرو بن عاص کے ہمراہ اس پہاڑ کی سطح پر (مقطم) چل رہے تھے اور ہمارے ساتھ مقوقس تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ ''اے مقوقس! تمہارے ملک کے پہاڑ گنجے ہیں نہ ان پر درخت ہیں نہ گھاس ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جیسے شام کے پہاڑوں پر ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں والوں کو اس نیل (دریائے نیل) کے ذریعہ غنی کر دیا ہے لیکن اس پہاڑ کے نیچے ایک ایسی چیز ہے جو اس نیل سے بھی بہتر ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے نیچے ایک ایسی قوم کو دفن فرمائے گا کہ جن پر قیامت کے روز حساب نہ ہوگا۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی کہ ''اے اللہ! مجھے بھی ان میں کر دے۔ حرملہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، ابونضرہ غِفاری رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی قبریں دیکھیں۔

17- دیلمی نے اور طوسی نے ''عیون الاخبار'' میں اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ چلے۔ پھر آپ نے ایک کپڑا نکال کر قبر پر بچھا دیا اور فرمایا کہ اس کو ہٹا کر اندر نہ دیکھنا کیونکہ یہ امانت ہے کیونکہ شاید تم اس کی گردن میں سیاہ سانپ لپٹا ہوا دیکھو یا اس کے پیروں میں زنجیریں ڈالنے کا حکم دیا جائے اور تم ان کی آواز سُنو۔

18- طوسی اور دیلمی نے مسند فردوس میں روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) کہ جنازے کے ہمراہ جانے والوں پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے تو وہ غمگین رہتے ہیں اور جب وہ اس کو قبر کے سپُرد کر کے لوٹتے ہیں تو فرشتہ ایک مٹھی مٹی ان پر پھینک کر کہتا ہے کہ جاؤ تم اپنی دنیا کی طرف، خدا تعالیٰ تم کو مَوت بُھلا دے، تو وہ لوگ اپنے مردے کو بُھول جاتے ہیں اور اپنی خرید و فروخت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ گویا کہ ان کا اس سے کچھ تعلق ہی نہ تھا۔ اور ابن عبّاس سے مروی ہے کہ (ابن بطہ کی امالی) اللہ کا ایک فرشتہ قبروں پر مقرر ہے، جب لوگ اس پر مٹی برابر کر کے لوٹتے ہیں تو وہ ایک مٹھی مٹی لے کر پھینکتا ہے اور کہتا ہے کہ جاؤ اپنی دنیا کی طرف اور اپنے مُردوں کو بُھلا دو۔ واللہ اعلم۔

دَفن اور تلقین کے وقت کیا کہنا چاہئے؟

1- بزار نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب جنازہ قبر پر پہنچ جائے اور لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھو بلکہ اس قبر کے کنارے پر کھڑے ہو جاؤ۔ جب مردے کو قبر میں اُتارا جائے تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَنْزُوْلٍ بِهٖ خَلَفَ الدُّنْيَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ مَا جَعَلَ مَا قَدِمَ عَلَيْهِ خَيْرًا فَمَا خَلَفَ فَانْكَ قَلَتَ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلْاَبْرَارِ۔

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے مذہب پر۔ اے اللہ! تیرا بندہ تیرے پاس آتا ہے اور تو سب سے بہتر میزبان ہے۔ دُنیا کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ کر آیا ہے۔ تو جس کی طرف وہ آیا ہے اُسے اس کیلئے بہتر بنا۔ کیونکہ تو نے فرمایا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیکوں کیلئے اچھا ہے۔

2- طبرانی اور بیہقی نے ''شعب'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مرجائے تو اُسے روکے نہ رکھو بلکہ جلدی لے جاؤ قبر کی طرف، اور اس کے سر کی جانب سُورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے اور اس کی قبر کی بائیں جانب سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔

3- طبرانی نے عبدالرحمن بن علاء بن جلاح سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے وصیّت کی کہ اے میرے بیٹے! جب تم مجھے قبر میں رکھو تو یہ کہنا: بسم اللہ وعلی ملّۃ رسُول اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلّم۔ پھر مجھ پر مٹی ڈالنا، پھر میرے سرہانے سُورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہی سُنا ہے۔

4- ابن ابی شیبہ نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اَنس رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک بیٹا دَفن کیا تو کہا ''اے اللہ! زمین کو اس کے دونوں کناروں سے خشک کردے اور جنت کے دروازے اس کیلئے کھول دے اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا کر''۔

5- سعید بن منصور نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب وہ میّت کو قبر میں رکھتے تو یہ فرماتے کہ ''اے اللہ! قبر کو اس کے دونوں پہلوؤں سے دُور کر اور اس کی رُوح کو اوپر چڑھا اور اس پر رحمت نازل فرما۔

6- ابن ماجہ اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی لڑکی کے جنازے میں شریک ہوا تو انہوں نے اُس کو قبر میں اُتارتے وقت کہا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔

اور جب مٹی برابر کی، تو کہا:

اَللّٰھُمَّ أَجِرْھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! اس کو شیطان اور عذابِ قبر سے محفوظ فرما۔

جب سب کام پورا ہو چکا تو ٹیلے کے ایک طرف کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے اللہ! اس کے دونوں پہلوؤں سے زمین کو دُور کر دے اور اس کی رُوح کو اوپر بُلا لے اور اپنی رضا مندی اُسے عطا کر۔ پھر فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔

7- ابن ابی شیبہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ وہ دفن کے وقت کہتے تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَفْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ۔

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے اور اس کی راہ میں۔ اے اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو کشادہ فرما اور منور فرما اور اس کو اس کے نبی ﷺ سے مِلا دے۔

8- حکیم نے عمرو بن مرّہ سے روات کی کہ بزرگانِ دین مُردہ کو قبر میں اُتارتے وقت مستحب سمجھتے تھے کہ یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ أَعِذْہُ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

ترجمہ: اَے اللہ تعالیٰ! تو اُسے مردُود شیطان سے بچا۔

9- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں خثیمہ سے روایت کی کہ بزرگانِ دین میّت کو قبر میں اُتارتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ أَجِرْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط کہنا پسند کرتے تھے۔

10- طبرانی نے ''کبیر'' میں، اور ابن مندہ نے ابوامامہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرجائے اور تم اس پر مٹی ڈال چکو تو کوئی ایک آدمی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر پکارے، اَے فلاں ابن فلانیہ۔[1] مردہ یہ بات سُنے گا لیکن جواب نہ

۱۔ یعنی اِس موقعہ پر خصوصی طور پر ماں کی طرف نسبت کی جائے گی۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دے گا۔ پھر دوبارہ ایسے ہی پکارے، تو وہ اُٹھ کر بیٹھ جائے گا پھر ایسے ہی پکارے تو کہے کہ خدا تجھ پر رحم کرے مجھے ہدایت کی بات بتا۔ لیکن تم اس کی آواز نہ سُن سکو گے تو باہر والے کو کہنا چاہئے کہ ''وہی کلمہ یاد کرو جو پڑھتے ہوئے تم دنیا سے آئے ہو'' یعنی اشھدُ اَن لّآ اِلٰہ اِلّا اللہُ وَ اشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اور یہ بات کہو کہ میں نے راضی خوشی خدا کو اپنا رَبّ اور محمد ﷺ کو نبی، اور اسلام کو دین اور قرآن کو امام مان لیا ہے، کیوں کہ ایسا کہنے سے منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں کہ چلو ایسے آدمی کے پاس بیٹھ کر ہم کیا کریں گے۔ کہ جس کو اس کی حجت بتادی گئی ہے تو اللہ ہی اس سے پوچھ گچھ کرے گا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ، یا رسول اللہ ﷺ اگر کسی کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُسے جنابِ حوّا کی طرف منسوب کردے۔

11- ابن مندہ نے ابوامامہ باہلی سے رایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب تم مجھ کو دفن کر چکو تو ایک شخص میرے سرہانے کھڑے ہو کر کہے کہ:

یا صدی بن عجلان اذکر ما کنت علیہ فی الدّنیا شھادۃ ان لآ اِلٰہ اِلّا اللہُ وانّ محمّدرّسُول اللہ صلّی اللہ عَلَیہِ وسلّمَ۔

ترجمہ: اے صدی بن عجلان اس کلمہ کو یاد کرو جو تم دنیا میں پڑھتے تھے۔

12- سعید بن منصور نے راشد بن سعد سے اور ضمرہ بن حبیب سے اور حکیم بن عمیر سے کہا کہ جب میّت کی قبر بن چکے تو اُس وقت یہ کہنا مستحب ہے: یا فلان قل لّآ اِلٰہ اِلّا اللہُ۔ یہ تین مرتبہ کہا جائے: یا فلان قل ربّی اللہ و دینی الاسلام ونبیّ محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم پھر آجائے۔

13- آجری نے کہا کہ دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرا رہنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ میّت کی طرف متوجہ ہو کر اس کیلئے دعا کی جائے کہ ''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے تو ہم سے زائد اس کو جانتا ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے تھے۔ اور اے اللہ! تو نے اس کو سوال کیلئے بٹھایا ہے تو اے اللہ! اس کو قول ثابت سے ثابت قدمی عطا فرما جیسا کہ تو نے دُنیا میں اس کو ثابت قدمی عطا کی، اے اللہ! اس پر رحم کر اور اپنے نبی ﷺ کی ملاقات اس کو عطا کر۔ جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

محمد ﷺ اور ہم کو اس کے بعد گمراہ نہ کر اور اس کے اجر سے محروم نہ فرما۔

ترمذی نے کہا کہ دَفن کے بعد میت کی قبر پر ٹھہرنا اور ثابت قدمی کی دُعا مانگنا۔ میت کی مدد ہے، بالخصوص جماعت کی نماز کے بعد، کیونکہ جماعت مسلمانوں کیلئے لشکر کی طرح ہے۔ جو بادشاہ کے دروازے پر شفاعت کیلئے آیا ہو اور یہ وقت میت کیلئے ہَولنا کی کا ہے کیونکہ یہ سوال کا وقت ہے۔

14- ابن سعد نے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے نزال بن سبرۃ نے کہا! کہ تم جب مجھ کو قبر میں اتارو تو کہنا کہ، اَے اللہ! اس قبر میں اور اس کے داخل ہونے والے میں تو برکت عطا فرما۔

قبر ہر ایک کو دَبائے گی

1- احمد اور حکیم ترمذی نے ''نوادر الاصول'' میں اور بیہقی نے ''کتاب البقر'' میں حذیفہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی جب آپ ﷺ ایک قبر پر پہنچے تو اس کے ایک پہلو بیٹھ گئے اور اس کو دیکھنے لگے اور فرمانے لگے کہ اس میں مومن کو اس طرح دبایا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں اُکھڑ جاتی ہیں اور کافر کیلئے یہ آگ سے بھر جاتی ہے۔

2- احمد اور ابن جریر نے ''تذہیبُ الآثار'' میں اور بیہقی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، قبر دَباتی ہے اور اگر اس سے کسی کو نجات مِل سکتی تھی تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔

3- احمد اور حکیم ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے دفن کے بعد بہت دیر تک سُبحَانَ اللہ کہا اور پھر اللہ اکبر کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس صالح انسان کی قبر تنگ ہو گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے کشادہ کر دی۔

4- سعید بن منصور، حکیم ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اگر کوئی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عذابِ قبر سے بچ سکتا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے۔ لیکن قبر نے ان کو بھی دَبایا، اور پھر چھوڑ دیا۔

5- نسائی اور بیہقی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا: یہ وہ ہیں کہ عرشِ الٰہی ان کیلئے حرکت میں آ گیا اور جنت کے دروازے کُھل گئے اور ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے۔ پھر قبر نے ان کو دَبایا اور چھوڑ دیا۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عرش ان کی رُوح کی آمد میں خوش ہوا اور حرکت کرنے لگا۔ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہ کثرت احادیث متعدد روایات سے تقریباً اسی مضمون کی ہیں۔

6- حکیم ترمذی اور بیہقی نے ابن اسحٰق کی سند سے روایت کی کہ مجھ سے اسید بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے کسی سے دریافت کیا گیا کہ اس سلسلہ میں (عذابِ قبر) تم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کونسا قول یاد ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہم کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیشاب کی چھینٹوں میں بچنے سے کچھ کوتاہی کرتے تھے۔ (یعنی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ)

7- طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ زینب رضی اللہ عنہا بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو ہم ان کے جنازے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی غمگین تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر قبر پر بیٹھ کر آسمان کی جانب دیکھنے لگے، پھر قبر سے اُتر آئے غم اور زیادہ ہو گیا، پھر تھوڑی دیر بعد غم ختم ہو گیا اور تبسم فرمانے لگے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ میں قبر کے دَبانے کو یاد کر رہا تھا اور زینب کی کمزوری کو، یہ بات مجھ پر دشوار گزری تو پہلے خدا کی بارگاہ میں دعا کی کہ قبر کے دَبانے میں کمی کر دی جائے۔ تو دعا مقبول ہوئی لیکن پھر بھی قبر نے زینب رضی اللہ عنہا کو اِتنا دبایا کہ اس کے دَبانے کی آواز کو اِنس و جنّ کے علاوہ ہر چیز نے سُنا۔

8- طبرانی نے سندِ صحیح سے ابولیّوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک بچہ دفن کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر قبر کے دَبانے سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ طبرانی نے ''اوسط'' میں بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

9- نہاد بن سری نے ''زہد'' میں ابن ابی مُلیکہ سے روایت کی کہ قبر کے دَبانے سے کوئی نہ بچا، حتیٰ کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی کہ جس کا ایک رُومال بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

10- علی بن معید نے ''کتاب الطاعۃ والعصیان'' میں ایک شخص سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا تو ایک بچے کا جنازہ گزرا۔ آپ رونے لگیں۔ میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ فرمایا کہ اس بچے پر قبر کے دبانے سے شفقت کرتے ہوئے۔

11- عمر بن ابی شیبہ نے ''کتاب المدینہ'' میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کے دَبانے سے کسی نے نجات نہ پائی مگر فاطمہ بنت اسد نے۔ تو عرض کی گئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے قاسم نے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔ اور نہ ابراہیم نے۔ (یہ چھوٹے تھے)

12- ابنِ عساکر اور ابن ابی الدنیا نے عبدُ المجید بن عبدالعزیز سے روایت کی کہ عبدالعزیز نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافع کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو وہ رونے لگے۔ تو ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں سعد رضی اللہ عنہ اور قبر کے دَبانے کو یاد کر کے روتا ہوں۔

13- سیوطی نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھ کر کہا کہ انبیاء (علیہم السلام) پر قبر کا دَبانا نہیں ہوتا۔

14- ابوالقاسم سعدی نے ''کتاب الرّوح'' میں کہا کہ، قبر کے دَبانے سے نہ اچھے محفوظ رہیں گے اور نہ بُرے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ کافر پر یہ حالت ہمیشہ رہے گی اور مسلمان کو ابتداء میں قبر دَبائے گی اور پھر فراخ ہو جائے گی۔ اور قبر کے دَبانے سے مُراد یہ ہے کہ اس کے دونوں کنارے آپس میں مِل جائیں گے۔

15- حکیم ترمذی فرماتے ہیں کہ قبر کا دَبانا اِس لئے ہوتا ہے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، اس سے کوئی نہ کوئی خطا ضرور ہوتی ہے، تو یہ قبر کا دَبانا اس کی جزاء میں ہے، اس کے بعد خدا کی رحمت آجاتی ہے۔ چنانچہ سعد رضی اللہ عنہ پیشاب کے بارے میں کوتاہی کرتے تھے لیکن انبیاء علیہم السلام کیلئے قبر کے دَبانے کا ہم کو علم نہیں اور نہ ہی ان سے سوال کا کچھ علم ہے کیونکہ وہ معصوم ہیں۔

ا۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی دلیل شرعی ان کیلئے ضغطۂ قبر کے نہ ہونے اور سوال کے نہ ہونے پر قائم نہیں اور نہ عقل کا تقاضا ہے کہ یہ دونوں ہوں کیوں کہ وہ معصوم ہیں۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

16- سبکی نے ''بحر الکلام'' میں فرمایا کہ اطاعت گزار مومن کیلئے عذابِ قبر نہ ہوگا لیکن قبر کا دَبانا ہوگا، چنانچہ وہ اس کی ہَولناکی کو پائے گا، کیونکہ اس نے اللہ کی نعمتوں کا شکر اَدا نہ کیا۔

17- ابن ابی الدنیا نے محمد تیمی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ، قبر کے دَبانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ اسی سے پیدا ہوئے اور اَب ایک عرصۂ دراز تک اس سے غائب ہونے کے بعد پھر ملے ہیں تو وہ ان کو بالکل اِس طرح دبائے گی جیسے ماں اپنے مدّت کے چھوٹے بچے کو دَباتی ہے تو جو خدا کا فرماں بردار ہوتا ہے اس کو بہ طور محبت دَباتی ہے اور جو نافرمان ہوتا ہے اُسے بہ طور ناراضگی دَباتی ہے۔

18- بیہقی، ابن مندہ، دیلمی اور ابن نجار نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جب سے آپ ﷺ نے منکر نکیر کی آواز اور قبر کے دَبانے کا ذکر کیا ہے، مجھے کسی چیز میں لذّت نہیں آتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اَے عائشہ! رضی اللہ عنہا منکر نکیر کی آواز مومنین کے کانوں میں ایسے ہے جیسے اِثمد کا سرمہ آنکھوں میں اور قبر کا دَبانا ان کیلئے ایسا ہے جیسا ماں اپنے اس بچّے کا سر دَباتی ہے جس کے سر میں دَرد ہو۔ لیکن وہ لوگ جو اللہ کے بارے میں شک کرتے ہیں ان کیلئے ہلاکت ہو قبر اُن کو ایسے کچلے گی جیسے پتھر انڈے کو۔

19- بعض علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان کے گناہ دس چیزوں سے معاف ہوتے ہیں: (۱) توبہ کرے اور توبہ قبول ہو۔ (۲) استغفار کرے اور مغفرت ہوجائے۔ (۳) نیکیاں کرے کہ بدیاں اُن سے مٹ جائیں۔ (۴) دُنیاوی مصائب آئیں کہ اُخروی مصائب ختم ہوں۔ (۵) برزخ کا عذاب ہو اور گناہ مِٹ جائیں۔ (۶) اس کے مسلمان بھائی اس کیلئے دعائے مغفرت کریں۔ (۷) اپنے اعمال کے ثواب کا بدلہ کریں جس سے اس کو نفع ہو۔ (۸) میدانِ قیامت میں اس پر ایسی ہَولناکی ہو کہ اس کے گناہ مِٹ جائیں۔ (۹) یا اُس کو نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور (۱۰) خدا تعالیٰ کی رحمت نصیب ہو۔

20- ابونعیم نے ''حلیہ'' میں عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنی مَرَضُ المَوت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① پڑھ لی وہ قبر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے دَبانے سے محفوظ ہوا اور ملائکہ اُسے اپنے پروں پر اُٹھ کر پُل صراط سے پار کرادیں گے۔

21- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں ولید بن عمر بن وساج سے روایت کی کہ سب سے پہلے انسان کو اپنے پیر کے پاس حرکت معلوم ہوتی ہے تو وہ دریافت کرتا ہے کہ تو کون ہے؟ جواب آتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں۔

22- ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ قبر میں میّت کے پاس سب سے پہلے اس کے اعمال آتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو قوتِ گویائی عطا فرماتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اَے قبر کے گڑھے میں تنہا ٹھہرنے والے بندے! آج تیرے رشتہ دار اور دوست ختم ہوئے، اَب ہمارے سوا تیرا مونس وغمگسار کوئی نہیں۔

23- ابن ابی الدنیا نے عطاء بن یسار سے روایت کی کہ جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا عمل آکر اس کی بائیں ران کو حرکت دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تیرا عمل ہوں۔ مُردہ پوچھتا ہے کہ میرے اہل وعیال کہاں ہیں؟ اور میری نعمتیں کہاں ہیں؟ تو عمل کہتا ہے کہ یہ سب تیری پیٹھ پیچھے رہ گئے اور سوائے میرے تیری قبر میں کوئی نہ آیا۔ احمد بن ابی حواری کہتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم بن فضل نے بیان کیا۔ انہوں نے ابوالملیح سے روایت کی کہ جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ تمام چیزیں اس کو ڈرانے کیلئے آجاتی ہیں جن سے وہ دنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ سے نہ ڈرتا تھا۔

قبر کا مُردے سے خطاب

1- ترمذی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی (اور اسے حَسَن کہا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کا ذکر بہ کثرت کیا کرو۔ کیونکہ قبر ہر روز کلام کرتی ہے کہ میں تنہائی اور مسافری کا گھر ہوں، میں کیڑوں اور مٹی کا گھر ہوں۔ اور جب مومن مدفون ہوجاتا ہے تو قبر مرحبا کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تو میری پشت پر چلنے والوں میں سب سے زائد محبوب تھا اور اب تو مجھ میں سما گیا ہے۔ تو اَب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھ لے گا۔ پھر وہ قبر اس کیلئے حدِ نگاہ تک فراخ ہوجاتی ہے اور اس کیلئے جنت سے ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جب فاجر وکافر انسان مدفون ہوتا ہے۔ تو قبر ناراضگی کا اظہار کرتی ہے، اور کہتی ہے کہ تو میری پشت پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چلنے والوں میں میرے نزدیک سب سے بُرا تھا اور اَب تو مجھ میں سما گیا تو اَب تو میرا برتاؤ اپنے ساتھ دیکھ لے گا۔ تو اب وہ قبر اس پر بند ہو جاتی ہے اور اسکی پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف نکل جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی بعض اُنگلیوں کو بعض میں ڈال کر عملی طور پر وہ منظر دکھایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ستّر اژدہے مقرر فرما دیتا ہے ان میں سے اگر کوئی ایک بھی زمین پر ایک پھنکار مار دے تو وہ کبھی سبزہ نہ اُگائے۔ اَیسے اژدہے اُسے کاٹتے ہیں یہاں تک کہ روزِ حساب آجاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنّم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

2- طبرانی نے ''اوسط'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ جب یہ بہ زبانِ فصیح پکار کر کہے گی کہ اَے انسان! تو نے مجھ کو کیوں کر بُھلا دیا ہر شخص کیلئے میں تنہائی، مسافری، وحشت اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، سوائے اس شخص کے جس کیلئے اللہ تعالیٰ مجھے فراخ کر دے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قبر جنّت کے باغوں میں ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں ایک گڑھا۔

3- ابن ابی الدنیا، حکیم ترمذی، ابو یعلیٰ، ابو احمد اور حاکم نے ''کُنیٰ'' میں، اور طبرانی نے ''کبیر'' میں، اور ابو نعیم نے ابو الحجاج ثمالی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھا جائے گا تو قبر کہے گی کہ کیا تو نہیں جانتا کہ خرابی ہو تیرے لئے میں فتنہ، تاریکی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ اے انسان! تو میرے پاس سے اکڑتا ہوا گزرتا تھا۔ اگر نیک ہوگا تو قبر میں جواب دینے والا فرشتہ جواب دے گا کہ اگر یہ مردہ نیکی کا حکم کرنے والا اور بُرائی سے روکنے والا ہو تو کیا ہوگا؟ قبر کہے گی کہ تب تو میں اس کیلئے سرسبز ہو جاؤں گی اور جسم اس کا منور ہو جائے گا اور اس کی روح بارگاہِ ایزدی میں چلی جائے گی۔

4- ابن مندہ نے ''کتاب الارواح'' میں بسندِ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کی مَوت کا وقت ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اچھی صورت اور خوشبو میں مہکتا ہوا آتا ہے اور اس کی روح قبض کرنے کے بعد بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پاس دو فرشتے جنت کی خوشبو اور کفن لاتے ہیں اور اس سے کچھ دُور بیٹھ جاتے ہیں، پس ملک الموت اس کی رُوح نکالتا ہے۔ جونہی وہ روح ملک الموت کے پاس آتی ہے جلدی سے وہ دونوں فرشتے اس کو لے لیتے ہیں اور اس کو جنت کی خوشبو اور کفن میں رکھ کر جنّت کی طرف لے جاتے ہیں، تو اس کیلئے آسمان کے دَروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آسمان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور وہ اس کا اچھا نام لے کر کہتے ہیں یہ خوشبودار روح کس کی ہے۔ تو بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں بندے کی روح ہے۔ اب وہ جس آسمان پر بھی گزرتے ہیں وہاں کے مقرب فرشتے ان کے ہمراہ ہو لیتے ہیں۔ جا کر اسے عرشِ الٰہی کے نیچے خدا تعالیٰ کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے اعمال عِلّیُون سے نکالے جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ کر کے فرماتا ہے کہ گواہ رہو، میں نے اِس عمل والے کی مغفرت فرما دی اور اس کی کتابِ اعمال کو مُہر لگا کر علّیون میں رکھ دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی رُوح کو زمین کی طرف واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں ان کو اسی مٹی سے اُٹھاؤں گا۔ پس جب مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے کہ جب تو میری پیٹھ پر چلتا تھا تو تُو میرے نزدیک پسندیدہ تھا، اب جب کہ تو میرے پیٹ میں آ گیا ہے تو کیا حال ہوگا۔ اَب میں تجھے بتاتی ہوں کہ میں تیرے ساتھ کیا کرنے والی ہوں۔ تو اس کیلئے اس کی قبر حدِّ نگاہ تک فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے پیر کے پاس ایک دروازہ جنت کی طرف کھول دیا جاتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تیار کیا ہے اُسے دیکھ! اور ایک دروازہ سر کی جانب کھول دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اَب وہ دیکھو جو اللہ نے تم سے ٹال دیا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اَب ٹھنڈی آنکھوں سے سو جا۔ لیکن اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز یہ ہوتی ہے کہ قیامت جلد قائم ہو جائے۔

5- ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن عبید سے روایت کی کہ جب مُردے کے ساتھ آنے والے چلتے ہیں تو مردہ بیٹھ کر ان کے قدموں کی آواز سنتا ہے اور اس سے اس کی قبر سے پہلے کوئی ہم کلام نہیں ہوتا۔ قبر کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! کیا تو نے میرے حالات نہ سُنے تھے کیا تو میری تنگی، بدبو، ہَولناکی اور کیڑوں سے نہ ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تو نے کیا تیاری کی؟

6- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انسان جب قبر میں رکھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کہ آیا تجھے پتہ نہ چلا تھا کہ، میں تاریکی، تنہائی اور خوف کا گھر ہوں؟ اے ابنِ آدم! تو میرے اردگرد چلنے کے باوجود کس چیز پر اِتراتا تھا پس اگر مردہ مومن ہوتا ہے تو اس کی قبر میں وسعت کی جاتی ہے اور اس کے نفس کو آسمان پر پہنچا دیا جاتا ہے۔

7- ابن ابی الدنیا نے یزید بن شجرہ سے روایت کی کہ قبر فاجر و کافر سے کہے گی کہ کیا تو نے میری تاریکی، میری وحشت، تنہائی، تنگی اور غم کو یاد نہ کیا۔

8- ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کی کہ قبر مُردے سے کہتی ہے کہ اگر تو اپنی زندگی میں خدا کا مطیع و فرماں بردار تھا۔ تو آج میں تجھ پر رحمت کروں گی اور اگر نافرمان تھا تو میں تیرے لئے عذاب ہوں، میں وہ گھر ہوں کہ جو مجھ میں اطاعت گزار ہو کر داخل ہوا تو وہ مجھ سے خوش ہو کر نکلے گا اور جو نافرمان و گنہگار تھا، وہ مجھ سے تباہ حال نکلے گا۔

9- ابن ابی الدنیا نے جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ قبر کی ایک زبان ہے جس سے وہ کہتی ہے کہ اے انسان! تو نے مجھ کو کیسے بُھلا دیا، کیا تو میرے بارے میں نہ جانتا تھا کہ میں وحشت، غربت، کیڑوں اور تنگیوں کا گھر ہوں۔

10- ابوبکر بن عبدالعزیز بن جعفر فقیہہ حنبلی ''کتاب المشانی فی الفقہہ'' میں فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم شیرازی نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی سند سے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شرکت کی، قبرستان پہنچ کر معلوم ہوا کہ قبر ابھی تک نہیں کھدی ہے۔ تو ہم آپ کے ساتھ قبر کے گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ جب مردے کو قبر میں رکھ کر اینٹیں برابر کر دی جاتی ہیں تو قبر کہتی ہے کہ اے مُردے! کیا تجھ کو پتہ نہ تھا کہ میں غربت، تنہائی اور کیڑوں کا مسکن ہوں؟ تو تو نے کیا تیار کیا ہے؟ بیہقی نے ''شعب'' میں، اور دیلمی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِسی قسم کی روایات بیان کی ہیں۔

11- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں، اور ابن مندہ نے عمر بن ذر سے روایت کی کہ جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس کو پکار کر کہتی ہے کہ فرمانبردار ہے یا نافرمان ہے۔ اگر وہ نیک ہوتا ہے تو قبر کے گوشے سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے کہ ''اے قبر! تو اس پر سرسبز و شاداب ہو جا اور اس کیلئے رحمت بن جا۔ کیونکہ یہ اللہ کا سب سے اچھا بندہ تھا اور اب یہ کرامت و شرافت کا مستحق ہے''۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

12- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں محمد بن صبیح سے روایت کی کہ جب مُردے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کو عذاب ہوتا ہے تو اس کے مُردے پڑوسی اس کو پکار کر کہتے ہیں کہ اے دنیا سے آنے والے! کیا تو نے ہم سے نصیحت حاصل نہ کی، کیا تو نے نہ دیکھا کہ ہمارے اعمال کیسے ختم ہوئے اور تجھے عمل کرنے کی گنجائش تھی، لیکن تو نے وقت ضائع کیا۔ قبر کے گوشے سے اسے پکار کر کہتے ہیں کہ اے زمین پر اترا کر چلنے والے کیا تو نے مَرنے والوں سے عبرت حاصل نہ کی؟ کیا تو نے نہ دیکھا کہ کس طرح تیرے رشتہ داروں کو لوگ اُٹھا کر قبر تک لے گئے۔

13- بیہقی نے ''شعبُ الایمان'' میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: کہ کیا میں تم کو دو دِنوں اور دو راتوں کی خبر نہ دوں؟ ایک دن تو وہ جب ''بشیر'' تمہارے پاس آئے۔ یا تو اللہ کی رضامندی اور یا اس کی ناراضی کا پیغام لے کر، اور دوسرا دن وہ جب کہ تم بارگاہِ خداوندی میں کھڑے ہونگے اور تمہارا نامۂ اعمال تمہارے ہاتھ میں دیا جائے گا یا دائیں ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں۔ ایک رات وہ جب میّت اپنی قبر میں پہلی رات گزارے گی، یہ رات وہ ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی رات کبھی نہ آئی ہوگی اور ایک رات وہ کہ جس کی صبح قیامت قائم ہوگی کہ اُس کے بعد کوئی رات نہ ہوگی۔

فِتنۂ قبر اور فرشتوں کے سُوال کا بیان

اس سلسلہ میں احادیث متواترہ موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل اصحاب (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے ان احادیث کی تائید وتقویت ہوتی ہے: انس، براء، تمیم داری، بشیر بن کمال، ثوبان، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، حذیفہ، ضمرہ بن حبیب، ابن عباس، ابن عمر، ابنِ مسعود، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابورافع، ابوسعید خدری، ابوقتادہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ، اسماء اور عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

1- شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ جب مُردے کو قبر میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ مُردہ ان کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے۔ پھر دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا اس مقدّس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تم ہی لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا؟ تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے جنّت عطا کی ہے تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر ستّر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اُس کو سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے۔ پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں تو کچھ نہیں جانتا جو لوگ کہتے تھے، میں وہی کہتا تھا۔ یہ سن کر فرشتے اُسے جواب دیتے ہیں کہ تجھے تو کچھ خبر ہی نہیں۔ پھر اُسے لوہے کے ہتھوڑوں سے ایسی مار پڑتی ہے جس کو اِنس و جِنّ کے علاوہ سب ہی سُنتے ہیں۔ احمد رحمۃ اللہ علیہ و ابوداؤد نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

2- دیلمی نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ منکر و نکیر میت کی قبر میں داخل ہو کر اس کو بٹھاتے ہیں۔ تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس سے دریافت کرتے ہیں کہ مَنْ رَّبُّكَ تو وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ پھر پوچھتے ہیں مَنْ نَبِيُّكَ وہ کہتا ہے: محمد ﷺ پھر پوچھتے ہیں کہ مَنْ اِمَامُكَ (تیرا امام کون ہے) وہ کہتا ہے: قُرآنْ۔ پھر وہ اس کی قبر میں فراخی پیدا کرتے ہیں۔ پھر یہی سوالات کافر سے کئے جاتے ہیں لیکن وہ سوال کے جواب میں لَا اَدْرِیْ (یعنی میں نہیں جانتا) کہتا ہے تو وہ اس کو ایسی مار مارتے ہیں کہ جس سے شعلے نکل کر تمام قبر کو روشنی سے بھر دیتے ہیں اور قبر میں اس پر ایسی تنگی ہوتی ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

3- بزار و طبرانی نے بشیر بن کمال سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ کمال سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ بنو معاویہ میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صلح کرانے کو تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر "لَا دَرَیْتَ" (یعنی تو کچھ نہ جانے) تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس قبر والے سے میرے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ "لَا ادری"۔

4- ابونعیم نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب مومن مرجاتا ہے تو نماز اس کے سر کی طرف، صدقہ دائیں طرف اور روزہ سینہ کی طرف ہوتا ہے۔

5- احمد و طبرانی و بیہقی نے اور ابن ابی الدنیا نے حدیثِ قبر میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مزید روایت کی کہ مومن کو جب بتایا جاتا ہے کہ اللہ نے تیرے لئے بجائے جہنم کے جنت کر دی ہے تو وہ خوشی سے کہتا ہے کہ مجھے اجازت دو تا کہ میں اپنے گھر والوں کو بتا کر آجاؤں۔ لیکن فرشتے اس کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہیں ٹھہرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اور کافر کو بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے بجائے جنت کے جہنم کا حکم کر دیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جس حالت پر دنیا سے گیا ہے اسی پر اُٹھے گا۔ مومن ایمان پر اور منافق اپنے نفاق پر۔

6- ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا اور ابن عاصم نے ''السنۃ'' میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مومن کو اس کی قبر میں داخل کیا جائے گا، تو اس کو سورج کی ایسی روشنی نظر آئے گی جیسی کہ غروب کے وقت ہوتی ہے۔ تو وہ مُردہ آنکھیں مسلتا ہوا کہے گا کہ مجھ کو چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھوں۔

7- ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ انسان کو پتہ نہیں کہ اس کیلئے کونسی چیز کو پیدا کیا۔ جب اللہ تعالیٰ انسان کو پیدا فرمانے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے کہ اس کا رزق لکھو، اس کے نشاناتِ قدم لکھو، اس کی موت لکھو، اس کی نیک بختی یا بد بختی لکھو۔ پھر ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اس کو محفوظ کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی نیکیاں اور بُرائیاں لکھتے ہیں۔ اَب جبکہ اس کی مَوت کا وقت آتا ہے تو یہ دو فرشتے اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور ملک الموت تشریف لاتے ہیں جو اس کی روح قبض کرتے ہیں پھر جب اس شخص کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس کی روح ملک الموت واپس کر دیتے ہیں اور اب قبر والے فرشتے آ کر اس سے سوالات کرتے ہیں اور امتحان لیتے ہیں۔ پھر جب قیامت ہوگی تو نیکیوں کا فرشتہ اُترے گا اور اس کے ہمراہ برائیوں کا بھی۔ پھر وہ اس کی گردن سے بندھی ہوئی کتاب کو کھولتے ہیں۔ ایک کا نام سائق (یعنی ہنکانے والا) ہے اور دوسرے کا شہید (یعنی گواہ)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سامنے بہت بڑا معاملہ درپیش ہے کہ جس کی تم طاقت (یعنی بغیر تائیدِ الٰہی کے) نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہو۔

8- ابونعیم نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کی کہ قبر میں آزمانے والے تین ہیں۔ أنکر، نَاکُور اور رومان۔

9- ابن لال اور ابن جوزی نے ''موضوعات'' میں ضمرہ بن حبیب سے مرفوعاً روایت کی کہ قبر میں آزمائش کرنے والے چار ہیں: مُنکر، نَکِیر، ناکور اور ان کے سردار رُوْمَان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔ شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا قبر میں کوئی فرشتہ میّت کا امتحان لینے کے واسطے آتا ہے جس کا نام رُوْمَانْ ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہاں یہ ایک ضعیف حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

10- ابن ابی الدنیا نے ''تہجّد'' میں اور ابن الفریس نے ''فضائل القرآن'' میں اور حمید بن نجویہ نے ''فضائل الاعمال'' میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب تم رات کو قرآن پڑھو تو بلند آواز سے پڑھو کیونکہ اس سے شیاطین اور سرکش جنّ بھاگ جاتے ہیں۔ اور ہَوا میں رہنے والے فرشتے نیز گھر کے رہنے والے سنتے ہیں، نیز جب کوئی قرآن نماز میں پڑھتا ہے تو لوگ اس کو دیکھ کر نماز پڑھتے ہیں اور گھر والے بھی پڑھتے ہیں۔ جب یہ رات گزر جاتی ہے تو یہ رات اگلی رات کو وصیّت کر دیتی ہے کہ اس عبادت گزار بندے کو اسی طرح رات کو جگا دینا اور اس کیلئے تو آسان ہو جانا۔ پھر جب مَوت کا وقت آتا ہے تو قرآن اس کے سر کے پاس آ کر ٹھہر جاتا ہے۔ جب لوگ اُسے غسل دے کر فارغ ہوتے ہیں۔ تو قرآن اس کے سینہ اور کفن میں داخل ہو جاتا ہے اور جب قبر میں اُس کے پاس مُنکر نکیر آتے ہیں تو قرآن بندے اور اُن کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ تو درمیان سے ہَٹ جا۔ ہم اُس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں تو قرآن کہتا ہے کہ بخدا میں اِس شخص کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ یہ جنت میں داخل نہیں ہوتا۔ تو اگر تم کو اُس کے بارے میں کچھ حکم دیا گیا ہے تو تم اُسے پورا کرو۔ پھر قرآن مُردے کی طرف دیکھ کر کہتا ہے کہ تو نے مجھے دیکھ کر پہچانا یا نہیں پہچانا؟ وہ کہے گا کہ نہیں۔ قرآن کہے گا کہ میں قرآن ہوں جو تجھ کو رات بھر بیدار رکھتا تھا اور دن میں پیاسا رکھتا، نفسانی خواہشات سے منع کرتا۔ خواہ وہ آنکھ کی ہوں یا کان کی تو اَب تو مجھے سب سے بہتر دوست اور سچا بھائی پائے گا۔ تو اب تو بشارت سُن کہ تجھ سے مُنکر نکیر کا سوال نہ ہوگا۔ پھر منکر نکیر اس کے پاس سے اُٹھ جاتے ہیں اور قرآن خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور اس مُردے کیلئے بچھونا اور چادر طلب کر کے لاتا ہے، جنّت کے قندیل اور یاسمین کے پھول ایک ہزار مقرّب فرشتے اُٹھا کر لاتے ہیں لیکن قرآن اُن سے پہلے قبر میں پہنچتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تو میرے بعد وحشت زدہ تو نہ ہوا؟ میں تو صرف اِس لئے بارگاہِ ایزدی میں پہنچا تھا کہ اس سے بستر اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چادر اور چراغ کی سفارش کروں۔ اَب یہ تمام چیزیں لے کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر فرشتے آ کر اس کا بستر کرتے ہیں، چادر قدموں کے نیچے رکھتے ہیں اور یاسمین کے پھول سینے کے پاس۔ وہ شخص ان کو قیامِ قیامت تک سونگھتا رہے گا۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس ہر روز ایک یا دو مرتبہ آتا ہے اور ان کیلئے سربلندی اور بھلائی کی دُعا کرتا ہے۔ اگر اس کی اَولاد میں سے کوئی قرآن حفظ کرتا ہے تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی بُرا ہو جاتا ہے تو وہ اس پر افسوس کرتا ہے اور روتا ہے اور یہ طرزِ عمل صُور پھونکے جانے تک ہوگا۔ حافظ ابو موسیٰ مدنی کہتے ہیں کہ یہ خبر حسن ہے، اس کو احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابو خثیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

11- بیہقی نے کتاب ''عذاب القبر'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہ! بتاؤ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا کہ جب تمہارے لئے تین ہاتھ اور ایک بالشت لمبا اور ایک ہاتھ ایک بالشت چوڑا گڑھا کھودا جائے گا، پھر تمہارے پاس منکر نکیر سیاہ شکل والے اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوئے آئیں گے۔ ان کی آوازیں کڑک دار بجلی کی مانند ہوں گی اور نگاہیں خیرہ کر دینے والی بجلی کی طرح۔ وہ زمین کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھ کو بٹھائیں گے اور ڈرائیں گے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں اس وقت بھی اِسی حالت (یعنی ایمان وتقویٰ کی حالت پر) ہوؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ تو انہوں نے عرض کی کہ تب تو میں بہ حکمِ خدا تعالیٰ ان کو کافی ہو جاؤں گا۔ (پھر اصل کتاب میں دو حدیثیں منکر نکیر کے متعلق مکرر ہیں)۔

12- ابن ابی حاتم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب مومن کی مَوت کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اس کو سلام کر کے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور جب وہ مر جاتا ہے تو اس کے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں اور لوگوں کے ہمراہ اس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں اور جب اسے قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رَب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ''۔ پھر پوچھتے ہیں کہ رسول کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیری گواہی کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"۔ اور یہی مقصد ہے اِس آیت کریمہ کا کہ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ ثابت رکھے گا ایمان والوں کو ثابت قول پر۔

گویا دنیا کی شہادت آخرت میں بھی یاد رہے گی۔

پھر حدِ نگاہ تک اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کو کسی سوال کا جواب نہ آئے گا۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ:

وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے گا ظالموں کو۔

13- جویبر نے اپنی تفسیر میں ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہم ایک انصاری کے جنازہ میں شریک ہوئے، جب قبرستان پہنچے تو اس وقت تک قبر نہ کھودی گئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف فرما ہو گئے اور لوگ بھی بیٹھ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین کی طرف دیکھنے لگے اور چھوٹی لکڑی سے کُریدنے لگے پھر نظرِ مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر تین مرتبہ فرمایا کہ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: میں عذابِ قبر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرمایا کہ جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت آتے ہیں اور سر کی جانب بیٹھ جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے جنّتی تحفے تحائف لے کر، نیز جنتی خوشبوئیں لے کر حاضر ہوتے ہیں اور بہشتی لباس لاتے ہیں پھر صف بستہ حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت بشارت کی ابتدا کرتے ہیں اور ان کے بعد تمام فرشتے بشارت سناتے ہیں تو اس کی رُوح اس طرح بہہ جاتی ہے جس طرح کہ قطرہ مشکیزہ سے۔ اَب جونہی ملک الموت اس کی روح نکالتے ہیں وہ فرشتے عَلَی الْفَوْر اس کی رُوح لے کر اُن جنتی تحفوں کے درمیان رکھ لیتے ہیں، اُس کی خوشبو اتنی مہکتی ہے کہ زمین و آسمان کی فضائیں مہک جاتی ہیں، تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو زمین کے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں مومن کے قفس کی خوشبو ہے جس کا آج انتقال ہوا ہے۔ تو فرشتے اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ فرشتے جب اس کو آسمان کے دروازوں پر لے جاتے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دَروازے کھلتے ہیں ہر دروازہ مشتاق ہوتا ہے کہ یہ اس سے داخل ہو، حتیٰ کہ یہ اپنے اعمال کے دروازے سے داخل ہوتا ہے تو وہ دروازہ روتا ہے، وہ جس دروازہ سے گزرتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ کیا ہی خوشبودار ہے یہ نفس، جس نے اپنے رب کے فرامین کو قبول کیا۔ حتیٰ کہ وہ سِدرَۃ المنتہیٰ تک پہنچتے ہیں تو ملک الموت اور وہ فرشتے جو اس کی روح قبض کرتے وقت موجود تھے، کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم نے فلاں بن فلاں کی روح قبض کی ہے (حالانکہ وہ اچھی طرح جاننے والا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو زمین کی طرف واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان کو اسی سے پیدا کیا اور اُسی میں مِلاؤں گا اور دوسری مرتبہ اسی سے اُٹھاؤں گا۔ وہ مردہ لوگوں کی جوتیوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز تک سُنتا ہے اور جب لوگ اس کو دَفنا کر واپس چلتے ہیں تو اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں، دو رحمت کے فرشتے اور ایک عذاب کا فرشتہ۔ لیکن اس کے نیک اعمال اس کو گھیر لیتے ہیں۔ نماز پیروں کے پاس ہوتی ہے روزہ سینہ کے پاس ہوتا ہے، زکوٰۃ دائیں طرف اور صدقہ بائیں طرف، نیکی اور خوش خلقی اس کے سینے میں، تو جس طرف سے بھی عذاب کا فرشتہ آتا ہے اسی طرف کا عمل اُسے بھگا دیتا ہے۔ تب وہ ایک اتنا بڑا ہتھوڑا لے کر کھڑا ہوتا ہے کہ اگر تمام اہلِ مِنیٰ مل کر بھی اسے اٹھانے کی کوشش کریں تو نہ اُٹھا سکیں۔ پھر وہ کہتا ہے کہ، اَے نیک بندے! اگر تیرا نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ تجھے نہ گھیر لیتا تو میں یہ ہتھوڑا تجھ کو مارتا اور اُس مار سے تیری قبر سے آگ بھر جاتی، اَے رحمت کے فرشتو! یہ تمہارے لئے ہے اور تم اس کو لے جاسکتے ہو۔ پھر عذاب کا فرشتہ واپس چلا جاتا ہے اور وہ فرشتے آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وَلی کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ کیونکہ وہ سخت ہَولناکی سے گزر کر آرہا ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رَب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ اسلام۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ پھر پوچھتے کہ تیرا عِلم کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی یہ سوالات قدرے درشت لہجے میں ہوتے ہیں اور یہی مومن کیلئے قبر کی آزمائش ہے۔ پھر آسمان سے ندا دی جاتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کیلئے جنت کا فرش بچھاؤ اور جنت کے کپڑے پہناؤ، اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جنتی خوشبوئیں لگاؤ اور حدِ نگاہ تک اس کی قبر میں وسعت کرو اور جنت کا ایک دروازہ قدموں کی طرف اور دوسرا سر کی طرف کھول دو۔ اور پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اَب اس طرح سو جا جس طرح کہ دولہن اپنے حجلۂ عروسی میں سوتی ہے تجھے عذابِ قبر کا ذائقہ تک نہ ملے گا۔ وہ کہے گا کہ اَے اللہ! قیامت قائم فرمادے تا کہ میں اپنے اہل وعیال میں چلا جاؤں اور تیری عطا کردہ نعمتوں کو حاصل کرلوں۔ تو وہ قیامت ہی کے سفید چہرے میں اٹھایا جائے گا۔

14- بیہقی نے ''زہد'' میں اور ابن عساکر نے سندِ منقطع سے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ اے بھائی! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ موت تمہارے سامنے بھی کب آجائے، خواہ صبح کو یا شام کو، رات کو یا دن کو، پھر قبر اور وہ نکلنے کی جگہ ہے، اور منکر نکیر اور پھر قیامت جس میں باطل پرستوں کو جمع کیا جائے گا۔

15- دیلمی نے ''فردوس'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللّٰهُ رَبُّنَا، اَلْاِسْلَامُ دِيْنُنَا، مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا۔ کیونکہ یہ سوالات قبر میں کئے جائیں گے۔

16- احمد، طبرانی اور ابن عدی نے بہ سندِ صحیح روایت کی اور ابن ابی الدنیا اور آجری نے شریعت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا قیامت کے دن ہماری عقلیں واپس کردی جائیں گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں، بالکل اسی طرح جس طرح آج کل ہیں۔

17- ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے کے ہمراہ قبرستان پہنچے تو ایک مردہ دفن کیا جارہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت وثبات کرو کیونکہ اس سے اب سوال کیا جائے گا۔

18- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے وصیت کی کہ جب تم مجھ کو دفن کرو تو مجھ پر مٹی ڈال کر اتنی دیر ٹھہرنا کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کردیا جاتا ہے، تا کہ مجھے اُنس حاصل ہو اور میں رب کے فرشتوں کو جواب دے سکوں۔

19- بزار نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں قرآن شریف پڑھا جاتا ہے اس پر نور کا ایک خیمہ ہوتا ہے اس خیمے کے نور کو دیکھ کر فرشتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

راہیں معلوم کرتے ہیں۔ جیسے سمندر کی تاریکیوں میں سمندری مسافر اور چٹیل میدان کے اندھیروں میں خشکی کے مسافر ستاروں کو دیکھ کر راستہ پاتے ہیں۔ لیکن جب قرآن پڑھنے والا مرجاتا ہے تو وہ نور غائب ہوجاتا ہے اور فرشتے اس کو نہیں دیکھتے۔ تب ہر آسمان کے فرشتے اس کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جب بھی کوئی مسلمان قرآن پڑھ لیتا ہے اور پھر کسی رات میں کھڑے ہوکر نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے تو وہ رات آنے والی رات کو وصیّت کردیتی ہے کہ اس کو وقتِ مقررہ پر جگا دینا اور اس کیلئے آسان ہوجانا۔ جب وہ مرجاتا ہے تو لوگ تو اس کے کفن کی تیاری میں ہوتے ہیں۔ لیکن قرآن اچھی شکل میں اس کے سر کے پاس آکر ٹھہر جاتا ہے۔ پھر جب اسے کفن میں لپیٹ دیا جاتا ہے تو قرآن سینے کے پاس آجاتا ہے پھر جب اُسے قبر میں رکھ کر اس پر مٹی برابر کردی جاتی ہے۔ تو اس کے پاس منکر نکیر آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں مگر قرآن مُردے اور ان کے درمیان حائل ہوجاتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ایک طرف ہَٹ جا۔ قرآن کہتا ہے کہ کعبہ کے رَب کی قسم! ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ یہ میرا دوست اور خلیل ہے میں اسے بے مدد نہ چھوڑوں گا حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو۔ پھر قرآن صاحبِ قرآن کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں وہی قرآن ہوں جس کو تو باآوازِ بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ پڑھتا تھا اور مجھ سے محبت کرتا تھا تو میں اب تجھ سے محبت کرتا ہوں، اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ منکر نکیر کے سوال کے بعد تجھ پر نہ کوئی غم ہے اور نہ خوف۔ منکر نکیر سوال کرنے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں۔ اَب وہ مردہ ہوتا ہے اور قرآن۔ قرآن کہتا ہے کہ میں تیرے لئے نرم وآرام دہ بستر بچھاؤں گا اور حسین وجمیل چادر دوں گا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ تو رات بھر میرے لئے جاگتا اور دن بھر میرے لئے تھکا پھر قرآن پَل جھپکنے میں آسمان کی طرف روانہ ہوتا اور خدا سے یہ تمام چیزیں مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو یہ سب کچھ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ چھٹے آسمان کے ایک ہزار مقرّب فرشتے نازل ہوتے ہیں اور قرآن آکر اس شخص سے دریافت کرتا ہے کہ کیا تو اس عرصہ میں وحشت زدہ تو نہ ہوا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ اُٹھ جاؤ تاکہ ہم تمہارے لئے بستر کردیں اور اس کی قبر کو چار سو سال کی مسافت تک فراخ کردیا جاتا ہے۔ پھر اس کیلئے ایک ایسا گدا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بچھا دیا جاتا ہے جس کا اَستَر سبز ریشم کا ہے اور اس میں مشک بھری ہوئی ہے اور سَر اور پیروں کے پاس سُنْدُس اور اِستَبرق کے تکیے رکھ دیئے جاتے ہیں اور جنت کے نور کے دو چراغ اُس کے سَر اور پیروں کی طرف جلائے جاتے ہیں جو قیامت تک رَوشن رہیں گے ۔ پھر اُسے دائیں پہلو پر قبلہ رُو فرشتے لِٹا دیتے ہیں۔ پھر جنّت کی یاسمین کے پُھول اس پر چڑھا دیئے جاتے ہیں، اَب وہ اور قرآن قیامت تک ساتھ رہیں گے۔ قرآن دن رات اس کی خبر اس کے گھر والوں کو دیتا ہے اور قرآن اس کے ساتھ اِس طرح رہتا ہے جس طرح مہربان والد اپنے بچے کے ساتھ، اَب اگر اس کی اَولاد میں سے کسی نے قرآن پڑھ لیا ہے تو قرآن اس کو بشارت دیتا ہے اور اگر اس کی اولاد میں سے کوئی بُرا ہوتا ہے تو اس کیلئے اصلاح کی دُعا کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور سند میں انقطاع ہے۔

20- ابن مبارک نے ''زہد'' میں اور ابن شیبہ نے اور آجری نے ''شریعت'' میں، اور بیہقی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے اُن سے گزارش کی کہ مجھے ایک ایسا عِلم سکھایئے کہ جس سے آخرت میں اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ذرا یہ تصور کرو کہ جب تمہارے لئے زمین چار ہاتھ لمبی اور دو ہاتھ چوڑی جگہ ہوگی تو تیرے وہ گھر والے اور بھائی یہ کریں گے جو تیری جدائی کو ناپسند کرتے تھے وہ تجھے اس میں داخل کر کے اوپر سے اینٹیں ڈال دیں گے اور پھر بہت سی مٹی ڈال دیں گے۔ پھر تیرے پاس نیلی آنکھوں اور گھونگریالے بالوں والے دو فرشتے آئیں گے ان کا نام منکر نکیر ہے (پھر سوال و جواب کا ذکر ہے) تو اگر تو نے ٹھیک جواب دیا تو بخدا تو نجات پائے گا اور یہ محض اللہ کی طرف سے عطا کردہ ثابت قدمی سے ہوسکتا ہے اور اگر تو نے لَا اَدْرِیْ کہا تو تُو ناکام ہوا۔

21- احمد، بزار، ابن ابی الدنیا اور ابن ابی عاصم نے اپنی سند سے اور بیہقی نے بسندِ صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت اپنی قبروں میں آزمائش میں ڈالی جائے گی۔ جب انسان کو دفن کرنے والے اس کو دَفن کر کے رخصت ہو جاتے ہیں، تو ملک الموت اپنے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا لے کر آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا کہ اَشْھَدُ اَنْ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ فرشتہ یہ سُن کر کہے گا کہ تو نے یہ سچ کہا۔ پھر اس کے سامنے ایک دروازہ جہنم کا کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تو ایمان نہ لاتا تو تیرا ٹھکانہ یہ تھا، لیکن اب اس کے بجائے تیرا ٹھکانہ جنت میں کر دیا گیا ہے۔ وہ جنت کا دروازہ دیکھ کر اس کی طرف جائے گا تا کہ داخل ہو جائے تو اس سے کہا جائے گا کہ ابھی یہیں ٹھہرو۔ پھر اس کی قبر میں وسعت کر دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ شخص کافر یا منافق ہوگا تو اس سے دریافت کیا جائے گا، کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں تو کچھ نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے وہ میں بھی کہتا تھا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تو نے کچھ بھی نہ جانا اور تجھے ہدایت نہ ملی۔ پھر اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیرا ٹھکانہ یہ تھا لیکن اب چونکہ تو نے کفر کیا ہے اس لئے بجائے جنت کے تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔ پھر ایک دروازہ جہنم کی طرف کھول دیا جائے گا اور فرشتہ ایک گُرز اس زور سے اس کے مارے گا کہ انس و جن کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سُنے گی۔ جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے یہ فرمایا تو کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جب فرشتہ وہ گرز لے کر کھڑا ہوگا تو کون ہوگا کہ جس پر ہیبت طاری نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ ایمان لائے۔ اللہ ان کو ثابت قدم رکھے گا، قولِ ثابت کی وجہ سے (یعنی کلمۂ طیبہ کی وجہ سے)۔

22- طبرانی اور ابونعیم نے ''دلائلِ نبوّۃ'' میں ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک قبر پر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اُف، اُف، اُف''۔ میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ہمراہ میرے علاوہ کوئی نہیں تو آپ ﷺ کس کو ''اُف، اُف'' کہہ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس قبر والے سے کہہ رہا تھا کیونکہ جب اس سے میرے بارے میں سوال کیا گیا تو شک کرنے لگا۔ اس کو بیہقی نے بھی روایت کیا، پھر اس کے بعد مصنف نے چند احادیث متحدُ المعنیٰ منکر نکیر کے سوالات کی بیان کیں، جو یہاں مکرر ہونے کی وجہ سے حذف کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ابلاغ کیلئے وہی کافی ہیں۔

23- طبرانی نے ''اوسط'' میں، اور ابن مندہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی (مرفوعاً) کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

انسان پر اس کی قبر میں عذاب آتا ہے۔ جب سَر کی جانب سے آتا ہے تو قرآن دور کر دیتا ہے اور ہاتھوں کی جانب سے صدقہ اور پیروں کی جانب سے اس کا مساجد کی طرف چل کر آنا اور صبر کرنا الگ کونے میں ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس لئے چُپ کھڑا ہوں کہ اگر کچھ کمی دیکھوں تو پوری کر دوں۔

24- ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب میّت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ اس کو گھیر لیتے ہیں اَب اگر گناہ اس کے سَر کی طرف سے آتا ہے تو قرأتِ قرآن اُسے بچاتی ہے اور اگر پیروں کی طرف سے آتا ہے تو اس کا قیام بچاتا ہے اگر ہاتھ کی طرف آتا ہے تو ہاتھ کہتا ہے کہ بخدا یہ ہمیں صدقہ کیلئے کھولتا تھا اور دعاء کیلئے اس لئے تجھ کو کوئی راہ نہیں۔ اگر مُنہ کی طرف سے آتا ہے تو اس کا ذکر کرنا اور روزہ رکھنا آگے آتا ہے۔ اِسی طرح نماز اور صبر ایک طرف کھڑا رہتا ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائے تو پوری کر دے۔ غرضیکہ اس کے اعمالِ صالحہ اس سے عذاب کو اس طرح دفع کریں گے جس طرح کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال سے مصیبت دور کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سے کہا جائے گا کہ خدا تجھ کو برکت دے سو جا کیونکہ تیرے ساتھی بہت ہی اچھے ہیں۔

25- ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ موت کے وقت جب انسان کی روح نکلتی ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ پاک روح پاک جسم کی طرف سے آئی۔ پھر جب اس کو گھر سے قبر کی طرف لے جاتے ہیں تو وہ جلدی جانے کو پسند کرتا ہے۔ جب اُسے قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو آنے والا آتا ہے اور اس کا سر پکڑنا چاہتا ہے لیکن اس کا سجدہ کرنا درمیان میں آجاتا ہے، اور پیٹ پکڑنے کیلئے آتا ہے تو روزہ حائل ہو جاتا ہے، ہاتھ پکڑنے آتا ہے تو صدقہ حائل ہو جاتا ہے، پیر پکڑنے آتا ہے تو اس کا نماز کی جانب چلنا اور قیام کرنا درمیان میں آجاتا ہے، پھر اس کے بعد مومن کبھی نہیں گھبرائے گا۔ پھر جب اسے اپنا مقام اور وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو اس کیلئے تیار کی گئی ہیں تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھ کو میرے مقام پر جلد پہنچا دے۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تیرے کچھ بھائی اور بہنیں ہیں جو ابھی تک تیرے ساتھ شامل نہیں ہوئے اس لئے تو ٹھنڈی آنکھ سو جا۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ خبیث روح خبیث جسم سے نکل کر آئی ہے۔ پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب اسے اس کے گھر سے نکالا جاتا ہے تو جس قدر بھی قبر تک پہنچنے میں تاخیر ہوتی ہے پسند کرتا ہے اور چلاّ کر کہتا ہے کہ مجھ کو کہاں لے چلے ہو۔ پھر جب قبر میں وہ دیکھتا ہے جو اس کیلئے تیار کیا گیا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس کر دے تا کہ میں نیک اعمال کروں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ جتنا دنیا کو آباد کرنا تھا تو آباد کر چکا۔ پھر اس کی قبر اُس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اس کا عالم اس شخص کا سا ہوتا ہے کہ جس کو سانپ ڈس لے کہ وہ سوتے ہوئے بھی گھبراتا ہے اور زہریلے کیڑے مکوڑے اس کی طرف بڑھتے اور دوڑتے ہیں۔

26- بزار اور ابن جریر نے ''تہذیبُ الآثار'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ مومن کی موت کا وقت جب قریب ہوتا ہے اور وہ عجیب و غریب چیزوں کو دیکھتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اس کی جان جلدی نکل جائے کیونکہ خدا اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور مومن کی روح جب آسمان پر جاتی ہے تو دوسری ارواح اس سے سوال کرتی ہیں کہ ہماری جان پہچان کے لوگ کس حال میں ہیں۔ جب وہ کہتا ہے کہ فلاں کو میں دنیا میں چھوڑ کر آیا ہوں تو یہ بات ان کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص مر گیا تو وہ حیران ہو کر کہتے ہیں کہ اس کی روح تو ہمارے پاس نہیں آئی، کیونکہ اس کی روح کو جہنم کی طرف پہنچا دیا جاتا ہے۔ (پھر صاحبِ کتاب نے قبر کے سوال و جواب کا تذکرہ کیا)

27- ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مردہ اپنی قبر میں نہایت ہی مطمئن اور پرسکون بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے دین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، وہ صحیح جواب دیتا ہے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے کہ تجھ کو خدا کا پتہ کیسے چلا؟ کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ خدا کو کون دیکھ سکتا ہے۔ پھر اس کو جنت و جہنم دکھائے جاتے اسی قسم کی احادیث مختلف سندوں کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں۔

28- احمد و بیہقی نے بہ سندِ صحیح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے دروازے پر آئی اور کہنے لگی کہ مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا تمہیں فتنۂ دجال اور فتنۂ عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ میں نے اس کو روک رکھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو میں نے اس کو پیش کیا آپ نے دریافت کیا کہ یہ کیا کہتی ہے؟ میں نے اس کی بات دہرا دی۔ تو آپ ﷺ نے بھی فتنۂ دجال اور عذابِ قبر سے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی اور فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجّال سے ڈرایا، اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اور ایسے الفاظ سے کہ کسی نبی نے ایسے الفاظ سے نہیں ڈرایا۔ وہ کانا ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ سکے گا۔ پھر آپ ﷺ نے قبر کی آزمائش کا بیان فرمایا۔

29- بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ امّت قبر میں آزمائی جائے گی تو میرا کیا ہوگا میں تو ایک کمزور عورت ہوں؟ تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی کہ ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول کے ذریعے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثبات عطا فرمائے گا''۔

30- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں۔ ابونعیم نے ''حلیہ'' میں طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ مُردے اپنی قبروں کے اندر سات دن تک آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لئے علمائے کرام اچھا سمجھتے تھے کہ مردے کی طرف سے سات یوم تک فقراء کو کھانا کھلایا جائے۔

31- ابونعیم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک صحابیؓ کی قبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اے اللہ تعالیٰ! یہ تیرے پاس آیا ہے اِسے اچھی طرح رکھیو اور قبر کو اس کے دونوں پہلوؤں سے ہٹا دینا اور اُس کی رُوح کیلئے آسمان کے دروازے کھول دینا اور اس کو اچھی طرح قبول فرمانا اور سُوال کے وقت اُس کی قوتِ گفتار کو ثابت عطا فرمانا۔

32- حکیم نے ''نوادر الاصول'' میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جب مُردے سے یہ سوال ہوتا ہے کہ "مَنْ رَبُّكَ" تو شیطان ایک مخصوص شکل میں آکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کہہ دے میں تیرا رب ہوں۔ حکیم ترمذی نے کہا کہ شیطان کے قبر میں آنے کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے دیگر احادیث میں فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اجِرْهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (اے اللہ! اس (مَیّت) کو شیطان سے پناہ دے۔) ابن شاہین نے "اَلسنّة" میں اپنی سند سے روایت کی کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو حُجّت (یعنی منکر نکیر کے سوالات کے جوابات) سکھاؤ۔ تو اس حکم کا اتنا چرچا ہوا کہ انصار میں سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جب کسی پر مَوت آتی۔ تو وہ اسے منکر نکیر کے جوابات بتاتے تھے اور جب بچہ قدرے سمجھدار ہوتا تھا تو اس کو بھی سِکھاتے تھے۔

33- سلفی نے طیوریات میں سہل بن عمار سے روایت کی۔ کہ میں نے یزید بن ہارون کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا۔ کہ تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے پاس دو سخت دل موٹے فرشتے آئے اور انہوں نے مجھ سے سوالات کرنا شروع کئے۔ تو میں نے اپنی سفید داڑھی پکڑ کر کہا۔ کہ مجھ جیسے آدمی سے تم یہ سوالات کرتے ہو۔ میں نے اَسّی سال تک لوگوں کو تمہارے جوابات سِکھائے ہیں پھر وہ چلے گئے اور جاتے ہوئے کہنے لگے کہ تم نے جریر بن عثمان سے کچھ لکھنا سیکھا؟ میں نے کہا ''ہاں''۔ وہ کہنے لگے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتا تھا تو خدا نے اس سے عداوت رکھی پھر فرشتوں نے کہا کہ اب تُم دُلہن کی طرح سو جاؤ۔ تم پر آج کے بعد کوئی خوف نہیں۔ اس کو لالکائی نے بھی روایت کیا۔

34- ابن ابی الدنیا اور ابن جریر نے اپنی ''تہذیب'' میں یزید بن طریف بجلی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میرے بھائی کا جب انتقال ہو گیا تو میں نے اپنے کان کو ان کی قبر سے لگایا تو میں نے منکر نکیر کے سوالات کی آواز سُنی اور اپنے بھائی کے جوابات بھی سُنے۔

35- تاریخ ابن نجار میں ابوالقاسم بن ہبۃ اللہ بن سلام مفسّر سے مروی ہے۔ کہ ہمارے ایک استاد تھے جن کے ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا تو شیخ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔ شیخ نے پوچھا کہ منکر نکیر کے ساتھ کیسی گزری؟ تو انہوں نے کہا کہ اے شیخ! جب انہوں نے مجھ کو بٹھایا اور سوالات کئے تو اللہ نے مجھے الہام فرمایا کہ میں اُن سے کہہ دوں کہ ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کے وسیلۂ جلیلہ سے تم مجھ کو چھوڑ دو، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اِس نے بہت ہی بزرگ شخصیتوں کا وسیلہ پیش کیا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلے گئے۔

36- لالکائی نے ''السنۃ'' میں اپنی سند سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نمازِ جنازہ پڑھنے پر بہت ہی حریص تھے۔ وہ ہر ایک کی نماز پڑھتے تھے خواہ وہ اس کو جانیں یا نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جانیں تو انہوں نے بتایا کہ ایک روز میں نے ایک شخص کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ جب وہ اس کو دفن کر کے چلے گئے تو میں نے دیکھا کہ اس کی قبر میں دو شخص نازل ہوئے اُن میں سے ایک تو واپس نکل آیا اور دوسرا اندر ہی رہ گیا۔ میں نے لوگوں سے کہا: کیا تم زندہ کو بھی مُردہ کے ساتھ دفن کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ قبر میں کوئی زندہ تو ہے نہیں۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ شاید مجھے شبہ ہو گیا ہو پھر جب میں واپس ہوا تو میرے دل نے کہا کہ یقیناً میں نے دو آدمیوں کو جاتے ہوئے اور ایک کو واپس نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور میں ضرور اس راز کو معلوم کر کے رہوں گا۔ چنانچہ میں قبر پر واپس آیا اور اس مرتبہ یٰسٓ اور تبارک الّذی پڑھ کر دُعا کی اور رویا کہ اَے اللہ! جو میں نے دیکھا ہے اُس کو میرے لئے کھول دے کیونکہ مجھے اپنی عقل اور دین کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ابھی میں یہ کہنے ہی پایا تھا کہ ایک شخص قبر سے نکلا اور پیٹھ پھیر کر جانے لگا۔ میں نے کہا کہ تجھ کو تیرے معبود کی قسم ٹھہر جا اور مجھے ماجرا بتا۔ تین مرتبہ کے کہنے پر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ تم نصرانی ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ تم مجھ کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے کہا کہ ہم رحمت کے فرشتے ہیں اہلِ سنت پر مقرر کئے گئے ہیں کہ ان کی قبروں میں جا کر ان کو ان کی حجت کی تلقین کریں۔ یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔

شیخ عبدالغفار قوصی نے ''کتابُ التّوحید'' میں روایت کی کہ میں شیخ ناصر الدین اور شیخ بہاءُالدّین الخیمی کے گھر کے نزدیک تھا تو میں نے ان کو فروہ (پوستین) کو اپنے کاندھے پر اٹھا لیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ابو یزید کا خادم ان کی فروہ (پوستین) کو اپنے کاندھے پر رکھتا تھا اور وہ بہت نیک آدمی تھا۔ بات سے بات نکلتی ہے، چنانچہ ہوتے ہوتے منکر نکیر کا تذکرہ آ گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھ سے منکر نکیر نے سوال کیا تو میں کہہ دوں گا کہ میں ابو یزید کا غاشیہ بردار ہوں۔ تو ہم نے دریافت کیا کہ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم نے کیا جواب دیا؟ تو انہوں نے کہا کہ تم میری قبر پر بیٹھ جانا تو سُن لو گے۔ چنانچہ جب ان کا وصال ہو گیا تو ہم ان کی قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ تو ہم نے سُنا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ تم مجھ سے کیوں سوال کرتے ہو؟ میں ابو یزید کے غاشیہ برداروں میں سے ہوں۔ چنانچہ وہ یہ جواب سُن کر انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چند فوائد کا ذکر

1- قرطبی کہتے ہیں کہ بعض روایات میں دو فرشتوں کے سوال کرنے کا ذکر ہے جبکہ بعض دوسری روایات میں صرف ایک ہی سوال کا ذکر ہے تو ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ بعض لوگوں کے پاس دو فرشتے ایک ساتھ سوال کرنے آئیں گے تا کہ اس پر زائد گھبراہٹ طاری ہو۔ اور یہ سوال تمام لوگوں کے جانے کے بعد ہوگا تا کہ ہَولنا کی میں اضافہ ہو، اور کسی کے پاس دفن کرنے والوں کے جانے سے قبل ہی سوال ہوگا۔ تا کہ تخفیف ہو جائے اور کسی کے پاس ایک ہی فرشتہ آتا ہے تا کہ اس سے زائد سوال نہ ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آنے والے دو آنے والے ہوں اور سوال ایک ہی کرے اور یہی تاویل اصح اور صواب ہے کیونکہ اکثر احادیث میں دو ہی فرشتوں کا ذکر ہے۔

2- قرطبی نے یہ بھی ذکر کیا کہ احادیث میں مختلف سوالات کا ذکر ہے کسی سے تمام اعتقادی مسائل کا ذکر ہوتا ہے اور کسی سے صرف چند باتیں دریافت ہوتی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض راویوں نے تمام سوالات مکمل ذکر کئے ہوں۔ جب کہ دوسروں نے چند ایک کے ذکر ہی پر اکتفا کر لیا ہو۔ اور یہی اَصح ہے کیونکہ اس پر اکثر احادیث کا اتفاق ہے۔ لیکن ابوداؤد اور ابن مردویہ کی روایت میں یہ لفظ موجود ہیں کہ فلا یسئل عن الشّیء غیرھا۔

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتقادات کے علاوہ تکلیفات کا سوال نہ ہوگا اور بیہقی نے ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الخ اس سے مراد شہادت کا سوال کیا جانا ہے۔ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ شہادت سے مُراد کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ توحید و رسالتِ محمدی پر ایمان لانا مراد ہے۔

3- قرطبی نے کہا کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات تین تین مرتبہ ہوں گے۔ جبکہ دوسری روایات تعداد سے خاموش ہیں تو ان میں بھی تعداد ملحوظ رہے گی اور یا یہ کہ اشخاص کی نسبت سے تعداد سوال میں اختلاف ہوگا کیونکہ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مُردوں کو سات روز تک آزمائش میں ڈالا جائے گا۔

4- قاضی کہتے ہیں، جو لوگ کسی وجہ سے قبر میں دفن نہ کئے جا سکے، ان سے بھی سوال ہوگا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عذاب بھی ہوگا۔ لیکن انسان و جن اس منظر کو نہیں دیکھ سکتے، جیسا کہ انسان فرشتوں اور جنوں کو نہیں دیکھتے۔

بعض علماء نے کہا کہ صولی زدہ کو زندہ کیا جاتا ہے لیکن ہم اس کو نہیں پہچانتے۔ جس طرح کہ بے ہوش زندہ ہوتا ہے لیکن ہم کو پتہ نہیں چلتا اور اس پر فضا ایسی ہی تنگ ہوتی ہے جس طرح کہ مُردے پر قبر۔ جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ اس میں سے کسی چیز کا بھی انکار نہ کرے گا۔ اسی طرح جس شخص کے جسم کے ٹکڑے ہوجاتے ہیں، اس کے جسم کے ٹکڑوں میں جان ڈال دی جاتی ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس سے زیادہ حیرت انگیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صُلب سے ذرّیت کو نکالا اور ان سے دریافت کیا کہ ''کیا میں تمہارا رَبّ نہیں ہوں''۔ تو سب نے کہا کہ ''کیوں نہیں!''۔

5- ابن عبداللہ نے کہا کہ سوال مدعی ایمان سے ہی ہوگا۔ کافر سے سوال نہ ہوگا لیکن قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مخالفت کی اور کہا کہ سوال کی احادیث عام ہیں، مگر میں کہتا ہوں کہ ان دونوں حضرات کا قول صحیح نہیں، کیونکہ کسی حدیث میں مسلم کے ساتھ کافر کا ذکر نہیں۔ البتہ بعض احادیث میں بجائے منافق کے لفظ کافر ہے اور اس سے مُراد منافق ہی ہے جیسا کہ حدیثِ اَسمَائ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ **اما المنافق او المرتاب**۔ الخ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں تو اس کی تصریح ہے۔

6- حکیم ترمذی نے کہا کہ ''سوالِ قبر'' اس امّت کے ساتھ ہی خاص ہے کیونکہ پہلی اُمتیں جب رسولوں کی تکذیب کرتی تھیں تو ان پر فوراً ہی عذاب عالمگیر آجاتا تھا اور وہ اپنے کیفرِ کردار تک پہنچتے تھے۔ لیکن جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو ان کے صدقہ میں اس امّت سے عذابِ عالمگیر روک لیا گیا اور ان کو تلوار دی گئی، تاکہ اس کی ہیبت سے لوگ اس دین کو قبول کریں۔ اور پھر ایمان ان کے دل میں راسخ ہوجاتا تھا۔ اس وقت سے نفاق شروع ہوا کہ لوگ ایمان ظاہر کرتے اور کفر چُھپاتے اور مسلمانوں کیلئے ان سے حجاب تھا۔ اب جبکہ وہ مَر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دو آزمائش کرنے والے مقرر کردیئے، تاکہ خبیث طیب سے جدا ہوجائے۔ اور بعض علماء نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ سوال ہر امّت سے ہوگا۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس اختصاص پر حضور علیہ السلام کا قول دلالت کرتا ہے کہ **اوحی الی**

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

انّکم تفتنون فی قبورِ کُم اور آپ ﷺ کا قول فی تفتنون وعنی تسئلون۔

7- حکیم ترمذی نے کہا کہ سوال کرنے والے فرشتوں کو فتّا فی القبر اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے سوال میں جھڑکیاں پائی جاتی ہیں اور ان کی سیرت میں کچھ کرختگی ہے اور انہیں مُنکَرٌ نَکِیر اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی شکل وصورت انسانوں سے ملتی جلتی نہیں اور نہ ہی فرشتوں، چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں سے، بلکہ ان کی صورت کچھ عجیب ہی ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں مومن کیلئے باعثِ عزت واحترام اور وجہ بصیرت بنایا ہے۔ جبکہ یہ منافق کیلئے پردہ دری کا باعث ہوں گے۔ ابن یونس جو ہمارے اصحابِ شافعیہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں انہوں نے بتایا کہ مومن کے پاس آنے والے فرشتوں کا نام مبشّر اور بشیر ہے۔

8- قرطبی نے کہا کہ دو فرشتے دور دراز مقامات پر منتشر مردوں کو کیسے پکاریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ اُن کا جُثّہ اس قدر عظیم ہوگا کہ وہ ایک جمعہ میں ایک ہی وقت تمام مخلوقات کو ایک آواز دیں گے، تو ہر شخص یہی سمجھے گا کہ یہ خطاب خاص طور پر مجھ سے ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے جواب سُننے سے مردوں کو منع فرمادے گا، نیز میں کہتا ہوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کام پر متعدد فرشتے معیّن ہوں، جیسے حَفَظَۃ وغیرہا چنانچہ ہمارے اصحاب میں حلیمی اسی طرف گئے ہیں۔

9- ایک سوال یہ ہے کہ مومن کی قبر کی وسعت میں مختلف احادیث ہیں۔ جواب یہ ہے کہ کوئی تعارض نہیں کیونکہ یہ ہر مومن کی شان کے مطابق ہوگا۔

ابُوالفضل بن حَجَر سے چند سوالات کے جوابات

10- کیا میّت کو سولات کے وقت بٹھایا جائے گا، یا سوتے ہی میں سولات ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ بٹھایا جائے گا۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا سوال کے وقت رُوح کو پہلا جسم عطا کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ روح اس شخص کے جسم کے آدھے بالائی حصے میں آئے گی۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا میت کے سامنے حضور علیہ السلام تشریف لائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں کوئی حدیث نہیں لیکن بعض نا قابلِ اعتماد لوگوں نے ''ھٰذَا الرَّجُل'' سے استدلال کیا ہے، لیکن یہ دلیل صحیح نہیں کہ اشارہ فی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الذہن کیلئے ہے۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا بچوں سے بھی قبر میں سوال ہوگا؟ تو جواب دیا کہ، ظاہر یہ ہے کہ سوال مکلّف ہی سے ہوگا۔ ابن قیّم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قبر میں جسم کے اندر رُوح کا اعادہ ہوگا لیکن اس سے پہلی جیسی زندگی حاصل نہ ہوگی۔ کہ جس میں کھانے پینے کی خواہشات شامل ہوں بلکہ اس سے ایک قسم کی زندگی حاصل ہوگی جس سے سوال ہو سکے گا۔ جس طرح سونے والے کی زندگی، جاگنے والی کی زندگی سے مختلف ہے۔ اسی طرح صاحبِ قبر کی زندگی عام لوگوں کی زندگی سے مختلف ہے۔ یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کے ہوتے ہوئے موت کا لفظ بھی صادق آتا ہے۔ یہ موت و زیست کے درمیان ایک درجہ ہے۔ حدیث میں یہ کہیں نہیں کہ یہ حیات باقی رہے گی، حدیث سے تو اس کی مثال کا بدن سے متعلّق ہونا معلوم ہوتا ہے اور یہ مثال روحِ بدنی کے پُھول پھٹ جانے اور منتشر ہونے کے بعد بھی متعلق ہے۔ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سوال کے وقت رُوح کا جسم میں آنا احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے۔ اگرچہ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ یہ سوال بلا رُوح کے کئے جائیں گے۔ اس گروہ میں ابن زاغوانی ہیں اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی یہی سُنا گیا ہے، لیکن جمہور اس قول کا انکار کرتے ہیں اور ان کے مقابلے میں بعض حضرات کہتے ہیں کہ سوال صرف روح سے ہی ہوگا، اس کے قائل ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ، ابن عقیل رحمۃ اللہ علیہ، ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم ہیں، لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ اگر یہی بات ہے تو پھر سوال و جواب کے قبر میں خاص ہونے کی وجہ کیا ہے۔

11- رَوض الریاحین (یافعی) میں شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزوں کی تلاش کی تو ان کو پانچ چیزوں میں پایا: (۱) گناہوں کے چھوڑنے کو نمازِ چاشت میں۔ (۲) قبروں کی روشنی کو تہجّد میں۔ (۳) منکر نکیر کے جواب کو تلاوتِ قرآن میں۔ (۴) پلِ صراط پر سے گزرنے کو روزہ اور صدقہ میں۔ (۵) سایۂ عرش کو گوشہ نشینی میں۔

12- ابوالفضل طوسی نے ''عیون الاخیار'' میں اپنی سند سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میت ملکُ الموت کا بے ہوشی کے عالم میں مشاہدہ کرتی ہے اور منکر نکیر کا اسی حالت میں۔

13- ہمارے شیخ علم الدین بلقینی کے فتاویٰ میں ہے کہ میت قبر میں منکر نکیر کے سوالات کا جواب سُریانی میں دے گی، لیکن مجھے اس کی سند نہیں ملتی اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ظاہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ جوابات عربی میں ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر شخص سے اس کی زبان میں سُوال ہو۔

14- بزازی حنفی نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا کہ میّت میں جس مقام پر ٹھہرے گی، وہیں اُس سے سوال ہوگا، مثلاً جو کسی درندے کے پیٹ میں ہوگا اس سے وہیں سوال ہوگا اور جس کو کسی تابوت میں رکھا جائے گا، تو اس سے اس وقت تک سوال نہ ہوگا کہ جب تک اس کو قبر میں دفن نہ کیا جائے۔

اُن لوگوں کا بیان جن سے قبر میں سُوال نہیں ہوگا

1- ابوالقاسم سعدی نے ''کتاب الرّوح'' میں کہا کہ بروایاتِ صحیحہ یہ بات ثابت ہے کہ بعض حضرات سے قبر میں سوال نہ ہوگا اور منکر نکیر ان کے پاس نہ آئیں گے اور یہ یا تو اس شخص کی ذاتی خصُوصیات ہیں، یا موت کے وقت کی شدّت کی وجہ سے یا مبارک زمانے کی وجہ سے۔

2- نسائی نے اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ''یہ کیا بات ہے کہ شہید کے علاوہ ہر مومن قبر میں آزمائش کے اندر ڈالا جائے گا؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تلوار کی بجلی اس کیلئے بجائے عذابِ قبر کے ہوگئی''۔

3- نسائی اور طبرانی نے ''اوسط'' میں ابوایّوب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دشمن سے صبر کے ساتھ مقابلہ کیا حتیٰ کہ غالب ہوا یا شہید ہوا تو اُسے عذابِ قبر نہ ہوگا۔

4- مُسلم نے سلمان (فارسی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جو ایک دن، رات اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیلئے سرحد پر مُستعد رہا (تو اُس کا یہ عمل) ایک ماہ کی نماز اور روزہ سے بہتر ہے۔ اور اگر وہ اس حالت میں مَر گیا تو اس کا عمل جاری[1] کر دیا جائے گا اور اس کا رزق بھی، نیز منکر نکیر سے بھی اُسے نجات مل جائے گی۔

5- ترمذی نے فضالہ بن عبید سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، ہر میّت کا عمل ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہِ خدا میں جہاد کی تیاری میں ہو۔ کیونکہ اس کا یہ عمل

1- اس کی تشریح حدیث (۵) مندرجہ صفحہ ہذا سے ہوتی ہے۔ یعنی اس کے عمل میں اضافہ ہوتا رہے گا کیونکہ وہ قیامت تک نماز، روزہ وغیرہ کی حالت میں رہے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قیامت تک بڑھتا ہی رہے گا اور وہ فتنۂ قبر سے محفوظ ہو جائے گا۔ ابن ماجہ کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قیامت کی گھبراہٹ سے بھی محفوظ رہے گا۔ احمد طبرانی، بزار، ابن عساکر وغیرہم نے اسی مضمون کی روایات اپنی سند سے کیں۔

6- ابن ماجہ و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو مرض میں مَرا وہ شہید ہوا اور عذابِ قبر سے بچا۔ اور صبح و شام اس کا رزق جنت سے لا کر اس پر پیش کیا جائے گا۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اگر یہ مرض عام ہے لیکن دیگر احادیث سے اُس میں قید معلوم ہوتی ہے کہ جس کو استسقاء یا اسہال کی بیماری ہو، اس کو قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص بہ قائم ہوش و حواس مرتا ہے، تو اَب اُس سے مزید سوال نہ ہوگا۔ بہ خلاف دوسرے امراض میں مرنے والوں کے کہ ان کی عقل و حواس گم ہو جاتی ہے۔

7- مروی ہے کہ جو شخص ہر رات سُوْرَۃُ تَبَارَكَ پڑھے گا۔ اس سے منکر نکیر سُوال نہ کریں گے۔

8- جویبر نے اپنی تفسیر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے سُوْرَۃُ مُلک ہر رات تلاوت کی، وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور جو پابندی سے "اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ" پڑھتا رہا۔ تو اس پر منکر نکیر کا سوال آسان ہو جائے گا۔ کعب رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

9- احمد، ترمذی، ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو مسلمان جمعہ کے روز یا جمعہ کی رات میں انتقال کرے گا، وہ فتنۂ قبر سے محفوظ رہے گا۔

10- قرطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ احادیث گزشتہ احادیث سے متعارض نہیں بلکہ ان احادیث کی تخصیص کرتی ہیں اور یہ بتاتی ہیں کہ جو شخص دنیا میں ان مصائب کو برداشت کر چکا ہے وہ سوال سے محفوظ رہے گا۔ ان باتوں میں قیاس و عقل کو دخل نہیں بلکہ یہاں تو اطاعت و انقیاد کے علاوہ کچھ چارہ نہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شخص میدانِ جنگ میں گیا اور اس کے سامنے مَوت آئی اور تلوار کی جھنکار اس نے سُنی، پھر بھی جما رہا تو یہ اس کے سچے مومن ہونے کی علامت ہے۔ کیونکہ اگر منافق ہوتا تو منافق ایسے مواقع پر کبھی ٹھہر نہیں سکتا بلکہ میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ یہ تو مومنِ صادق کی شان ہے۔ اَب جب کہ میدانِ جنگ میں اس نے اپنے پاک عقیدے کا بیّن ثبوت دے دیا تو سوال کا اعادہ قبر میں کیونکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوگا؟ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب شہید سے سوال نہ ہوگا تو صدّیق تو اُس سے بھی مرتبہ میں اَعلیٰ ہے۔ بلکہ وہ شخص جس نے جہاد بھی نہ کیا بلکہ محض اپنے گھر بار کو چھوڑ کر سرحد کی حفاظت کو آیا وہ بھی سوال سے محفوظ رہے گا۔ تو صِدّیق کا تو پھر کیا کہنا۔ حکیم ترمذی نے صراحت کردی کہ ''صدّیقین سے سوال نہ ہوگا''۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَایَشَآئُ۔ (اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے) ہم اس کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا وہ مرتبہ اتنا بلند فرمادے کہ ان کو سوالِ قبر سے مستثنیٰ کردے، جیسے کہ صدّیقین اور شہدائ۔ حکیم ترمذی سے جو بات منقول ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ انعام میدانِ جہاد میں شَہید ہونے والوں ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ لیکن احادیث سے اس طرف رہنمائی ہوتی ہے کہ یہ ہر قسم کے شہید کو عام ہے۔ ابنِ حجر نے "بذل المَاعون فی فضل الطّاعون" میں یقین سے کہا کہ طاعون سے مَرنے والا بھی سوالِ قبر سے مستثنیٰ ہے کیونکہ وہ معرکہ میں شہید ہونے والے کی طرح ہے کیونکہ جو اس مرض میں صبر کرتا ہے وہ یقین کرلیتا ہے کہ اس کو وہ مصیبت ہی پہنچ سکتی ہے جو اللہ کی طرف سے مقدر ہوتی ہے اس طرح سے ضمیر کی صداقت اور حقانیت ظاہر ہوجاتی ہے پھر اس سے دوبارہ سوال کی کیا حاجت۔ حکیم ترمذی نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس سے سوال ساقط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کیلئے روک رکھا ہے اَب جب کہ وہ اسی حالت پر مرگیا تو اس کے ضمیر کی صداقت ظاہر ہوجائے گی اور فتنۂ قبر سے محفوظ ہوجائے گا۔ اور جو شخص جمعہ کو مَرتا ہے اس پر ان انعامات سے حجابات اُٹھ جاتے ہیں، جو اللہ نے اس کیلئے تیار کئے ہیں، کیونکہ جمعہ کے روز جہنّم بھڑکایا نہیں جاتا اور نہ ہی جہنم کے دروازے کھلتے ہیں۔ تو اس دن اللہ تعالیٰ کا کسی مومن کی روح کو قبض کرنا اس کی سعادت مند ہونے کی کافی دلیل ہے۔ جو شخص جمعہ کو مَرتا ہے اس کو شہید کا سا اجر ملتا ہے نیز قیامت کے دن اس پر شہید کی مُہر ہوگی۔

11- حمید نے اپنی ''ترغیب'' میں ایاس بن بکیر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کو مَرا، اُسے شہید کا اجر ملے گا اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

12- حمید نے اپنی سند سے عطاء بن یسار سے روایت مذکورہ مع اضافہ کے کی، لیکن اگر شہید میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مزید تعمیم کردی جائے تو بہت ہی اچھا ہو کیونکہ شہداء تیس سے زائد ہیں۔ میں نے ان کو ایک مستقل رسالے میں لکھا ہے۔ یہ سوال بہ کثرت کیا جاتا ہے کہ، آیا قبر میں بچوں سے بھی سوال ہوگا؟ تو اس مسئلہ کو ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الرّوح'' میں ذکر کرتے ہوئے حنابلہ کے دو قول نقل کئے ہیں: پہلا تو یہ کہ سوال ہوگا، کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور دُعا کی کہ اے اللہ! تو اِس کو عذابِ قبر سے بچانا۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس پر یقین ظاہر کیا ہے اور کہا کہ اس وقت ان کی عقل مکمل کردی جاتی ہے، تاکہ وہ اپنی نیک بختی کو پہچان سکیں اور ان کو سوالات کے جوابات بھی بذریعہ الہام بتادیئے جاتے ہیں۔ ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی کہا ہے۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے جویبر سے روایت کی کہ ضحاک بن مزاحم کا چھ روز کا بچہ مر گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب میرے بچے کو اس کی قبر میں رکھو تو اس کے چہرے کو کھول دینا اور گرہ بھی کھول دینا کیونکہ میرے بیٹے کو بٹھایا جائے گا اور سوال کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا کہ اس سے کیا سوال ہوگا؟ تو انہوں نے کہا کہ آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں جو اقرار لیا گیا تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ سوال نہ ہوگا۔ کیونکہ سوال تو اُس سے ہوگا جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے بھیجنے والے کو سمجھتا ہو، تو اس سے پوچھا جائے گا کہ اس نے اس کی اطاعت کی یا نہیں؟ اور حدیث کا جواب یہ ہے کہ عذابِ قبر سے مُراد نہ قبر کا عذاب ہے اور نہ سوال، بلکہ وہ تکلیف ہے جو غم اور حسرۃ اور وحشت کی وجہ سے ہوگی۔ اور یہ بچوں کو بھی ہے، یہ قول صحیح اور صواب ہے۔ نفسی نے ''بحر الکلام'' میں کہا کہ انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے بچوں سے حساب و کتاب نہ ہوگا اور نہ ہی منکر نکیر کا سوال ہوگا۔ ہمارے علمائے شافعیہ نے فرمایا کہ دَفن کے بعد بچہ کو تلقین نہ کی جائے، یہ صرف بالغ کیلئے ہے۔ چنانچہ علّامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الرّوضہ'' میں بھی ذکر کیا اور یہ اس اَمر کی دلیل ہے کہ بچّوں سے سوال نہ ہوگا اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

فائدہ: ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی، جو شخص داڑھی میں خضاب[1] لگاتا تھا وہ مَر گیا تو اس سے منکر نکیر سوال نہ کریں گے۔ منکر کہے گا، اے نکیر

۱۔ یعنی وہ خضاب جو سنت ہے، اور وہ مہدی وغیرہ کا ہے، نہ کہ کالا کیمیکل خضاب جس کو فرعون نے لگایا تھا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں اس شخص سے کیونکر سوال کروں کہ جس کے چہرے پر اسلام کا نور درخشاں ہے۔

قبر کی گھبراہٹ اور اس کا مومن کیلئے فراخ اور آسان ہونا

1- حاکم، بیہقی، ابنِ ماجہ اور ہناد نے ''زہد'' میں عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے روایت کی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی تو ان سے کہا جاتا کہ آپ جنّت کا ذکر کرتے ہیں اور نہیں روتے، لیکن قبر کو دیکھ کر روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ قبر پہلی منزل ہے، جس نے اس سے نجات پائی تو بعد والی منازل اس کیلئے آسان ہیں اور اگر اس نے نجات نہ پائی تو بعد والی منازل اُس سے بھی زائد کٹھن اور دشوار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کا منظر ہر منظر سے زیادہ ہَولناک ہے۔

2- ابن ماجہ نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے کنارے پر بیٹھے اور خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رُلایا، حتیٰ کہ مٹی بھیگ گئی۔ پھر فرمایا کہ اَے بھائیو! اِس کیلئے تیاری کرو۔

3- احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص کا مدینہ میں انتقال ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش اس کا انتقال اس کی جائے پیدائش میں نہ ہوتا۔ تو لوگوں نے عرض کی کہ وہ کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس لئے کہ جب انسان اپنے مَولِد کے سوا کہیں اور مرتا ہے تو اس کو جنت میں اس قدر ہی مسافت دے دی جائے گی۔ (ابن، مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے)۔

4- بیہقی نے عذابِ قبر میں اور ابنِ ابی الدنیا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''قبر یا تو جہنم کا گڑھا ہے یا جنت کا ایک ٹکڑا ہے''۔ (ابنِ ابی شیبہ نے بھی یہی روایت کی)۔

5- ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنی قبر میں ستّر ہاتھ کے سبزہ زار میں پھرتا رہتا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح قبریں ہوتی ہیں۔

6- علی بن معبد نے معاذہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ بتایئے کہ مردے کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مومن ہے تو اس کی قبر چالیس ہاتھ بڑھا دی جاتی ہے۔ قرطبی نے کہا کہ یہ معاملہ ضغطۂ قبر اور سوال کے بعد ہوگا اور کافر کی قبر مسلسل تنگ ہی رہے گی۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ رَوْضَةٌ مِّن رِيَاضِ الجَنَّة او حُفرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔ ہمارے نزدیک حقیقت پر محمول ہے اس سے مجازی معنی مراد نہیں اور مومن کی قبر سبزہ سے بھر جاتی ہے اور بعض علماء نے اس کے مجازی معنی مُراد لئے ہیں۔ یعنی مومن پر سوال کا آسان ہو جانا اور راحت وعیش سے رہنا، گویا کہ حدِ نگاہ تک وسعتیں پھیلی ہوئی ہیں، قرطبی کہتے ہیں صحیح پہلی بات ہی ہے۔

7- احمد نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدنیا نے ''کتابُ القبور'' میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریین کے ہمراہ ایک قبر پر کھڑے تھے، تو لوگوں نے قبر کی وَحشت، تاریکی اور تنگی کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا کہ تم اس سے بھی زائد تنگ جگہ میں تھے، یعنی ماں کے پیٹ میں تو اللہ تعالیٰ نے جب.....

8- ابن ابی الدنیا نے ''کتابُ المختصرین'' میں ابو امامہ کے ساتھی ابو غالب سے روایت کی کہ شام میں ایک شخص کی مَوت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے چچا سے کہا کہ! اگر مجھ کو اللہ میری ماں کی طرف لوٹا دے تو بتایئے کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ انہوں نے کہا کہ بخدا! وہ تم کو جنت میں داخل کر دے گی۔ تو اس شخص نے کہا کہ اللہ مجھ پر والدہ سے بھی زائد مہربان ہے۔ پھر اس نوجوان کا اس گفتگو کے بعد انتقال ہو گیا تو میں اس کے چچا کے ساتھ قبر میں داخل ہوا تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی تو اس کا چچا کود کر آگے بڑھا۔ پھر رُک گیا۔ میں نے کہا کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس کی قبر نُور سے بھر پور ہے نیز حدِ نگاہ تک وسیع ہے۔

9- ابن ابی الدّنیا نے محمد بن ابان سے روایت کی اور انہوں نے حمید سے، انہوں نے کہا کہ میری ایک بھتیجی تھی۔ اور انہوں نے بھی (ایک روایت) مذکورہ بالا حکایت کی طرح سُنائی۔ لیکن انہوں نے یہ کہا کہ میں نے قبر میں جھانک کر دیکھا تو وہ میری حدِ نگاہ تک وسیع تھی، تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تم کو بھی وہ نظر آیا جو مجھ کو بھی نظر آیا تھا تو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ تم کو مبارک ہو۔

10- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ بنو حضرمی کے بزرگوں میں ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بزرگ شخص بصرہ میں رہتا تھا اس کا ایک بھتیجا تھا جو فاحشہ عورتوں کی صحبت میں رہتا تھا۔ بوڑھا ہمیشہ اپنے اس بھتیجے کو نصیحت کرتا تھا۔ اتفاقاً وہ لڑکا مر گیا۔ جب اس کو قبر میں اُتار دیا گیا تو کچھ شبہ ہوا۔ چنانچہ ایک اینٹ سرکا کر اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی قبر بصرہ کے گھوڑ دوڑ کے میدان سے بھی زائد وسیع ہے۔ اور وہ درمیان میں کھڑا ہے پھر اینٹ کو واپس لگا دیا گیا اور گھر آ کر اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ یہ جب موذّن کی شہادت کو سنتا تھا تو کہتا تھا کہ ''جس کی تو گواہی دیتا ہے اسی کی گواہی میں بھی دیتا ہوں'' اور دوسروں سے بھی کہتا تھا کہ یہی کہو۔

11- مجھ سے عبدالرحمن بن احمد جعفی نے اپنی سند سے بیان کیا کہ میں نے کوفہ میں ایک جوان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی، اب جو میں اس کی قبر درست کرنے کو داخل ہوا، تو اینٹیں لگانے میں ایک اینٹ گر گئی۔ تو مجھے اندر کعبہ اور طواف کا منظر نظر آیا۔

12- ابو اسحاق ابراہیم بن ابی سفیان کی ''کتابُ الدیباج'' میں ہے کہ مجھے ایک قبر کھودنے والے نے بتایا کہ میں دو قبریں کھود چکا تو تیسری قبر میں لگ گیا۔ دھوپ بہت سخت تھی تو میں نے گڑھے کو اوپر چادر ڈال دی اور میں اندر بیٹھ گیا۔ اِتنے میں دو شخص سُفید گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور پہلی قبر پر کھڑے ہو گئے، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ لکھو: اس نے کہا کیا لکھوں؟ اُس نے کہا تین میل مربّع لکھو۔ پھر دوسری قبر پر پہنچے اور کہا کہ لکھو، حدِّ نگاہ تک۔ پھر وہ اس قبر پر آ گئے جس میں مَیں تھا تو ایک نے دوسرے سے لکھنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ کیا لکھوں؟ کہا کہ لکھو "فَتَرٌ فِیْ فُتَرٍ" اَب میں بیٹھ کر جنازوں کا انتظار کرنے لگا۔ تو ایک جنازہ تھوڑے سے انسانوں کے ساتھ آیا اور پہلی قبر پر روک دیا گیا۔ میں نے کہا کہ یہ کس کی میت ہے؟ جواب ملا کہ ایک بہشتی ہے (پانی بھرنے والا) کبیر السال تھا مَر گیا، ہم نے چندہ کیا اور اس کے دفن کا انتظام کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں کچھ نہ لوں گا۔ یہ اس کے بچوں کو دے دینا۔ میں نے اس کو ان کے ساتھ لے کر دفن کرا دیا۔ پھر دوسرا جنازہ آیا اس کے ساتھ صرف اُس کے اُٹھانے والے ہی تھے، یہ اُس (قبر) پر جس کے بارے میں کہا گیا تھا کہ حدِّ نگاہ تک وسیع کر دو میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک مسافر ہے جو گھوڑے پر مَر گیا تھا اور اس کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کچھ نہ تھا۔ میں نے اس سے بھی کچھ نہ لیا۔ پھر تیسرے کا انتظار کرنے لگا۔ اب عشاء کے قریب ایک سردار کی عورت کو لائے۔ میں نے دفن کر کے پیسے مانگے تو انہوں نے میرے سر پر جوتے مارے اور چل دیئے۔

13- ابن ابی الدنیا سے مروی ہے کہ ایک شخص ایسے وقت آیا جب کہ میت کو اس کی قبر میں لٹایا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ جو ماں کے پیٹ میں بچے پر آسانی کرتا ہے وہ تجھ پر بھی آسانی کر سکتا ہے۔

14- ابن ابی الدنیا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کی تاریکی اور تنگی کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ انسان جس حال پر ہوتا ہے اسی حال پر اس کی وفات ہوتی ہے۔

15- آجری نے ''کتاب الغربائ'' میں روایت کی کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے بحرین میں ایک میّت کو غسل دیا تو اس کے گوشت پر لکھا تھا کہ طُوبٰی لَکَ یَا غَرِیْبُ میں نے غور سے دیکھا تو یہ لکھائی کھال اور گوشت کے درمیان تھی

16- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عقبہ بن معیط سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں احنف بن قیس کے جنازہ میں شریک ہوا اور ان کی قبر میں اُترا تو میں نے دیکھا کہ اس کو حدِ نگاہ تک فراخ کر دیا گیا ہے تو میں نے ساتھیوں کو بتایا۔ لیکن جو میں نے دیکھا، وہ نہ دیکھ سکے۔

17- ابوالحسن بن سرلی نے ''کتاب کرامات الاولیاء'' میں روایت کی۔ حجاج نے ماہان حنفی کو ان کے دروازے پر سُولی دی کیونکہ اس کی عادت تھی کہ قاریوں کو اُن کے دروازے پر ہی سولی دیتا تھا۔ تو ہم رات کے وقت وہاں روشنی دیکھتے تھے۔

19- ابونعیم نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کی کہ عبداللہ بن غالب دانی ایک جنگ میں شہید ہو گئے۔ جب ان کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر سے مشک کی مہک آئی۔

ایک مرتبہ ان کے کسی بھائی نے ان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ کہا کہ بہت اچھا۔ پھر پوچھا کیا ٹھکانہ ملا؟ کہا جنّت۔ پھر پوچھا، کس سبب سے؟ کہا کہ ''حُسنِ یقین'' اور ''تہجّد کی نماز'' اور پیاسا رہنا (یعنی روزہ رکھنا)۔ پوچھا کہ خوشبو تمہاری قبر میں کیسی آتی ہے؟ کہا کہ یہ تلاوت اور روزہ کی وجہ سے ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

20- احمد نے ''زہد'' میں مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ میں عبداللہ بن غالب کی قبر میں اُترا اور اس کی تھوڑی سی مٹی ہاتھ میں لی تو وہ مشک کی طرح تھی۔ اب لوگ اس قبر کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہوئے (یعنی قبر کے ساتھ صحیح اسلامی طریقے سے پیش نہ آئے) تو اس کو پاٹ دیا گیا۔

21- فردوس دیلمی میں ہے کہ آخرت کے انصاف کی پہلی منزل قبر ہے جس میں شریف و کمین کی کچھ تمیز نہیں۔

22- ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کی سب سے زائد قابلِ رحم حالت وہ ہوتی ہے جب اس کے گھر والے اُس کو دفن کر کے واپس جاتے ہیں۔

23- ابن ابی الدنیا نے ابو عاصم حنبلی سے مرفوعاً روایت کی کہ سب سے پہلا تحفہ مومن کو اُس کی قبر میں یہ ملتا ہے کہ تو خوش ہو جا، کہ جن لوگوں نے تیرے جنازے کے ساتھ دیا ان کی مغفرت ہوئی۔ (جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے)۔

اِسی مضمون کی بہت سی احادیث دوسرے حضرات سے مروی ہیں۔

باب

1- مُسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے انتقال پر فرمایا کہ ''اَے اللہ! ان کیلئے فراخی عطا فرما اور ان کی قبر کو منوّر فرما۔

2- مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبریں تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ لوگوں پر میری دعا کرنے کی وجہ سے ان کو منوّر فرمائے گا۔

3- دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں تاریکی کا باعث ہے۔

4- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب التہجد'' میں سری بن فحلد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم کہیں سفر پر جاتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو، تو قیامت کے سفر کی تیاری کا کیا عالم ہوگا۔ اَے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم کو نفع دے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں بتایئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سخت گرمی کے موسم میں حشر کیلئے روزہ رکھو اور رات کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تاریکی میں دو رکعتیں پڑھنا، تا کہ قبر میں روشنی ہو۔

5- دیلمی اور خطیب نے ''الرُویہ'' میں مالک سے اور ابونعیم و ابن عبداللہ نے ''تمہید'' میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر دن سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔ پڑھا تو وہ فقر سے محفوظ رہے گا، قبر میں وحشت نہ ہوگی اور جنت کے دَروازے اس کیلئے کھل جائیں گے۔ (خطیب نے بھی اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

6- دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عالم مرجاتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قبر میں اس کو مانوس کرنے کیلئے متشکل ہوکر رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دفن کرتا ہے۔

7- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں اور ابن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب العلم'' میں اپنی سند سے کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ خیر اور بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ میں خیر کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبر کو منور کروں گا تا کہ ان کو وحشت نہ ہو۔

8- لالکائی نے ''سنۃ'' میں ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ میں نے ایک جنازہ کو اٹھایا تو کہا کہ اللہ میرے لئے مَوت میں برکت دے۔ تو کوئی بولنے والا میت کے تخت پر سے بولا۔ اور مَوت کے بعد بھی، یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ دفن کر چکے تو میں قبر کے پاس متفکر ہوکر بیٹھ گیا۔ کہ اچانک قبر سے ایک شخص نمودار ہوا، جس کے کپڑے صاف تھے حسین چہرہ تھا اور خوشبو مہک رہی تھی۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ، اے ابراہیم! میں نے کہا کہ لبّیک۔ آپ کون ہیں خدا آپ پر رحم فرمائے۔ اُس نے کہا کہ تخت پر سے ''مَوت کے بعد بھی'' کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام سنت ہے میں دنیا میں انسان کی ہوتی ہوں، اور قبر میں نور و مونس و غمگسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنما اور قائد بنتی ہوں۔

9- محمد بن لال اور ابوالشیخ نے ''الثواب'' میں اور ابن ابی الدنیا نے جعفر بن محمد سے انہوں نے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کوئی شخص کسی مومن کو خوشی کی بات سناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو خدا کی عبادت اور توحید بیان کرتا ہے اور جب یہ بندہ مرتا ہے تو خوشی کا یہ فرشتہ اس کی قبر میں آتا ہے اور دریافت کرتا ہے کہ کیا تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ تو وہ بندہ پوچھتا ہے کہ آپ کون ہیں؟ وہ کہتا ہے میں اس خوشی کی شکل ہوں جو تو نے فلاں مومن کو عطا کی تھی، اب میں تیری وحشت میں تیرا مونس ہوں اور میں تجھے تیری حجت بتاؤں گا اور قولِ ثابت سے تجھ کو ثابت قدمی عطا کروں گا اور قیامت میں تیرے پاس آؤں گا اور تیرے لئے شفاعت کروں گا اور تیرا مقام تجھ کو جنت میں دِکھاؤں گا۔

10- ابن مندہ نے ابو کاہل سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَے ابو کاہل! خوب جان لو کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا تو خدا تعالیٰ اس کو لازمی قبر کی تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔

11- ابو الفضل طوسی نے ''عیون الاخبار'' میں عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جس نے اللہ کی مساجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشن فرمائے گا اور جس نے اس میں خوشبوئیں رکھیں تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے خوشبو مہیا فرمائے گا۔

12- دیلمی نے ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ، مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کیلئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قبر میں ہر روز اس کی عیادت کریں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔ سعید بن منصور نے بھی ایسا ہی روایت کیا۔

13- حکیم ترمذی نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں بھی حساب ہے اور آخرت میں بھی حساب ہے۔ تو جس کا حساب قبر میں ہو گیا اُسے نجات ہو گئی اور جس کا نہ ہوا اُسے قیامت میں عذاب ہوگا۔ تو مومن کا حساب قبر میں ہوتا ہے کہ کل میدانِ حشر میں آسانی ہو۔

14- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ اس کا حساب حشر میں ہو اور اس کی مغفرت کی جائے مسلم اپنا عمل قبر ہی میں دیکھ لے گا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

15- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے وقدرت میں میری جان ہے۔ کہ جو شخص قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ سے ذرّہ برابر رغبت رکھے گا اگر وہ دَجّال کا زمانہ پائے گا تو اس پر ایمان لائے گا، ورنہ وہ اس پر قبر میں ایمان لائے گا۔

عذابِ قبر کا بیان

ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں عذابِ قبر سے۔ عذابِ قبر کا تذکرہ قرآنِ حکیم میں جا بجا ہے جیسا کہ میں نے اپنی کتاب "اکلیل فی استنباط التنزیل" میں بیان کیا۔

1- بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُعا فرماتے تھے کہ:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے۔

2- بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عذابِ قبر حق ہے۔

3- ابن ابی شیبہ اور مُسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام بنو نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اتنے میں وہ خچر شوخی کرنے لگا اَب جو دیکھا تو چھ یا پانچ یا چار قبریں اس کے قریب تھیں۔ حضور علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اِن قبر والوں کو کون پہچانتا ہے؟ تو ایک شخص بولا کہ میں پہچانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کب مرے؟ تو اس نے کہا کہ حالتِ شرک میں مرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِن لوگوں کو قبر میں[1] عذاب ہو رہا ہے۔ اگر تمہارے مَر جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں دُعا کرتا کہ یہ عذاب تم کو سنا دیا جاتا۔ احمد اور بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ ہی روایت کی۔

4- ابن ابی شیبہ اور شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبر والوں کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے جس کو چوپائے سنتے ہیں۔

5- احمد، ابو یعلیٰ اور آجری نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر اس کی قبر میں قیامت تک کیلئے ننانوے اژدہے مقرر کئے جاتے ہیں جو اُسے

۱۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری نے عالمِ برزخ میں ہونے والے عذاب کو دیکھ لیا یا سُن لیا اور بدکنے لگے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ڈستے رہتے ہیں۔

6- ابویعلیٰ، آجری اور ابن مندہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی قبر میں باغ ہوتا ہے اور قبر ستر گز اس کیلئے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس میں چودھویں کے چاند کی طرح روشنی ہوتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ آیت فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (پس اس کیلئے تنگ زندگانی ہے) معلوم ہے کہ کس بارے میں نازل ہوئی؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ (یعنی اللہ اور اس کے رسول جاننے والے ہیں)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کافر کے عذابِ قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ قسم ہے اس کی کہ جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو قیامت تک اس پر پھنکارتے رہیں گے اور اُسے ڈستے رہیں گے۔

7- احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر دو سانپ مقرر ہوں گے۔ ایک سر کی جانب سے اور دوسرا پیر کی جانب سے، وہ اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے۔

8- ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا اور آجری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیشاب کی چھینٹوں سے بچو کیونکہ عموماً عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

9- ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے معاملے میں نہیں۔ اُن میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک لگا دی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ شاید[1] جب تک یہ خشک نہ ہوں، اللہ ان کے عذاب میں کمی فرمائے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

10- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھجور کے

۱۔ رسول کی ترجی بھی یقین کے قائم مقام ہوتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

باغ میں چل رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَے بلال رضی اللہ عنہ! کیا تم وہ سُن رہے ہو جو میں سُن رہا ہوں؟ اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ پس اس کے بارے میں دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ یہودی تھا۔

11- بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عذابِ قبر تین چیزوں سے ہوتا ہے: (۱) پیشاب۔ (۲) غیبت۔ (۳) چغلخوری۔

12- ابن ابی شیبہ نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ (یعنی جیسے کفار، یعنی قبر والے ناامید ہوں گے) کی تفسیر یہ بیان کی کہ جب قبر میں رُسوا کن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو رحمتِ الٰہی سے محروم ہو جائیں گے۔

13- طبرانی نے ''اوسط'' میں، اور ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں لالکائی نے ''مسند'' میں، ابن مندہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں بدر کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص گڑھے سے نِکلا جس کی گردن میں زنجیر تھی۔ اس نے مجھے پکار کر کہا کہ اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ اس نے میرا نام لے کر پکارا یا عرب کے طریقہ پر پکارا اس کے پیچھے ایک آدمی کوڑا لئے ہوئے نکلا، اس نے مجھ سے کہا کہ اے عبداللہ! تم اس کو پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اس کو کوڑے سے مارا حتیٰ کہ وہ اپنے گڑھے کی طرف واپس لَوٹ گیا۔ تو میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو دیکھا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابوجہل تھا، اور یہ اس کا عذاب ہے قیامت تک۔

14- ابن ابی الدنیا نے کِتابُ ''مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوت'' میں، اور خلال نے ''السنۃ'' میں، اور ابن البراء نے ''روضہ'' میں، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں ایک سفر کے موقع پر زمانۂ جاہلیت کے قبرستان پر گزرا تو ایک قبر سے ایک آدمی نکلا جس پر آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اور گلے میں آگ کی زنجیر تھی۔ میرے پاس پانی کا ایک برتن تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا کہ اَے عبداللہ! مجھے سیراب کرو۔ اتنے میں اسی کے پیچھے ایک آدمی قبر سے اور نِکلا اور اس نے کہا کہ اے عبداللہ! تم اس کو سیراب نہ کرنا کیونکہ یہ کافر ہے۔ پھر اس نے اس کو کوڑے سے مارا اور کھینچ کر قبر میں دَھکیل دیا۔ پھر میں نے رات ایسی بڑھیا کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گزاری جس کے گھر کے قریب ایک قبر تھی تو میں نے قبر سے آواز سُنی کہ بَوْل وَمَا بَوْل، شن وما شن۔ (پیشاب، پیشاب کیا ہے۔ بہانا اور بہانا کیا ہے۔) میں نے بڑھیا سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ میرا شوہر ہے جب پیشاب کرتا تھا تو اس کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ میں اس سے کہتی تھی کہ اونٹ جب پیشاب کرتا ہے تو تُو چھینٹوں سے نہیں بچتا ہے۔ لیکن وہ نہ سُنتا تھا۔ تو اَب جب سے مَرا ہے کہہ رہا ہے کہ بول وما بول۔ میں نے کہا کہ الشن وما الشن کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا۔ تو اس نے کہا کہ مجھے پانی پلاؤ۔ اس نے کہا کہ مشکیزہ لے لو۔ جب اس شخص نے مشکیزہ اُٹھایا تو وہ خالی تھا۔ وہ شخص اس کو خالی دیکھ کر بے ہوش ہوگیا اور پھر مر گیا تو یہ اس دن ہی سے پکار رہا ہے ''مشکیزہ، مشکیزہ''۔ پھر جب میں حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تنہا سفر کرنے کی ممانعت فرمادی۔

15- ابن ابی شیبہ نے ''قبور'' میں، حویرث بن رباب سے بالکل اسی طرح واقعہ بیان کیا، اس میں اتنے الفاظ مزید ہیں کہ جب میں اس عجیب وغریب واقعہ کو دیکھ چکا تو صبح کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور واقعہ سُنایا تو آپ نے فرمایا کہ! بخدا میں تیری تکذیب نہیں کرتا تو نے مجھے سچا واقعہ سُنایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چند بزرگوں کو بلایا، جو زمانۂ جاہلیت پا چکے تھے۔ جب وہ آئے تو آپ نے حویرث سے کہا کہ پورا واقعہ ان بزرگوں کو سُناؤ۔ چنانچہ انہوں نے سنایا۔ وہ بزرگ سُن کر کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! قبر والے آدمی کو ہم نے پہچان لیا یہ بنو غفار کا ایک شخص ہے جو زمانۂ جاہلیت میں مر چکا تھا، یہ شخص مہمانوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہ رکھتا تھا۔

16- احمد ونسائی، ابن خزیمہ اور بیہقی نے ابو رافع سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بقیع میں سے گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اف، اف'' تو میں نے گمان کیا کہ شاید آپ میرا ارادہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس قبر والے شخص کو میں نے بنو فلاں کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے بھیجا تھا تو اس نے ایک زرہ بطور خیانت بچالی۔ اب وہ زرہ آگ کی ہوگئی ہے اور اس کو پہنادی گئی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

17- ابن ابی شیبہ، ہناد اور ابن ابی الدنیا نے عمر بن شرجیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک ایسا شخص انتقال کر گیا جس کو لوگ متقی سمجھتے تھے۔ جب وہ اپنی قبر میں آیا تو فرشتوں نے کہا کہ ہم تجھ کو اللہ کے عذاب کے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے کہا کہ کیوں مارو گے حالانکہ میں تو ورع و تقویٰ کو اختیار کئے ہوئے تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ اچھا چلو پچاس ہی ماردیں گے۔ پھر وہ برابر بحث کرتا رہا، حتیٰ کہ وہ فرشتے ایک کوڑے پر آ گئے اور انہوں نے ایک کوڑا مارا جس سے تمام قبر بھڑک اٹھی اور وہ شخص جل کر خاکستر ہو گیا۔ پھر اس کو زندہ کیا گیا تو اس نے دریافت کیا کہ اب یہ تو بتاؤ کہ تم نے یہ کوڑا کیوں مارا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک روز تو نے بے وضو نماز پڑھ لی تھی اور ایک روز ایک مظلوم تیرے پاس فریاد لے کر آیا۔ مگر تو نے فریاد رسی نہ کی۔ ابو الشیخ نے ''کتاب التوبیخ'' میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

18- بخاری اور بیہقی نے سُمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بسا اوقات دریافت فرماتے، کیا تم میں کسی نے آج خواب دیکھا ہے تو ایک روز آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا وہ مجھ کو ارضِ مقدسہ میں لے آئے اور ہم نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سرہانے ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھروں سے اس کے سر کو کچل رہا ہے۔ سر ہر مرتبہ کچلنے کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے ان فرشتوں سے کہا کہ سُبحان اللہ، یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ ہم آگے چل کر ایک تنور پر بیٹھے جس میں سے شور شغب کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہم نے اندر جھانک کر دیکھا تو اس میں مرد اور عورت ننگے تھے۔ نیچے سے ان کی طرف شعلے لپکتے تھے۔ جب شعلے ان کی جانب بڑھتے تھے تو وہ شور مچاتے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کہا کہ آگے چلئے۔ ہم آگے چل کر ایک نہر پر پہنچے جو سرخ خون کی تھی۔ نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور کنارے پر بہت سے پتھر لئے ایک آدمی کھڑا تھا۔ یہ تیرنے والا شخص اس کنارے والے شخص کے سامنے آ کر مُنہ پھاڑتا تھا تو یہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا تھا، پھر وہ کچھ دیر تیر کر واپس آتا تھا اور مُنہ پھاڑتا تھا اور یہ پھر اس کے منہ میں پتھر رکھ دیتا تھا۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آگے چلئے۔ پھر ہم آگے چل کر ایک بدترین شکل کے آدمی کے پاس پہنچے اس کے پاس آگ تھی وہ اس کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے۔ پھر ہم ایک سرسبز باغ میں پہنچے جس میں فصلِ بہار کا ہر پھول تھا اور باغ میں ایک شخص اِس قدر لمبا تھا کہ اس کا سر آسمان سے لگتا تھا اور اس کے پاس کچھ بچے تھے جن کو میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے، تو ہم ایک عظیم باغ میں پہنچے کہ اس سے بڑا باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی اس سے زائد حسین وجمیل باغ کبھی نگاہ سے گزرا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں چلئے۔ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو ہم ایک ایسے شہر میں پہنچ گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ ہم نے شہر کے دروازے پر پہنچ کر اس کو کھلوایا۔ جب اندر داخل ہوئے تو وہاں کے لوگ کچھ عجیب ہی تھے ان کا کچھ جسم تو حسین ترین اور کچھ بدترین۔ ان دو فرشتوں نے ان سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ۔ سامنے ایک نہر تھی جس کا پانی خالص سپید تھا، وہ اس میں داخل ہو گئے۔ جب واپس آئے تو ان کی بدصورتی، حُسن میں تبدیل ہو چکی تھی۔ ان دو فرشتوں نے کہا کہ یہ ''جَنّاتِ عدن'' ہے اور یہ آپ کا ٹھکانہ ہے۔ اب جو میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک محل سپید بادل کی مانند تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ بارک اللہ لکما اَب مجھ کو چھوڑ دو تا کہ میں اپنے محل میں داخل ہو جاؤں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ داخل تو ہوں گے لیکن ابھی نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ تمام چیزیں جو رات دیکھی تھیں ان کی تشریح کرو۔ انہوں نے کہا کہ پہلا شخص جو تم نے دیکھا تھا، وہ تھا جس نے قرآن پڑھ کر چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا۔ اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا اور دوسرا شخص جھوٹا تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ اور ننگے مرد اور عورتیں زانی اور زانیہ عورتیں تھیں اور نہر میں تیرنے والا سود خور تھا اور وہ آگ کے پاس گھومنے والا شخص مالک ہے جو جہنم پر مقرر ہے اور باغ میں کھڑا ہونے والا دراز قد شخص ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس کھڑے ہونے والے بچے وہ ہیں جو فطرت پر مر گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی شامل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ اور وہ لوگ جو آدھے خوبصورت اور آدھے بدصورت تھے وہ اچھے بُرے دونوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کام کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا۔ اور میں جبریل علیہ السلام ہوں اور یہ میرے ساتھی میکائیل علیہ السلام ہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ یہ خواب ''عذابِ برزخ'' میں نص ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے۔

19- خطیب اور ابن عساکر نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کچھ ایسے اشخاص دیکھے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو ایسی چیزوں سے زینت حاصل کرتے تھے جو اُن کیلئے جائز نہ تھیں۔ نیز میں نے ایک گڑھا دیکھا جس میں چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے۔ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت کرتی تھیں۔ اور کچھ لوگ ایسے دیکھے جو آبِ حیات میں غسل کررہے تھے، یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اَچھے اور بُرے دونوں قسم کے اعمال کئے تھے۔

20- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ہم کو ایک دن فجر کی نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھے آسمانِ دنیا کی طرف لے گئے۔ الآخر (اِس حدیث میں تقریباً انہیں عذابوں کا ذکر ہے جو گزشتہ طویل حدیث میں گزرا)۔

21- بیہقی نے ''دلائل'' میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم علیہ السلام نے حدیثِ اَسرَاء میں بیان فرمایا کہ پھر میرا گزر ایسے مقام سے ہوا جہاں کچھ خوان رکھے تھے، جن میں بہترین گوشت تھا لیکن اس کے پاس کوئی نہ پھٹکتا تھا اور سامنے ہی دوسرے خوانوں میں کچھ سڑا ہوا گوشت رکھا تھا جس کو بہت سے لوگ کھا رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے دریات کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حلال چھوڑ کر حرام کی طرف آتے ہیں۔ پھر میں آگے بڑھا تو میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ گھڑے کی مانند بڑے تھے۔ جب ان میں سے کوئی کھڑا ہوتا تو فوراً گر پڑتا اور کہتا کہ اَے میرے رَب! قیامت قائم نہ کر۔ یہ لوگ قومِ فرعون کی گزرگاہ پر پڑے ہوئے ہیں جب کوئی قوم گزرتی ہے تو ان کو رَوند ڈالتی ہے، وہ خدا کی بارگاہ میں آہ وزاری کررہے ہیں،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں نے دریافت کیا کہ اَے جبریل علیہ السلام! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے سُود خور ہیں۔ پھر میں آگے بڑھا تو دیکھا کہ کچھ لوگ اونٹوں کے سے ہونٹ والے ہیں وہ اپنے مُنہ کھول رہے ہیں اور آگ کھا رہے ہیں پھر وہ آگ ان کے نیچے سے نِکل رہی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ، یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں۔ پھر کچھ آگے چل کر دیکھا کہ کچھ عورتیں ہیں جن کے پستان لڑکے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ زانیہ عورتیں ہیں۔ پھر میں آگے چلا تو دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جن کے پہلوؤں پر سے گوشت کاٹا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ ''یہ اُسی طرح کھا جس طرح تو اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا''۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا یہ غیبت کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے ہیں۔

22- ابن عدی اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جن کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز پڑھنے سے بوجھل ہوتے تھے۔ پھر میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے آگے اور پیچھے شرم گاہ پر کچھ چتھڑے لپٹے ہوئے، وہ زقوم[1] اور کانٹے دار درخت اِس طرح چر رہے ہیں، جیسے اونٹ، گائے یا بیل چرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے صدقات اَدا نہیں کرتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کے پاس آیا جن کے پاس ایک ہانڈی میں کچھ پکا ہوا گوشت تھا اور دوسری ہانڈی میں کچا گوشت تھا تو انہوں نے پکا ہوا گوشت چھوڑ دیا اور کچا کھانے لگے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ ان مَردوں اور عورتوں کی مثال ہے جو پاک بیبیوں اور شوہروں کے ہوتے ہوئے غیروں کے پاس رات گزارتے ہیں۔ پھر ایک شخص کو دیکھا جو لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا رہا تھا لیکن وہ اس سے اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ شخص وہ ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں اور وہ ان کے اَدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر بھی مزید امانتیں لئے جاتا ہے۔ پھر ایسے لوگ دیکھے جن کی زبانیں لوہے کی قینچیوں

۱۔ تھوہڑ۔ یہ زہریلا خاردار درخت دوزخیوں کی غذا میں شامل ہوگا۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ فتنہ پرداز خطیب ومقرر ہیں۔

23- ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شبِ معراج میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن لوہے کے تھے۔ وہ اپنے منہ اور سینے نوچ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی آبرو ریزی کرتے تھے۔

24- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں مرفوعاً حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی دیتا ہوا مرا، تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک جانور کو مسلّط کردے گا جو اس کے گوشت کو کھائے گا اور وہ اس کی تکلیف کو قیامت تک پائے گا۔

25- ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، طبرانی اور ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں، بیہقی نے ابوامامہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز نمازِ فجر کے بعد فرمایا کہ میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے اور وہ سچ ہے تم اسے خوب اچھی طرح سمجھ لو۔ آج رات کو ایک آنے والا میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر ایک لمبے چوڑے پہاڑ کے پاس لے آیا اور مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھئے۔ میں نے کہا کہ میرے بس کی بات نہیں۔ اس نے کہا کہ آپ چڑھئے تو میں آسان کردوں گا۔ پھر میں اس پر چڑھنے لگا یہاں تک کہ ہم پہاڑ کے درمیانی حصے پر پہنچ گئے۔ تو میں نے کچھ ایسے مرد اور عورتیں دیکھیں جن کے مُنہ چِرے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ہیں جو کہتے تھے اور اس کو کرتے نہ تھے۔ پھر میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کی آنکھیں اور کان کیلوں سے ٹھکے ہوئے تھے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو وہ دیکھتے ہیں، تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتے ہیں، جو تم نہیں سُنتے۔ پھر میں نے کچھ ایسی عورتیں دیکھیں جن کے سُرین لٹکے ہوئے اور سر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ یہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر میں نے کچھ ایسے مرد اور عورتیں ملاحظہ کیں جن کی سُرینیں لٹکی ہوئی تھیں اور سر جھکے ہوئے تھے اور تھوڑا سا پانی چاٹ رہے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔ پھر میں نے کچھ لوگ دیکھے جو بہت بدصورت بدلباس اور بے حد بدبودار تھے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ زانی اور زانیہ عورتیں ہیں۔ پھر میں نے کچھ مردے دیکھے جو بہت ہی پھولے ہوئے اور بدبودار تھے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کافروں کے مَرے ہوئے لوگ ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ درختوں کے سایے تلے ہیں، دریافت کرنے پر معوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کے مُردے ہیں۔ پھر ہم آگے چلے تو دیکھا کہ کچھ لڑکے اور لڑکیاں دو نہروں کے درمیان کھیلنے میں مصروف ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ مومنین کی اَولاد ہے۔ پھر ہم نے حسین چہرے، عمدہ کپڑے اور بہتر حسین خوشبو والے انسان دیکھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ صدّیقین اور شہداء اور صالحین ہیں۔

26- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو قومِ لوط کا سا کام کرتا رہا اور مر گیا تو اس کا حشر انہیں کے ہمراہ ہوگا۔

27- تاریخ ابن عساکر میں ان کی سند سے عمرو بن اسلم دمشقی سے مروی ہے کہ ہمارے یہاں سرحد کے پاس ایک شخص کا انتقال ہوگیا، اس کو وہیں دَفنا دیا گیا۔ پھر تیسرے دن کھودا گیا تو معلوم ہوا کہ قبر کی اینٹیں اسی طرح لگی ہوئی ہیں اور وہ شخص غائب ہے۔ تو وکیع بن جراح سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سُنا ہے کہ جو لوط کی قوم کا سا کام کرتا ہے اس کو اس کی قبر سے منتقل کر دیا جاتا ہے اور لوطیوں کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے تا کہ اس کا حشر انہیں کے ساتھ ہو۔

28- ابن ابی الدنیا نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جو شخص چوری، شراب خوری اور زنا میں مبتلا ہو کر مرتا ہے تو اس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔

29- ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر فرقہ قَدَرِیّہ یا مرجیہ میں سے کسی مُردے کی قبر تین روز بعد کھودی جائے تو اس کا مُنہ قبلہ سے پھرا ہوا ملے گا۔

30- اصبہانی نے ''ترغیب'' میں عوام بن حوشب سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں ایک قبیلہ میں آیا۔ اس قبیلہ کے ایک طرف ایک مقبرہ تھا، عصر کے بعد اس مقبرے کی ایک قبر پھٹتی تھی اور اس سے ایک شخص نمودار ہوتا تھا جس کا سر گدھے کی طرح ہوتا تھا اور جسم انسان کی طرح۔ وہ گدھے کی سی آواز نکال کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا۔ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شراب کا عادی تھا۔ جب یہ شراب پیتا تھا تو اس کی ماں کہتی کہ ''اے میرے بچے! اللہ تعالیٰ سے ڈر''۔ تو وہ جواب دیتا کہ تو گدھے کی طرح ہینکتی رہتی ہے، تو وہ عصر کے بعد مر گیا۔ تو ہر روز عصر کے بعد نکلتا ہے اور تین مرتبہ ہینکتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔

31- ابن ابی الدنیا نے مرثد بن حوشب سے روایت کی کہ میں یوسف بن عمرو کے پاس بیٹھا تھا اور ان کے پہلو میں ایک شخص بیٹھا تھا جس کے چہرے کا تھوڑا سا حصّہ لوہے کا بنا ہوا تھا۔ تو یوسف نے اس سے کہا! مرثد کو بتاؤ جو کچھ بھی تم نے دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھودی رات کے وقت، جب لوگ اس کو دفن کر کے چلے گئے تو دو سفید رنگ کے پرندے آئے جو شکل و شباہت میں اونٹ کی مانند تھے۔ ایک تو سر کی جانب گر پڑا اور دوسرا پیر کی جانب۔ پھر اس کو کھود کر ایک تو قبر میں داخل ہو گیا اور دوسرا کنارے پر کھڑا رہا۔ میں قبر کے قریب آ گیا تا کہ ماجرا دیکھوں۔ میں نے سُنا کہ وہ پرندہ صاحبِ قبر سے کہہ رہا ہے کہ اے انسان کیا تو ہی نہیں جو قیمتی بناوٹ کے کپڑے پہن کر تکبر سے چلتا ہوا اپنے سُسرال جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کو برداشت کرنے سے قاصر ہوں۔ (یعنی مُردے نے عذاب کو دیکھ کر واویلا کی) تو اس کو ایک ایسی ضرب لگائی کہ قبر کا پانی اور تیل تک نکل آیا اور اسی طرح تین مرتبہ مارا۔ پھر اس نے سر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا کہ دیکھو وہ کہاں بیٹھا ہوا ہے، خدا اسے ذلیل کرے۔ پھر اس نے میرے منہ پر ایک طرف چوٹ ماری تو میں رات بھر بے ہوش پڑا رہا۔ اَب جب صبح اُٹھا تو یہ حشر تھا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

32- ابن ابی الدنیا نے ابو جریس سے اور انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ جب ابو جعفر نے کوفہ کی خندق کھودی تو لوگوں نے اپنے مردوں کو منتقل کرنا شروع کیا تو ایک نوجوان قبر میں اس حالت میں تھا کہ اپنے ایک ہاتھ پر کاٹ رہا تھا۔

33- ابن ابی الدنیا نے ابو اسحاق سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک میّت کو غسل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیا۔اب جو میں نے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو اس کی گردن میں ایک سانپ لپٹا ہوا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ کرام کو گالیاں دیتا تھا۔معاذ اللہ

34- ابن ابی الدنیا نے ابو اسحاق فزاری سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں قبریں کھودنے پر مامور تھا۔اب بعض قبریں ایسی دیکھیں کہ جن میں مُردوں کے منہ قبلے سے منحرف تھے۔تو میں نے اوزاعی سے دریافت کیا۔تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سنّت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اِس عذاب میں گرفتار ہیں۔

35- ابن ابی الدنیا نے عبدالمومن بن عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی کہ ایک کفن چور نے توبہ کر لی تو اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنے اس زمانے میں جو عجیب چیز دیکھی ہو، وہ بیان کر۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک شخص کی قبر کھودی تو اس کے تمام جسم میں کیلیں لگی ہوئی تھیں اور سب سے بڑی کیل سر میں پیوست تھی اور دوسری دونوں ٹانگوں میں دوسرے کفن چور سے دریافت کیا گیا۔تو اُس نے بتایا کہ میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس میں سیسہ پگھلا کر بھرا گیا تھا۔

36- ابن ابی الدنیا نے فضل بن یونس سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمہ بن عبدالملک سے کہا کہ اَے مسلمہ! تیرے باپ کو کس نے دفن کیا؟ تو اس نے کہا کہ میرے فلاں غلام نے۔پھر انہوں نے دریافت کیا کہ ولید کو کس نے دفن کیا؟ اس نے کہا کہ میرے فلاں غلام نے۔(یعنی دونوں کو ایک ہی غلام نے دفن کیا) تو آپ نے کہا کہ اَب میں تم کو وہ بتاتا ہوں جو اس دفن کرنے والے نے مجھے بتائی۔اس نے مجھے بتایا کہ جب اس نے تیرے باپ اور ولید کو قبر میں رکھا اور ان کی گرہ کھولنی چاہی تو دیکھا کہ اُن کے منہ گُدّیوں کی طرف پھر گئے تھے۔

37- ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے ''شعبُ الایمان'' میں عبدُ الحمید بن محمود سے روایت کی کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا تو ان کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے بتایا کہ ہم حج کو گئے۔ ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا۔جو ہم ذات الصّفاح کے مقام پر پہنچے تو اس کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس کے کفن و دَفن کا انتظام کیا۔جب قبر کھودی تو سانپوں سے بھری ہوئی تھی۔تو ہم نے وہ قبر چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو وہ بھی اسی طرح بھری ہوئی تھی۔تو ہم اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔تو ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سب کچھ اس کینہ کی وجہ سے ہے جو وہ اپنے دل میں رکھتا تھا۔ اور بیہقی کے الفاظ یہ ہیں کہ یہ اس کے اعمال کی سزا ہے۔ جاؤ تم اُسے ان دونوں میں سے کسی ایک میں دفن کردو، کیونکہ خدا کی قسم! اگر تم اس کے لئے تمام زمین بھی کھود ڈالو تو بھی انہیں قبروں میں منتقل کر دیا جائے گا۔ تو ہم نے اس کو وہیں جا کر دفن کر دیا۔ واپس آ کر ہم نے اس کی عورت سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا، تو اس نے بتایا کہ یہ کھانا بیچتا تھا اور اس میں سے اپنے گھر والوں کیلئے کچھ نکال لیتا تھا اور کمی کو پورا کرنے کیلئے اس میں اتنی ہی ملاوٹ کر دیتا تھا۔

38- لالکائی نے صدقہ میں خالد سے اور انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی کہ ہم ایک مرتبہ حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں ہمارا ایک ساتھی چل بسا۔ ہم نے کسی سے ایک پھاوڑا مانگا۔ قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کر دیا اور پھاوڑا بھی قبر ہی میں رہ گیا۔ تو ہم نے قبر کھودی تا کہ پھاوڑا نکال لیں۔ اب اندر دیکھا تو اس شخص کے ہاتھ پیر پھاوڑے کے حلقہ میں داخل ہیں۔ ہم نے قبر فوراً بند کر دی اور پھاوڑے والے کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑائی۔ پھر جب ہم واپس آئے تو اس کی بیوی سے اس کے اعمال کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس کے ہمراہ ایک مال دار شخص نے سفر کیا۔ راستے میں اس نے اس کو مار ڈالا اب یہ حج اور جہاد سب کچھ اسی کے مال سے کرتا رہا ہے۔

39- ابن عساکر نے اعمش سے روایت کی کہ ایک شخص نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی قبر پر پاخانہ کر دیا تو وہ دیوانہ ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکتا پھرتا تھا۔ پھر وہ مر گیا لیکن اس کی قبر سے بھی اسی طرح کی آوازیں آتی رہتی تھیں۔

40- ابن عساکر نے یزید ابن زیاد اور عمارہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھی قتل ہو گئے۔ تو ان کے سر لائے گئے تو ایک بہت بڑا سانپ آیا۔ لوگ ڈر کر ایک طرف کو ہو گئے۔ وہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہوا اور منہ سے نِکلا۔ اس طرح کئی مرتبہ کیا۔ پھر پتہ نہ چلا کہ کدھر سے آیا اور کدھر گیا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ صحیح ہے۔

41- ابن عساکر نے محمد بن سعید سے روایت کی کہ مسلم بن عقبہ مری مدینہ آیا اور لوگوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دی اور کہا کہ تم سب اللہ کی اطاعت اور نافرمانی میں غلام محض ہو۔ تو لوگ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس کی دعوت کی طرف آئے ایک شخص جو قریشی تھا اور اس کی ماں اُمِ ولد تھی، اس نے کہا کہ صرف اللہ کی اطاعت میں۔ لیکن مسلم بن عقبہ نے اس کی بات نہ مانی اور اسے قتل کر دیا تو اس کی ماں نے قسم کھائی کہ اگر مسلم زندہ یا مردہ مل گیا تو وہ اسے جلا دے گی۔ جب مسلم مدینہ سے نکلا تو اس کی بیماری زور کر آئی اور وہ مر گیا، تو قرشی زادہ کی ماں اپنے غلاموں کو ساتھ لے کر اس کی قبر کی طرف گئی اور کھودنے کا حکم دیا، اب جو اندر دیکھا تو ایک اژدہا اس کی گردن میں لپٹا ہوا تھا اور اس کی ناک کو چوس رہا تھا۔ یہ حال دیکھ کر لوگ ہٹ گئے۔

42- تمام بن محمد رازی نے ''کتاب الرہبان'' میں ذکر کیا اور ابن عساکر نے بھی روایت کیا کہ عصمہ بن عباد کہتے ہیں کہ میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گرجا دیکھا۔ گرجا میں ایک محراب کے اندر ایک راہب تھا۔ میں نے اس سے کہا! کہ تم نے جس مقام پر سب سے زائد عجیب چیز دیکھی ہو وہ مجھ کو بتاؤ! اس نے کہا کہ سُنو! میں ایک روز یہاں تھا کہ میں نے ایک پرندہ سفید رنگ کا شتر مُرغ کے برابر دیکھا۔ وہ اس پتھر پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے قے کی، اس میں ایک سر نِکلا، وہ اسی طرح قے کرتا رہا اور انسانی اعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سرعت کے ساتھ وہ ایک دوسرے سے جُڑتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ مکمل آدمی بن گیا۔ اب جب اس نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو پرندہ نے اس کے ٹھونگ ماری اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور پھر نگل گیا اور وہ کئی روز تک اِس عمل میں مصروف رہا اور میرا یقین خدا کی قدرت پر بڑھ گیا اور میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ مار کر جلانے پر قادر ہے۔ ایک دن میں اس پرندہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے دریافت کیا کہ اَے پرند! میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا کہ اَب جب وہ انسان مکمل ہو جائے تو اس کو باقی رہنے دینا تا کہ میں اس سے اس کے عمل کے بارے میں دریافت کر سکوں؟ تو فرشتے نے بزبانِ فصیح عربی میں مجھ کو جواب دیا کہ میرے رب کیلئے ہی بادشاہت اور بقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وہی باقی ہے۔ میں اس کا ایک فرشتہ ہوں میں اس پر مسلّط کیا گیا ہوں تا کہ اس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔ میں اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا اور دریافت کیا کہ اَے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان تیرا قصّہ کیا ہے اور تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں عبدالرحمن بن ملجم ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قاتل۔ جب میں مَر چکا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میری رُوح حاضر ہوئی اس نے میرا نامۂ اعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر قتلِ علی رضی اللہ عنہ تک ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِس فرشتہ کو مجھے عذاب دینے کا قیامت تک حکم دیا، یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور پرندہ نے اس پر ٹھونگیں ماریں اور اس کو نِگل گیا اور چلا گیا۔ اس حکایت کو بہت سے اکابر نے بیان کیا اور اس میں قیل وقال کی۔

43- ابن ابی الدنیا نے کتاب ''مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْت'' میں اپنی سند سے عبداللہ نامی ایک شخص سے روایت کی کہ وہ اور اس کی قوم کے چند اور افراد سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ اتفاقاً چند روز تک سمندری راستہ ان پر تاریک رہا۔ چند دن بعد روشنی ہوئی تو ایک بستی آ گئی۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں پانی کی تلاش میں روانہ ہوا تو بستی کے دروازے بند تھے۔ میں نے بہت آوازیں دیں، کوئی جواب نہ آیا۔ اسی اثناء میں دو شہسوار نمودار ہوئے ان میں سے ہر ایک کے نیچے ایک سپید چادر تھی۔ انہوں نے کہا کہ اے عبداللہ! اس گلی میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں پانی کا ایک حوض ملے گا اس میں سے پانی لے لینا اور وہاں کے منظر کو دیکھ کر خوفزدہ نہ ہونا۔ تو میں نے اُن سے اُن بند دروازوں کے بارے میں دریافت کیا۔ جن میں ہَوائیں چل رہی تھیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ یہ مُردوں کی روحیں ہیں۔ میں حوض پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے بل پانی پر لٹکا ہوا ہے اور اپنے ہاتھ سے پانی لینا چاہتا ہے۔ لیکن ناکام ہو جاتا ہے۔ مجھے دیکھ کر پکارنے لگا کہ اے عبداللہ! مجھے پانی پلاؤ۔ میں نے برتن لے کر ڈبویا تا کہ اسے پانی پلا سکوں۔ لیکن کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ اے بندۂ خدا! تو نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی طرف سے کوشش کی تھی کہ تجھ کو پانی پلاؤں لیکن میرا ہاتھ پکڑا گیا، تو تُو مجھے اپنا واقعہ بتا۔ اس نے کہا کہ میں آدم علیہ السلام کا لڑکا ہوں، جس نے دنیا میں سب سے پہلا خون بہایا۔

44- ابونعیم نے اپنی سند سے زید بن اسلم سے روایت کی کہ ایک شخص کشتی میں جا رہا تھا کہ کشتی ٹوٹ گئی۔ تو وہ ایک تختہ سے چمٹ گیا۔ تختہ نے اس کو ایک ایسے مقام پر جا پھینکا جو جزیرہ تھا۔ اس نے دیکھا کہ پانی ایک وادی کی طرف جا رہا ہے، یہ بھی پانی کی سمت پر چلا آیا۔ آخر میں اس نے دیکھا کہ ایک شخص کو زنجیروں سے جکڑ کر پانی پر لٹکایا ہوا ہے۔ لیکن اس کا منہ باوجود سخت کوشش کے پانی تک نہیں پہنچتا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اُسے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پانی پلاؤں۔ میں نے کہا کہ تیری حالت یہ کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں آدم علیہ السلام کا لڑکا ہوں، سب سے پہلے میں نے ہی اپنے بھائی کا خون بہایا۔ اب جو کوئی بھی خون بہاتا ہے مجھے ضرور سزا ملتی ہے۔

45- ابن جوزی نے ''کتاب عیُون الحکایات'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ابوسنان کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کے پاس اس کے بھائی کی تعزیت کو گیا تو دیکھا کہ بہت گھبرایا ہوا ہے۔ دریافت کرنے پر بتایا کہ جب میں اُسے دفن کر کے فارغ ہوا تو میں نے قبر سے کراہنے کی آواز سُنی۔ میں نے جلدی سے قبر کو کھولا تو مجھے کسی نے آواز دی کہ اے بندۂ خدا! قبر نہ کھودو۔ چنانچہ میں نے پھر مٹی اسی طرح ڈال دی۔ ابھی تھوڑی دور ہی جانے پایا تھا کہ پھر وہی آواز آئی۔ پھر میں نے آ کر تھوڑی سی مٹی ہٹائی، لیکن آواز آئی کہ اے بندۂ خدا قبر کو نہ کھودو۔ پھر جب واپس آنے لگا تو وہی آواز آئی۔ میں نے کہا کہ بخدا اب ضرور کھودوں گا۔ اب جو میں نے قبر کھود کر دیکھی تو اُس کی گردن میں آگ کا ہار تھا اور تمام قبر آگ سے روشن تھی۔ تو میں نے چاہا کہ یہ ہار اس کی گردن سے دُور کر دوں۔ تو میں نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو میری انگلیاں جل کر خاکستر ہو گئیں۔ اس نے ہمیں اپنا ہاتھ دِکھایا تو اس کی چار انگلیاں غائب تھیں۔ تو میں نے اوزاعی سے یہ تمام ماجرا کہا اور اعتراض کیا کہ یہودی، نصرانی اور مجوسی مرتے ہیں تو ان کا یہ حال نہیں دیکھا جاتا اور گنہگار مسلمان کا یہ حال ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے جہنمی ہونے میں تو کوئی شک نہیں، لیکن اہلِ توحید میں یہ حالت دکھائی جاتی ہے تاکہ وہ عبرت حاصل کریں۔

46- حافظ ابومحمد خلال نے ''کتاب کرامت الاولیاء'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ مجھ سے عبداللہ بن ہاشم نے کہا کہ میں ایک میّت کو نہلانے گیا۔ جب میں نے اس کے جسم سے کپڑا کھولا تو اس کی گردن میں سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کو اس پر مسلّط کیا گیا ہے اور غسل دینا ہمارے ہاں مسنون ہے۔ تو اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس کو غسل دے دیں اور پھر آپ اپنی جگہ واپس آ جائیں، تو وہ سانپ ہٹ کر ایک کونے میں ہو گئے۔ اور جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو وہ اپنی جگہ واپس آ گئے۔ یہ شخص بے دینی میں مشہور تھا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

47- ابن جوزی نے عبداللہ بن محمد مدینی سے روایت کی، وہ اپنے ایک دوست سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اپنی زمین پر گیا تو ایک قبرستان کے پاس مغرب کا وقت ہوگیا) میں نے وہاں نمازِ مغرب ادا کی۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے رونے کی آواز آئی، میں اس قبر کے پاس گیا جس سے آواز آتی تھی، کوئی کہہ رہا تھا کہ ''ہائے میں نماز پڑھتا تھا، اور روزہ رکھتا تھا''۔ میں اپنے ساتھی کے قریب ہوا تو اس نے بھی وہی آواز سُنی۔ پھر میں اپنی زمین پر واپس آ گیا اور دوسرے روز پھر اسی جگہ جا کر نماز پڑھی جہاں پہلے روز پڑھی تھی، اور مغرب کا انتظار کرنے لگا اور پھر وقتِ مقررہ پر قبر سے وہی آواز آئے گی۔ اب جب میں گھر واپس لوٹا تو دو ماہ تک میں بیمار پڑا رہا۔

48- ہشام بن عمار نے ''کتاب البعث'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص جس کا آدھا سَر اور آدھی داڑھی سپید تھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنے کی وجہ دریافت کی۔ اس نے بتایا کہ میں بنی فلاں کے قبرستان سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص آگ کا کوڑا لئے ہوئے دوسرے شخص کو پکڑ رہا ہے اور جب وہ اس کو پکڑ لیتا تھا تو مارتا تھا، جب وہ مارتا تھا تو سر سے لے کر پیر تک آگ میں وہ انسان ڈوب جاتا تھا۔ وہ شخص دَوڑ کر میری پناہ میں آیا اور کہا کہ اے اللہ کے بندے! میری فریاد رسی کر۔ تو پکڑنے والے کہا کہ اے بندہ! خدا! اس کی مدد نہ کرنا کیونکہ یہ بہت ہی برا کافر ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس لئے تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنہا سفر کرنے کی ممانعت کی ہے۔

49- ابن ابی الدنیا نے عمرو بن دینار سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک شخص کی بہن مرگئی اور وہ اس کو دفن کر آیا۔ جب گھر پہنچا تو گھر والوں سے کہا کہ میرے پاس ایک تھیلی تھی جو میں قبر میں بھول آیا ہوں۔ اب جو تھوڑی سی قبر کھودی تو قبر آگ سے بھڑک رہی تھی۔ اس نے قبر کو اسی طرح بند کر دیا اور اپنی ماں کے پاس آ کر بہن کے بارے میں سوال کیا تو اس نے بتایا کہ نماز وقت پر نہ پڑھتی تھی بلکہ میرا گمان ہے کہ بِلا وضو پڑھتی تھی اور رات کو لوگوں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر ان کی باتیں سنتی تھی۔

50- حافظ ابن رجب اور ہثیم بن عدی نے اپنی سند سے عبداللہ بجلی سے روایت کی کہ ہمارا ایک پڑوسی مرگیا تو ہم اس کے کفن و دَفن میں شریک ہوئے۔ جب قبر کھودی گئی تو اس میں بلّے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی طرح کوئی چیز تھی۔ ہم نے اس کو مارا تو وہ نہ ہٹی، چنانچہ دوسری قبر کھودی گئی تو اس میں بھی وہی بلّا موجود تھا۔ اس کے ساتھ بھی وہی کیا گیا جو پہلے کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ تو لوگوں نے مشورہ دیا کہ اب اس کو اسی میں دفن کر دو۔ جب اس کو دفن کر دیا گیا تو قبر میں بہت زوردار آواز سنی گئی تو ہم اس کی بیوی کے پاس گئے اور اُس سے اس کے عمل کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ اس نے بتایا کہ وہ اکثر و بیشتر غسلِ جنابت نہ کرتا تھا۔

51- ابن فارسی نے اپنی تاریخ میں روایت کی کہ انہوں نے ۵۹۰ھ میں بغداد کے اندر ایک سڑا ہوا مُردہ پایا۔ اس میں ہڈیوں کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ اس کے ہاتھ پیروں میں لوہے کی زنجیریں تھیں۔ ایک کیل اس کی ناف میں اور ایک اس کی پیشانی میں پیوست تھی۔ وہ نہایت ہی بدصورت اور موٹی ہڈیوں والا تھا۔ اس کے نکلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ تلّ احمر کے پاس پانی کی زیادتی سے وہ لاش نکل آئی۔

52- ابن قیم نے ''کتاب الرّوح'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص بغداد کے لوہاری بازار میں آیا اور چھوٹی چھوٹی کیلیں فروخت کیں۔ لوہار نے ان کو پگھلانے کی بے حد کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ بالآخر اس نے بیچنے والے کو تلاش کیا اور دریافت کیا کہ یہ کیلیں تم کو کہاں سے ملیں؟ پہلے تو اس نے بتانے میں پس و پیش کی اور پھر بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے ایک قبر کھلی ہوئی دیکھی اس میں ایک مُردے کی ہڈیوں کے ساتھ یہ کیلیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے نکالنے کی کوشش کی، لیکن نہ نکلیں، بالآخر میں نے پتھر سے ہڈیوں کو توڑا اور یہ کیلیں جمع کر لیں۔

53- ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے ابوعبداللہ حرانی سے روایت کی کہ وہ عصر کے بعد اپنے گھر سے (جو آمد میں تھا) بتان کی طرف نکلے، مغرب سے کچھ پہلے ان کا گزر قبرستان میں ہوا تو ایک قبر لوہار کی بھٹی کی مانند سُرخ تھی اور مردہ اس کے درمیان تھا۔ میں نے صاحبِ قبر کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مُکّاس (یعنی ذخیرہ اندوز) تھا جو آج ہی مرا ہے۔

54- حافظ ابوقاسم نے اپنی سند سے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ عبدالکافی نے بیان کیا کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے تو ایک کالے رنگ کا آدمی ان کے ہمراہ جنازے میں شریک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تھا۔ پھر جب ہم نے نماز پڑھی تو اُس نے نہ پڑھی اور میری طرف دیکھ کر کہا کہ میں اس کا عمل ہوں۔ یہ کہہ کر وہ قبر میں داخل ہو گیا اور پھر مجھے کچھ نظر نہ آیا۔

55- حافظ شرف الدّین دساطی نے ابو اسحاق ابراہیم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک اندھا کفن چور تھا۔ (یعنی وہ بعد میں اندھا ہو گیا تھا) لوگوں سے بھیک مانگتا تھا اور کہتا تھا جو مجھے کچھ دے گا میں اُسے ایک عجیب بات سُناؤں گا اور جو زائد دے گا اُسے میں عجیب چیز دکھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی نے اس کو کچھ دیا تو میں پاس کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھیں دکھائیں میں نے دیکھا تو وہ گُدّی تک دھنسی ہوئی تھیں، اس کے مُنہ سے گدّی کے پیچھے کا منظر نظر آتا تھا۔ پھر اس نے بتایا کہ میں ایک کفن چور تھا اور لوگ مجھ سے ڈرتے تھے۔ میں کسی کی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اتفاقاً قاضیِ شہر بیمار پڑ گیا اور اس کو بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو اس نے سَو دینار میرے پاس بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں اپنی پردہ دری تجھ سے اِن سو دینار کے عوض خریدنا چاہتا ہوں۔ میں نے وہ لے لئے۔ اتفاقاً وہ تندرست ہو گیا اور پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ وہ عطیہ تو پہلے مرض کا تھا۔ اس لئے میں نے اس کی قبر کھودی تو قبر میں عذاب کے سے آثار تھے اور قاضی پراگندہ بال سُرخ آنکھوں سے بیٹھا ہوا ہے، اچانک میں نے اپنے گھٹنوں میں دَرد محسوس کیا اور کسی نے میری آنکھوں میں انگلیاں ڈال کر مجھے اندھا کر دیا اور کہا کہ اے اللہ کے دشمن! تو اللہ کے بھیدوں پر کیوں مطلع ہوتا ہے۔

56- بیہقی نے ''کتاب عذاب القبر'' میں اپنی سند سے یزید بن عبداللہ سے رایت کی کہ ایک شخص ایک قبر کے پاس پہنچا تو اس نے آہ، آہ کی آواز سُنی۔ جب اس نے کان لگا کر سُنا تو آواز آ رہی تھی کہ تجھ کو تیرے عمل نے رُسوا کیا۔

تاریخِ مقریزی میں ہے کہ ۶۹۹ھ میں ایک قاصد آیا کہ ایک شخص جو ساحلی علاقہ میں رہتا تھا اس کی بیوی مر گئی وہ اس کو دَفن کر کے آیا لیکن ایک رومال جس میں کچھ درہم تھے قبر ہی میں بھول گیا۔ چنانچہ اس نے شہر کے فقیہ کو اپنے ساتھ لیا کہ قبر کھود کر رومال نکالے۔ فقیہ کنارے پر کھڑا ہو گیا۔ اب جو قبر کھود کر دیکھا تو عورت کی ٹانگیں اس کے بالوں سے بندھی ہوئی ہیں۔ اب اس نے بے حد کوشش کی کہ اس کو کھول دے لیکن ناکام رہا جب بہت زائد کوشش کی تو اس کو اور اس کی بیوی کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور فقیہ ایک دن اور ایک رات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تک وہیں بے ہوش پڑا رہا۔ پھر بادشاہ نے اس حادثہ کی اطلاع شیخ تقی الدّین بن دقیق العبد کو لکھ بھیجی تو وہ آئے اور انہوں نے خود بھی دیکھا اور لوگوں کو بھی دکھایا۔

فائدہ: علماء نے فرمایا کہ عذابِ قبر دراصل عذابِ برزخ ہی کو کہتے ہیں۔ لیکن قبر کی طرف اضافت اِس لئے کی گئی ہے کہ بالعموم لوگ قبر ہی میں مدفون ہوتے ہیں، ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے یا ڈوب جائے یا اسے کیڑے مکوڑے کھا جائیں، یا ہواؤں میں اڑا دیا جائے، سب پر عذابِ برزخ ہوگا۔ اہلِ سنّت کا اتفاق ہے کہ عذاب وثواب رُوح اور جسم دونوں کیلئے ہیں۔

57- ابن قیم نے کہا کہ ''عذابِ قبر'' کی دو قسمیں ہیں: (۱) دائمی جو کافروں اور بعض گناہگاروں[1] کیلئے ہے۔ (۲) غیر دائمی، ختم ہونے والا یہ کم گناہ والوں کیلئے ان کے جرائم کے مطابق ہوگا پھر ختم ہو جائے گا یہ دُعا اور صدقہ وغیرہ سے بھی اُٹھ جاتا ہے۔

58- یافعی کہتے ہیں کہ مُردوں کو جمعہ کے روز عذاب نہیں ہوتا کیونکہ یہ اُس دن کی شرافت کا صدقہ ہے۔ لیکن یہ بات کافروں کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ گنہگار مسلمانوں کیلئے ہے۔ لیکن نسفی نے اسے عام رکھا اور کہا کہ جمعہ کے دن اور رات میں نیز پورے رمضان کے مہینہ میں کافر سے بھی عذاب ختم ہو جاتا ہے اور گنہگار مسلمانوں سے جمعہ کے دن اور رات میں عذاب اٹھ جاتا ہے اور پھر قیامت تک دوبارہ نہیں ہوتا اور جو جمعہ کے دن یا رات میں مرتا ہے اس کو تھوڑی دیر عذاب ہوتا ہے اور پھر ہمیشہ کیلئے منقطع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تھوڑی دیر کیلئے ضغطۂ قبر ہوتا ہے اور پھر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ تمام چیزیں محتاجِ دلیل ہیں۔

59- ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''بدائع'' میں کہا کہ میں نے ابویعلیٰ کے خط سے نقل کیا کہ ''عذابِ قبر'' منقطع ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ عذاب بھی دُنیا سے متعلق ہے اور دُنیا و مافیہا منقطع ہونے والی ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ کس مدّت میں منقطع ہوگا۔ اس کی تائید ہنّاد بن سری کی روایت سے ہوتی ہے انہوں نے کہا کہ کافروں کو اُونگھ آئے گی جس میں وہ قیامت تک نیند کا مزہ محسوس کریں گے جب اہلِ قبور کو پکارا جائے گا تو کافر کہے گا۔ کہ ہائے افسوس! ہمیں

۱۔ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے ہمارے نزدیک کسی مسلم کو دائمی عذاب نہ ہوگا اور جہاں گنہگاروں کیلئے لفظ خلود ہے اس کے معنی زیادہ دیر ٹھہرنے کے ہیں اس لئے خلود کے ساتھ ابدیت کی قید نہیں لگائی گئی ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہماری خواب گاہ سے کس نے اُٹھایا؟ تو جو مومن اس کے قریب ہوگا وہ کہے گا کہ یہ وہی وعدہ ہے جو رحمن نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا۔

فائدہ: بدائع میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ جب کوئی نصرانیہ مرجائے کہ جس کے پیٹ میں مسلمان بچہ ہو تو اس قبر میں عذاب بھی نازل ہوتا ہے اور نعمت بھی۔ عذاب ماں کیلئے اور نعمت بچہ کیلئے۔ اور اس میں کوئی تعجب نہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے ایک قبر میں مومن اور کافر اکٹھے دفن کر دیئے جائیں تو اس قبر میں عذاب اور نعمت دونوں ہی ہوں گے۔

ان چیزوں کا بیان جو عذابِ قبر سے نجات دیتی ہیں

1- طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کبیر'' میں، حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نوادر'' میں، اور اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ترغیب'' میں عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک دن حضور علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا کہ ایک شخص کی رُوح قبض کرنے کو ملک الموت تشریف لائے۔ لیکن اس کا ماں باپ کا اطاعت کرنا سامنے آگیا اور وہ بچ گیا، اور ایک شخص پر عذاب چھا گیا لیکن اس کے وضو نے اُسے بچالیا، ایک شخص کو شیاطین نے گھیر لیا لیکن اللہ تعالیٰ کے ذکر نے اُسے بچالیا۔ اور ایک شخص کو عذاب کے فرشتوں نے گھیر لیا لیکن اُسے نماز نے بچالیا۔ ایک شخص نے دیکھا کہ پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے تھا اور ایک حوض پر پانی پینے جاتا تھا مگر لوٹا دیا جاتا تھا کہ اتنے میں اس کے روزے آگئے اور اُس کو سیراب کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام حلقے بنائے بیٹھے تھے، وہ ان کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن دُھتکار دیا جاتا تھا کہ اِتنے میں اس کا غسلِ جنابت آیا اور اس کو میرے پاس بٹھا دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے ہر طرف تاریکی ہی تاریکی تھی تو اس کا حج وعمرہ آگیا اور اس کو منوّر کر دیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کرنا چاہتا ہے لیکن کوئی اس کو مُنہ نہیں لگاتا، تو صِلۂ رحمی آکر مومنین سے کہتی ہے کہ تم اس سے کلام کرو۔ ایک شخص کے جسم اور چہرے کی طرف آگ بڑھ رہی ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے بچا رہا ہے تو اس کا صدقہ آگیا اور اس کو بچالیا۔ ایک شخص کو زبانیہ (خاص قسم کے فرشتے) نے چاروں طرف سے گھیر لیا لیکن اس کا اَمر بالمَعروف اور نَہی عَنِ الْمُنکَر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آیا اور اُسے بچالیا۔ اور رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا، ایک شخص کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے، لیکن اُس کے اور خدا کے درمیان حجاب ہے۔ مگر اس کا حُسنِ خلق آیا اور بچالیا اور خدا سے مِلا دیا۔ ایک شخص کو اس کا صحیفہ بائیں طرف سے دیا گیا تو اس کا خدا سے ڈرنا آ گیا اور اس کا صحیفہ سیدھے ہاتھ میں دے دیا گیا۔ ایک شخص کا وزن ہلکا رہا، مگر اس کا سخاوت کرنا آ گیا اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا۔ ایک شخص جہنّم کے کنارے پر کھڑا تھا، لیکن اللہ سے ڈرنا آ گیا اور وہ بچ گیا ایک شخص جہنم میں گر گیا، لیکن اُس کے وہ آنسو آ گئے جو اس نے خشیتِ الٰہی میں بہائے اور وہ بچ گیا۔ ایک شخص پُل صراط پر کھڑا تھا اور ٹہنی کی طرح لرز رہا تھا، لیکن اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حُسنِ ظن آیا اور اسے بچالیا اور وہ پل صراط سے گزر گیا۔ ایک شخص جنت کے دروازے تک پہنچ گیا لیکن جنّت کا دروازہ بند ہو گیا تو توحید کی شہادت آئی اور دروازہ کُھل گیا اور وہ جنّت میں داخل ہو گیا۔ کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چغل خوری کرنے والے ہیں۔ کچھ لوگوں کو ان کی زبانوں سے لٹکا دیا گیا تھا۔ میں نے جبریل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں پر بلاوجہ الزامِ گناہ لگانے والے ہیں۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت ہی عظیم ہے اس میں ایسے مخصوص اعمال کا ذکر کیا گیا ہے جو خاص آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

2- ترمذی، ابن ماجہ نے مقدام بن معدی کرب سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو خدا کے یہاں چھ چیزیں ملیں گے۔ (۱) خون کے پہلے ہی قطرہ میں اس کی مغفرت کر دی جائے گی اور اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ (۲) عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۳) فزعِ اکبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے وہ تاج ایسا ہوتا ہے کہ اس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے اور (۵) بہتر حورعین سے شادی ہوتی ہے۔ اور (۶) ستّر رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

3- ترمذی اور بیہقی نے سمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ سے روایت کی اور ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیٹ کی بیماری میں مرا جنّت میں داخل ہوگا، ابن ماجہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے اِسے حَسَن کہا۔

4- ابونعیم نے سلمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اُن کو کسی یہودی نے بتایا کہ نماز میں زیادہ دیر قیام کرنے سے پل صراط پر امن ملتی ہے اور لمبا سجدہ کرنے سے عذابِ قبر سے حفاظت ہوتی ہے۔

5- عبد نے اپنی مسند میں عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا، کیا میں تم کو ایک حدیث کا تحفہ دوں۔ جس سے تم خوش ہو جاؤ! اس نے کہا کہ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سُورۂ ملک خود بھی پڑھو اور اپنے بیوی، بچوں اور گھر میں رہنے والے بچّوں نیز پڑوسیوں کو بھی سِکھاؤ کیونکہ یہ نجات دلانے والی ہے، اور رَب سے مخاصمہ کر کے نجات دِلائے گی۔

6- خلف بن ہشام نے فضائلِ قرآن میں اور حاکم و بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، سُورَۂ مَلک مانعہ ہے۔ یعنی عذابِ الٰہی کو روکتی ہے۔ جب عذابِ قبر سر کی جانب سے آتا ہے تو اسے روک دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس نہ آ۔ کیونکہ اس نے سورۂ ملک یاد کی ہے۔ جب عذاب پیروں کی طرف سے آتا ہے تو کہتی ہے۔ کہ اَے عذاب تو لوٹ جا کیونکہ یہ مجھ کو ان پیروں پر کھڑے ہو کر پڑھتا تھا۔

7- نسائی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے سورۂ تبارک ہر رات پڑھی خدا اُسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہم اس سورت کو حضور علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں مانعہ کہتے تھے۔

8- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بہ سندِ ضعیف اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص مَر گیا اور اسے سورۂ تبارک کے علاوہ کچھ قرآن یاد نہ تھا۔ اَب فرشتۂ عذاب قبر میں آیا تو وہ سُورت نمودار ہوئی۔ تو فرشتہ عذاب نے کہا! کہ چونکہ تو موجود ہے اس لئے میں واپس جاتا ہوں، لیکن میں نہ تو تیرے لئے نہ اپنے لئے اور نہ اس شخص کیلئے کچھ نفع نقصان کا مالک ہوں۔ اگر تو اس کی نجات چاہتی ہے تو بارگاہِ خداوندی میں جا اور اس کی شفاعت کر۔ تو سورت بارگاہِ ایزدی میں حاضر ہوتی ہے اور عرض پرداز ہوتی ہے کہ ''اَے میرے رب! اس شخص نے مجھ ہی کو تیری کتاب میں سے منتخب کر لیا تھا۔ تو مجھ سے سیکھا اور پڑھا تو کیا تو اس کو جہنّم رسید فرمانا چاہتا ہے۔ اگر تو اس کے ساتھ ایسا کرنے والا ہے تو مجھے اپنی کتاب سے مِٹا دے''۔ تو خدا فرمائے گا کہ تو شاید ناراض ہو گیا۔ قرآن کہے گا کہ مجھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ناراض ہونے کا حق ہے۔ خدا فرمائے گا۔ جا میں نے اس کے حق میں تیری شفاعت قبول کی۔ چنانچہ وہ فرشتہ کو قبر میں آکر یہ اطلاع دیتا ہے اور فرشتہ بلا عذاب دیئے چلا جاتا ہے۔ وہ سورت آکر اُس شخص کے منہ پر اپنا مُنہ رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ اَے مُنہ تجھے خوشخبری ہو کیونکہ تو مجھے بہت پڑھتا تھا اور سینے کو خوشخبری ہو کہ یہ مجھے یاد رکھتا تھا اور خوشخبری ان قدموں کو کہ یہ مجھے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور وہ اس کو قبر میں مانوس کرنے کیلئے رہتی ہے۔ جب حضور علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا تو ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام سب ہی نے اسے یاد کر لیا اور حضور علیہ السلام نے اس سورت کا نام مُنجیہ (نجات دلانے والی) رکھا۔

9- ابوعبیدہ نے فضائل میں اور بیہقی نے دلائل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے گرد آگ جلائی جاتی ہے۔ تو آگ کے قریب جو حصہ ہوتا ہے وہ اسے جلا دیتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص مرجائے اور اس نے صرف سُورۂ تبارک پڑھی ہو، تو جب فرشتے سر کی جانب سے آئیں گے تو وہ کہے گی کہ یہ تو مجھ کو پڑھتا تھا، اور پیروں کی جانب سے آئے گی تو وہ کہے گی کہ یہ مجھے پڑھتے ہوئے کھڑا رہتا تھا اور پیٹ کی طرف آئے گی تو وہ کہے گا کہ یہ مجھے یاد رکھتا تھا۔

10- دارمی نے اپنی ''مسند'' میں خالد بن معدان سے روایت کی الٓمٓ تَنْزِیل قبر میں قبر والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی کہ اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھے اپنی کتاب سے مِٹا دے۔ اور وہ پرندے کی مانند ہو کر اپنے پر اُس پر چھالے گی۔ اور سورۂ تبارک کے بارے میں بھی یہی روایت ہے اور خالد ان کو پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔

11- ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام الٓمٓ تَنْزِیل اور سورۂ تبارک پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔

12- ''روض الرّیاحین'' میں بعض یمنی صالحین سے مروی ہے کہ وہ ایک مُردہ کو دفن کر کے واپس ہونے لگے تو انہوں نے قبر میں مارنے اور کوٹنے کی آواز سُنی۔ پھر قبر سے ایک کالا کتا نمودار ہوا، شیخ نے کہا کہ تیری خرابی ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں میّت کا عمل ہوں۔ شیخ نے کہا کہ کیا تیری پٹائی ہو رہی تھی؟ یا اس مردے کی؟ اس نے کہا کہ سورۂ یٰسٓ اور دوسری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سورتیں اس کے پاس تھیں وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھ کو مار بھگایا۔

13- اصبہانی نے ''ترغیب'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے جمعہ کے دن مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اِذَا زُلْزِلَتْ پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس پر سکرات اور عذابِ قبر آسان فرمائے گا اور قیامت کے روز وہ بہ آسانی پل صراط پر سے گزر جائے گا۔

14- ابو یعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، جمعہ کے روز مرنے والا عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

15- بیہقی نے کہا کہ رجب نے بہ سندِ ضعیف انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رمضان المبارک میں عذابِ قبر مُردوں پر نہیں ہوتا۔

16- ''روض الریاحین'' میں کسی بزرگ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک روز خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ انہیں اہلِ قبور کے مقامات دِکھادے۔ تو ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ قبریں پھٹ گئیں، اَب ان میں کچھ مُردے تو ریشم پر سو رہے ہیں اور کچھ دیبا پر، کچھ پھولوں کی سیج پر اور کچھ تختوں پر۔ کچھ ہنس رہے ہیں تو کچھ رو رہے ہیں۔ تو میں نے عرض کی کہ اَے اللہ! اگر تو چاہتا تو ان سب کو ایک ہی مقام عطا فرما دیتا۔ تو قبر والوں ہی میں سے کسی نے پکار کر کہا کہ اے فلاں! یہ قبریں اعمال کی منازل ہیں، جو ''سُندس نشین'' ہیں وہ خوش خلق تھے۔ جو ''حَرِیر و دِیبَا نشین'' ہیں وہ شہداء ہیں۔ جو ''پھولوں کی سیج'' پر سونے والے ہیں وہ روزہ دار ہیں۔ اور ''تخت والے'' اللہ کے بارے میں محبت کرنے والے ہیں، رونے والے گنہگار ہیں، ہنسنے والے تو بہ شعار ہیں۔

مُردوں کے اَحوال کا بیان

کہ وہ قبر میں مانوس ہوتے ہیں، نماز پڑھتے، تلاوت کرتے،
زیارت کرتے، خوش ہوتے اور لباس پہنتے ہیں

1- طبرانی، ابو یعلیٰ اور بیہقی نے ''شعب'' میں اور اصبہانی نے ترغیب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ گو لوگوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قبر میں نہ حشر میں۔

2- ابوالقاسم جیلی نے دیباج میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ مسلمان کیلئے مَوت کے وقت، قبر میں اور قبر سے نکلنے کے وقت باعثِ اُنس ہے۔

3- ابویعلیٰ اور بیہقی نے اور ابن مندہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

4- مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی شب میں موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس حدیث کو بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔

5- ابن سعد نے ''طبقات'' میں اور ابن شیبہ نے ''مصنف'' میں اور امام احمد نے ''زہد'' میں عفان بن مُسلم سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا کہ ثابت بنانی نے دُعا کی کہ ''اے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دے تو مجھ کو دے''۔

6- ابونعیم نے یوسف سے انہوں نے عطیہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ثابت کو حُمید طویل سے کہتے ہوئے سُنا کہ، اَے حُمید! کیا تمہیں کوئی ایسی حدیث معلوم ہے جس سے پتہ چلتا ہو کہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دیگر لوگ بھی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ثابت نے دعا مانگی کہ ''اَے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے تو ثابت کو ضرور دینا''۔ جبیر کہتے ہیں کہ میں خدائے وَحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں نے ثابت بنانی کو قبر میں اُتارا میرے ساتھ حُمید بھی تھے۔ جب ہم اینٹیں رکھ چکے تو اچانک ایک اینٹ گر پڑی اور میں نے ثابت کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی دُعا کو رَد نہ فرمایا۔

7- ابن جریر نے ''تہذیبُ الآثار'' میں اور ابونعیم نے ابراہیم بن صمہ مہلبی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ مجھے صبح کے وقت قلعہ کے قریب سے گزرنے والوں نے بتایا کہ جب ہم ثابت بنانی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے۔

8- ابن مندہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوحماد جو ایک متقی گورکن تھے انہوں نے بتایا کہ جمعہ کے روز دوپہر کو میں قبرستان میں گیا تو جس قبر سے گزرا قرآن پڑھنے کی آواز سُنی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

9- ترمذی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگالیا اور ان کو پتہ نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ تو انہوں نے سنا کہ اندر کوئی شخص سورۂ ملک پڑھ رہا ہے، جب وہ پوری سورۂ ملک پڑھ چکا۔ تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب سے نجات دِلانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے۔

ابو قاسم سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام نے اس امر پر مُہرِ تصدیق ثبت فرمادی کہ میّت قبر میں قرآن پڑھتی ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صحابی کی تردید نہ فرمائی۔

10- امام کمال الدین بن زملکانی نے ''کتاب العمل المقبول فی زیارۃ الرّسول'' میں فرمایا کہ یہ حدیث اس سلسلہ میں کہ میّت قبر میں قرآن کی تلاوت کرتی ہے اور اس روایت میں بعض اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا قبروں میں تلاوتِ قرآن کرنا اور نماز پڑھنا وارد ہے، تو جب اَولیاءَ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حال ہے تو انبیاء علیہم السلام کا کیا مقام ہوگا۔

11- حافظ زین الدّین بن رجب نے ''کتاب اہل القبور'' میں لکھا کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بعض نیک بندوں کو قبروں میں اعمالِ صالحہ کی توفیق دیتا ہے۔ لیکن اس پر ثواب مرتب نہیں ہوتا لیکن دارُ العمل منقطع ہو چکا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی یاد اور اس کی اطاعت سے لذّت حاصل کرے جیسا کہ ملائکہ کرام علیہم السلام اور اہلِ جنّت، جنّت میں حاصل کریں گے، کیونکہ ذکرِ الٰہی اہلِ جنّت کیلئے عظیم تر نعمتوں میں سے ہے۔

12- ابوالحسن بن براء نے ''کتابُ الرّوضہ'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ابراہیم گورکن نے مجھے اطلاع دی ہے کہ مجھے قبر کھودتے وقت ایک اینٹ ملی، اب جو میں نے اُسے سُونگھا تو اُس میں مُشک کی خوشبو مہک رہی تھی۔ میں نے قبر کے اندر دیکھا تو ایک بوڑھا بیٹھا ہوا قرآن پڑھ رہا تھا۔

13- ابن رجب نے اپنی سند سے بیان کیا کہ ابوالحسن سامری رحمۃ اللہ علیہ جو ایک متّقی آدمی تھے اور سامرہ کے خطیب تھے۔ انہوں نے سامرہ کے قبرستان میں ایک قبر دکھاتے ہوئے کہا! کہ ہم یہاں سے مسلسل سُوْرَۃُ الْمُلْکِ پڑھنے کی آواز سنتے تھے۔

14- حافظ ابوبکر خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ عیسیٰ بن محمد نے کہا میں نے ایک روز ابوبکر بن مجاہد کو خواب میں دیکھا کہ وہ پڑھ رہے ہیں، میں نے کہا کہ آپ تو مُردہ ہیں،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کیسے پڑھ رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں ہر نماز کے بعد اور ختمِ قرآن کے بعد دعا کرتا تھا کہ اَے اللہ! تو مجھے قبر میں تلاوتِ قرآن کی توفیق دینا، اس لیے میں پڑھتا ہوں۔

15- خلال نے ''کتاب السُّنہ'' میں اپنی سند سے ابن عباس کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ مومن کو قبر میں ایک مصحف دیا جاتا ہے جس میں دیکھ کر وہ پڑھتا ہے۔

16- حافظ ابوالعلاء ہمدانی کو ان کی وفات کے بعد کسی نے ایک ایسے شہر میں دیکھا کہ جس کے درودیوار سب کتابوں کے بنے ہوئے ہیں۔ تو ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی تھی کہ جس طرح میں دنیا میں علم میں مصروف ہوں اسی طرح آخرت میں بھی مصروف رکھنا۔ تو اَب یہ مصروفیت یہاں بھی مجھ کو مل گئی ہے۔

17- ابن مندہ، ابواحمد اور حاکم نے کنیٰ میں بہ سندِ ضعیف روایت کی طلحہ بن عبیداللہ نے میرا کچھ مال جنگل میں تھا چنانچہ وہاں گیا، اتفاقاً رات ہوگئی تو میں عبداللہ بن عمرو بن حزام کی قبر کے پاس لیٹ گیا۔ تو میں نے بے نظیر تلاوتِ کلام پاک کی آواز سُنی۔ میں نے یہ واقعہ حضور علیہ السلام سے عرض کر دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی آواز تھی، کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی رُوحیں قبض فرما کر یاقوت وزبرجد کی قندیلوں میں لے کر جنّت کے بیچ میں لٹکا دی ہیں۔ جب رات ہوتی ہے تو اُن کی رُوحیں واپس کر دی جاتی ہیں اور پھر صبح کو ان کو ان کے مقام پر واپس کر دیا جاتا ہے۔

18- نسائی، حاکم اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ میں سو گیا تو اَپنے آپ کو جنت میں پایا، تو میں نے ایک قاری کو قرآن پڑھتے ہوئے سُنا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ تو حضور علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: کذلک اَلبِرّ۔ (یعنی، یہی حال ہوتا ہے فرماں بردار کا) اور وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہی فرماں بردار تھے۔

19- بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرتبہ خواب میں اپنے آپ کو میں نے جنت میں دیکھا۔ میں جنت ہی میں تھا کہ میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سُنی۔ پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حارثہ بن نعمان ہیں اور اسی طرح فرماں بردار شخص کو جزا ملتی ہے۔

20- ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب مومن مَرجاتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور قرآن کا کچھ حصہ پڑھنے سے باقی رہ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتے اس پر مقرر فرما دیتا ہے۔ کہ وہ قیامت تک قرآن یاد کرائیں تا کہ وہ قیامت کے دن مع اپنے اہل وعیال کے اٹھے۔ اس قسم کی دیگر روایات بھی درج ہیں۔

21- ابن مندہ نے عاصم سقطی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بلخ میں ایک قبر کھودی تو اس میں ایک سُوراخ تھا، اس میں سے جب دیکھا تو ایک شیخ جو سبزہ سے ڈھکا ہوا تھا تلاوتِ قرآن میں مصرُوف تھا۔

22- ابن مندہ نے ابوالنضر نیشاپوری سے روایت کی۔ یہ ایک گورکن تھے اور متقی آدمی تھے کہ میں نے ایک قبر کھودی، لیکن اس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل، عمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والا جوان اس میں پالتی مارے بیٹھا ہے اور قرآن پڑھ رہا ہے۔ نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ ''کیا قیامت برپا ہوگئی؟'' میں نے کہا کہ نہیں، تو اس نے کہا کہ ''جہاں سے مٹی ہٹائی تھی وہیں رکھ دو''۔ تو میں نے مٹی وہیں رکھ دی۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ابن نجار نے تاریخ بغداد میں ذکر کیا۔

23- ابونعیم نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے "فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ" کی تفسیر یہ بیان کی کہ وہ اپنے ہی نفسوں کیلئے قبر میں بچھاتے ہیں۔

24- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، قبر اس کیلئے بہترین ٹھکانہ ہے۔

25- حارث بن اسامہ نے اپنی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں بھی اس قسم کی روایت ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اچھے کفن سے مُراد یہ ہے کہ وہ سپید، پاک وصاف ہو، قیمتی نہ ہو۔ کیونکہ حدیث شریف میں زائد قیمتی کفن کی ممانعت فرمائی ہے۔ خطیب ترمذی، ابن ماجہ، وغیرہم نے بھی اِس قسم کی روایات بیان کی ہیں۔ بیہقی نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ کفن تو پیپ وغیرہ کیلئے ہے۔ احادیث سے متعارض نہیں، کیونکہ ہماری نظر میں تو ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو جیسا چاہے گا اپنے علم کے مطابق فرما دے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گا۔ جیسا کہ شہداء کا معاملہ ہے۔ کہ ہماری نگاہ ظاہر بیں میں وہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں مگر علم الٰہی میں وہ اس طرح ہیں جیسا کہ اللہ نے ان کے متعلق خبر دی۔ اور اگر ان کا باطنی حال ہم پر منکشف ہو جاتا تو ایمان بالغیب ہی ختم ہو جاتا۔

26- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب المنامات'' میں اپنی سند سے راشد بن سعد سے روایت کی کہ ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا تو اس نے خواب میں بہت سی عورتیں دیکھیں۔ لیکن اس کی بیوی ان میں نہ تھی اُس نے اس عورت کے نہ آنے کا سبب دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نے اُس کے کفن میں کوتاہی کی اس لئے وہ اب آنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ وہ شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کسی ثقہ آدمی کا خیال رکھنا۔ اتفاقاً ایک انصاری کی مَوت کا وقت آ گیا اس نے انصاری سے کہا کہ میں اپنی بیوی کا کفن دینا چاہتا ہوں۔ نصاریٰ نے کہا کہ اگر مُردہ مردے کو پہچان سکتا ہے تو میں پہنچا دوں گا۔ چنانچہ یہ شخص دو زعفرانی رنگ کے کپڑے لایا اور انصاری کے کفن میں رکھ دیئے۔ اب جو رات کو خواب میں دیکھا تو وہ عورت وہ کپڑے پہنے کھڑی ہے۔ یہ حدیث اگرچہ مُرسَل ہے لیکن اس کی اسناد میں کچھ حرج نہیں۔

27- ابن ابی شیبہ نے عمیر بن اسود سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کیلئے وصیت کر کے چلے گئے، وہ مَر گئیں۔ لوگوں نے ان کو دو کپڑوں میں کفنا کر دفن کر دیا۔ اَب جب وہ آئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ ''کیا کفن پہنایا؟'' کہا کہ پُرانے دو کپڑے کفن میں دیئے۔ تو انہوں نے نکال کر اُن کو اچھا کفن دیا اور کہا! کہ اپنے مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ یہ اسی کفن میں اُٹھیں گے۔

28- ابن ابی الدنیا نے شعبی سے روایت کی کہ جب میّت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اُس کے مرے ہوئے رشتے دار اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں وفلاں کو کس حال میں چھوڑا؟

29- مجاہد سے مروی ہے کہ جب کسی مُردے کا بچّہ صالح ہوتا ہے تو قبر میں مُردے کو اس کی بشارت دے دی جاتی ہے۔ سُدی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ

ترجمہ: وہ مردے ان لوگوں کی خوش خبریاں پاتے ہیں جو ان سے ابھی تک نہیں ملے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شہیدوں کے پاس ایک کتاب لائی جائے گی جس میں ان لوگوں کے نام درج ہوں گے جو اس سے ملاقات کرنے کیلئے جلد ہی آنے والے ہوں گے۔ وہ یہ دیکھ کر خوش ہوگا بالکل اسی طرح جیسے دنیا والے اپنے کسی مسافر کی آمد سے خوش ہوتے ہیں۔

30- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومن سے قبر میں کہا جائے گا کہ تو متقین کی طرح سو جا۔

31- ابن عساکر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ طائف میں انتقال فرما گئے۔ تو میں اُن کے جنازے میں جا کر شریک ہوا۔ تو میں نے ایک سفید پرند دیکھا جو اُن کے ہمراہ قبر میں داخل ہو گیا اور پھر میں نے اسے نکلتے ہوئے نہ دیکھا۔ جب وہ مدفون ہو گئے تو کسی نے یہ آیت پڑھی کہ: يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ اور پڑھنے والا نظر نہ آیا۔ عام طور پر اس قسم کے پرندے کو مُردے کے عمل کی مثالی صورت سمجھا جاتا تھا۔

32- ابن عساکر نے اپنی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دحیہ کلبی سے کلام فرما رہے ہیں تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گفتگو کو قطع کر دوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ تمہاری نگاہ جاتی رہے گی اور مَوت کے قریب اللہ تعالیٰ واپس کر دے گا۔ چنانچہ جب ان کو غسل کے تختہ پر رکھا گیا تو ایک پرندہ بے حد سُپید آیا اور کفن میں داخل ہو گیا تو عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حیرت سے کہا یہ کیا ہے؟ جب ان کو دفن کر دیا گیا تو یہ آیت سُنی گئی کہ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ الخ۔ اِسی حدیث کی دیگر روایات میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نگاہ ان کی آخر عمر میں ٹھیک ہو گئی۔

33- ابن ابی الدنیا، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کی کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی کہ کفن کیلئے دو کپڑے خرید لینا زیادہ مہنگے نہ ہوں، اگر میں نیک ہوں گا تو اس سے اچھے پہنا دیئے جائیں گے ورنہ وہ بھی جلد ہی چھین لئے جائیں گے۔

34- ابن ابی الدنیا نے یحییٰ بن راشد سے روایت کی کہ عمر بن خطّاب نے وصیّت کی کہ میرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مَرنے کے بعد میرا کفن درمیانہ درجہ کا رکھنا۔ کیوں کہ اگر میں عنداللہ نیک ہوں گا تو مجھے اس سے اچھا دے دیا جائے گا۔ ورنہ یہ بھی جلد چھین لیا جائے گا۔ اور قبر کھودنے میں زیادتی نہ کرنا کیونکہ اگر اللہ نے میرے لئے بھلائی لکھی ہے تو اسے حدِ نگاہ تک وسیع کر دیا جائے گا۔ ورنہ اتنا تنگ کیا جائے گا کہ میری پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف نکل جائیں گی۔

35- عبداللہ ابن احمد نے ''زوائد الزہد'' میں عبادہ بن صامت سے روایت کی کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو لینا اور انہیں میں کفنا دینا۔ کیوں کہ تمہارے باپ کو یا تو اس سے اچھے کپڑے دے دیئے جائیں گے یا یہ بھی چھین لئے جائیں گے۔

36- سعید بن منصور نے عائشہ بنت اہبان بن غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نے کہا! کہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کو قمیص میں دفن نہ کریں۔ لیکن جب اُن کی وفات ہوگئی تو ہم نے ان کو قمیص ہی میں دفن کر دیا۔ اب جو صبح کو دیکھا تو وہ قمیص کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔ طبرانی میں بھی یہ روایت موجود ہے مگر اس میں بجائے عائشہ کے عدیشہ بنت اہبان ہے۔

37- ابن نجار نے اپنی تاریخ میں خلف بروانی سے روایت کی کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ جب کفنوں میں سے ایک کفن اس کیلئے منتخب کیا گیا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا، لوگوں نے اتنی مقدار میں کاٹ دیا۔ تو اُسے کسی نے خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ تم نے کفن میں بخل کیا۔ لیکن میرے رب نے مجھے لمبا کفن دے دیا۔ یہ کہہ کر اس نے کفن واپس کر دیا۔ اب صبح کو جب دیکھا گیا تو دوسرے کفنوں میں وہ کفن بھی پایا گیا جو اس کو پہنایا گیا تھا۔

38- ابونعیم نے مسلم جندی سے روایت کی کہ، انہوں نے کہا کہ طاؤس نے اَپنے بیٹے کو وصیت کی کہ جب تم مجھ کو دَفن کر دو تو تھوڑی دیر بعد مجھ کو قبر میں دیکھنا۔ اگر اس میں نہ پاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا۔ ورنہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھ دینا۔ تو ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ میں نے حسبِ وصیت ان کو دیکھا تو ان کو نہ پایا اور لڑکے کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔ ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں اس کو روایت کیا۔

39- بیہقی نے ''دلائل'' میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر تیار کیا اور اُس پر علاء بن خضرمی کو کمانڈر مقرر کیا۔ میں بھی اس جنگ میں شریک تھا۔ جب ہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

واپس ہوئے تو ان کا انتقال ہوگیا۔ ہم نے ان کو دَفن کر دیا۔ جب دَفن سے فارغ ہوئے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یہ زمین مُردوں کو قبول نہیں کرتی ہے، پھینک دیتی ہے، ایک دو میل کے فاصلہ پر دفن کر دو تو اچھا ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کو نکالنا شروع کیا، اب جب لحد تک پہنچے تو وہ وہاں نہ تھے اور قبر حدِ نگاہ تک وسیع تھی نیز نور سے معمور تھی۔ ہم نے مٹی اسی طرح ڈال دی اور ہم نے کوچ کیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی واقعہ مروی ہے۔

40- ابوالحسن بن بشران نے اپنی سند سے عبدالعزیز بن ابی وراد سے حکایت کی کہ مکّہ میں ایک عورت ہر روز بارہ ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتی تھی۔ جب وہ مرگئی تو لوگ اس کو قبر تک لے گئے۔ جب قبر کے پاس پہنچے تو وہ لوگوں کے ہاتھوں پر سے غائب ہوگئی۔

41- ابونعیم نے روایت کی کہ جب کُرز بن وبرہ کا انتقال ہوگیا تو ایک شخص نے دیکھا کہ مُردے قبروں پر نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ تو اس نے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ قبر والوں کو کُرز کی آمد کی خوشی میں نئے کپڑے پہنائے گئے ہیں۔

42- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الرقۃ والبکاء'' میں مسکین بن بکر سے روایت کی کہ مداد عجلی کو جب دفن کرنے کے واسطے لے گئے تو تمام قبر میں پھول ہی پھول بچھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں نے اس میں سے پھول اُٹھا لئے تو وہ ستّر روز تک تر و تازہ رہے اور لوگ ان کو دیکھتے رہے۔ جب یہ معاملہ تک پہنچا تو اس نے لوگوں کو منتشر کر دیا اور وہ پھول اپنے قبضہ میں لے لئے لیکن اس کے پاس سے وہ غائب ہوگئے اور پتہ نہ چلا کہ کہاں گئے اور کیسے گئے۔

43- حافظ ابوبکر خطیب نے محمد بن مخلد سے روایت کی کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا تو میں ان کو قبر میں اُتارنے کیلئے اُترا تو میں نے دیکھا کہ پاس والی قبر سے کچھ حصہ کھل گیا ہے۔ تو مجھے ایک شخص نظر آیا جو نئے کفن میں ملبوس تھا اور اس کے سینہ پر چمبیلی کے پھولوں کا ایک گلدستہ رکھا تھا، تو میں نے اُسے اُٹھایا تو وہ بالکل تر و تازہ تھے میرے ساتھ دوسرے حضرات نے بھی سونگھا۔ پھر ہم نے اُس کو وہیں رکھ دیا اور اس سوراخ کو بند کر دیا۔

44- حافظ اَبُوالفَرَج بن الجوزی نے اپنی سند سے روایت کی کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس ایک قبر کھودی تو ایک مُردے کے سینے پر پھول رکھے ہوئے تھے اور وہ ہِل رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تاریخ میں روایت کی کہ بصرہ میں ایک ٹیلہ گر گیا، اس میں حوض کی طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک جگہ تھی اس میں سات آدمی مدفون تھے ان میں سے ایک نوجوان تھا۔ جس کے سر پر بال تھے اور اس کے ہونٹ تر تھے گویا کہ اس نے ابھی پانی پیا ہے۔ اس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہوا تھا۔ اس کی کوکھ میں تلوار کا ایک نشان تھا۔ تو بعض لوگوں نے اس کا بال لینا چاہا تو وہ بال زندہ انسان کے بال کی طرح مضبوط تھا۔

45- ابن سعد نے طبقات میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کھودنے میں شرکت کی۔ جب ہم قبر کھودتے تھے تو مشک کی خوشبو مہکتی تھی۔

46- ابن سعد نے محمد بن شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے ایک مٹھی مٹی لی اور قبر میں اس کو غور سے دیکھا تو وہ مشک تھی۔

47- ابن ابی الدنیا نے مغیرہ بن حبیب سے روایت کی۔ ایک شخص کو خواب میں کسی نے دیکھا اس شخص کی قبر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ اس سے دریافت کیا گیا کہ یہ خوشبوئیں کیسی ہیں، اس نے کہا کہ یہ تلاوتِ قرآن اور روزوں کی خوشبوئیں ہیں۔

48- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے۔ اسی روایت میں ہے کہ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ وہ اپنی سواری پر گر پڑا اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تھکا کم اور نعمتیں زائد حاصل کیں۔ (یعنی مشرف بہ اسلام ہوتے ہی بلا اعمالِ صالحہ کے داخلِ جنت ہوا۔) میرا خیال ہے کہ یہ بھوکا مر گیا۔ بے شک میں نے اس کی دونوں بیویوں کو جنت میں دیکھا جو کہ حُوریں تھیں وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل رکھ رہی تھیں۔

49- ترمذی و حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا۔

50- حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا مزید تذکرہ کیا۔

51- ابن ابی الدنیا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ ایک قبرستان گئے تو دیکھا کہ ایک کھوپڑی ظاہر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو چھپا دیا جائے۔ پھر آپ نے فرمایا! کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان ابدان کو کوئی چیز مضر نہیں، یہ تو ارواح ہی ہیں جن کو عذاب وثواب ہوتا ہے۔

52- ابن ابی شیبہ نے اور ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القراء'' میں صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس تھی جب کہ حجاج نے میرے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی۔ تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ آئے اور تعزیت کے طور پر کہا کہ تم صبر کرو کیونکہ یہ جسم کچھ بھی نہیں، بے شک رُوحیں اللہ کے پاس ہیں۔ تو میں نے کہا کہ ''میں صبر کیوں نہ کروں، یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر ایک زانیہ کو بطور تحفہ پیش کیا''۔

53- ابن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی کہ جنگِ اجنادین کے موقع پر جب رومی شکست خوردہ ہو کر ایسی منزل پر پہنچ گئے جہاں عبور کرنا ممکن نہ تھا۔ تو ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ اس جگہ پہنچ گئے اور ان سے جہاد کیا اور اس طرف سے ان کے حملے بند کر دیئے لیکن کچھ دیر بعد خود شہید ہو گئے۔ جب مسلمان اس مقام پر پہنچے جہاں ان کی لاش تھی تو مسلمانوں کو اس بات کا خطرہ ہوا کہ کہیں ان کی لاش کو گھوڑے نہ رَوند ڈالیں، تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا! کہ اللہ نے ان کو شہید کر دیا ہے اور ان کی روح کو اُٹھا لیا ہے اور اب یہ جُثہ کچھ نہیں ہے۔ اس لئے اگر اس کو گھوڑے رَوند ڈالیں تو کچھ حرج نہیں۔ پھر خود انہوں نے اور ان کے بعد دوسرے سپاہیوں نے ان کی لاش کو روند ڈالا اور پل کو عبور کر لیا۔ ابن رجب نے کہا کہ ان آثار کا مقصد یہ نہیں کہ رُوح اجسام سے جدا ہونے کے بعد کبھی ان سے ملتی ہی نہیں بلکہ ان کا مقصد تو صرف یہ ہے کہ مَرنے کے بعد جسم کو انسانوں یا کیڑے مکوڑوں کے تکلیف پہنچانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ عذابِ قبر دنیا کے عذاب کی طرح نہیں۔ وہ تو اللہ کی مشیّت کے مطابق اور اس کی قدرت سے میت تک پہنچتا ہے۔

باب

1- ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی شہید کا خون زمین پر گرنے کے بعد خشک ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کی جنتی دونوں بیبیاں اس کا استقبال کرتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جنتی حُلّے ہوتے ہیں جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

2- طبرانی، بزار اور بیہقی نے ''بعث'' میں یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ خونِ شہید کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پھر اس کی دو بیبیاں حوریں آکر اس کے چہرے کی مٹی صاف کرتی ہیں پھر اس کے سو حلّے جنتی گھاس سے بُنے ہوئے پہنائے جاتے ہیں۔ وہ اتنے لطیف ہوتے ہیں کہ اگر دو انگلیوں میں رکھے جائیں تو ان میں سما جائیں۔

3- حاکم نے بروایت صحیحہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک سیاہ فام شخص حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا کہ اگر میں جنگ کروں حتیٰ کہ مارا جاؤں تو بتایئے۔ میرا مقام کیا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں۔ تو اس نے جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہوگیا تو حضور علیہ السلام اس کے پاس آئے اور کہا کہ ''خدا تعالیٰ نے تیرے چہرے کو منوّر کردیا اور تیرے اندر خوشبو پیدا فرمادی''۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص کے بارے میں (یا کسی دوسرے کے بارے میں) فرمایا کہ میں نے اُسے جنت میں دیکھا کہ اس کی حور بیوی اس کے اُونی جُبّہ کے بارے میں اس سے دل لگی کر رہی تھی اور کبھی وہ اس کے جُبّہ میں چُھپ جاتی تھی۔

4- بیہقی نے بہ سندِ حسن ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی حضور علیہ السلام کے سامنے شہید ہوگئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سرہانے خوش ہوکر بیٹھ گئے اور مسکرانے لگے پھر اس سے منہ پھیر لیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِس سلسلہ میں سوال کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوش ہونا تو اس لئے تھا کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مرتبہ کس قدر بلند فرمایا اور میرا مُنہ پھیرنا اس لئے ہوا کہ اس کی بیوی حور اس کے پاس ہے۔

5- بیہقی نے ''شعبُ الایمان'' میں اپنی سند سے قاسم بن عثمان بن جدعی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو طواف کرتے دیکھا، میں اس کے پاس آیا تو اُسے یہ لفظ کہتے ہوئے پایا کہ:

اللّٰھُمَّ قَضَیْتَ حاجة المحتاجین و حاجتی لم تقض.

ترجمہ: یعنی اے اللہ! تو نے محتاجوں کی حاجت کو پورا فرمایا اور میری حاجت کو تو نے پورا نہ فرمایا۔

وہ تو یہی دُعا مانگتا تھا اس سے زائد نہ کرتا تھا۔ میں نے اُس سے دریافت کیا کہ بھائی اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے زائد دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا کہ جناب اس کے پس منظر میں بھی ایک واقعہ مضمر ہے اور وہ یہ کہ ہم مختلف شہروں کے رہنے والے سات دوست تھے۔ ہم نے دشمن کی زمین میں پہنچ کر جنگ کی تو انہوں نے ہم کو قید کرلیا اور ہم کو علیحدہ علیحدہ کر دیا، تا کہ مار ڈالا جائے۔ تو میں نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ سات جنتوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک حور ہے۔ غرضکہ ہمارے ایک ساتھی کی گردن ماردی گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک حور اُتری جس کے ہاتھ میں ایک رومال تھا۔ حتیٰ کہ میرے چھ ساتھی شہید ہوئے۔ میں بھی بچ رہا اور میرا دروازہ بھی۔ اب جب مجھے گردن مارنے کیلئے پیش کیا گیا تو مجھ کو بادشاہ سے کسی نے مانگ لیا۔ تو میں نے حور کو کہتے ہوئے سنا کہ ''اے محروم انسان! تجھ سے بہت بڑی چیز فوت ہوگئی''۔ یہ کہہ کر اس نے دروازہ بند کرلیا۔ تو اے بھائیو! اس کی حسرت میں اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ قاسم بن عثمان کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ شخص ان سب سے افضل تھا کہ اسنے وہ کچھ دیکھا جو انہوں نے نہ دیکھا اور شوق ومحبت سے سرگرم عملِ صالح ہوگیا۔

قبروں کی زیارت کا بیان

اور مُردوں کا اپنی زیارت کرنے والوں کو پہچاننا اور دیکھنا

1- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان کی زیارت پر پہنچتا ہے تو وہ اس سے اُنس حاصل کرتا ہے اور اس کی باتوں کا جواب دیتا ہے۔

2- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے متعارف شخص کی قبر سے گزرتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے تو قبر والا اس کو جواب دیتا ہے نیز اسے پہچان کر سلام کرتا ہے۔ نیز ابن ابی الدنیا سے قبور میں یہ روایت کی اور ابن عبدالبر نے ''کتاب الاذکار'' میں اور ''تمہید'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی۔

3- عقیل نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رزین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے عرض کی کہ میں قبرستان سے گزرتا ہوں تو کیا کوئی کلام ہے جو میں مُردوں سے کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کہہ دیا کرو کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اهل القبُور مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ! اَنْتُم لنَا سلف وَنَحنُ لَكُمْ تبعٌ وَانّا اِنْشَاء اللهُ بَكُم لَا حِقُونَ۔

ترجمہ: اے قبر والو مسلمانو اور مومنو! تم پر سلام ہو۔ تم ہمارے پیش رو اور ہم تمہارے تابع۔ اور بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں۔

ابوزرین نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا وہ سنتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سنتے ہیں، مگر جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوزرین! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اُن کے بجائے انہیں کی تعداد میں فرشتے تم کو جواب دیں۔ اور جواب نہیں دے سکنے سے مُراد ایسا جواب ہے جس کو انسان اور جنت نہ سُنیں، ورنہ وہ جواب ضرور دیتے ہیں۔

4- احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں [1] اپنے حجرے میں بغیر حجاب کے داخل ہو جاتی اور کہتی کہ اِن میں ایک میرے شوہر ہیں اور دوسرے باپ۔ لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہوئے تو میں احتیاط سے کپڑا اوڑھ کر (حجاب کے ساتھ) داخل ہونے لگی اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شرم کرنے کی بنا پر تھا۔

5- طبرانی نے ''اوسط'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ اُحد سے واپسی پر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کی قبروں پر ٹھہرے اور فرمایا! کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہو۔ تو اے لوگو! ان سے ملاقات کرو اور انہیں سلام کرو، کیونکہ یہ قیامت تک جواب دیتے ہیں۔

6- ''اربعین طائر'' میں رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا! کہ میت کو سب سے زیادہ انس اس شخص کے آنے سے ہوتا ہے جو اس کا دنیا میں بہترین دوست ہو۔

7- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب'' میں محمد بن واسع سے روایت کی کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ میت کو اپنے زیارت کرنے والوں کا علم جمعہ کے دن اور اس سے ایک دن نیز ایک دن بعد تک ہوتا ہے۔

۱۔ معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کی وفات وحیات میں کچھ فرق نہیں، ان کے ساتھ ہم کو زندگی والا سلوک کرنا چاہئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

8- ابن ابی الدنیا نے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، جس نے ہفتے کے روز طلوعِ آفتاب سے پہلے کسی زیارت کی، تو میت کو اس کا علم ہوتا ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا! کہ یہ اس لئے کہ ابھی تک جمعہ کے اثرات باقی رہتے ہیں۔

9- **تنبیہ:** علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد قبر میں روح کا اپنے جسم میں واپس آنا ہر مُردے کیلئے بہ روایات صحیحہ ثابت ہے۔ اور شہداء کا تو کیا ہی کہنا۔ لیکن گفتگو اس امر میں ہے کہ آیا وہ ارواح جسم میں باقی رہتی ہیں یا نہ، اور پھر یہ زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہوتی ہے یا اس سے مختلف، کیونکہ زندگی کیلئے روح کا ہونا یہ ایک امر عادی ہے امر عقلی نہیں۔ اب اگر اس بات پر کوئی دلیلِ قطعی قائم ہو جائے کہ جسم کو دنیاوی زندگی جیسی زندگی مل جاتی ہے تو اس کو مان لیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے۔ نیز موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز پڑھنا اس پر دلیل ہے۔ کیونکہ نماز پڑھنا ایک زندہ جسم ہی کی صفت ہے۔ پھر اسی طرح انبیاء علیہم السلام کے بارے میں شبِ معراج میں جن صفات کا تذکرہ ہے ان کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لیکن اس جسمانی زندگی سے جسمانی عوارض، مثلاً کھانے پینے وغیرہ کا پایا جانا ضروری نہیں، بلکہ ان کے احکام بدل جاتے ہیں۔ البتہ ادراکات مثلاً کھانے پینے وغیرہ کا پایا جانا ضروری نہیں، بلکہ ان کے احکام بدل جاتے ہیں۔ البتہ ادراکات مثلاً علم اور سُننا تو یہ بلاشبہ شہداء اور غیر شہداء سب کیلئے ثابت ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ شہداء کی جسمانی زندگی کے معنی یہ ہیں کہ ان پر گلنا اور سڑنا نہیں آتا۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الاعتقاد'' میں کہا کہ وفات کے بعد انبیاء علیہم السلام کی ارواح کو واپس کر دیا گیا ہے اور وہ شہداء کی مانند اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارواح کی باہمی ملاقات کا مسئلہ ذکر کرتے ہوئے کہا ارواح کی دو قسمیں ہیں۔ کچھ ارواح تو وہ ہیں جن پر عذاب ہو رہا ہے اُن کو تو ملاقات کی اجازت نہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو انعامات و اکرامات الٰہیہ میں ہیں۔ تو وہ آزاد ہیں ایکدوسرے سے ملاقات کرتی ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہو چکا اس سے بحث کرتی ہیں اور جو دنیا والے کرتے ہیں اس کے بارے میں بھی گفتگو کرتی ہیں اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح رفیق اعلیٰ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کے انعام یافتہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

حضرات انبیائ، صدّیقین، شہداء اور صالحین کے ہمراہ ہوں گے اور یہ حضرات بہت ہی اچھے ساتھی ہیں یہ ساتھ دنیا میں بھی ہے، برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی۔ انسان ان تینوں اَدوار میں اسی کے ہمراہ ہوگا، جس سے اس کو محبت ہوگی۔

شیدلہ نے ''کتابُ البرہان'' میں کہا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے انہیں تم ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ مردہ بھی ہوں اور زندہ بھی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے جسم کے کسی حصہ میں رُوح ڈال دے، جس سے وہ عذاب اور لذّت دونوں کو محسوس کریں۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جسم کے کسی حصے میں اگر گرمی یا سردی کا اثر ہو تو اس کا پورے جسم پر اثر ہوتا ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ان کی حیات سے مُراد یہ ہے کہ ان کے جسم کے جوڑ نہیں کھیلیں گے اور نہ ہی ان کا جسم گلے گا یا سڑے گا تو گویا وہ اپنی قبور میں زندہ کی طرح ہیں۔ ابوحیان نے کہا کہ حیاتِ شہداء کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ بعض تو کہتے ہیں کہ ان کی رُوحیں باقی رہتی ہیں اور اجسام فنا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات ہمارے مشاہدہ میں آتی ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ شہید جسم اور روح دونوں زندہ ہوتے ہیں اور ہمارا عام شعور اس سلسلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم پہاڑوں کو جما ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بادل کی طرح چل رہے ہوں گے یا جس طرح سونے والے کو ہم ایک ہی حالت پر دیکھتے ہیں حالانکہ وہ آرام اور تکلیف ہر چیز کو محسوس کرتا ہے اور کہاں کہاں جاتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ اس لئے حیاتِ شہدا میں اللہ تعالیٰ نے قید لگادی کہ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ گویا اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمادی کہ ان شہداء کی حیات اور غیر شہداء کی حیات میں یہی فرق ہے۔ پھر اگر شہید کی زندگی سے مُراد اس کی رُوحانی زندگی ہوتی تو اس میں اور دوسروں میں مابہ الامتیاز کیا رہ جاتا؟ نیز وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ کی قید لگانے کا کچھ فائدہ نہ رہتا اور کبھی اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو بذریعہ کشف اُن کی زندگی کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔

سہیلی نے ''دلائل النبوۃ'' میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ ایک شخص نے ایک قبر کھودی، اس میں ایک روشن دان دوسری قبر کی طرف کھل گیا۔ اَب جو انہوں نے دیکھا تو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایک بزرگ تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے قرآنِ حکیم رکھا ہوا ہے اور اس کے سامنے ہی سبز رنگ کا روضہ ہے۔ یہ سرزمینِ اُحد کا واقعہ ہے اور یہ شخص شہید تھا کیونکہ اس کے چہرے پر زخم تھے۔ ابوحیان اور یافعی نے بھی اسی قسم کا واقعہ نقل کیا۔

10- شیخ نجم الدین اصبہانی نے کہا کہ میں ایک شخص کی تدفین کے وقت حاضر تھا۔ میت کو کلمہ کی تلقین کیلئے ایک شخص بیٹھا اور اسے تلقین کرنے لگا تو میّت کہنے لگا: ''کہ اے لوگو! تعجب ہے اس بات پر کہ ایک مردہ زندہ کو تلقین کر رہا ہے''۔

11- ابن رجب نے اپنی سند سے معانی بن عمران کے بارے میں نقل کیا کہ ایک شخص اُن کی قبر پر تلقین کیلئے کلمہ پڑھنے لگا تو قبر سے بھی کلمہ کی آواز آنے لگی۔

12- یافعی نے محب طبری (کہ شوافع کے ائمہ میں سے ہیں) سے روایت کی کہ میں شیخ اسماعیل حضرمی کے ساتھ زبیدہ کے قبرستان میں تھا۔ تو مجھ سے شیخ نے کہا کہ اے محب! تم مردوں کے کلام کرنے پر ایمان رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ قبر والا کہتا ہے ہے کہ میں اہلِ جنت سے ہوں۔

13- انہیں شیخ اسماعیل حضرمی سے روایت ہے کہ وہ قبرستان سے گزرے اور ایک قبر پر کھڑے ہو کر بہت روئے اور تھوڑی دیر بعد بے ساختہ ہنسنے لگے۔ تو ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا! کہ مجھے اس قبرستان والوں کا حال معلوم ہوا تو پتہ چلا کہ ان لوگوں پر عذاب ہو رہا ہے، تو میں نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے آہ وزاری کی، تو مجھ سے کہا گیا کہ جاؤ ہم نے ان لوگوں کے بارے میں تمہاری شفاعت قبول کر لی۔ تو اس قبر والی عورت بولی کہ اے فقیہ اسماعیل! میں ایک گانے بجانے والی عورت تھی کیا میری بھی مغفرت ہوئی؟ تو میں نے کہا کہ ہاں اور تو بھی انہیں میں سے ہے۔ یہی چیز میری ہنسی کا باعث ہوئی۔

14- شیخ عبدالغفار نے ''توحید'' میں لکھا کہ مجھے قاضی بہاؤالدّین نے خبر دی کہ شیخ امین الدین جبریل ان کے ہمراہ تھے وہ قاہرہ میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے۔ اب جب ان کی میّت کو لے کر قاہرہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو شہر والوں نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی کہ ہم مُردوں کو داخل نہیں ہونے دیتے، تو شیخ نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُنگلی اُٹھا دی اور ہم شہر میں داخل ہو گئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

15- یافعی نے ایک شخص سے روایت کی کہ اس نے کہا کہ قرافہ کے مقام پر میں نے ایک نوجوان کے ساتھ بدفعلی کا ارادہ کیا تو اُس نے کہا کہ میں یہاں ہرگز کوئی گناہ نہ کروں گا۔ کیونکہ میں نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا تو ایک قبر پھٹ پڑی تھی اور مُردے نے کہا کہ کیا خدا سے بھی حیا نہیں کرتے؟

16- یافعی نے حکایت کی کہ عبدالرحمن نویدی فرماتے ہیں کہ جب وہ منصورہ میں تھے اور دشمنوں نے مسلمانوں کو گرفتار کرلیا تو عبدالرحمن نے ایک روز یہ آیت پڑھی لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا الخ پھر آپ شہید ہوگئے۔ جب شہید ہوگئے تو ایک انگریز آیا اور اس کے پاس ایک چھوٹا نیزہ تھا وہ اس نے آپ کے جسم پر مارا اور کہا کہ اے مسلمانوں کے عالم! تو کہتا تھا کہ شہداء زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے؟ تو عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر اُٹھا کر کہا کہ ہاں کعبہ کے رب کی قسم! شہداء زندہ ہیں۔ تو انگریز اپنے گھوڑے سے اُترا اور شیخ کا منہ چوما اور اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کی میت کو وطن لے چلو۔

17- رسالۂ قشیری میں ان کی سند سے شیخ ابوسعید سے مروی ہے کہ میں نے بابِ بنی شیبہ کے پاس ایک نوجوان کو مُردہ حالت پر پایا۔ جب میں نے اسے دیکھا، تو وہ میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا اور کہنے لگا کہ اَے ابوسعید! شہداء زندہ ہیں وہ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔

18- اسی رسالہ میں شیخ علی رودباری سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک فقیر کو دفن کیا تو انہوں نے اس کے سر سے کفن ہٹایا اور اس کا سر مٹی پر رکھا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی غربت پر رحم کرے علی تو اس نے آنکھیں کھول کر مجھ کو دیکھا اور کہا! کہ جناب مجھ کو اس کے سامنے ذلیل نہ کیجئے جس نے مجھ کو راہ دکھائی ہے۔ تو میں نے کہا کہ اے میرے سردار! کیا مرنے کے بعد زندگی؟ تو اس نے کہا کہ میں بھی زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر محب زندہ ہے اور کل میں تمہاری مدد کروں گا۔

19- اور اسی رسالہ قشیری میں ہے کہ ایک کفن چور تھا۔ ایک عورت کا انتقال ہوگیا، وہ اس کے جنازہ کی نماز میں شامل ہوا تاکہ ساتھ جاکر اس کی قبر کا پتہ لگائے۔ جب رات ہوگئی تو اس نے بڑھیا کی قبر کو کھودنا شروع کیا، تو وہ عورت بول اُٹھی کہ سُبْحَانَ اللہ! ایک مغفور شخص مغفور عورت کا کفن چُراتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کردی اور ان تمام لوگوں کی جنہوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تو بھی اُن میں شریک تھا۔ یہ سن کر اس نے قبر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پر فوراً مٹی ڈال دے اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔

20- اسی رسالہ میں ہے کہ ابراہیم بن شیبان نے فرمایا کہ ایک اچھا نوجوان میرا ساتھی بنا۔ اور جلد ہی اس کا انتقال ہو گیا تو مجھے بہت رنج ہوا اور اس کے غسل دینے کا بہ نفسِ نفیس ارادہ کر لیا۔ تو میں نے دہشت کی وجہ سے اُس کے اُلٹی طرف سے نہلانا شروع کیا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے دایاں حصہ دیا۔ میں نے کہا کہ اَے بیٹے! تو حق پر ہے اور غلطی پر میں ہی تھا۔

21- اسی رسالہ میں ابو یعقوب سوسی سے مروی ہے کہ میں نے ایک مُردہ کو غسل دیا تو اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا تو میں نے کہا کہ اے بیٹے! میرا انگوٹھا چھوڑ دو کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ مرنا نہیں ہے بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے۔

22- اور اسی رسالہ میں اسی راوی سے ہے کہ میرا ایک مُرید مکہ سے آیا، اور مجھ سے کہا کہ اے استاد! میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا تو یہ دینار لو، آدھے میں قبر اور آدھے میں میرے کفن کا انتظام کرنا۔ جب دوسرے روز ظہر کا وقت آیا تو اس نے آ کر طواف کیا اور پھر دُور کھڑا ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد مَر گیا۔ جب میں نے اُسے قبر میں رکھ دیا تو اس نے آنکھیں کھول دیں، تو میں نے اس سے کہا کہ، مَرنے کے بعد بھی زندگی ہوتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا مُحب ہوں اور اللہ کا ہر مُحب ہمیشہ کیلئے زندہ ہے۔

23- قشیری کہتے ہیں کہ میں نے استاد علی دَقّاق کو کہتے ہوئے سُنا کہ ابو عمر بیکندی ایک گلی سے گزر رہے تھے تو انہوں نے دیکھا۔ کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کے بدچلین ہونے کی وجہ سے گھر سے گھسیٹ کر نکال رہے ہیں اور اس کی ماں رو رہی ہے اور ان سے سُفارش کر رہی ہے۔ تو آپ نے کہا کہ اس شخص کو میری طرف سے اس عورت کو ہبہ کر دو۔ کچھ دن بعد آپ نے اس کی ماں کو دیکھا تو اس نوجوان کا حال دریافت کیا۔ تو اس نے بتایا کہ وہ تو مر گیا اور اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اس کے مرنے کی اطلاع پڑوسیوں کو نہ دوں تا کہ وہ میرے مر جانے سے خوش نہ ہوں اور جب میں مر جاؤں تو میرے حق میں رب سے سفارش کرنا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں اس کی قبر سے چلنے لگی تو میں نے اس کی آواز سُنی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ ماں! اب تو چلی جا کیونکہ میں کرم کرنے والے رب کے پاس آ گیا ہوں۔

24- یافعی نے ''کفایۃ المعتقد'' میں لکھا کہ ایک نیک شخص نے مجھے بتایا کہ میں کبھی اپنے والد کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قبر پر جاتا ہوں تو ان سے گفتگو کرتا ہوں۔

25- یافعی نے کہا کہ یہ بہت مشہور بات ہے کہ فقیہ احمد بن موسیٰ بن عجیل کو ان کے بعض شاگردوں نے قبر میں سورۂ نور پڑھتے ہوئے سُنا۔

26- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں اپنی سند سے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ ایک قبرستان پر گزرے تو کہا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ" نئی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نئی شادیاں رچائی ہیں۔ تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ بس چکے ہیں اور تمہارے مال تقسیم ہو چکے ہیں۔ تو ایک ہاتف نے آواز دی کہ اے عمر! ہماری نئی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو نیک اعمال کئے ان کا بدلہ یہاں ملا اور جو خدا کی راہ میں خرچ کر دیا اس کا نفع ملا اور جو چھوڑ آئے اس میں نقصان اٹھایا۔

27- حاکم نے ''تاریخ نیشاپور'' میں بیہقی نے اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اپنی سند سے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ کے قبرستان میں گئے تو آپ نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْر وَرَحْمَةُ اللهِ۔ کیا تم ہم کو اپنی خبریں سناتے ہو یا ہم تم کو اپنی خبریں سنا دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ایک قبر کے اندر سے آواز سُنی: وَعَلَيْكُمُ السَّلَام وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ یا امیر المؤمنین! آپ ہمیں بتایئے کہ ہمارے بعد کیا ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بیویاں نئی شادیاں کر چکی ہیں، تمہارے مال بٹ چکے ہیں اور اولاد یتیموں کے زمرہ میں شامل ہے۔ وہ گھر جو تم نے پختہ بنائے تھے، اب ان میں تمہارے دشمن رہتے ہیں۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ تو ایک قبر سے آواز آئی کہ کفن پھٹ چکے، بال بکھر گئے، کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں اور آنکھیں رخساروں پر بہہ گئیں اور نتھنوں کا پیپ بن گیا، جیسا کیا ویسا پایا اور جو چھوڑ کر آئے اس میں نقصان اُٹھایا اور اعمال کے بدلے رہن ہیں۔

28- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' میں یونس بن ابی فرات سے روایت کی کہ ایک شخص کی قبر کھود کر اس کے سایہ میں بیٹھ گیا کہ اتنے میں تیز ہوا چلی وہ لیٹ گیا۔ اس نے قریب ہی دیکھا کہ ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ اس نے اپنی انگلی سے اس کو وسیع کیا تو اُس میں ایک قبر تھی اور حدِ نگاہ تک فراخ تھی اور اس میں ایک بوڑھا خضاب لگائے بیٹھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کنگھی کرنے والیوں نے ابھی اس سے اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں۔

29- ابن جریر نے ''تہذیبُ الآثار'' میں اور ابن ابی الدنیا نے ''کتاب مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْت'' میں اور بیہقی نے ''دلائل'' میں عطاف بن خالد سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ نے مجھ کو بتایا کہ ایک روز میں شہدا کے قبرستان میں گئی اور یہ میرا معمول تھا۔ میں سیّدنا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس جا کر ٹھہری اور اس کے پاس نماز پڑھی، وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا نہ جواب دینے والا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! تو میں نے سلام کے جواب کی آواز سُنی۔ اور مجھ کو اتنا یقین ہے جتنا کہ اس بات کا کہ اللہ نے مجھ کو پیدا کیا یا رات اور دن کے وجود کا۔ یہ حال دیکھ کر میرے جسم کا بال بال کانپنے لگا۔

30- حاکم نے بروایاتِ صحیحہ بیان کیا، اور بیہقی نے دلائل میں اپنی سند سے روایت کی کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداءِ اُحد کی زیارت کی اور کہا کہ اے اللہ! تیرا بندہ اور نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شُہداء ہیں اور جس نے ان کی زیارت کی یا اُن کو سَلَامٌ عليك کہا تو یہ قیامت تک اس کا جواب دیتے رہیں گے۔

31- بیہقی نے واقدی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداءِ احد کی قبور کی زیارت کو تشریف لے جاتے تھے۔ جب گھاٹی پر پہنچتے تھے تو بہ آوازِ بلند فرماتے:

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے مصائب پر صبر کیا۔ اور دارِ آخرت انجامِ کار کے لحاظ سے بہتر ہے۔

اور یہی معمول ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا رہا۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آ کر دعا کرتی تھیں او حضرت سعد بن ابی وقاص بھی آ کر سلام کرتے اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے! کہ ان حضرات کو سلام کرو جو تمہارے سوال کا جواب دیتے ہیں۔

32- فاطمہ خزائیہ نے کہا کہ میں اور میری بہن غروبِ آفتاب کے وقت ایک قبرستان میں تھے تو میں نے کہا! کہ اے میری بہن آ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر سلام کریں۔ تو اس نے کہا کہ اچھا۔ تو ہم نے ان کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ اَلسَّلَام عَلَيْكَ يَا عَمّ رَسُول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ تو ہم نے قبر سے جواب سنا کہ وَعَلَیْکُم السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتہٗ۔

33- بیہقی نے اپنی سند سے روایت کی کہ ہاشم بن محمد عمری نے کہا کہ مجھے میرے والد جمعہ کے روز فجر کے وقت قبور شہداء کی زیارت کیلئے لے گئے۔ جب ہم قبرستان میں پہنچے تو انہوں نے بہ آوازِ بلند کہا کہ: سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾ تو جواب آیا کہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یَا اَبَا عَبدِ اللہ تو میرے باپ نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تم نے جواب دیا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ پھر میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا اور پھر دوبارہ سلام کیا، تو دوبارہ جواب دیا۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور تینوں مرتبہ جواب ملا۔ یہ سُن کر میرے والد سجدۂ شکر بجا لائے۔

34- ابن ابی الدنیا نے عبدالواحد بن زیاد سے روایت کی کہ ہم ایک جہاد میں شریک تھے۔ جب واپس ہوئے تو ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی کم تھا۔ جب ہم نے تلاش کیا تو وہ درختوں کے جھنڈوں میں مقتول پڑے ہوئے ہیں اور ان کے سر پر کچھ لڑکیاں کھڑی ہو کر دَف بجا رہی ہیں۔ جب ہم قریب پہنچے تو وہ غائب ہو گئیں اور ہم نے ان کو پھر نہ دیکھا۔

35- ابن ابی الدنیا نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ حُرّہ کی جنگ کے موقعہ پر میں روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی حاضر تھا تو جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور سے اذان کی آواز آتی تھی۔ زبیر بن بکار نے ''اخبار المدینہ'' میں بھی یہی روایت کی، اس میں اتنا زائد ہے کہ جب لوگ واپس آ گئے اور موذّن بھی واپس ہو گئے، لیکن پھر اذان نہ سنی گئی۔

36- لالکائی نے ''سنت'' میں یحییٰ بن معین سے روایت کی کہ ایک گورکن نے مجھ کو بتایا کہ قبروں میں سب سے عجب چیز جو دیکھی وہ یہ تھی کہ ایک قبر سے ایسی آواز آتی تھی جیسے کسی مریض کے کراہنے کی ہوتی ہے۔ نیز ایک قبر سے موذن کی آذان کے جواب کی آواز آتی اور صاف سنی جاتی تھی۔

37- لالکائی نے حرث بن اسد محاسبی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک قبرستان میں تھا کہ ایک قبر سے آواز سُنی کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے عذاب سے۔

38- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے روایت کی کہ منہال بن عمرو نے کہا کہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دمشق میں تھا تو بخدا میں نے حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو لے جاتے ہوئے دیکھا۔ سر کے سامنے ایک شخص سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب وہ اس آیت پر پہنچا کہ:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝

ترجمہ: کیا تم سمجھتے ہو کہ غاروں والے اور تختی والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تر تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے سر کو قوتِ گویائی عطا فرمائی، وہ بزبانِ فصیح بولا:

أَعْجَبُ مِنْ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِيْ وَحَمْلِيْ۔

ترجمہ: یعنی اصحابِ کہف کے واقعہ سے عجیب تر میرا قتل اور اُٹھایا جانا ہے۔

39- ذہبی نے تاریخ میں بیان کیا کہ احمد بن نصر خزاعی جو فنِ حدیث کے امام گزرے ہیں اُن کو خلیفہ واثق باللہ نے خلقِ قرآن کا قول کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے حکم دیا کہ ان کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا جائے اور ایک شخص کو مقرر کیا جو اُن کے منہ کو قبلہ سے منحرف کرتا رہے تو جو شخص اس کام پر معین نہ تھا اس نے بیان کیا کہ وہ سر ہر رات کو قبلہ کی طرف پھر جاتا تھا اور بزبانِ فصیح سورۂ یٰسین پڑھتا تھا۔ یہ حکایت متعدد وجوہ سے مروی ہے۔

40- ابن عساکر نے اپنی سند سے ابوایوب خزاعی سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عبادت گزار نوجوان تھا جو ہمہ وقت مسجد میں مصروفِ عبادت رہتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بہت ہی پسند تھا۔ اس کا ایک بوڑھا باپ تھا۔ رات کو وہ اپنے باپ کے پاس چلا جاتا تھا۔ راستہ میں ایک فاحشہ عورت کا گھر تھا۔ وہ اس پر عاشق ہوگئی۔ چنانچہ وہ روزانہ اس کے راستہ میں کھڑی ہو جاتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک روز وہ اس کو اپنے دروازے پر لے گئی جب وہ داخل ہونے لگا تو اس کو خدا کی یاد آئی اور اس کی زبان سے بے ساختہ یہ آیت نکل گئی کہ:

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝

ترجمہ: بے شک متقی لوگ وہ ہیں کہ جب شیطان کا کوئی وسوسہ ان کے پاس آتا ہے تو وہ یادِ خدا اپنے دل میں لاتے ہیں اور راہِ راست پر آجاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

یہ آیت پڑھتے ہی نوجوان بے ہوش ہوکر گر گیا۔ اس عورت نے اپنی باندی کو بُلایا اور دونوں گھسیٹ کر اس کو اس کے دروازے پر پھینک آئے۔ اب جب باپ اس کی تلاش میں نکلا تو دیکھا کہ وہ دروازہ پر بے ہوش پڑا ہے تو وہ اس کو اُٹھوا کر اندر لے گیا۔ رات گئے اس کو ہوش آیا۔ باپ نے دریافت کیا کہ اے بیٹے کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ خیریت ہے۔ باپ نے کہا کہ میں تجھ کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں بتا کہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے سب واقعہ بتایا۔ باپ نے دریافت کیا کہ کونسی آیت پڑھی تھی؟ اس نے وہی آیت دوبارہ پڑھی۔ اور اب وہ پڑھتے ہی پھر بے ہوش ہوگیا۔ لوگوں نے اُسے ہلایا جُلایا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے اسے راتوں رات دَفن کر دیا۔ صبح کو یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا۔ آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کو گئے اور فرمایا کہ تم نے مجھ کو اطلاع کیوں نہ دی؟ اس نے کہا کہ اے امیر المومنین! رات کا وقت تھا آپ کو تکلیف ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی قبر پر لے چلو۔ چنانچہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت اس کی قبر پر آئے اور کہا کہ:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝

ترجمہ: اے فلاں! جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

تو نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا۔ یا عمر!

قد اعطانیھما رَبّی فی الجَنَّۃِ مرّتین۔

ترجمہ: میرے رب نے وہ دو جنتیں مجھ کو عطا فرما دیں۔

41- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں اپنی سند سے ابن میثاء سے روایت کی کہ میں ایک روز قبرستان میں داخل ہوا اور دو رکعت پڑھ کر لیٹ گیا۔ ابھی میں جاگ ہی رہا تھا تو میں نے سُنا کہ قبر میں سے کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ اُٹھو تم نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔ تم لوگ کام کرتے ہو اور جانتے نہیں۔ ہم جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے۔ بخدا اگر میں تیری طرح نماز پڑھتا تو یہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر اور اچھا ہوتا۔

42- ابونعیم نے اپنی سند سے ''حلیہ'' میں یونس بن حلبیس سے روایت کی کہ میں دمشق کے قبرستان سے جمعہ کے دن صبح کے وقت گزر رہا تھا تو کوئی قبر سے کہہ رہا تھا کہ یہ یونس بن حلبیس ہیں جو ہجرت کر کے آئے ہیں۔ ہم ہر ماہ حج و عمرہ کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تم عمل کرتے ہو اور جانتے نہیں، ہم جانتے ہیں، عمل نہیں کر سکتے۔ تو یونس متوجہ ہوئے اور سلام کیا، لیکن جواب نہ آیا تو یونس نے کہا کہ سُبحان اللہ! میں تمہاری بات چیت سنتا ہوں مگر تم سلام کا جواب نہیں دیتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے تمہارا سلام سُنا مگر جواب دینا ایک نیکی ہے اور اب نیکی بدی ہم سے روک دی گئی ہے۔

43- ابن عساکر نے اوزاعی سے روایت کی کہ میسرہ بن حلبیس باب توما کے قبرستان سے گزرے تو چونکہ آپ نابینا تھے اس لئے ایک شخص آپ کے ہمراہ تھا تو انہوں نے کہا کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم يَا اَهْلَ القُبُوْر اَنْتُم لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ تَبَعٌ فَرَحِمْنَا اللهُ وَاِيَّاكُمْ وَغَفَرَلَنَا وَلَكُمْ۔

تو قبرستان میں سے ایک مردہ بول اُٹھا کہ اے اہلِ! دنیا تم کو خوشخبری ہو کہ تم ایک ماہ میں چار مرتبہ حج کرتے ہو۔ میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہا کہ کیا تم کو پتہ نہیں کہ ہر جمعہ پر تم کو حجِ مبرور کا ثواب ملتا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ تمہارا سب سے عمدہ عمل کونسا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ استغفار۔ لیکن اَب نہ تو ہماری کوئی نیکی زائد ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی برائی کم ہوتی ہے۔

44- ابن عساکر نے اپنی سند سے عمیر بن حباب سلمٰی سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرے آٹھ ساتھیوں کو بنو اُمیّہ کے زمانے میں رومیوں نے قید کرلیا۔ بادشاہِ روم نے میرے آٹھ ساتھیوں کے سر قلم کرادیئے پھر مجھے قتل کئے جانے کیلئے پیش کیا گیا۔ تو ایک رومی سردار اُٹھا اور اس نے بادشاہ کے ہاتھ پیر چوم کر مجھے معاف کرادیا اور مجھے اپنے گھر لے گیا وہاں جا کر اس نے مجھے اپنی حسینہ جمیلہ لڑکی دکھائی اور اپنا بہترین مکان دکھایا اور کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ کے یہاں میری کیا قدر ہے؟ اگر تم میرے دین میں داخل ہو جاؤ تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کردوں گا اور یہ سب نعمتیں تمہارے لئے ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کہ میں اپنا دین، بیوی اور اس دُنیا کے واسطے نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ شخص کئی روز تک مجھے اپنا دین پیش کرتا رہا۔ ایک رات اس کی بیٹی نے مجھے تنہائی میں اپنے باغ کے اندر بلایا اور دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تم میرے باپ کی پیش کردہ شرائط کو قبول نہیں کرتے میں نے وہی جواب دیا کہ ایک عورت کی خاطر میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا۔ تو اس نے پوچھا کہ اب تم کیا چاہتے ہو آیا ہمارے پاس ٹھہرنا چاہتے ہو یا اپنے وطن جانا چاہتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہو؟ میں نے کہا: اپنے وطن جانا چاہتا ہوں۔ تو اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھا کر کہا کہ تم اس ستارہ کو دیکھ کر رات کو چلتے رہو اور دن کو چھپتے رہو، اپنے ملک پہنچ جاؤ گے۔ پھر اُس نے مجھے کچھ زادِراہ دیا اور میں چل دیا۔ میں تین راتیں اس کی حسبِ ہدایت چلتا رہا، چوتھے روز میں چھپا بیٹھا تھا کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز معلوم ہوئی۔ بس میں نے سمجھ لیا کہ اب تو پکڑا گیا، اب جو غور سے دیکھا تو میرے شہید ساتھی اور ان کے ہمراہ سفید گھوڑوں پر کچھ اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے پاس آ کر کہا: کیا تم عمیر ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں میں تو عمیر ہوں۔ تم بتاؤ کہ تم قتل ہو چکے تھے؟ انہوں نے کہا کہ بے شک ہم قتل ہو چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہداء کو اٹھایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت کریں۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اَے عمیر! ذرا اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا اور اس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ تھوڑی دیر چل کر اس نے مجھے پھینک دیا مجھے چوٹ نہ لگی۔ اب جو دیکھا تو میرا گھر بالکل قریب تھا۔

45- ابن جوزی نے ''عیون الحکایات'' میں اپنی سند سے ابوعلی الضریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ تین شامی بھائی رومیوں سے جہاد کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رومی بادشاہ انہیں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اپنی حکومت میں تم کو حصّہ دار کر دوں گا اور اپنی لڑکیاں تمہارے نکاح میں دوں گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم عیسائی بن جاؤ۔ مگر ان تینوں نے صاف انکار کر دیا۔ پھر بادشاہ نے تین دیگیں تیل کی تین روز تک آگ پر چڑھائے رکھیں، اور اُن کو ڈرانے کیلئے روزانہ وہ دیگیں دِکھلائیں لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے، بالآخر بڑے کو اس تیل میں ڈال دیا گیا۔ پھر دوسرے کو بھی اسی طرح، اَب تیسرے کی باری تھی بادشاہ نے اس وقت بھی وَرغلانے کی پوری کوشش کی مگر اس کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ ایک رومی سردار کھڑا ہوا اور کہا کہ اے بادشاہ! میں اس کو اس کے دین سے توبہ کرا سکتا ہوں۔ یہ عرب والے عورتوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔ میں اپنی بیٹی کے سپُرد اس کو کر دوں گا وہ خود اس کو بہکا لے گی۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کو سردار کے حوالے کیا۔ سردار سب معاملہ بیٹی کو بتا کر اس مجاہد کو بیٹی کے سپُرد کر گیا۔ کئی دن بعد باپ نے بیٹی سے دریافت کیا کہ کیا تو اپنے ارادہ میں کامیاب ہوئی؟ اس نے کہا کہ نہیں میرا خیال ہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چونکہ اس کے دونوں بھائی اس شہر میں قتل کئے گئے ہیں اس لئے یہاں اس کا دل نہیں لگتا۔ اس لئے ہم دونوں کو کسی دوسرے شہر میں منتقل کیا جائے اور ہمیں مزید مہلت دی جائے۔ چنانچہ ان کو دوسرے شہر میں منتقل کر دیا۔ لیکن وہ جوان دن بھر روزے سے اور رات بھر نماز میں مشغول رہتا اور اس کی توجہ قطعاً لڑکی کی طرف نہ ہوتی۔ لڑکی نے جب اُس کی اس دیانت کو دیکھا تو وہ مشرف بااسلام ہوگئی۔ چنانچہ وہ دونوں ایک گھوڑے پر بیٹھ کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، دن میں چھپتے اور رات کو چلتے، ایک دن ان دونوں نے اچانک گھوڑوں کی تاپوں کی آواز سنی۔ اب جو غور سے دیکھا تو مجاہد کے دونوں شہید بھائی ملائکہ کی جماعت کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اس شخص نے سلام کر کے ان سے حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ بس تھوڑی دیر کی تکلیف ہوئی۔ جو تم نے دیکھی پھر ہم کو فردوس میں بھیج دیا گیا اور اب ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تمہاری شادی اس لڑکی سے کر دیں۔ چنانچہ وہ لوگ شادی کر کے چلے گئے اور یہ نوجوان شام پہنچا اور ان کے ساتھ یہ واقعہ مشہور تھا چنانچہ اسی سلسلہ میں بعض شعراء نے لکھا کہ:

سَيُعْطَى الصَّادِقِيْن بِفَضْل صدق
نجاةٌ فی الحيٰوة وفی الممات

ترجمہ: سچوں کو ان کے سچ کے طفیل زندگی اور موت دونوں میں نجات دی جائے گی۔

42- ابن عساکر نے اپنی سند سے معاویہ بن یحییٰ سے روایت کی کہ حمص کا ایک بوڑھا شخص مسجد کو چلا اس کا خیال تھا کہ صبح ہوگئی لیکن درحقیقت ابھی رات ہی تھی۔ جب وہ قُبہ کے نیچے پہنچا تو اس نے گھوڑوں کے گھنگروؤں کی آوازیں سُنیں۔ اب جو اس نے دیکھا تو کچھ سوار ہیں جو آپس میں ملاقات کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ کہاں سے آئے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تم ہمارے ساتھ نہ تھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے جواب دیا کہ ہم بدیل خالد بن معدان کے جنازے میں شرکت کر کے واپس آ رہے ہیں۔ انہوں نے حیرانی سے کہا ''وہ انتقال کر گئے؟ ہم کو اُن کی مَوت کی اطلاع نہ ہوئی؟'' صبح کو شیخ نے لوگوں کو یہ واقعہ بتایا اور دوپہر کے وقت ایک قاصد آیا کہ بدیل کا انتقال ہوگیا۔

47- ابن ابی الدنیا نے ''قبور'' اور ابن عساکر نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ، صفوان رضی اللہ عنہ بن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اُمیہ صحابی ایک قبرستان میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ آیا تو انہوں نے قبر سے ایک غمگین شخص کی آواز سُنی جو کہہ رہا تھا:

انعم اللهُ بالظّعنية عينا ومسراك يا امين الينا
جزعا ما جزعت من ظلمة القبر روان مسك التراب امينا

ترجمہ: اَے امینہ! خدا تیری وجہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائے۔ اے امینہ! ہمارے پاس آ۔ تو قبر کی تاریکی سے نہ گھبرائے اگرچہ تجھ کو مٹی ہی کیوں نہ لگ جائے۔

جب لوگوں کو اطلاع دی گئی تو وہ اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں پھر انہوں نے کہا کہ یہ امینہ کون ہے۔ تو معلوم ہوا کہ امینہ وہی عورت ہے کہ جس کا جنازہ آ رہا ہے۔ صفوان کہتے ہیں کہ میں سمجھتا تھا کہ میت نہیں بولتی، مگر یہ آواز کہاں سے آئی۔

48- ابن ابی الدنیا نے سعید بن ہاشم سلمی سے روایت کی کہ قبیلہ کے ایک آدمی نے اپنے لڑکے کی شادی کی اور اس سلسلہ میں ایک محفلِ لہو ولعب قائم کی۔ ان لوگوں کے مکانات قبروں کے قریب تھے۔ جب رات کو یہ لوگ لہو ولعب میں مصروف تھے تو انہوں نے ایک مہیب آواز سُنی کہ:

يا اهل لذّة لهو لا تدوم لهم ان المنايات تبيد اللهو واللعبا
كم من رأنياه مسرورا بلذّته امسىٰ فريدا من الاهلين مغتربا

ترجمہ: اے ناپائیدار لہو ولعب کی لذّتوں میں منہمک ہونے والو! مَوت لہو ولعب کو ختم کر دیتی ہے۔ بہت سے ایسے تاریکی سے نہ گھبرائے اگرچہ تجھ کو مٹی ہی کیوں نہ لگ جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ بخدا چند ہی روز بعد دُولہا کا انتقال ہو گیا۔

49- ابن ابی الدنیا نے صالح مُری سے روایت کی کہ ایک روز سخت گرمی کے موسم میں مَیں قبرستان میں گیا تو میں نے کہا: سُبحان اللہ! تمہاری روحوں اور جسموں کو منتشر کرنے کے بعد کون جمع کرے گا اور اس طرح گلنے سڑنے کے بعد تم کو کیوں کر زندہ کیا جا سکے گا، تو ایک گھڑے سے آواز آئی کہ اے صالح! خدا تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان و زمین اپنی جگہ پر اسی کے حکم سے قائم ہیں۔ پھر جب وہ تم کو زمین سے بلائے گا تو تم اس کی طرف جمع کر دیئے جاؤ گے۔ تو بخدا میں بے ہوش ہو کر اپنے مُنہ کے بَل گر گیا۔

50- ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کی کہ وہ قبرستان میں بیٹھے ہوئے دل ہی دل میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

باتیں کررہے تھے کہ اچانک انہوں نے آواز سُنی۔ کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اے ثابت تم ان کو خاموش دیکھتے ہو حالانکہ ان میں بہت سے مغموم ہیں۔ پھر انہوں نے متوجہ ہو کر اِدھر اُدھر دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔

51- ابن ابی الدنیا نے بشر بن منصور سے روایت کی کہ مجھ سے عطاء ارزق نے کہا کہ جب تم قبرستان میں جاؤ تو تم اپنے قلب کو مُردہ کر کے جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں قبرستان میں تھا اچانک میں نے آواز سُنی کہ کوئی کہہ رہا تھا۔ کہ اے نعمتوں اور ناز و انداز میں غافل ہو جانے والے انسان۔

52- ابن ابی الدنیا نے سوار بن مسعب ہمدانی سے روایت کی اور انہوں نے اپنے والد سے کہ ہمارے پڑوس میں دو بھائی تھے اور وہ آپس میں شدید محبت رکھتے تھے۔ اتفاقاً بڑا اصفہان چلا گیا۔ اس کے پیچھے چھوٹے کا انتقال ہو گیا۔ جب بڑا واپس آیا اور اس کی قبر پر پہنچ کر رویا تو سات ماہ تک اس کو یہ اشعار قبر سے سُننے میں آئے۔

يَا اَيُّهَا البَاكِى علىٰ غَيْرِهٖ نَفسَكَ اصْلَاحِهَا ولا تبكه

انّ الَّذِىْ تبكى عَلٰى اثرِهٖ يوشك ان تسلك فى سلكه

ترجمہ: اے دوسرے انسان پر رونے والے! اس کو نہ رو، اپنی اصلاح کر جس کے پیچھے تو رو رہا ہے قریب ہے کہ تو بھی اس کی صف میں شامل ہو جائے۔

پھر انہوں نے دیکھنا چاہا تو کوئی نہ تھا۔ اس شخص پر کپکپی طاری ہوئی اور تین روز بعد مر گیا اور اس کو اس کے بھائی کے پاس دفن کیا گیا۔

53- امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی، کہ یزید بن شریح ہیثمی نے قبر سے یہ آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے لوگو! آج تم جیسوں کی زیارت کو آئے، ہم بھی تمہاری ہی طرح تھے اور زندگی میں تمہاری شکل تھے، اَب اس جنگل میں ہماری شکلیں ہَوا کے ساتھ اُڑ رہی ہیں اور ہم ایک کوٹھڑی میں ہیں تمہارے پاس نہیں آ سکتے۔ اَب ہم میں سے کوئی لَوٹ نہیں سکتا۔ اب یہی گھر تمہارا ٹھکانہ بننے والا ہے۔

54- ابن ابی الدنیا نے سلیمان بن یسار حضرمی سے روایت کی کہ کچھ لوگ قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے قبرستان سے یہ شعر سُنے کہ:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يا ايها الرّكب سيروا من قبل ان لا تسيروا
فهٰذه الدّار حقا فيها الينا المصير
كم منعمٍ فى نعيمٍ وتسلبنه الدّهور
واٰخر فى عذاب لبئس ذاك المصير

ترجمہ: اَے سوارو چلو قبل اس کے کہ تم پر ایسا زمانہ آئے کہ تم نہ چل سکو۔ یہ گھر حق ہے اس میں تم ہمارے پاس آؤ گے۔ ہر شخص کی نعمت زمانہ چھین لے گا۔ اور کچھ لوگ عذاب گاہ میں ہوں گے اور بے شک وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔

پس جیسے تم ہو ایسے ہی ہم تھے، اب جیسے ہم ہیں ایسے ہی تم ہو جاؤ گے۔

55- ابن جوزی نے کتاب ''عیون الحکایات'' میں اپنی سند سے محمد بن عباس ورّاق سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ہمراہ گیا۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ بیٹے نے ایک درخت کے نیچے باپ کو دفن کر دیا اور اپنے سفر پر چل دیا۔ پھر واپسی میں اسی جگہ سے رات کے وقت اس کا گزر ہوا تو وہ اپنے باپ کی قبر پر نہ اُترا، تو کسی ہاتف نے کہا کہ:

رعيتك تطوي الدّوم ليلا ولا ترى عليك باهل الدّوم ان تتكلماً
وباالدّوم ثاوٍ لو ثويت مكانه باهل الدّوم عاج مسلما

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ تو رات کے وقت دوم درخت کے پاس سے گزر رہا ہے۔ تیرے لئے ضروری ہے کہ دوم والے سے بات کرے۔ دوم میں ایک شخص ہے کاش تو اس کی جگہ وہاں مقیم ہوتا۔ دوم والے پر ٹھہر کر گزرا اور اسے سلام کر۔

56- ابونعیم اور ابن عساکر نے سلمہ سے روایت کی کہ خالد بن معدان ہر دن چالیس ہزار مرتبہ تسبیح پڑھتے تھے اور تلاوتِ قرآن اس کے علاوہ۔ جب ان کو تختے پر نہلانے کو رکھا گیا تو وہ اپنی انگلی اسی طرح ہلانے لگے جیسے تسبیح میں ہلائی جاتی ہے۔

57- ابن عساکر نے ابوعبداللہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہمارے والد کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اُن کو تختے پر رکھا اور ان کا چہرہ کھولا تو وہ مُسکرا رہے تھے۔ تو لوگ شک میں پڑ گئے کہ کہیں زندہ تو نہیں۔ لوگوں نے ڈاکٹر کو بلایا اور ہم نے ان کا چہرہ ڈھک دیا۔ جب ڈاکٹر آیا اور اس نے نبض دیکھی تو کہا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ پھر ہم نے چہرہ دیکھا تو وہ ہنس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رہے تھے۔ ڈاکٹر نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ ان کو زندہ کہوں یا مُردہ۔ جب بھی کوئی ان کو غسل دینے کیلئے آگے بڑھتا، ڈاکٹر پیچھے ہٹ جاتا۔ حتیٰ کہ فضل بن حسین جو بڑے عارف تھے آئے اور انہوں نے غسل دیا اور نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔

58- بیہقی نے ''دَلائلُ النّبوۃ'' میں سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وصال ہوگیا۔ چنانچہ ان کو کفن پہنا دیا گیا۔ پھر اُن کے سینے میں کچھ آواز سُنی گئی، وہ کہہ رہے تھے کہ احمد احمد۔ پہلی کتابوں میں لکھا ہے۔ صدیق نے سچ کہا، وہ اپنے نفس کے لحاظ سے کمزور ہیں، لیکن اللہ کے معاملے میں قوی ہیں، یہ بھی پہلی کتابوں میں ہے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ وہ پہلی کتابوں میں قوت وامانت کے ساتھ متصف ہیں۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا، یہ پہلے لوگوں کے نقشِ قدم پر چلے، چار سال گزر گئے، اور دو باقی ہیں۔ فتنے برپا ہوگئے، طاقتور نے کمزور کو کھالیا اور قیامت آگئی، تمہارے لشکر سے اریس کے کنوئیں کی خبر آئیگی، اور بیر اریس کیا ہے؟ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر خطمہ کا ایک شخص مر گیا اور اس سے بھی ایسی ہی آواز سننے میں آئی اور اس نے کہا کہ بنو الحارث بن خزرج کے بھائی نے سچ کہا۔ بیہقی نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی ہیں۔

ابن ابی الدنیا نے اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں نعمان بن بشیر والی کوفہ کا وہ خط نقل کیا جس میں انہوں نے امّ عبداللہ بنت ابی ہاشم کو مخاطب کیا ہے۔ اس خط میں زید بن خارجہ کا تمام واقعہ منقول ہے۔

بیہقی نے دوسری سند سے روایت کیا کہ یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال مکمل ہونے کے بعد واقع ہوا اور باقی چار سال میں بہت فتنے ہوئے، مثلاً اہلِ عراق کا فتنہ، اور بیئرِ اریس میں حضرت کے ہاتھ میں جو انگوٹھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی، گم ہوگئی اور پھر نہ ملی اور اسی دن سے خلافتِ عثمان رضی اللہ عنہ پر زوال شروع ہوگیا۔

59- ابن ابی الدّنیا اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کیا کہ جن کو مسیلمہ کذّاب نے قتل کیا ان میں سے ایک شخص مقتول ہونے کے بعد کہنے لگا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، ابوبکر صدّیق، عمر شہید، عثمان رحیم''۔ پھر خاموش ہوگئے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

60- بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن مندہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس شماس جنگِ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ تو اُن کے دَفن کرنے والوں میں مَیں بھی شریک تھا۔ جب ہم نے اُن کو اُن کی قبر میں داخل کر دیا تو وہ فرمانے لگے کہ ''محمد ﷺ رسول اللہ ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق ہیں، عمر رضی اللہ عنہ شہید ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ امین ورحیم ہیں''۔ تو ہم نے اُن کو غور سے دیکھا۔ لیکن وہ مَر چکے تھے۔

61- طبرانی نے ''کبیر'' میں اپنی سند سے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی کہ نعمان بشیر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ ہم میں ایک شخص جس کا نام خارجہ بن زید تھا، ہم نے اُس کو کفن وغیرہ پہنا دیا۔ اب میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو میں نے آواز سُنی تو پیچھے مُڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان میں حرکت پائی گئی ہے، وہ فرما رہے تھے کہ قوم میں سب سے زائد طاقتور اور بہتر عمر ہیں جو جسم اور ایمان دونوں کے پختہ ہیں اور عثمان امیر المومنین پاک دامن اور معاف کرنے والے ہیں۔ دوراتیں گزر چکی ہیں اور چار باقی ہیں۔ لوگوں میں اختلاف ہو گیا اور اَب اُن کا کوئی نظام نہیں رہا۔ اَے لوگو! اپنے امام کی بات سُنو! اور اسکی اطاعت کرو، یہ اللہ کے رسول ﷺ (کے جانشین اور خلیفہ) ہیں۔ اور رواحہ کا بیٹا۔ پھر اس نے کہا کہ زید بن خارجہ کا کیا حال ہے؟ (یعنی اپنے باپ کا)۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ میں بِیر اریس کے پیچھے ہو گیا تو آواز ختم ہو گئی۔

62- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے عبداللہ شامی سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ہم رُومیوں سے جنگ کیلئے نکلے تو ہماری جماعت کے لوگ دشمن کے تعاقب میں چل دیئے اتفاقاً دو آدمی جماعت سے بچھڑ گئے۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ ہم کو رُومیوں کا ایک سردار مِلا، اور اس نے ہم کو دعوتِ جنگ دی۔ تھوڑی دیر ہم لڑے تو ایک ساتھی قتل ہو گیا اور میں بھاگ کھڑا ہوا اور اپنی جماعت کی تلاش شروع کر دی۔ راستہ میں مجھ کو میرے نفس نے ملامت شروع کر دی کہ تیرا ساتھی تجھ سے پہلے ہی جنت میں چلا گیا اور تو بھاگتا پھرتا ہے۔ چنانچہ میں واپس آیا اور اس شخص سے دوبارہ لڑنے لگا۔ اس نے مجھ کو ایسی چوٹ ماری کہ میں گِر گیا۔ وہ سینہ پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور کوئی چیز لے کر مجھ کو قتل کرنے لگا۔ اتنے میں میرا ساتھی شہید آ گیا اور اس نے اس شخص کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لیا اور اس کے قتل پر میری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اعانت کی اور ہم نے مل کر اس کو قتل کر دیا۔ پھر وہ میرے ساتھ درخت تک چلتا رہا تھا اور وہاں پہنچ کر گر پڑا اور حسبِ معمول مقتول ہو گیا۔ پھر میں اپنے ساتھیوں میں واپس آیا اور ان کو اطلاع دی۔

63- ابن ابی الدنیا نے عبدُ الرحمن بن یزید بن اسلم سے روایت کی کہ کچھ لوگ رومیوں سے جنگ کرتے رہتے تھے۔ اتفاقاً وہ گرفتار کر لئے گئے۔ ان کا بادشاہ آیا اور اُس نے ان کو حکم دیا کہ وہ عیسائیت قبول کریں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے ان کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ بادشاہ ایک ٹیلہ پر نہر کے کنارے پر بیٹھ گیا اور ایک شخص کو قتل کرا دیا اور اس کا سر نہر میں ڈلوا دیا۔ لیکن اس کا سر نہر میں کھڑا ہو گیا اور ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا:

يَاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: اے مطمئن نفس! تو اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ جا اور میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔

64- ابن ابی الدنیا نے سعید عمی سے روایت کی، کچھ لوگ سمندر میں جہاد کیلئے نکلے تو ایک نوجوان آیا اور اس نے درخواست کی کہ اس کو بھی سوار کر لیا جائے۔ لیکن انہوں نے منع کر دیا۔ لیکن جب اس نے بہت اصرار کیا تو انہوں نے اس کو بٹھا لیا۔ اَب جو دشمن نے مُڈبھیڑ ہوئی تو اس نے اپنی جواں مردی کے جوہر دکھائے اور شہید ہو گیا۔ شہید ہونے کے بعد اس کا سر کھڑا اور کشتی والوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾

ترجمہ: یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کو ہم دیں گے جو زمین میں سرکشی اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجامِ کار پرہیزگاروں کیلئے ہے۔

پھر وہ سر ڈوب کر غائب ہو گیا۔

65- حافظ ابو محمد خلال نے ''کتاب کرامۃ الاولیاء'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ ابو یوسف غسولی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک روز ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ شام میں میرے پاس آئے اور کہا!

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ آج میں نے ایک عجیب تر چیز دیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک وہ پھٹ گئی اور اس میں سے خضاب لگائے ہوئے ایک بزرگ برآمد ہو گئے۔ اور مجھ سے کہا کہ مانگو کیونکہ میں تمہارے لئے ہی نکلا ہوں۔ میں نے کہا کہ بتاؤ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں خدا کی بارگاہ میں بُرے اعمال کے ساتھ گیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تین کاموں کی وجہ سے مجھ کو بخش دیا: ایک تو یہ کہ جو خدا سے محبت رکھتا تھا میں نے اس سے محبت رکھی۔ دوم یہ کہ ناجائز چیز کبھی نہ پی۔ سوم یہ کہ تو میرے پاس اس حال میں آیا کہ تیری داڑھی میں خضاب تھا اور مجھے خضاب والے سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کو جہنم میں داخل کروں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر قبر حسبِ معمول بند ہو گئی۔ پھر ابراہیم نے کہا کہ اے غسولی! تعجب ہے کہ خدا تم کو عجائب دکھاتا ہے۔

66- بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اپنی سند سے قاضی نیشاپور ابراہیم سے روایت کی کہ اُن کے پاس شخص آیا جس کے بارے میں بتایا گیا کہ یہ شخص ان کو کوئی عجیب بات بتانا چاہتا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ پہلے میں کفن چُراتا تھا۔ ایک دن ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں اس کے کفن چُرانے کی غرض سے گیا۔ جب قبر کھود کر میں نے اس کفن پر ہاتھ ڈالا تو اس نے کہا کہ ''سُبحان اللہ! ایک جنتی آدمی ایک جنتی عورت کا کفن چھین رہا ہے''۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ تو اس نے کہا کہ کیا تو نے میرے جنازے کی نماز نہ پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ ہاں عورت کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ جو بھی میری نمازِ جنازہ پڑھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

67- محاملی نے اپنی ''امالی'' میں عبدالعزیز عبداللہ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ہمراہ شام میں تھا ان کا ایک لڑکا شہید ہو چکا تھا۔ ایک دن اس شخص نے اچانک ایک سوار کو آتے دیکھا۔ اس شخص نے آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ اے فلانہ ''میرا اور تیرا بیٹا'' تو عورت نے کہا کہ تو اپنے سے شیطان کو دُور رکھ۔ میرا بیٹا ایک عرصہ ہوا شہید ہو چکا۔ تیرے دماغ میں کچھ خرابی ہے چل اپنا کام کر۔ وہ شخص استغفار کرتے ہوئے اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد سوار قریب آ چکا تھا۔ اب جو غور سے دیکھا تو شبہ دور ہوا واقعی وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کا شہید بیٹا تھا۔ باپ نے کہا کہ اے بیٹے! کیا تو شہید نہیں ہوا تھا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں، مگر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے۔ شہداء نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ ان کے جنازے میں شرکت کریں۔ میں نے اپنے رب سے آپ کو سلام کرنے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ پھر وہ ان کو دُعا دے کر چلا گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ واقعی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اسی وقت ہوا تھا۔

یہ وہ روایات ہیں جو آئمہ حدیث نے اپنی کتاب میں نقل فرمائی ہیں۔ میں نے اُن کو یہاں اس لئے لکھا ہے کہ علامہ یافعی نے اپنی کتاب میں جو فرمایا ہے اس کی تائید ہو جائے۔

68- یافعی نے فرمایا کہ مُردوں کا اچھی یا بُری حالت میں دیکھنا ایک قسم کا کشف ہے جس سے کبھی بشارت امر کبھی نصیحت مراد ہوتی ہے یا کبھی اس میں میّت کے فائدے کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اس کو ایصالِ ثواب کیا جائے یا اس کا قرض اتارا جائے یا اس کے علاوہ کچھ اور پھر مُردوں کا دیکھنا بالعموم بحالتِ خواب ہوتا ہے اور کبھی کبھی جاگتے میں بھی ہوتا ہے اور یہ کرامت اَولیاء اللہ کو ہوتی ہے نیز دوسرے مقام پر فرمایا کہ بعض اوقات روحیں علیین یا سجّین سے آ کر اپنے جسموں کے ساتھ قبر میں متعلق ہو جاتی ہیں، بالخصوص جمعہ کی رات کو اور رُوحیں آپس میں بیٹھتی اور کلام کرتی ہیں۔ اہلِ نعمت پر انعام ہوتا ہے اور عذاب کے مستحقین پر عذاب ہوتا ہے۔

69- یافعی نے کہا کہ جب اَرواح عِلّیین یا سجّین میں ہوتی ہیں تو عذاب وثواب صرف اَرواح کو ہوتا ہے۔ لیکن جب تک ارواح قبور میں ہوتی ہیں تو عذاب وثواب جسم مع الروح کو ہوتا ہے۔

70- ابن قیم کہتے ہیں کہ احادیث وآثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی قبر پر آتا ہے تو صاحبِ قبر کو اس کی آمد کا علم ہوتا ہے اور وہ اس کا کلام سنتا ہے نیز انس حاصل کرتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور یہ بات شہداء اور غیر شہداء کو عام ہے پھر اس میں کسی وقت کی بھی تخصیص نہیں اور یہ قول ضحاک کے اس قول سے اصح ہے جس میں وقت کی قید ہے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ قبر کو سننے اور دیکھنے والوں کا سا سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔

71- مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے اور فرمایا کہ:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَومٍ مُؤمِنِيْن وَانا انْ شاءَ الله بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔

72- نسائی اور ابن ماجہ نے بریدہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ ہم جب قبرستانوں میں جائیں تو یوں کہیں کہ السَّلامُ عَلَيْكُم اهل الدّيار من المُسلمين وَانا ان شاءَ اللهُ بِكُمْ لَا حِقُوْن انْتُم لنا فرطٌ ونحنُ لَكُمْ تبع اسأَلَ الله لنَا ولَكُم العَافِيَه۔

73- مُسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں قبرستان میں جا کر کیا کہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہا کرو کہ:

السَّلام على اهل الدّيار من المسْلمينَ و يَرحَمَ الله المتقدّمين منا والمتاخّرين وَ انا اِنْشَاءَ اللهُ بِكُم لَاحِقُوْنَ۔

ترجمہ: مسلمان شہر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہمارے اگلے پچھلے سب لوگوں پر رحم کرے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم تم سے مِل جانے والے ہیں۔

74- ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے قبرستان سے گزرے تو اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ:

اَلسَّلامُ عَلَيْكُم يا اَهل القبُور يغفرَ اللهُ لَكُمْ اَنْتُم لنا سَلف ونحنُ باالاثر۔

ترجمہ: اَے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔

75- طبرانی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ قبروں کے قریب گئے اور فرمایا کہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم يَا اَهل الدّيَار منَ المُؤمنِيْنَ وَالمُسلمينَ أنتم لنا سَلف فرطٌ و نحنُ لَكُم تبع عَما قليْل لَا حق اَللّٰهُمَّ اغفِرلَنَا وَلهُم و تجاوز بعفوك عنا وعنهم۔

76- ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب وہ اپنی زمین سے واپس ہوتے تو شہداء کی قبور پر گزر ہوتا تو فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم وَ اِنّا اِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اور اپنے ساتھیوں سے بھی فرماتے کہ تم شہداء کو سلام کیوں نہیں کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کو سلام کرو، کیونکہ یہ تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

77- ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی قبروں سے گزرتے خواہ دن ہو یا رات ہو سلام کرتے۔

78- ابن ابی شیبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب تم جان پہچان کے لوگوں کی قبروں پر سے گزرو تو یوں کہو کہ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم يَا اَهْلَ الْقُبُور اور جب انجان لوگوں کی قبور پر گزرو تو کہو کہ: اَلسَّلَام عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

79- ابن ابی شیبہ نے حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ کہے:

اللّٰهُمَّ رَبَّ الاَجْسَاد الباليه والعظام النخزة التي خرجت من الدّنيا وهي بك مؤمنة ادخل عَلَيها رُوْحًا من عندك و سَلاما منى۔

ترجمہ: اَے سڑے ہوئے جسموں اور گھنی ہوئی ہڈیوں کے رَب! جو دُنیا سے بحالت اِیمان نکلیں، تو اُن پر اپنا رحم فرما اور اُن کو میرا اسلام پہنچا۔

تو آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک جتنے مومن مرے ہیں سب اُس کیلئے دُعائے مغفرت کریں گے۔

80- ابن ابی الدنیا نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے قبرستان میں داخل ہو کر اہلِ قبور کیلئے دُعائے مغفرت کی اور اُن پر رحم کی درخواست کی تو گویا وہ شخص ان کے جنازوں میں شریک ہوا اور اُن پر نماز پڑھی۔

81- ابن ابی الدنیا نے ازہر بن مروان سے روایت کی کہ بشر بن منصور کا ایک کمرہ تھا جس میں وہ نماز پڑھتے وقت داخل ہو جاتے اور اس کا دروازہ قبروں کی طرف کھول دیتے اور وہاں سے قبروں کو دیکھتے۔

82- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، جب وہ کسی جنازے کی نماز پڑھنے کو قبرستان میں آتے تو قبرستان والوں کیلئے دُعائے مغفرت کرتے اور دُعائے رحم کرتے۔

83- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے عاصم حجدری کے خاندان کے ایک شخص سے روایت کی کہ انہوں نے عاصم کی مَوت کے کئی سال بعد ان کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے پوچھا کیا آپ مرنہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

چکے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اب کہاں قیام پذیر ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بخدا میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں ہوں اور میں اور میرے ساتھی ہر جمعہ کی رات کو اور صبح کو بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس جمع ہوتے ہیں اور تم لوگوں کی چیزیں معلوم کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے جسم آتے ہیں یا ارواح؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں صرف روح ہی جمع ہوتی ہے جسم تو سڑ گل گیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ جب ہم تمہارے پاس زیارت کو آتے ہیں تو کیا ہم کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس چیز کا پتہ جمعہ کے تمام دن اور رات کو ہوتا ہے اور ہفتے کو طلوعِ آفتاب کے وقت تک۔ انہوں نے دریافت کیا کہ صرف اِن ایام کی تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ جمعہ کی فضیلت ہے۔

84- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے بشر بن منصور سے روایت کی کہ ایک شخص کا معمول تھا کہ وہ قبرستان میں آکر بیٹھ جاتا اور جب بھی کوئی جنازہ آتا اس کی نماز پڑھتا اور شام کے وقت قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا کہ، خدا تم کو اُنس عطا کرے اور تمہاری غربت پر رحم کرے، تمہارے گناہ معاف کرے اور نیکیاں قبول کرے۔ پس یہی کلمات کہتا تھا۔ وہی شخص روایت کرتا ہے کہ ایک شام کو میں اپنا معمول پورا نہ کر سکا اور گھر آ گیا۔ میں سو رہا تھا کہ ایک کثیر مخلوق آ گئی۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم قبرستان والے ہیں، آپ نے عادت کر لی تھی کہ گھر آتے وقت ہم کو ہدیہ دیتے تھے اور آج نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ وہ ہدیہ کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ ہدیہ دُعاؤں کا تھا۔ میں نے کہا کہ اچھا اب یہ ہدیہ میں تم کو پھر دوں گا۔ پھر میں نے اپنے اس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔

85- ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کی کہ مطرف کا کوڑا جمعہ کی رات کو روشن ہو جاتا تھا تو وہ رات کو قبرستان میں آتے اور اپنے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اونگھنے لگتے تو ان کو ایسا معلوم ہوتا کہ سب قبر والے اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہیں۔ قبر والے کہتے ہیں کہ دیکھو یہ مطرف ہے جو جمعہ کے روز تمہارے پاس آئے ہیں۔ تو وہ کہتے کہ کیا تم بھی جانتے ہو کہ جمعہ بھی کوئی دن ہے، وہ کہتے کہ ہاں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرند اس روز کیا کہتے ہیں؟ پرندے اس روز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہتے ہیں۔ سَلَامٌ سَلَامٌ یَوْمٌ صَالِحٌ۔ (سلامتی ہو اچھا دن ہے۔)

86- ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے اپنی سند سے سفیان بن عینیہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہو گیا تو میں نے بہت آہ وبُکا کی اور میں ان کی قبر پر روزانہ آتا تھا پھر کچھ کمی کر دی تو ایک روز خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ اَے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ہر مرتبہ تمہارے آنے کو معلوم کر لیتا تھا اور جب بھی تم آتے تھے تو میں تم کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا اور میرے آس پاس والے بھی تمہاری دُعا سے خوش ہوتے تھے۔ چنانچہ میں نے پابندی سے جانا شروع کر دیا۔

87- بیہقی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ایک عالم نے مجھے بتایا کہ میں اپنے باپ کی قبر پر جانے کا عادی تھا۔ پھر کچھ روز بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ مٹی ہے اِس پر جانے کا کیا فائدہ۔ چنانچہ میں نے جانا ترک کر دیا تو ایک روز والد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ وہ فرماتے تھے کہ اے بیٹے! تم نے آنا کیوں چھوڑ دیا؟ میں نے کہا کہ مٹی کے ڈھیر پر آ کر کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے بیٹے! ایسا نہ کہو جب تم آتے تھے تو میرے پڑوسی مجھ کو بشارت دیتے تھے اور جب تم واپس ہوتے تھے تو میں تم کو دیکھتا رہتا تھا حتیٰ کہ تم کوفہ میں داخل ہو جاتے تھے۔

88- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے عثمان بن سورہ سے روایت کی (ان کی ماں کو کثرتِ عبادت کی وجہ سے راہبہ کہتے تھے) کہ جب میری ماں کا انتقال ہو گیا تو میں ہر جمعہ کی رات کو اُن کے پاس آتا تھا اور اُن کے نیز تمام اہلِ قبور کیلئے دُعائے مغفرت کرتا تھا۔ ایک رات میں نے ان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ ''آپ کے مزاج کیسے ہیں؟'' تو انہوں نے کہا کہ بیٹے مَوت کی تکلیف سخت ہے اور بحمد اللہ، بہترین برزخ میں ہوں۔ اس میں پھولوں کا بستر بچھاتی ہوں اور سُنْدُس و اِسْتَبرق کا تکیہ لگاتی ہوں۔ میں نے کہا کہ کیا تم کو کچھ حاجت ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے کہا کیا؟ کہا کہ تم میری زیارت کرنا نہ چھوڑو، کیونکہ تمہارے آنے سے مجھے اُنس حاصل ہوتا ہے اور جب تم آتے ہو تو دوسرے مُردے مجھے بشارت دیتے ہیں کہ تمہارے گھر سے زیارت کرنے والا آ رہا ہے، اور وہ خود بھی خوش

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہوتے ہیں۔

89- سلفی کہتے ہیں کہ میں نے ابوالبرکات عبدالرحمن کو اسکندریہ میں کہتے ہوئے سُنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی والدہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہی ہیں کہ اَے میرے بیٹے! جب تو میری قبر پر آنا تو میرے قریب بیٹھنا تا کہ مجھے اُنس حاصل ہو اور میرے لئے دُعائے رحمت کرنا۔

90- حافظ ابن رجب فرماتے ہیں کہ مجھے علی ابن عبدُ الصمد نے اپنی سند سے اسد بن موسیٰ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس کو ایک دن خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ، سُبحان اللہ! تم فلاں شخص کی قبر پر گئے، وہاں بیٹھے، اس کیلئے دُعائے مغفرت کی اور میرے پاس نہ آئے؟ میں نے کہا تم کو کیسے پتہ چلا؟ اُس نے کہا کہ جب تم اپنے فلاں دوست کی قبر کے پاس آئے تو میں نے تم کو دیکھا۔ میں نے کہا کہ اتنے من مٹی کے نیچے دَب جانے کے بعد کیوں کر دیکھ لیا؟ تو اُس نے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ جب پانی شیشہ میں ہو، تو کیسے نظر آتا ہے۔

91- **تنبیہ:** ابوداؤد، ترمذی نے بروایاتِ صحیحہ بیان کیا کہ ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ عَلَیْکَ السَّلَام یَا رَسُول اللہ صلعم۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیوں کہ یہ مُردوں کا سَلام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مُردوں کے سلام میں لفظ "علے" مقدم ہے۔ لیکن دوسری حدیثِ صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے خود قبرستان جا کر فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم یَا اَھْل القُبُوْر۔ تو ان دونوں حدیثوں میں تطبیق دیتے ہوئے بعض حضرات نے فرمایا کہ، جس حدیث میں لفظ سَلام مقدم ہے وہ زائد صحیح ہے۔ اور بعض نے فرمایا کہ سنّت یہی ہے کہ لفظ عَلَیْکم سے پہلے کہا جائے۔ لیکن علّامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بدائع میں کہا کہ دونوں فریقوں نے حدیث کے مقصود کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ بات کہی۔ دراصل بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ عَلَیْکَ السَّلَام مردوں کا سلام ہے۔ یہ کوئی تشریعی حکم کے بیان کیلئے نہ تھا بلکہ آپ تو زمانۂ جاہلیت کے طرزِ سلام کا تذکرہ فرما رہے تھے کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ لفظ "سلام" کو میت کے نام سے پہلے لاتے تھے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے: ؏

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْكَ سَلام الله قَيْس بن عَاصِم

ترجمہ: آپ پر سلام ہو اَے قیس بن عاصم۔

اور ایک شخص نے حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ کے مرتبہ میں کہا کہ:

عَلَيْكَ سَلام من امير و بر كت يد الله فى ذاك الاديم الممزق

ترجمہ: اے امیر آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ پھٹی ہوئی کھال میں برکت عطا فرمائے۔

نیز یہ طرز اہلِ عرب کے کلام میں عموماً تھا۔ مگر کسی امر واقعی کی خبر دینا اس کے جواز کو بھی ثابت نہیں کرتا تو استحباب کیوں کر ثابت ہونے لگا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ سنّت طریقہ یہی ہے مُردوں کو سلام ہو یا زندوں کو لفظِ سلام بہر حال مقدّم ہے۔

نکتۂ عجیبہ: دُعائے خیر میں دُعا کے الفاظ کو اُس شخص کے ذکر پر مقدم کیا جاتا ہے جس کیلئے دُعا کی جاتی ہے۔ جیسے:

سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ۔	نوح علیہ السلام پر سلام ہو۔
سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْم۔	سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر۔
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ۔	تمہارے صبر کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو۔

اور بددُعا میں اس شخص کا ذکر پہلے کرتے ہیں کہ جس کے واسطے بددُعا ہو، جیسے:

وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ۔	اور اَے شیطان! بے شک تجھ پر لعنت ہو۔
وَعَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السّوء۔	اور ان پر بُرائی کا گھیرا ہے۔
وَعَلَيْهِمْ غَضَب۔	اور اُن پر ناراضگی ہے۔

رُوحوں کے ٹھہرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ خدا وہ ہے جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا فرمایا۔ پس کچھ ٹھہرے ہوئے ہیں اور کچھ امانت کے طور پر رکھے ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ٹھہرنے کی جگہ اور اُن کی امانت کی جگہ جانتا ہے۔ یعنی جب وہ اپنے والد کی پیٹھ میں ہوتے ہیں یا جب وہ مَرنے کے بعد امانت ہو جاتے ہیں۔

1- مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کی اَرواح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں کے پوٹوں میں جنت کی نہروں میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں، پھر اُن قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔

2- احمد، ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے ساتھی جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح کو سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیا کہ وہ جنت کی نہروں پر آئیں اور وہاں پھل کھائیں۔ پھر وہ ایسے قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں جو عرش کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ وغیرہم سے بھی یہی مروی ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''کیا ان نعمتوں سے بھی زائد کوئی نعمت اچھی ہے؟'' تو شہید کہے گا ''ہاں! مولیٰ تعالیٰ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے جسم میں میری روح واپس کردی جائے اور پھر میں تیری راہ میں قتل ہوجاؤں''۔

ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ بچوں کی رُوحیں جنت کی چڑیوں کے پوٹوں میں ہوتی اور سیر کرتی ہیں۔

3- ہناء نے کتاب الزہد میں اور ابن ابی شیبہ نے اُبی بن کعب سے روایت کی کہ شہدا جنّت کے باغ میں بنے ہوئے قبوں میں ہوں گے۔ پھر ان کے پاس مچھلی اور بَیل بھیجا جائے گا یہ دونوں آکر آپس میں لڑیں گے تو اہلِ جنّت ان کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ اور جب ان کو کسی چیز کے کھانے کی ضرورت ہوگی۔ تو ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے گا اور وہ جب ان میں سے کسی چیز کو کھائیں گے تو جنت کی ہر چیز کا مزہ اس میں پائیں گے۔

4- بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کی ماں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو معلوم ہے کہ مجھ کو حارثہ رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت تھی، تو اگر وہ جنت میں ہوں تو بتا دیجئے کہ میں صبر کرلوں اور اگر وہ وہاں نہ ہوں تو پھر بتایئے کہ میں کیا کروں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنتیں بہت ہیں، وہ سب سے بلند مرتبہ ''جنّتُ الفردوس'' میں ہیں۔

5- مالک نے ''موطا'' میں۔ احمد اور نسائی نے بسند صحیح کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی جان جنت کے پرند کے پوٹے میں ہوکر درخت سے لٹک جاتی ہے۔ پھر قیامت کے دن اس کے جسم میں واپس کردی جائے گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

6- احمد وطبرانی نے بسندِ حسن حضرت امّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا ہم مَرنے کے بعد ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ مَرنے کے بعد جان پرند کے پوٹے میں ہوکر درخت سے لٹک جاتی ہے اور قیامت کے روز پھر وہ اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

7- ابن سعد نے اپنی سند سے روایت کی کہ بشر بن براء رضی اللہ عنہ کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ بتایئے کہ مَرنے کے بعد اگر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں یا نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مطمئن اَرواح جنت میں سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور یہ پرند جنتی درختوں کی شاخوں پر ہوتے ہیں، تو جس طرح پرند ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اسی طرح یہ ارواح بھی ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔

8- ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے ''بعث'' میں بسندِ حسن روایت کی کہ، جب کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بشر کی ماں اُن کے پاس آئیں اور کہا کہ اے عبدالرحمن اگر تمہاری ملاقات فلاں سے ہو تو اس کو سلام کہہ دینا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اے امّ بشر! خدا تم پر رحم کرے۔ ہمیں اس کام کی فرصت نہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نے یہ حدیث نہیں سُنی کہ مومن کی روح جنت میں جہاں چاہتی ہے پھرتی ہے اور کافر کی روح سجّین میں ہوتی ہے۔

9- ابن مندہ، طبرانی اور ابو الشیخ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مومن کی ارواح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سبز رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں۔ اور کفار کی روحیں مقید ہیں۔

10- طبرانی اور بیہقی نے شعب میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سورج کی کرنوں میں جنت طے کر کے رکھی ہوئی ہے۔ ہر سال دو مرتبہ اسے کھولا جاتا ہے اور مومنین کی ارواح ایک مخصوص قسم کے پرندوں کے پوٹوں میں ہیں۔

11- احمد وحاکم نے اور بیہقی وابوداؤد نے بافادۂ صحت ''بعث'' میں اور ابن ابی الدنیا نے ''عزاء'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین کے بچوں کی روحیں جنت کے ایک پہاڑ پر ہیں جن کی کفالت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ کرتے ہیں اور وہ قیامت کے دن ان کو ان کے والدین کے سپرد فرمادیں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

12- ابن ابی الدنیا نے کتابُ الغراء میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچّہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوکر مَر جائے تو وہ جنت میں شکم سیر اور سیراب رہتا ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ ''اللہ! میرے والدین کو میرے پاس بھیج دے۔

13- ابن ابی الدنیا نے کتابُ الغرا میں خالد بن معدان سے روایت کی کہ جنت میں ایک درخت ہے جسے ''طوبیٰ'' کہتے ہیں، جس میں تھن ہیں، تو جو بچہ مرجاتا ہے اس کو ان تھنوں سے دُودھ ملتا ہے اور اس کی پرورش کرنے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

14- سعید بن منصور نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین کے بچوں کی ارواح سبز رنگ کی چڑیوں کے پوٹوں میں ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش کرتے ہیں۔

15- ابن ابی حاتم نے خالد بن معدان کی مذکورہ روایت میں یہ بھی بیان کیا کہ اگر کوئی بچہ ساقط ہوجائے تو وہ جنت کی نہروں میں تیرتا رہتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا ہے، حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ چالیس سالہ ہوکر آئے گا۔

16- ہنّاد بن سری نے ''زہد'' میں روایت کی۔ آلِ فرعون کی رُوحیں سیاہ رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، وہ آگ پر آتے جاتے ہیں اور یہی مراد ہے اُن کے صبح وشام جہنم پر پیش کئے جانے سے، اور شہداء کی روحیں سبز رنگ پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، اور مسلمانوں کے بچوں کی رُوحیں جنتی چڑیوں کے پوٹوں میں ہیں، جہاں چاہتی ہیں وہ گھومتی پھرتی ہیں۔

17- ابن ابی شیبہ نے عِکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ الخ کی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ شہداء کی روحیں چمکدار سفید پرند ہیں۔

18- عبدالرزاق نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شہداء کی ارواح سفید رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں عرشِ الٰہی کے نیچے ہیں۔

19- ابن مُبارک نے ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کافروں کی ارواح ساتویں زمین میں ہیں۔

20- ابن مندہ نے اُمّ کبشہ بنت معرور سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم نے سوال کیا کہ یہ ارواح کہاں جاتی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا بیان کیا کہ گھر والے رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنین کی روحیں جنت میں سبز پرندوں کے پوٹوں میں داخل ہوکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کھاتی پیتی رہتی ہیں اور عرشِ الٰہی کے نیچے لٹکے ہوئے قندیلوں میں بسیرا کرتی ہیں اور دُعا کرتی ہیں کہ اَے اللہ! ہمارے بھائیوں کو ہم سے مِلا دے اور جو تو نے وعدہ فرمایا ہے، وہ عطا فرما دے۔ اور کافروں کی اَرواح سیاہ رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں جہنم سے کھاتی پیتی رہتی ہیں اور جہنّم ہی کی ایک کوٹھری میں بسیرا کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اَے ہمارے رب! ہمارے بھائیوں کو ہم سے نہ مِلانا اور جس چیز سے تو نے ڈرایا ہے وہ ہم کو نہ دینا۔

21- بیہقی نے ''دلائل'' میں اور ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ معراج کی رات میرے پاس ایک حسین وجمیل سیڑھی لائی گئی، یہ وہ ہی سیڑھی ہے جس کو دیکھ کر میّت کی آنکھیں پھٹی رہ جاتی ہیں، اور یہ اُس کے حُسن کی وجہ سے ہے۔ پھر میں اور جبریل علیہ السلام اوپر چڑھ کر پہلے آسمان پر گئے، دروازہ کھلوایا تو آدم علیہ السلام پر ان کی مومن اولاد کی ارواح پیش کی جا رہی تھیں اور وہ فرما رہے تھے کہ یہ پاک ارواح اور پاک نفس ہے اِس کو عِلّیین میں پہنچا دو۔ پھر اُن کی فاجر ذرّیت کی اَرواح پیش کی گئیں۔ آپ نے تُرش رُوئی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ خبیث رُوح اور خبیث نفس ہے، اس کو سجّین میں ڈال دو۔

22- ابونعیم نے بسندِ ضعیف روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی ارواح ساتویں آسمان پر ہیں۔ اور اپنے جنتی ٹھکانے دیکھتی ہیں۔

23- ابونعیم نے حِلیہ میں وہب بن مُنبّہ سے روایت کی کہ ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے جس کا نام ''دارِ بیضاء'' (سفید گھر) ہے۔ اس میں مومنین کی رُوحیں جمع ہوتی ہیں۔ اور جب کوئی نئی رُوح آتی ہے تو یہ اس کا استقبال کرتی ہیں اور اس سے دُنیا والوں کے حالات اس طرح دریافت کرتی ہیں جس طرح دنیا میں مسافر سے کئے جاتے ہیں۔

24- مروزی نے ''جنائز'' میں عبّاس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومنین کی ارواح جبریل علیہ السلام کے پاس ہیں اور اُن سے کہہ دیا جاتا ہے کہ تم قیامت تک ان کے ذمہ دار اور محافظ ہو۔

25- سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں اور جریر رحمۃ اللہ علیہ نے ''کتاب الادب'' میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا کہ اگر تم پہلے مَرو تو مجھے خبر دینا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا اور اگر میں پہلے مَروں گا تو تم کو اطلاع دوں گا۔ تو انہوں نے دریافت کیا کہ مگر مرنے کے بعد ہم ایک دوسرے کو خبر کیسے دے سکتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ رُوح جسم سے جُدا ہونے کے بعد زمین آسمان کے درمیان رہتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اپنے اصلی جسم میں واپس ہوتی ہے۔ تو اتفاق یہ ہوا کہ سلمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ان کو خواب میں دیکھا تو اُن سے دریافت کیا کہ یہاں تم نے سب سے بہتر کس چیز کا صِلہ پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ توکّل کا۔

26- ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں اور حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''نوادر'' میں اور ابن ابی الدنیا و ابن مندہ نے سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے سلمان سے روایت کی کہ مومنین اَرواح زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں۔ اور کافروں کی اَرواح سِجّین میں ہیں۔

ابن قیّم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ''برزخ'' کے معنی دُنیا اور آخرت کے درمیان حجاب کے ہیں۔

27- ابن ابی الدنیا نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مومنین کی ارواح آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

28- مروزی اور ابن مندہ نے ''جنائز'' میں، اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کافروں کی اَرواح برہوت سبخہ میں حضرموت کے علاقے میں جمع ہوتی ہیں اور مومنین کی ارواح جابیہ برہوت میں۔

29- ابن عساکر نے عروہ بن رویم سے روایت کی کہ جابیہ میں ہر پاک رُوح آتی ہے۔

30- ابوبکر نجار نے اپنی مشہور حزب میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگوں کی سب سے بہتر وادی، وادیِ مکّہ ہے اور بدترین وادی احقاف ہے جو حضرت موت کے قریب ہے، اور برہوت کہتے ہیں

31- ابن ابی الدّنیا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مومنین کی اَرواح زمزم کے کنوئیں میں ہیں۔

32- حاکم نے مستدرک میں اور ابن مندہ نے اغنس بن خلیفہ جنبی سے روایت کی کہ کعب احبار نے ایک قاصد ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ پوچھ کر آئے کہ مسلمانوں کی روحیں کہاں رہتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں اور مشرکین کی کہاں رہتی ہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنین کی اَرواح اَرِیحا میں رہتی ہیں اور مشرکین کی اَرواح صنعاء میں رہتی ہیں۔ تو کعب رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔

33- ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اپنی سند سے روایت کی کہ صفوان نے عامر بن عبداللہ سے یمن میں دریافت کیا کہ، کیا مومنین کی اَرواح کہیں جمع ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ زمین میں جمع ہوتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ قیامت تک مومنین کی اَرواح یہاں جمع رہیں گی۔

34- ابن ابی الدنیا نے وہب بن منبہ سے روایت کی کہ مومنین کی اَرواح ایک فرشتے کے سپرد کر دی جاتی ہیں، جس کا نام رمیائیل ہے اور وہ اَرواحِ مومنین کا خازن ہے۔

35- ابن ابی الدنیا نے ابان بن ثعلب سے روایت کی کہ جس فرشتے کے سپرد کافروں کی رُوحیں کی جاتی ہیں اس کا نام دومہ ہے۔

36- عقیلی نے بسندِ ضعیف خالد بن معدان سے اور انہوں نے کعب سے روایت کی خضر بحرِ اعلیٰ اور بحرِ اسفل کے درمیان ایک نورانی نہر پر ہیں اور سمندری جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کی اطاعت کریں اور صبح وشام ان پر اَرواح پیش کی جاتی ہیں۔

37- ابن قیم کہتے ہیں کہ اَرواح کے جمع ہونے کا مسئلہ بہت ہی عظیم ہے اس میں عقل کو دخل نہیں، اس کا علم تو شرعی نصوص سے ہی ہوسکتا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ تمام مومنین کی اَرواح خواہ وہ شہید ہوں یا غیر شہید، جنّت میں ہیں۔ ہاں اگر اس سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے جو اس نعمت سے محروم کر دے تو اُن کا مستقر جنّت نہیں رہتا جیسا کہ کعب اور امّ ہانی وغیرہ کی احادیث سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور خود قرآن میں ہے کہ:

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۙ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾

ترجمہ: پس اگر مَرنے والا مقربین سے ہے تو رحمتِ الٰہی اور پھول ہیں اور نعمت والی جنّت۔

دوسرے مقام پر ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ: اَے مطمئن نفس! تو اپنے رَب کی طرف راضی خوشی لوٹ جا اور میرے بندوں میں شامل ہو، اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ تعالیٰ نے اَرواح کی بدن سے جدا ہونے کے بعد تین قسمیں بیان فرمائی ہیں:

1- ''مقربین'' وہ جنت میں ہیں۔

2- ''دائیں بازو والے'' وہ عذاب سے مامون ومحفوظ رہیں گے۔

3- ''جھٹلانے اور گمراہ کرنے والے'' ان کو جہنّم کی دعوت ملے گی، اور داخلِ جہنّم ہوں گے۔

نیز قرآنِ حکیم میں ہے۔ مومنِ آلِ فرعون سے کہا گیا کہ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ ط تو جنت میں داخل ہو جا۔ تو اس نے کہا کہ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ○ یعنی اے کاش کہ میری قوم کو اِس انعام واکرام کا پتہ چل جاتا۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ احادیث شہداء کے ساتھ مخصوص ہیں جیسا کہ دوسری روایت سے ثابت ہے۔

ابن حزم کہتے ہیں کہ یہ رُوحیں اسی جگہ واپس چلی جائیں گی، جہاں یہ بدن سے متعلّق ہونے سے پہلے تھیں، یعنی آدم علیہ السلام کے دائیں طرف یا بائیں طرف۔ اس قول پر بھی قرآن سے استدلال کیا گیا ہے، مثلاً:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ۔

ترجمہ: اور یاد کرو کہ جب تمہارے رب نے بنی آدم کو پیٹھوں سے ان کی ذریت کو نکالا۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ۔ الخ

ترجمہ: اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو صورت عطا کی۔

تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو ایک دَم پیدا فرما دیا۔ اسی لئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''رُوحوں کا لشکر ہے جو آپس میں ایک دوسرے کو جانتی ہیں وہ مِل جاتی ہیں اور جو نہیں جانتیں وہ جدا ہو جاتی ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اَرواح سے عہدِ ربوبیت لیا ہے اور ان کو گواہ بنایا ہے، حالانکہ ابھی ان کو قالبِ جسمانی بھی عطا نہ کیا گیا تھا۔ یہ بھی اِس امر کی دلیل ہے کہ ان کو یکدم پیدا کر دیا گیا تھا اور وہ عاقل تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو برزخ میں جگہ عطا کی۔ اور اجسام سے جدا ہونے کے بعد پھر وہ برزخ ہی کی طرف لَوٹا دی جائیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گی۔اب رُوحیں عالمِ برزخ سے رفتہ رفتہ ان اجسام کی طرف آجاتی ہیں جو تولیدی مادّوں سے پیدا ہوتے ہیں۔تو معلوم ہوا کہ اَرواح جسم سے متعلق ہونے سے قبل بھی علم وعقل کی مالک ہیں۔مرنے کے بعد پھران کو برزخ ہی میں واپس کردیا جائے گا۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے شبِ معراج میں ارواح کو عالمِ برزخ میں ملاحظہ فرمایا۔نیک بختوں کی روحیں آدم علیہ السلام کے دائیں طرف اور بدبختوں کی رُوحیں بائیں طرف اور یہ مقام عالمِ عناصر سے وراء الوراء تھا مومن بلندی کی جانب تھے اور کافر پستی کی جانب، اِس لئے دونوں میں برابری کا خیال نہ کیا جائے۔لیکن انبیاء وشہداء کی روحیں جنت میں ہوتی ہیں۔محمد بن نصر مروزی نے اسحاق بن راہویہ سے روایت کی۔یہی ہمارا قول ہے اور اس پر اہلِ علم نے اتفاق کیا۔اور ابن حزم نے کہا کہ اسی پر اہلِ اسلام کے ائمہ کا اجماع ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔ارشاد ہوتا ہے کہ:

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

ترجمہ: دائیں طرف والے کون ہیں، دائیں طرف والے اور بائیں طرف والے کون ہیں بائیں طرف والے سبقت لے جانے والے، آگے بڑھ جانے والے وہی مقرب ہیں نعمت والی جنتوں میں ہیں۔

تو فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ الخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ارواح یہاں ٹھہری رہیں گی اور تھوڑی تھوڑی اجسام منتقل ہوتی رہیں گی، حتیٰ کہ جب سب کی تعداد پوری ہوجائے گی تو قیامت قائم ہوجائے گی۔اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ اَجرام واجسام کی طرف لوٹا دے گا۔اور یہی ''حیاتِ ثانیہ'' ہے۔یہاں تک ابن حزم کا کلام تھا۔اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ارواح اپنی اپنی قبروں کے کناروں پر ہوتی ہیں۔ابن عبدالبر نے اس قول کو اصحّ ترین قرار دیا اور اس کی دلیل، سوالِ قبر، عذابِ قبر، جنت وجہنم وغیرہ کا اہلِ قبور پر پیش کیا جاتا اور قبور کی زیارت کا استحباب اور ان کو سلام کرنا اور حاضر وعاقل کی طرح ان کو خطاب کرنا، یہ سب امور اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اَرواح قبور ہی سے متعلق رہتی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہیں۔ ابن قیم نے کہا کہ اگر اس قول سے مراد آپ کی یہ ہے کہ ارواح ہمیشہ قبروں سے متعلق رہتی ہیں۔ تو یہ بات کتاب وسنت کے مخالف ہے اور غلط ہے۔ رہا یہ کہ قیام گاہ کا پیش کیا جانا، تو یہ اس پر دلالت نہیں کرتا کہ روح قبر میں ہے یا اس کے قریب ہے۔ بلکہ یہ تو اس وقت بھی ممکن ہے جب کہ روح کو ایک خاص قسم کا تعلق بدن سے ہو جائے کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ روح رفیقِ اعلیٰ میں ہونے کے باوجود بدن سے بھی متعلق ہوسکتی ہے۔ مثلاً جب مسلمان سلام کرتے ہیں تو صاحبِ قبر ان کے سلام کا جواب دیتا ہے حالانکہ وہ اپنے مقام پر رفیقِ اعلیٰ میں رہتی ہے۔ اور جبریل علیہ السلام کو نبی علیہ السلام نے اس طرح دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے جن میں دو بازوؤں نے توافق کو پاٹ دیا تھا۔ پھر وہ آپ سے اتنے قریب ہو گئے کہ انہوں نے اپنے گھٹنے حضور علیہ السلام کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور اپنے ہاتھ اُن کی رانوں پر۔ اور مومنین مخلصین کے دل اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت جبریل بایں ہمہ قرب ونزدیکی اپنے ہی مقام پر تھے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ جبریل علیہ السلام آسمان وزمین کے درمیان کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ:

يَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَ اَنَا جِبْرِيْل عليه السلام۔

ترجمہ: اے محمدؐ! آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور میں جبریل علیہ السلام ہوں۔

اب میں جس طرف نگاہ اٹھاتا تھا جبریل ہی جبریل نظر آتے تھے۔ اور یہی تاویل اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا پر نزول کی ہے یا اسی قسم کی دیگر نصوص کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حرکت و انتقال سے پاک ہے۔ اس سلسلہ میں وہ لوگ غلطی پر ہیں جو غائب (اللہ) کو حاضر (دنیا) پر قیاس کرتے ہیں۔ مثلاً روح کو بھی جسم کی طرح سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ایک جگہ ہوگی تو دوسری جگہ سے غائب ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج میں موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی قبر میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور پھر چھٹے آسمان پر بھی دیکھا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کی روح جسم مثالی میں قبر کے اندر موجود تھی اور اسے ایک خاص قسم کے جسم سے اتصال حاصل ہے کہ وہ نماز بھی ادا کریں اور سلام کرنے والوں کو جواب بھی دے سکیں، اور دونوں باتوں میں کوئی مُنافات نہیں۔

بعض حضرات نے اس مسئلہ کی وضاحت کیلئے آفتاب اور اُس کی شعاعوں کو مثال کے طور پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

پیش کیا ہے کہ آفتاب آسمان پر ہوتا ہے اور اس کی شعاعیں زمین پر لیکن یہ مثال کچھ چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ شعاعیں آفتاب کیلئے عرض ہیں لیکن روح تو خود زمین پر اترتی ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا شبِ معراج میں انبیاء علیہم السلام کو دیکھنا اجسامِ مثالیہ کے ساتھ تھا۔ نیز احادیث میں انبیاء علیہم السلام کا قبر میں زندہ ہونا اور نماز پڑھنا ثابت ہے، نیز حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں اس کا درود خود بخود سُن لیتا ہوں اور جو دُور رہ کر درود پڑھتا ہے، اس کا درد میرے پاس پہنچا دیا جاتا ہے۔

بیہقی نے شعب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو تمام کی قوتِ سماعت رکھتا ہے۔ قیامت تک جتنے لوگ مجھ پر درود بھیجیں گے، وہ فرشتہ اس درود کو اس کے اور اس کے باپ کے نام سے مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔ ایک طرف تو یہ احادیث جو اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی روح قبر مبارک میں ہے اور دوسری طرف یہ بھی قطعی ہے کہ آپ ﷺ کی روح اعلیٰ علیین میں رفیقِ اعلیٰ میں ہے۔ تو پتہ چلا کہ رُوح کا جنّت میں یا اعلیٰ علّیین میں ہونا اور اس کے ساتھ قبر میں ہونا، سلام سُننا اور جواب دینا، اِن امور میں کوئی منافات نہیں، ان تمام چیزوں میں جو کچھ بُعد ہے وہ اس لئے ہے کہ عالمِ مشاہدات میں کوئی چیز مثال کے طور پر نہیں۔ یہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو تھی۔

ایک دوسرے مقام پر آپ نے کہا کہ، روح کا تعلّق جسم سے پانچ قسم کا ہے۔ (۱) ماں کے پیٹ میں۔ (۲) ولادت کے بعد۔ (۳) سونے کی حالت میں۔ (۴) برزخ میں، یہاں ایک قسم کا تعلق ہے۔ (۵) قیامت کے روز، وہ تعلق اکمل ترین تعلق ہوگا۔ اس لئے کہ اس تعلق کے بعد جسم نہ تو نیند کو اور نہ موت کو اور نہ فساد کو قبول کرتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ، رُوح بہت ہی سریع حرکت رکھتی اس لئے ایک ہی لمحہ میں آسمان سے زمین پر آ کر اپنے جسم سے متعلق ہو جاتی ہے اور مثال سونے والے کی روح کو سمجھنا چاہئے کہ سونے میں انسان کی روح ساتوں آسمانوں سے پار ہو کر عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ ریز ہوتی ہے اور پھر تھوڑی دیر میں واپس آجاتی ہے۔ پھر ابنِ قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حکایت نقل کی: ایک شخص نے وادیِ برہوت میں رات گزاری تو اس نے یہ شور سُنا کہ "یا دومہ یا دومہ" یعنی اَے دومہ! سفیان کہتے ہیں کہ ہم نے حضرمین سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اس مقام پر کوئی شخص رات کو نہیں سو سکتا۔

38- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں عمرو بن سلیمان سے روایت کی۔ ایک یہودی جس کے پاس مسلمان کی امانت تھی، مر گیا۔ یہودی کا لڑکا مسلمان تھا اُسے پتہ نہ چلا کہ امانت کہاں رکھی ہے تو اس نے شعیب جبائی کو آ کر اطلاع دی۔ اُس نے کہا برہوت کے چشمہ پر جاؤ اور سنیچر کے دن وہاں پہنچ کر اپنے باپ سے جو کچھ معلوم کرنا چاہو معلوم کر لینا۔ چنانچہ وہ شخص چشمۂ برہوت پر آیا اور دو یا تین مرتبہ اس نے باپ کو پکارا اور کہا کہ فلان کی امانت کہاں رکھی ہے؟ تو اندر سے جواب آیا کہ دروازے کی چوکھٹ کے نیچے ہے، اس کی امانت دے ڈالو اور تم جس دین پر ہو اس پر قائم رہو۔

ابن قیم کہتے ہیں کہ ان اقوال کو نہ تو قطعی طور پر صحیح کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُن کی تغلیط کی جا سکتی ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اَرواح اپنے مقامات کے لحاظ سے برزخ میں مختلف مقامات پر رہتی ہیں۔ اس لئے دلائل میں کوئی تعارض نہیں۔ کیونکہ جہاں اختلاف ہے وہ اس لئے ہے کہ اس میں فرقِ مراتب کے لحاظ سے ارواح کی قیام گاہ کا پتہ دیا گیا ہے مثلاً انبیاء علیہم السّلام کی اَرواح ملاءِ اعلیٰ میں علیّین میں ہیں اور پھر وہ بھی فرقِ مراتب رکھتے ہیں جیسا کہ حدیثِ اسراء سے ظاہر ہے۔ اور کچھ سبز رنگ کے جنتی پرندوں کے پوٹوں میں ہیں اور یہ بعض شہداء کی ارواح ہیں کیونکہ بعض شہداء جنت میں داخل ہونے سے روک دیئے جاتے ہیں، قرض وغیرہ کی وجہ سے۔ جیسے کہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور دریافت کیا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو مجھ کو کیا اجر ملے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت۔ جب وہ جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سوائے قرض کے کہ، جبریل علیہ السلام نے مجھے ابھی بتایا کہ مقروض کو جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا۔ اور بعض جنت کے دروازے پر ہوں گے، جیسے کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے۔ اور بعض جنت میں داخل ہونے سے روک دیئے جائیں گے، جیسے کہ حدیث شملہ میں ہے کہ اس پر قبر میں آگ روشن کرائی جاتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کو زمین ہی میں مقیّد کر لیا جاتا ہے اور ان کی رُوح ملاءِ اعلیٰ کی طرف نہیں جاتی۔ کیونکہ وہ سفلی رُوح ہے اور وہ سماوی روح کے پاس نہیں جا سکتی کیونکہ رُوح جسم سے جدا ہونے کے بعد اپنے ہم عمل سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِل جاتی ہے۔ کچھ رُوحیں زانیوں کے تنوروں میں ہوتی ہیں اور کچھ رُوحیں خون کی نہر میں ہوتی ہیں۔ تو تمام روحوں کا ایک ہی مستقر (ٹھہرنے کی جگہ) نہیں ہے۔ لیکن اپنے مقامات کے جُدا ہونے کے باوجود ایک قسم کا تعلق اپنے اجسام سے رکھتی ہیں تا کہ عذاب وثواب کو حاصل کر سکیں۔ یہاں تک ابن قیم کی گفتگو ختم ہوئی۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی تائید کہ ارواح کا تعلق اجسام سے ہوتا ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ: وہب بن منبہ نے کہا کہ جناب خرقیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اور اُس نے مجھ کو ایک چٹیل زمین پر لے جا کر بٹھا دیا۔ وہاں دس ہزار مقتولین اس طرح پڑے تھے کہ ان کا جوڑ، جوڑ علیحدہ تھا تو میں نے ان کو پکارا، میرے پکارتے ہی ہر جوڑ اپنے ساتھی سے مل گیا۔ پھر ان پر گوشت اُگ آیا اور اس گوشت پر کھال آ گئی۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ ان کی روحوں کو آواز دوں، میں نے آواز دی تو ہر رُوح اپنے جسم کی طرف واپس آ گئی۔ جب وہ بیٹھ گئے تو میں نے دریافت کیا کہ آپ لوگ کس حال میں تھے؟ انہوں نے کہا کہ جب ہم مَر گئے اور ہماری روحیں جسموں سے جُدا ہو گئیں تو ہمارے پاس ایک فرشتہ آیا جس کا نام میکائیل تھا۔ اُس نے کہا کہ اپنے اعمال لاؤ اور اُن کا بدلہ لو، کیونکہ ہمارے یہاں کا یہی اصول تم سے پہلے لوگوں میں تھا اور یہی تم میں ہے اور یہی تمہارے بعد والوں میں ہوگا۔ تو ہمارے اعمال دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ہم نے بُت پرستی کی، اس لئے ہم پر کیڑوں کو مسلّط کر دیا گیا، اور اس طرح ہماری رُوح کو تکلیف پہنچائی گئی۔ اور روح پر غم مسلّط کیا گیا جس کی وجہ سے جسم تکلیف محسوس کرنے لگے۔ ابھی ہم پر یہی عذاب ہو رہا تھا کہ آپ نے ہم کو پکارا۔ قرطبی کہتے ہیں کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بالخصوص شہداء کی اَرواح ہی جنت میں ہیں اور حدیث کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی اسی پر محمول ہے اور دوسرے لوگوں کی ارواح تو کبھی وہ آسمان پر ہوتی ہیں، کبھی قبر پر، اور یہ بھی قول ہے کہ وہ ہر جمعہ کو ہمیشہ اپنی قبروں میں آتی ہیں۔ ابن عربی کہتے ہیں کہ حدیث بریدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ارواح قبور میں ثواب وعذاب میں مُبتلا ہیں۔

قرطبیؒ کہتے ہیں کہ بعض شہداء کی اَرواح جنت سے خارج بھی ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ ان پر حقوق العباد میں سے کوئی حق رہ جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب گناہوں سے بڑا گناہ کبائر کے بعد یہ ہے کہ ''انسان مقروض مرجائے اور ادائیگی کیلئے مال نہ چھوڑے''۔

قرطبی کہتے ہیں کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ تمام مومنین کی اَرواح ''جنت المأویٰ'' میں ہیں اِسی لئے اس جنت کو جنّتُ الماویٰ کہتے ہیں۔ یہ جنت عرش کے نیچے ہے، اُس کے رہنے والے اس کی لذّتوں اور ہواؤں سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ قرطبی کہتے ہیں کہ پہلی بات ہی صحیح ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں کہا کہ مومنین کی ارواح عِلّیّین میں ہیں اور کافرین کی سِجّین میں ہیں اور ہر روح کو جسم سے ایک قسم کا تعلق ہے جو دُنیاوی تعلق سے مختلف ہے۔ اس کی مثال سونے والا ہے کہ رُوح کا اتّصال اُس کے جسم سے باقی رہتا ہے، بلکہ صاحبِ قبر سے جو اتّصال ہے وہ اس اتّصال سے زیادہ قوی ہے۔ اس تقریر سے تمام احادیث کا تعارض رَفع ہوجاتا ہے کہ اَرواح خواہ عِلّیّین میں ہوں یا سِجّین میں یا قبروں کے پاس، لیکن ان کو اِس امر کی اجازت ہے کہ وہ اپنے اجسام سے متعلق ہوسکتی ہیں، اَب اگر میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کریں یا اس کے اجزاء منتشر ہوجائیں، تب بھی یہ اتّصال باقی رہتا ہے۔ اَرواح کے عِلّیّین میں رہنے کی تائید ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت سے ہوتی ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد فرمایا کہ آج رات میرے پاس جعفر رضی اللہ عنہ گزرے، وہ ملائکہ کی ایک جماعت کے پیچھے اُڑ رہے تھے۔ اُن کے دو بازو تھے جن کا اگلا حصہ خون سے رنگین تھا۔ یہ لوگ یمن کے شہر بیشہ کی طرف پرواز کررہے تھے۔

39- ابن عدی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر رضی اللہ عنہ کو ملائکہ کی جماعت میں دیکھ لیا، وہ بیشہ والوں کے پاس بارش کی بشارت لے کر جا رہے تھے۔

40- حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور اُن کے نزدیک اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچانک سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے اسمائ! یہ جعفر ہیں، جبریل علیہ السلام اور میکائیل کے ہمراہ جارہے تھے، تو ہم کو سلام کیا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مشرکین کے ساتھ جنگ کا حال بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ میں فلاں فلاں دن مشرکین سے برسرِ پیکار ہوا تو میرے جسم میں تہتر نیزے اور تلوار کی چوٹیں آئیں، جھنڈا میرے دائیں ہاتھ میں تھا جب وہ کٹ گیا تو میں نے جھنڈا بائیں ہاتھ میں لیا، وہ بھی کٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے عوض مجھے دو بازو دیئے کہ میں جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کے ساتھ پرواز کرسکوں اور جنت سے جہاں چاہوں اُتر سکوں اور جنت کے پھلوں میں سے جو چاہوں کھا سکوں۔ تو حضرت اسماء نے کہا، مبارک ہو جعفر رضی اللہ عنہ کو۔ لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کی تصدیق نہ کریں گے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر اس واقعہ کو بیان کیا۔

41- قرطبی نے حدیث کعب رضی اللہ عنہ میں کہا کہ: نَسمة الْمُؤْمِن طائِرٌ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مومن کی روح بذاتِ خود پرند بن جاتی ہے یہ نہیں کہ وہ کسی پرند میں داخل ہوجاتی ہے، اگرچہ اِس سلسلہ میں روایات کے الفاظ مختلف ہیں۔ مثلاً ابن ماجہ میں ہے کہ:

ارواح الشّهداء عند الله كطيرٍ خُضرٍ۔ شہداء کی ارواح اللہ کے نزدیک مثل سبز پرندوں کے ہیں۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

تحول فی طیر خُضرٍ۔ ارواح مومنین سبز پرندوں میں گھومتی ہیں۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ:

فی صور طیر بیضٍ۔ ارواحِ مومنین سفید پرندوں میں گھومتی ہے۔

اور کعب رضی اللہ عنہ کے لفظ یہ ہیں۔

ارواحُ الشّهدَاء طيْر خضرٌ۔ شہدا سبز پرند ہیں۔

قرطبی کے نزدیک جو یہ بتاتی ہیں کہ ارواح بذاتِ خود پرند بن جاتی ہیں، ان روایات سے اَصح ہیں جن میں یہ ہے کہ ارواح پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں۔

42- قا کہتے ہیں کہ علماء نے فی اجواف طیور خضرٍ کی روایت کا انکار کیا ہے، کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ وہ قید بند میں ہوں اور تنگی میں ہوں، لیکن اس کی تردید اِس طور پر کی گئی ہے کہ یہ روایت صحیح ہوسکتی ہے اور وہ اس طرح کہ فی کو بمعنی عَلٰی کرکے تقدیر عبارت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جائے عَلٰی اجواف طُیُورِ خضرٍ اور یہ تاویل صحیح ہے کیونکہ فی قرآن میں بمعنی علی مستعمل ہے، جیسے وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؛ یعنی علی جُذُوْعِ النَّخْلِ۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ خود پرند کو ''جوف'' کہہ دیا جائے کیونکہ وہ جوف پر مشتمل ہے۔ یہ تاویل عبدُ الحق نے کی۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ ممکن ہے کہ باوجود اس کے کہ اَرواح پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، اللہ تعالیٰ پرندوں کے پوٹوں کو فَضَا سے کہیں زائد وسیع فرمادے۔

43- ابن دحیہ نے ''التنویر'' میں فرمایا کہ وہ روایت جس میں لفظ فِیْ ہے منکر ہے کیونکہ ایک جسم میں دو روحیں نہیں ہوسکتیں۔ یہ کہنے والے متکلمین ہیں لیکن یہ ان کی حقائق سے ناواقفیت کی علامت ہے اور اہلِ سنّت و جماعت پر اعتراض ہے۔ اِس حدیث کے معنی تو بالکل واضح ہیں کہ اللہ تعالیٰ شہید کی رُوح کو جو اس کے جسم کے جَوف میں تھی دوسرے جَوف میں رکھ دے گا اور وہ جس جسم کا ہوگا وہ پرند کی سی شکل کا ہوگا اور برزخ کے زمانے تک ہوگا۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو اس کے اصل جسم میں لَوٹا دیا جائے گا۔ اور اس تقریر پر کوئی استحالہ نہیں، کیونکہ محال تو یہ ہے کہ دو زندگیاں ایک ہی جوہر کے ساتھ قائم ہوں اور اس جوہر کو ان سے حیات حاصل ہو، لیکن مطلق دو روحوں کا ایک جسم میں ہونا کچھ محال نہیں، یہ تو ایسا ہی ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ اب ایک جسم میں دو رُوحیں یقیناً ہیں لیکن جس روح سے ماں زندہ ہے وہ اَور ہے اور جس سے بچہ کی زندگی ہے وہ اور ہے۔ حدیث میں تو فی اجواف طَیْرٍ خُضْرٍ ہے جس کے معنی ہیں کہ ''وہ روحیں پرندوں کی صورت والے جانوروں کے پوٹوں میں ہوں گی جیسے کہتے ہیں کہ میں نے فرشتہ انسان کی شکل میں دیکھا۔ اس سلسلہ میں انتہائی گفتگو یہ تھی۔

44- شیخ عزالدّین ابن عبدالسّلام نے اپنی امالی میں زیرِ تشریح وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا الخ فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ حال تو تمام مُردوں کا ہے تو اس میں شہدا کی کیا تخصیص ہوئی؟ تو جواب یہ ہے کہ سب کا حال یکساں نہیں، کیونکہ موت کے معنی تو ہیں روح کا جسم سے نکال لینا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اللہ موت کے وقت رُوح کو پورے طور پر لے لیتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے۔اور مجاہد شہید کی روح اس کے جسم سے دوسرے جسم کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔رہی حدیث کعب رضی اللہ عنہ تو وہ مجاہدین پر محمول کی جائے گی۔کیونکہ روایات میں آتا ہے کہ مُردے پر قبر میں اس کی قیام گاہ پیش کی جاتی ہے خواہ وہ جنت ہو یا جہنّم۔پھر اہلِ قبور پر سلام کا حکم دیا گیا ہے۔تو اگر روح کو اِدراک نہ ہوتا تو سلام کا کیا فائدہ ہوتا۔تو گویا شیخ کے نزدیک پسندیدہ قول یہی ہے۔تو وہ روحیں پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں، یہ نہیں کہ وہ خود پرند بن جاتی ہیں۔اس کی تائید اثر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے جو موقوف ہونے کے باوجود حکم میں مرفوع ہے۔کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں رائے کو کوئی دخل نہیں۔لیکن میں نے اِس سلسلہ میں ایک مرفوع شاہد دیکھا ہے۔

45- ہنّاد بن سرّی نے کتاب الزہد میں اپنی سند سے بعض اہلِ علم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہدا تین قسم کے ہیں: کم سے کم مرتبہ والا وہ شخص ہے کہ جو بادل ناخواستہ نِکلا، اس کا ارادہ نہ تو قتل کرنے کا تھا نہ قتل ہونے کا، کہ اچانک ایک تیر آ کر لگا تو اس کے جسم کے پہلے قطرہ کے ٹپکتے ہی اُس کے اَگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔پھر اللہ تعالیٰ ایک آسمانی جسم اُتارے گا اور اس کی روح اس جسم میں امانت رکھی جائے گی۔پھر وہ جسم آسمان پر سے گزرے گا۔جس آسمان پر پہنچے گا فرشتے اس کا پیچھا کریں گے، حتیٰ کہ وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گا اور وہاں پہنچ کر سجدہ ریز ہو جائے گا۔پھر اُس کو ستّر جنتی لباس پہنائے جائیں گے۔پھر کہا جائے گا کہ اس کو اس کے جنتی بھائیوں کی طرف لے جاؤ اور ان کے ساتھ اس کو بھی چھوڑ دو۔جب یہ ان کے پاس پہنچے گا تو وہ جنت کے دروازے کے پاس سبز قبوں میں ہوں گے اور ان کی غذا جنت سے آ رہی ہوگی۔جب یہ ان کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بالکل اسی طرح سوالات کریں گے جیسے گھر لَوٹنے والے مسافر سے سوالات ہوتے ہیں۔مثلاً یہ دریافت کریں گے کہ فلاں کس حال میں ہے؟ تو یہ جواب دے گا کہ وہ تو مفلِس ہو گیا۔وہ پوچھیں گے کہ اس نے اپنے مال کا کیا کیا وہ تو بہت ہی ہوشیار تاجر تھا اور روپیہ پیسہ جوڑنے والا تھا۔پھر وہ کہیں گے کہ مفلس ہمارے نزدیک وہ نہیں کہ جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو، مفلس تو وہ ہے جس کا دامن اعمال سے خالی ہو۔وہ پوچھیں گے کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ وہ کہے گا کہ اس نے طلاق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دے دی۔ وہ پوچھیں گے کہ اس کو تو اپنی بیوی سے بہت محبت تھی تو پھر طلاق کیوں دی؟ پھر پوچھیں گے کہ اور فلاں شخص نے کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ وہ تو مر چکا ہے۔ تو وہ کہیں گے کہ بخدا وہ تو ہماری طرف نہ گزرا کیونکہ راہیں دو ہیں۔ جب کوئی اچھا شخص مرتا ہے تو وہ ہماری طرف سے گزرتا ہے ورنہ اسے دوسرے راستے سے لے جاتے ہیں۔

46- ابن مندہ نے اپنی سند سے حیان بن جبلہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، شہید جب شہید ہوتا ہے تو فوراً ہی ایک آسمانی جسم نازل ہوتا ہے اور اس کی روح سے کہا جاتا ہے کہ اس میں داخل ہو جا، تو وہ اپنے پہلے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا وہ گفتگو کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی گفتگو کو سُن رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دیکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں، اتنے میں حوریں آ کر اس کو لے جاتی ہیں۔

47- صاحب افصاح کہتے ہیں کہ نعمت والی روحیں مختلف حالات میں ہیں۔ کچھ تو جنت میں پرند ہیں اور کچھ سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، اور کچھ عرش کے نیچے قندیلوں میں ہیں، اور کچھ سفید پرندوں کے پوٹوں میں ہیں، اور کچھ چڑیوں کے پوٹوں میں ہیں، اور کچھ رَوشن جنتی صورتوں والے اشخاص میں ہیں اور کچھ اپنے اعمالِ صالحہ کی صورتوں میں ہیں، اور کچھ اپنے جسموں میں آتی جاتی رہتی ہیں، اور کچھ مردوں کی روحوں سے ملاقات کرتی ہیں، کچھ میکائیل علیہ السلام کی کفالت میں ہیں، کچھ ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں ہیں۔ قرطبی کہتے ہیں کہ یہ قول اچھا ہے کہ اس سے تمام احادیث میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کی تائید حدیثِ اِسراء سے بھی ہے جس کو بیہقی نے ''دلائل'' میں اور ابن مردویہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ پھر میں دوسرے آسمان پر پہنچا تو یحییٰ و عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی۔ اُن کے ساتھ ان کی امت کے کچھ لوگ تھے۔ تیسرے پر یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی۔ ان کے ہمراہ ان کی امت کے کچھ لوگ تھے۔ چوتھے پر ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ہمراہ ان کی امّت کے کچھ افراد تھے۔ پانچویں پر ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کے ہمراہ ان کی امت کے کچھ افراد تھے۔ چھٹے پر موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کے کچھ افراد تھے اور ساتویں پر ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ساتھ ان کی امّت کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کچھ افراد تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کی امت کا مقام ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ:

اِنّ اولی النّاسِ بابراھیمَ الّذِیْنَ اتّبَعُوْہُ وَھٰذا النّبِیّ وَالّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے زائد مستحق ہیں وہ لوگ جنہوں نے اُن کی اطباع کی اور یہ نبی علیہ السلام نیز ایمان والے۔

میری امت کے دو حصے تھے، کچھ تو کاغذ کی مانند سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کچھ پر مٹی کے کپڑے تھے۔ تو حدیثِ ارواح کے مقامات کا مختلف ہونا واضح ہے۔ نیز یہ کہ ہر آسمان پر ایک قوم ہے۔

حکیم ترمذی کہتے ہیں تمام ارواح برزخ میں گھومتی پھرتی ہیں اور دنیا کے حالات کا مشاہدہ کرتی ہیں نیز فرشتوں کے احوال کا بھی مشاہدہ کرتی ہیں۔ کچھ روحیں عرش کے نیچے ہیں اور کچھ جنت میں پھرتی رہتی ہیں۔ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث جو شہداء کے متعلق ہے اسے ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ بخاری نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم علیہ السلام کا جب انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو جنت میں دودھ پلانے کیلئے ایک دایہ ملے گی تو اس سے معلوم ہوا کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جو جنت البقیع میں مدفون ہیں، وہ جنت میں دُودھ پئیں گے۔

48- ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کہ، رُوح پرند بَن کر جنت کے درخت پر بیٹھ جاتی ہے اور اس حدیث میں کہ قبر میں مُردے کی قیام گاہ کو پیش کیا جاتا ہے، بلکہ رُوح جنت کی نہروں نہروتی ہے اور پھل کھاتی ہے، کچھ تعارض نہیں کیونکہ وہ جنت میں یوم الجزاء سے پہلے داخل نہ ہوگی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یومِ جزاء میں جو ارواح کی قیام گاہ ہوگی، آج برزخ میں وہ ان کو حاصل ہیں ہے۔ جنت میں داخلہ مکمل انسان کا ہوگا اور یہ ارواح کا داخل ہونا ایک علیحدہ چیز ہے۔

49- نسفی کی ''بحر الکلام'' میں ہے کہ ارواح چار قسم پر ہیں:

(1)- انبیاء علیہم السلام کی ارواح کہ ان کے جسم سے نِکل کر، انہیں کے جسم کے مثل بَن جاتی ہیں، جیسے مشک و کافور، اور جنت میں جا کر کھاتی پیتی ہیں اور رات کو ایسے قندیلوں میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

آرام کرتی ہیں جو عرش کے نیچے معلّق ہیں۔

(2)- فرماں بردار مومنین کی ارواح، یہ جنت کے صحن میں ہوتی ہیں مگر کھاتی پیتی نہیں مگر جنت میں دیکھتی بھالتی ہیں۔

(3)- نافرمان مومنین کی اَرواح، یہ آسمان وزمین میں ہَوا کے اندر معلّق رہتی ہیں۔

(4)- کفار کی اَرواح، یہ سجّین میں رہتی ہیں۔ان کو ساتویں زمین کے نیچے سیاہ رنگ کے پرندوں کے پوٹوں میں کر دیا جاتا ہے۔لیکن ان کا ایک گونہ تعلق جسم کے ساتھ رہتا ہے تاکہ یہ تکلیف وعذاب کا احساس کر سکیں۔یہ تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ آسمان پر سورج ہوتا ہے مگر اس کی شعاعیں زمین پر ہوتی ہیں۔

حافظ ابن رجب نے ''احوالِ قبور'' میں نویں باب میں (جہاں ارواح کی برزخی قیام گاہ کا ذکر کیا ہے) فرمایا کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس اعلیٰ علیّین میں ہیں۔اس لئے صحیح بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری بات یہی فرمائی کہ اَے اللہ! مجھ کو رفیقِ اَعلیٰ عطا فرمانا۔

ایک شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوح وفات کے بعد کہاں گئی؟ تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں۔

شہداء کے بارے میں اکثر علماء کا قول ہے کہ وہ جنت میں ہیں۔اور اس سلسلہ میں بکثرت احادیث وارد ہیں: مثلاً حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اچھا خواب بہت اچھا معلوم ہوتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے دریافت فرماتے تھے کہ کیا تم نے آج کوئی خواب دیکھا ہے؟ چنانچہ ایک دن ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوئی تو وہاں میں نے ایک آواز سُنی جس سے جنت لرز اٹھی، حتیٰ کہ میرے پاس بارہ افراد آئے۔اور واقعہ یہ تھا کہ اس خواب سے پہلے حضور علیہ السلام نے کافروں سے جہاد کیلئے ایک جماعت روانہ فرمائی تھی۔چنانچہ اس عورت نے بتایا کہ ان بارہ آدمیوں کو جنت میں لایا گیا۔ان پر اطلس کے کپڑے تھے اور ان کی گردن کی رگیں پھڑک رہی تھیں۔حکم دیا گیا کہ ان کو نہرِ بیدخ میں ڈبودو۔چنانچہ انہیں ڈبو دیا گیا۔اَب جو نکالا گیا تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمکدار ہو گئے۔پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ان کیلئے سونے کی کرسیاں لائی گئیں اور ان پر وہ لوگ بیٹھے۔ پھر سنہری طباق میں کھجوریں پیش کی گئیں جو انہوں نے کھائیں اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھائیں۔ اتنے میں اس جماعت کی طرف سے قاصد آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جنگ میں فلاں فلاں معاملہ درپیش آیا اور بارہ صحابی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی عورت کو لاؤ۔ جب وہ آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خواب بیان کرو۔ تو جب اُس شخص نے خواب سنا تو کہا کہ یہ عورت سچ کہتی ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شہداء جنت میں نہیں ہیں لیکن جنت کے رزق سے انہیں ملتا ہے۔

50- آدم بن ایاس نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ کی تفسیر میں روایت کی کہ، وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں۔ جنت کے میووں سے ان کو پھل دیئے جاتے ہیں، ان کو جنت کی خوشبوئیں پہنچتی ہیں۔ اس سلسلہ میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ:

الشّهدَاء عَلى نهرٍ بارِق ببَابِ الجَنّة۔ کہ شہداء نہر بارق کے کنارے پر ہوں گے اور یہ نہر جنت کے دروازے پر واقع ہے۔

لیکن یہ ممکن ہے کہ یہ عام شہداء کے بارے میں ہو اور خاص شہداء عرش کے نیچے قندیلوں میں ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں شہداء سے مراد حقیقی شہید نہ ہو، بلکہ وہ شہید ہوں جو حکماً شہید ہیں، مثلاً طاعون سے مرنے والا یا پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا وغیرہم، یا عام مومن کیونکہ سچے مومن کو شہید کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس کے ایمان کی صحت کی شہادت دی گئی ہے۔ جیسے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر مومن صدّیق اور شہید ہے۔ لوگوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اَے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس آیت کو پڑھو کہ:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے وہی صدیق اور شہداء ہیں اپنے رب کے پاس۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے مومن شہداء ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔ شہداء کے علاوہ باقی مومنین، جیسے مومنین کے بچے۔ تو جمہور کے نزدیک یہ جنت میں ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قول پر اجماع نقل کیا۔ اسی طرح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس قول پر اجماع ہے اور یہی صریح طور پر ثابت ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مومنین کے بچے جنت میں جائیں گے لیکن یہ ضروری نہیں کہ کوئی مخصوص بچہ جنت میں جائے گا اور نہ اس کی شہادت دی جاسکتی ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس بچے کے ایمان کی شہادت نہیں ملتی کیونکہ اس کا ایمان باپ کے ایمان کے تابع ہے اور باپ ماں کے ایمان کی بھی شہادت نہیں دی جاسکتی تو ان کے ایمان میں توقف، ان کے والدین میں توقف کی بنا پر ہے۔ ائمہ میں یہ قول صراحۃً کسی کے کلام میں نہیں پایا گیا۔ غالباً اِس سے ان کی مراد مشرکین کے بچے ہیں۔ شہداء کے علاوہ دوسرے مکلف مومن کی ارواح کے بارے میں شروع سے ہی اختلاف ہے۔ چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے کہ مومنین کی ارواح جنت میں ہیں اور کفار کی دوزخ میں اس سلسلہ میں انہوں نے متعدد احادیث سے استدلال کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ''علیین'' اور ''سجین'' کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ علیین ساتویں آسمان پر ہے اس میں مومنین کی ارواح ہیں، اور سجین ساتویں زمین پر شیطان کے رخسار کے نیچے ہے اس میں کافروں کی اَرواح ہیں۔ دلائل سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے جب کہ جہنم ساتویں زمین کے نیچے۔ اس سلسلہ میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ طبرانی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو جنت کے ایک محل میں دیکھا۔ چنانچہ طبرانی میں بسندِ منقطع حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہماری ماں خدیجہ رضی اللہ عنہا کس حال میں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ موتیوں اور ہیروں کے گھر میں آسیہ فرعون کی بیوی کے ساتھ ہیں۔ نیز احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اُس اسلمی شخص کو سنگسار کیا جس نے خود زِنا کا اعتراف کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ وہ جنت کی نہروں میں غوطے کھا رہے ہیں۔ نیز احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بروایتِ ثوبان نبیِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی کہ جو شخص تین چیزوں سے بچتا رہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (۱) تکبر سے، (۲) خیانت سے اور (۳) قرض سے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ، اَرواح زمین میں ہیں۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ قبروں کے صحنوں میں ہوتی ہیں، جیسا کہ وَصنّاح اور ابن حزم نے اسے اصحابِ حدیث کا مذہب کہا۔ لیکن ابن عبدالبر نے اس قول کو ترجیح دی کہ شہداء کی اَرواح جنت میں ہیں اور عام مومنین کی قبروں کے صحنوں میں، وہ جہاں چاہتی ہیں آتی جاتی ہیں اور اس سلسلہ میں متعدد احادیث سے استدلال کیا ہے۔ اور وہ احادیث جن میں مردے پر اس کی قیام گاہ پیش کئے جانے کا ذکر ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مردے کے جسم پر اس کی قیام گاہ پیش کی جاتی ہے اگرچہ رُوح جنت میں ہوتی ہے تاہم اسے ایک گونہ تعلّق جسم سے ہوتا ہے۔ اسی طرح قبور پر سلام کرنا اِس امر کی دلیل نہیں کہ سب روحیں مستقل قبر ہی میں رہتی ہیں کیونکہ سلام تو انبیاء وشہداء کی قبور پر بھی ہوتا ہے، حالانکہ ان کی ارواح اعلیٰ علیّین میں ہوتی ہیں۔ تو اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ جب کوئی سلام کرتا تو رُوح فوراً جسم سے متصل ہو جاتی ہے اور یہ اتّصال اس سرعت سے ہوتا ہے کہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے اور بس۔

اِس مسئلہ پر ان احادیث سے روشنی پڑتی ہے، جن میں مذکور ہے کہ سونے والے کی روح کو عرش پر لے جایا جاتا ہے، لیکن جب اس کو بیدار کیا جاتا ہے تو چشمِ زدن میں وہ جسم سے متعلق ہو جاتی ہے۔ تو جب اَرواحِ متصلہ بالجسم کی یہ قوت ہے تو ارواح مجرّدہ عن الجسم بطریق اولیٰ یہ قوت رکھتی ہیں، وہ آسمان پر جا سکتی ہیں اور اس سرعت سے واپس آسکتی ہیں۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اَرواح زمین کے ایک حصہ میں جمع ہو جاتی ہیں۔ مومنین کی اَرواح جابیہ میں اور کفار کی ارواح برہوت کے کنویں میں۔ قاضی ابویعلیٰ حنبلی نے اِسی قول کو ترجیح دی ہے اگرچہ ان کا قول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مخالف ہے کہ ارواحِ کفار آگ میں چلی جاتی ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ برہوت کے کنویں کو جہنم کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گڑھے سے کچھ اتصال ہو اور اس طرح تطبیق ہو جائے گی۔ احمد بن محمد نیشا پوری کی ''کتاب الحکایات'' میں اُن کی سند سے یحییٰ بن سلیم سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مکہ میں ہمارے پاس ایک خراسانی تھا وہ لوگوں کی امانتیں اپنے پاس رکھتا تھا اور پھر ادا کر دیتا تھا۔ تو ایک شخص نے اس کے پاس دَس ہزار دینار رکھوائے اور غائب ہو گیا۔ اتفاقی بات کہ خراسانی کی مَوت کا وقت قریب آ گیا۔ اس نے اپنی اَولاد میں سے کسی کو اَہل نہ سمجھا کہ یہ امانت اس کے پاس رکھوائے۔ اس نے وہ امانت کہیں دفن کر دی، اب وہ شخص آیا اور اس نے اس کی اولاد سے وہ امانت مانگی، انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس نے اس سلسلہ میں بہت سے علماءِ مکہ سے رجوع کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ شخص جنتی ہے اور جنتی لوگوں کی رُوحیں چاہِ زم زم میں ہوتی ہیں، تو جب تنہائی یا آدھی رات گزر جائے تو تم اس شخص کو کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو کر آواز دینا، وہ تم کو جواب دے گا۔ چنانچہ وہ تین راتوں تک جاتا رہا، جواب نہ ملا، اس نے علماء کو معاملہ کی نوعیت بتائی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا ساتھی جہنمیوں میں ہے، تم یمن میں برہوت کے کنوئیں پر جاؤ اس میں جہنمیوں کی ارواح ہیں، وہاں اسی وقت جا کر آواز دینا جس طرح زم زم پر دی تھی۔ چنانچہ اس نے حسبِ ہدایت آواز دی۔ اس نے پہلی ہی آواز میں جواب دے دیا۔ پھر کیا ہوا؟ اصل کتاب میں اس کا تذکرہ نہیں۔ (میرا خیال ہے کہ اُس نے امانت کا مقام بتا دیا ہوگا۔)

51- صفوان بن عمرو کہتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ نے ابوالیمان سے دریافت کیا کہ کیا مومنین کی ارواح کہیں جمع ہوتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ مومنین کی ارواح اسی زمین میں جمع ہوتی ہیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔ بے شک میری زمین کے نیک بندے وارث ہوں گے۔ حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی۔

52- ابن مندہ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کعب ابن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ یہ بتایئے کہ اہلِ جنت اور اہلِ نار کی ارواح کہاں ملتی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اہلِ جنت کی اَرواح جابیہ میں ہیں اور اہلِ نار کی حضرموت میں۔ اور بعض صحابہ نے فرمایا کہ، ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بسندِ صحیح مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

53- ابن مندہ نے اپنی سند سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور اپنے وعدے کے دن کی منتظر ہیں۔ اس قول میں اور گزشتہ اقوال میں کچھ تناقض نہیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اَرواح اپنے باپ آدم علیہ السلام کے دائیں بائیں ہیں جیسا کہ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ، جب ہم اوپر کو گئے تو دیکھا۔ ایک شخص بیٹھا ہے جس کے دائیں جانب کچھ سیاہ ذرّیت ہے اور بائیں جانب بھی کچھ سیاہ ذرّیت ہے جب وہ دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو روتا ہے، دائیں جانب والے اہلِ جنت تھے۔

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی ارواح بھی آسمان پر ہیں۔ لیکن قرآن کے خلاف ہے نیز دیگر احادیث سے بھی معارض ہے، مثلاً یہ حدیث کہ ''آسمان کفار کی ارواح کیلئے نہ کھولا جائے گا''۔ بعض احادیث میں اس قسم کے الفاظ ہیں جن سے یہ تعارض خود بخود اُٹھ جاتا ہے، مثلاً یہ کہ ''آدم علیہ السلام پر جب مومن کی روح پیش کی جاتی تھی تو آپ علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ پاک رُوح ہے اس کو علّیین میں داخل کردو۔ اور جب کافر کی روح پیش کی جاتی، تو فرماتے کہ خبیث رُوح ہے اسے سجّین میں داخل کردو''۔ تو اس سے پتہ چلا کہ آدم علیہ السلام پر آسمان میں اَرواح کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ ارواح کے رہنے کی جگہ نہیں رہنے کی جگہ آدم علیہ السلام متعیّن کرتے ہیں۔

ابن حزم کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اجسام کو پیدا کرنے سے قبل اَرواح کو عالمِ برزخ میں پیدا فرمادیا اور یہ برزخ وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سے عالمِ عناصر منقطع ہوتا ہے۔ پھر جب اجسام پیدا ہوئے تو یہ اَرواح ان میں داخل ہونے لگیں۔ اور جب اجسام ختم ہوجائیں گے تو یہ اپنی پہلی جگہ برزخ میں واپس چلی جائیں گی۔ البتہ انبیاء علیہم السلام وشہداء رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح کو جنت میں بھیج دیا جاتا ہے، یہ قول کسی اور مسلم فرقہ نے نہیں کیا یہ محض فلسفیانہ بات ہے۔

54- بعض حضرات سے منقول ہے کہ ارواح اجسام ہی کے ساتھ مرجاتی ہیں۔ یہ قول معتزلہ کی طرف منسوب ہے اور اندلس کے فقہاء کا بھی یہی قول ہے مثلاً عبدالاعلیٰ بن وہب، سہیلی، ابوبکر بن عربی، لیکن علماء نے اِس قول کی بڑی شدت سے تردید کی حتیٰ کہ سحنون وغیرہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہا کہ یہ بدعتیوں کا قول ہے۔ نیز وہ صریح احادیث اور نصوص جن میں بقاءِ ارواح کا بیان ہے، اس کی تردید کو کافی ہے۔ شہداء اور دیگر جنتی مومنین کی حیات میں فرق یہ ہے کہ ارواح شہداء کیلئے سبز پرندوں کے اجسام پیدا کر دیے جاتے ہیں جن کے پوٹوں میں رہ کر وہ پوری طرح لذّتیں حاصل کرتی ہیں اور یہ تلذّذِ ارواحِ مجردہ عن الاجساد کے تلذّذ سے زائد ہوتا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شہداء نے اپنے اجسام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا تو ان کو اس کے بدلے میں یہاں یہ اجسام دے دیئے گئے دوسری بات یہ کہ شہداء کو جنت کا رزق دیا جاتا ہے اور یہ باتیں دیگر مومنین کیلئے ثابت نہیں۔

اَب رہی وہ روایت جو ابن سنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قبرستان میں داخل ہوتے تو فرماتے کہ:

السّلام عَلیکم ایّها الارواح الفانیة والابدان البالیَة والعِظام النخرة التی خرجت من الدُّنیا وهی باللّٰه مومنة اللّٰهمّ ادخل علیهم روحا منك وسلاماً منّا۔	اَے فانی روحوں، اور گھنے ہوئے جسموں، اور پراگندہ ہڈیوں جو دنیا سے بحالتِ ایمان گئی ہو تم پر سلام ہو۔ اَے اللہ! تو ان پر اپنی رحمت کو داخل فرما اور ہمارا سلام ان کو پہنچا۔

تو یہ ضعیف ہے اور پھر اس میں یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ فنا کے معنی جسم سے غائب ہو جانا ہے۔

55- **فائدہ:** ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نفس کے چار اَدوار ہیں، ہر دوسرا دَور پہلے دَور سے بڑھ کر ہے، (۱) ماں کے پیٹ میں، یہ قید و بند، غم اور تین تاریکیوں کا زمانہ ہے۔ (۲) یہ دنیا کا دور ہے جس میں نفس یا جس سے نفس نے محبت کی اور خیر و شر کو حاصل کیا۔ (۳) برزخ یہ زائد وسیع اور فراخ ہے اور اس کی نسبت دُنیا سے وہی ہے جو دنیا کو ماں کے پیٹ سے تھی۔ (۴) دارالقرار، اس کے بعد نہ کوئی دَور ہے نہ دار ہے، نفس کے احکام ہر دار کی نسبت بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس حدیث سے روشنی ملتی ہے جو ابن ابی الدّنیا وغیرہ نے روایت کی، کہ مومن کا حال دنیا میں ایسا ہے جیسے جَنین (ماں کے پیٹ کا بچہ) کا اپنی ماں کے پیٹ میں جب وہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو روتا ہے لیکن جب روشنی کو دیکھتا ہے تو اتنا خوش ہوتا ہے کہ دنیا سے جانے پر راضی نہیں ہوتا اور جب دُنیا سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رخصت ہوکر دارِ آخرت میں پہنچتا ہے تو وہاں سے واپس آنا نہیں چاہتا جیسے جنین اپنی ماں کے پیٹ میں واپس جانا نہیں چاہتا۔

56- ابن قیم نے یہ بھی بیان کیا کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص دُنیا سے رخصت ہوا تو اگر اس سے اللہ راضی ہوگا تو یہ دنیا کی طرف لَوٹنا پسند نہ کرے گا جیسے تم میں سے کوئی اپنے ماں کے پیٹ میں لوٹنا نہیں چاہتا۔

57- حکیم ترمذی نے نوادر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کے دنیا سے رخصت ہونے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے پیٹ سے فارغ ہوکر دنیا کی روشنی اور وسعتوں میں آجائے۔

58- یافعی نے ''کفایت المعتقد'' میں شیخ عمر بن فارض سے روایت کی کہ ایک وَلی کا جنازہ آیا۔ جب ہم نے ان پر نماز پڑھ لی تو تمام فضائے آسمانی سبز پرندوں سے بھر گئی اور ایک بڑا پرند آیا اور ان کو نِگل گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا تو مجھے ایک شخص نے بتایا (یہ شخص ہَوا میں سے آکر نماز میں شریک ہوا تھا) کہ آپ تعجب نہ کریں کیونکہ شہداء کی اَرواح سبز پرندوں کے پوٹوں میں ہوتی ہیں اور جنت میں کھاتی پھرتی ہیں یہ تلوار کے شہیدوں کا حال ہے، لیکن شہیدانِ محبّت کے جسم بھی رُوح بن جاتے ہیں۔

اسی سے مشابہ واقعہ جو ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص غار نشین ہوگیا۔ اس زمانے کے لوگوں پر جب کبھی قحط آتا تھا تو وہ اس کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کو سیراب فرما دیتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو لوگ اُس کی تجہیز و تکفین کی تیاری میں مصروف تھے۔ ابھی وہ تیاری ہی کر رہے تھے کہ ایک تخت رَف رَف کا آسمان سے آیا اور ایک شخص نے ان کو اُٹھا کر اس تخت پر رکھ دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تخت نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔ اس کی تائید بیہقی و ابونعیم کی حدیث سے ہوتی ہے کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بیر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوگئے۔ اور عمرو بن امیّہ ضمری کو قید کرلیا گیا۔ عامر بن طفیل نے ان سے کہا کہ کیا آپ اپنے ساتھیوں کو پہچان سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ شہداء کو دیکھنے کیلئے چل دیئے۔ عامر بن طفیل آپ سے ان کے نسب کے بارے میں پوچھتا رہا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے اپنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ساتھیوں میں سے کسی کو کم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ لاپتہ ہیں اس نے پوچھا کہ ان کو تمہارے درمیان کیا حیثیت تھی انہوں نے کہا کہ وہ ہمارے درمیان افضل ترین تھے۔ تو عامر بولا کہ میں آپ کو ان کا واقعہ بتلاتا ہوں۔ ان کو اس شخص نے اپنے نیزے سے مارا اور مار کر اپنا نیزہ کھینچ لیا، جونہی نیزہ نکالا وہ آسمان کی طرف بلند ہو کر غائب ہو گئے۔ ان کا قتل کرنے والا شخص جبار بن سلمی تھا۔ پھر وہ ضحاک بن سفیان کے پاس آیا اور مشرف باسلام ہو کر کہنے لگا کہ میرے اسلام کی وجہ عامر بن فہیرہ کی شہادت کا واقعہ ہے، چنانچہ ضحاک نے جبار کے اسلام لانے کا پورا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھ کر بھیج دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ نے ان کو چھپا لیا اور جنت میں داخل کر دیا۔ اس کو بخاری میں بھی ذکر کیا گیا، ایک روایت میں ہے کہ پھر ان کو دُنیا میں لوٹا دیا گیا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جسم کو ملائکہ نے چھپا لیا، چنانچہ احمد و ابونعیم و بیہقی نے عمرو بن ضمرہؓ سے جو روایت کی ہے اس سے اس کی تائید ہوتی ہے عمرو بن ضمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم کو سُولی پر سے اُتارنے کیلئے بھیجا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ڈرتے ڈرتے خبیب رضی اللہ عنہ کے جسم تک پہنچا اور صولی پر سے ان کو کھول دیا۔ جونہی وہ زمین پر گرے ان کا جسم زمین میں داخل ہو گیا اور میں تھوڑی دیر ٹھہرا لیکن زمین ان کو نگل چکی تھی۔

اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو وہ زمین میں چلے گئے یا ان کو آسمان پر اٹھا لیا گیا جیسا کہ ابو نعیم کا خیال ہے، چنانچہ جہاں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اور دیگر انبیاء کے معجزات کا تقابل کیا ہے، وہاں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اگر عیسیٰ علی نبیّنا و علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا گیا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی غلاموں کو اُٹھایا گیا۔ پھر انہوں نے عامر بن فہیرہ، خبیب بن عدی اور علاء بن الحضرمی کے واقعات ذکر کئے رفع سماوی کے واقعہ کی تائید میں نسائی، بیہقی، طبرانی وغیرہم کی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُحد میں میری اُنگلیاں کٹ گئیں تو میں نے کہا اچھا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو تم کو فرشتے اٹھا کر آسمان میں داخل کر دیتے، اور لوگ دیکھتے رہ جاتے۔ اسی رفع سماوی کی مناسبت سے ابنِ عساکر کی روایت بیان کر دی جائے تو بے جا نہیں کہ، اویس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی سفر میں پیٹ کی بیماری ہوئی اور وہ وفات پا گئے، جب ان کے توشہ دان کو دیکھا گیا تو اس میں دو کپڑے تھے جو دنیا کے کپڑوں کی جنس سے نہ تھے۔ دو آدمی دوڑ کر قبر کھودنے کو گئے لیکن فوراً ہی واپس آئے اور کہا کہ ہم کو ایک قبر کھودی ہوئی مل گئی ہے۔ چنانچہ لوگوں نے ان کو کفنا کر دفن کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب لوگوں نے دیکھا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ''زہد'' میں روایت کیا۔

پرندوں کے قصے سے مشابہ یہ قصہ ہے جس کو ابن عساکر نے ابوبکر بن دیان سے روایت کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں مصر میں غلہ کے حمام کے پاس کھڑا تھا کہ اتنے میں ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کو لایا گیا تو میں نے دیکھا کہ سبز پرندان پر منڈلا رہے ہیں، حتیٰ کہ ان کو قبر میں لے جا کر دفن کر دیا گیا، تو وہ پرند غائب ہو گئے۔

''کتاب السِرّ المَصُوْن فیما اکرم بہِ المُخلصُوْن'' جو طاہر بن محمد کی تصنیف ہے انہوں نے سلامہ کنانی کے حالات میں لکھا کہ انہوں نے اپنی وفات کے سال، دن اور وقت تک کا پتہ بتا دیا اور وہ اسی مقررہ وقت پر انتقال کر گئے اور ان کے جنازے پر سپید پرند منڈلانے لگے۔ حتیٰ کہ ان کے ساتھ ان کی قبر میں داخل ہوئے۔ ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کی کرامتیں صالحین کی قبروں پر اور ان کے جنازون پر کچھ نئی چیزیں نہیں ہیں بلکہ یہ چیز ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔

مالک بن علی قلانسی کے تذکرہ میں ہے کہ جب اُن کا انتقال ہو گیا اور ان کو تخت پر رکھا گیا کہ ان کی نماز اَدا کی جائے تو حدِ نگاہ تک جنگلات، پہاڑ وغیرہ ایسے لوگوں سے پر ہو گئے جو بہت ہی سپید کپڑوں میں ملبوس تھے، انہوں نے بھی ان کی نمازِ جنازہ اَدا کی۔

59- ابو خالد سے مروی ہے کہ جب عمرو بن قیس کا انتقال ہوا تو جنگل کو انسانوں سے بھرپور دیکھا گیا۔ یہ لوگ سپید پوش تھے، جب ان کی نمازِ جنازہ ہو چکی، تو وہ سب غائب ہو گئے۔

60- ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں اپنی سند سے عبداللہ بن المبارک سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں قبرستان میں تھا کہ میں نے ایک غمزدہ انسان کی آواز سنی جو اپنے رب کو پکار رہا تھا کہ ''اے میرے مَولا! تیرے بندے کی رُوح کا ارادہ تیری طرف ہے اور اس کی باگ ڈور تیرے ہاتھ ہے اور اس کا شوق تیری طرف ہے، رات بھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیرا بندہ بیدار رہتا ہے اور دن بھر مضطرب اور بے چین، اس کی آنتیں جل رہی ہیں اور آنسو بے ساختہ بہہ رہے ہیں وہ تیرے دیدار کا مشتاق ہے، تیرے بن اس کو کچھ راحت نہیں اور تیرے علاوہ اس کی کوئی امید نہیں۔ پھر وہ سر آسمان کی جانب اٹھا کر رونے لگا اور ایک چیخ ماری۔ میں نے اس کو ہلا کر دیکھا مگر افسوس کہ وہ تو مر چکا تھا۔ میں ابھی اس کی نگرانی ہی کر رہا تھا کہ اچانک کچھ لوگ نمودار ہوئے۔ انہوں نے اس کو غسل دیا کفن دیا اور پھر نمازِ جنازہ پڑھ کر اس کو دَفنا دیا، پھر وہ حضرات آسمان کی طرف چلے گئے۔

61- ابن جوزی نے اپنی سند سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح میں ایک غار پر پہنچا، دیکھا تو ایک نوجوان مصروفِ عبادت ہے ایک درندہ غار کے مُنہ پر چوکیداری کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ اَے نوجوان! تو اِس درندے سے نہیں ڈرتا؟ تو اس نے جواب دیا کہ اَے شخص! کیا ہی اچھا ہوتا کہ تو اس کے بجائے اُس کے خالق سے ڈرتا۔ پھر وہ اس درندے کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اے درندے! تو اللہ کے کتوں میں سے ایک کتا ہے اگر اللہ نے رزق کے بارے میں کچھ حکم دیا ہے تو میں منع نہیں کرتا، ورنہ تو چلا جا، تو وہ دُم دَبا کر بھاگ گیا۔ پھر اس نوجوان نے چیخ کر کہا کہ ''اَے میرے مولا! میں تیری عزّت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر میرے لئے تیرے پاس خیر ہے تو مجھے اپنے پاس بُلا لے''۔ ابھی وہ شخص اپنی بات بھی پوری نہ کرنے پایا تھا کہ اس کی روح پرواز کر گئی۔ میں نے اپنے نیک دوستوں کو جمع کیا تا کہ اس کی تجہیز و تکفین کی جائے۔ جب ہم غار کے پاس پہنچے تو اس میں کوئی نہ تھا، البتہ ایک غیبی آواز آ رہی تھی کہ ''اَے ابوسعید! لوگوں کو واپس کر دو کیونکہ نوجوان کو اٹھا کر لے جایا جا چکا ہے''۔

62- **فائدہ:** ابوسعید نے ''شَرَفُ المُصطفیٰ'' میں اپنی سند سے روایت کیا کہ حسن بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے اردگرد دوسرے لوگ تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کی نگاہیں سبز تھیں۔ تو حسن نے دریافت کیا کہ تم کیا پیدائشی طور پر ایسے ہی ہو یا کوئی بیماری ہے؟ تو اس نے کہا کہ اَے ابوسعید! کیا تم مجھے نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا کہ آپ اپنا تعارف کرا دیجئے جب انہوں نے اپنا تعارف کرایا تو اہلِ مجلس میں سے ہر ایک نے ان کو پہچان لیا۔ لوگوں نے کہا: کہ تمہارا قصہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ ایک روز میں نے اپنا تمام مال جمع کر کے ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کشتی پر لاد دِیا اور یمن کی طرف روانہ ہوا۔ اتنے میں تیز آندھی چلی اور کشتی ڈوب گئی۔ میں ایک تختہ پر بیٹھ کر کسی ساحل پر پہنچ گیا اور میرے پاس کھانے کو سوائے پتوں اور گھاس کے کچھ نہ تھا اسی طرح چار ماہ بیت گئے۔ میں نے کہا کہ چاہے کچھ بھی ہو میں اپنا سفر جاری رکھوں گا۔ خواہ ہلاک ہو جاؤں یا زندہ بچ جاؤں، تھوڑی دیر کے بعد میں ایک محل پر پہنچ گیا جو چاندی سے بنا ہوا تھا۔ میں نے اس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ اس کی ہر الماری میں ایک موتیوں کا صندوق رکھا ہے اور ان الماریوں میں تالے پڑے ہیں مگر ہر ایک کی چابی سامنے ہی ہے۔ اب جو میں نے الماریاں کھول کر ان میں رکھے ہوئے صَندوقوں کو دیکھا تو ان میں سے عجب خوشبو مہکنے لگی اور ہر صندوق میں کچھ لوگ ریشمی کپڑوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ میں صندوق کو اسی طرح رکھ کر محل کا دروازہ بند کر کے چل دیا، ابھی کچھ ہی دُور جانے پایا تھا کہ مجھے دو سوار بے حد حسین و جمیل بچ کلیان گھوڑوں پر سوار نظر آئے انہوں نے مجھ سے میرا واقعہ دریافت فرمایا تو میں نے ان کو بتا دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلتے رہو آگے تم کو ایک درخت ملے گا اس کے نیچے ایک باغ ہوگا اس میں ایک خوبصورت شیخ مصروفِ نماز ملیں گے ان سے اپنا ماجرا کہہ سُنانا وہ تم کو راستہ بتا دیں گے۔ میں شیخ کے پاس پہنچا اور ان کو سلام کیا اور اپنا محل والا قصہ ان سے بیان کیا، وہ سن کر گھبرا گئے اور مجھ سے دریافت فرمانے لگے کہ تم نے وہاں کیا کیا؟ میں نے کہا کہ صندوقوں کو حسبِ سابق بند کر کے اور محل کا دروازہ بند کر آیا ہوں۔ تو انہوں نے اطمینان کا سانس لیا اور مجھ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بادل گزرا اور اس نے کہا کہ ''اَے ولی اللہ! تم پر اللہ کا سلام ہو''۔ ان بزرگ نے کہا کہ ''اے بادل تو کہاں جا رہا ہے؟'' اس نے جواب دیا کہ فلاں جگہ جا رہا ہوں۔ حتیٰ کہ یکے بعد دیگرے بہت بادل آئے اور حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حتیٰ کہ ایک بادل آیا اور اس نے سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تو کہاں جا رہا ہے؟ اس نے کہا کہ بصرہ جا رہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اُتر جاؤ! وہ اُتر کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کو اُٹھا کر بصرہ میں اس کے گھر پہنچا دو۔ جب میں بادل کی پشت پر بیٹھ گیا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ میں تجھ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تو مجھ کو اس محل کا حال بتا دے، اور دو شہسواروں کو جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مجھ کو راستے میں ملے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ محل سمندری شہیدوں کے واسطے مخصوص ہے، کچھ فرشتوں کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ شہداء کو اُٹھا کر لاتے ہیں اور ریشمی کفن دے کر ان صندوقوں میں بند کر دیتے ہیں۔ اور وہ دونوں سوار اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کام پر مامور ہیں کہ صبح و شام ان پر اللہ کی طرف سے سلام پیش کرتے ہیں۔ اور یہ واقعہ سن کر اس شخص نے کہا کہ رہا میرا معاملہ تو میں خضر ہوں۔ میں نے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میرا حشر تمہارے نبی ﷺ کی امت کے ہمراہ کرے۔ اس شخص نے کہا کہ جب میں بادل پر بیٹھا تو مجھ پر سخت ڈر بیٹھا، حتیٰ کہ میرا یہ حال ہو گیا۔

اس واقعہ کو علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''اصابہ فی معرفۃ الصحابۃ'' میں ذکر کیا حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ میں۔

میت پر ہر روز اس کے ٹھکانے کا پیش کیا جانا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ صبح و شام اس کے پاس لائے جاتے ہیں۔

1- ابن ابی شیبہ نے ہذیل سے روایت کی کہ آلِ فرعون کی اَرواح سیاہ پرندوں کے پوٹوں میں صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں۔ لالکائی اور اسماعیلی اور ابن ابی حاتم نے بھی یہی روایت کی۔

2- شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی اصل قیام گاہ صبح و شام قیامت تک اس پر پیش کی جاتی ہے۔ اگر وہ اہلِ جنت سے ہے تو جنت، اور اگر اہلِ جہنم سے ہے تو جہنم۔ قرطبی کہتے ہیں کہ جنت اس کو دکھائی جائے گی جس کو عذاب قطعاً نہ ہوگا اور وہ جس کو عذاب ہوگا وہ جنت اور جہنم دونوں کا مشاہدہ کرے گا خواہ بیک وقت ہو یا دو وقتوں میں۔ پھر یہ پیش کیا جانا یا تو صرف رُوح پر ہوگا، یا روح پر اور جسم کے بعض حصے پر، یا روح مع الجسم پر۔

3- ہناد نے زہد میں اپنی سند سے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان پر قبر میں صبح و شام اس کی قیام گاہ پیش کی جاتی ہے۔

4- بیہقی نے ''شعب الایمان میں'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز صبح و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شام دو مرتبہ بہ آوازِ بلند فرماتے۔ صبح کے وقت فرماتے: رات گئی اور دن آ گیا آلِ فرعون کو جہنم پر پیش کیا جا رہا ہے اور رات کے ابتدائی حصہ میں فرماتے تھے کہ دن گیا اور رات آ گئی اور آلِ فرعون کو جہنم پر پیش کیا جا رہا ہے۔ پس جو بھی ان کی آواز سُن پاتا وہ عذاب سے پناہ مانگتا۔

5- ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں اوزاعی سے ذکر کیا کہ ان سے عسقلان کے ساحل پر ایک شخص نے دریافت کیا کہ ابو عمرو ہم کچھ سیاہ پرندوں کو سمندر سے نکلتے دیکھتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو سپید نکلتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ان پرندوں کے پوٹوں میں آلِ فرعون کی ارواح ہیں، ان کو آگ پر پیش کیا جاتا ہے اور آگ اُن کے پَروں کو سیاہ کر دیتی ہے۔ پھر یہ ان پروں کو گرا دیتے ہیں۔ اور قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔ پھر قیامت کے روز کہا جائے گا کہ:

اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَاب۔ آلِ فرعون کو شدید ترین عذاب میں ڈال دو۔

زندہ لوگوں کے اعمال کا مُردوں کے پاس پیش کیا جانا

1- احمد و حکیم نے نوادر الاصول میں اور ابن مندہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اعمال تمہارے مردہ عزیز و اقارب پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر اچھا عمل ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ وہ دُعا کرتے ہیں کہ:

اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْھُمْ حَتّٰی تَھْدِیَھُمْ کَمَا ھَدَیْتَنَا۔ اے اللہ! تو ان کو مَوت نہ دینا حتیٰ کہ تو اُن کو ہماری طرح ہدایت نہ دے۔

اسی طرح طیالسی اور ابن مبارک نے روایت کیا۔

2- ابن ابی شیبہ نے ''مصنف'' میں اور حکیم ترمذی نے اور ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن میسرہ سے روایت کی کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے قسطنطنیہ میں جنگ کی تو وہ قاص (ایک شخص کا نام) پر گزرے تو وہ کہہ رہے تھے کہ جب کوئی شخص صبح کو عمل کرتا ہے تو اس کے جان پہچان کے مُردوں پر پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح شام کا عمل پیش کیا جاتا ہے۔ تو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ غور کرو کہ کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں بالکل صحیح عرض کر رہا ہوں۔ تو ابو ایوب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تو مجھ کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے سامنے تو ذلیل نہ کرنا۔ تو قاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو امور کی ولایت سپرد فرماتا ہے تو اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور اس کے اعمالِ حسنہ کی ثنا بیان فرماتا ہے۔

3- حکیم ترمذی نے اپنی ''نوادر'' میں اپنی سند سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کے روز ماں باپ پر۔ جب مُردوں کو اپنے رشتہ داروں سے کسی نیک عمل کی اطلاع ملتی ہے تو ان کے چہرے خوشی سے کِھل جاتے ہیں۔ تو اے بندگانِ خدا! اپنے رشتہ داروں کو تکلیف اور ایذا نہ دو۔ ابن ابی الدنیا اور ابن مبارک وغیرہما سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں۔

4- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی کہ ایک قبر کھودنے والے نے بتایا کہ میں بنی اسد کے قبرستان میں تھا کہ ایک شخص کے پکارنے کی آواز آئی، کوئی قبرستان سے کہہ رہا تھا کہ یا عبداللہ! ایک شخص دوسری قبر سے کہنے لگا، پھر کہنے لگا کہ اَے جابر کل تو ہمارے پاس آئے گا۔ تھوڑی دیر بعد میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اَے شخص! میرے لئے اس قبر کے پاس قبر کھودو، جس سے آواز آرہی تھی۔ میں نے نو وارد سے دریافت کیا کہ کیا اس قبر والے کا نام عبداللہ اور اس کا جابر ہے اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ میں نے قسم کھالی تھی کہ میں اس پر نماز نہ پڑھوں گا۔ مگر اب میں اس پر نماز پڑھوں گا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردوں گا۔

5- ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ صِلہ رحمی کرو جن سے تمہارے والد صلۂ رحمی کرتے تھے۔

6- ابن حبان نے ابن عمر سے نقل کیا کہ جو شخص اپنے والد کے ساتھ صِلہ رحمی کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے والد کے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ صِلۂ رحمی کرے۔

7- ابوداؤد نے اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کیا صِلہ اور نیکی کرسکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جو والدین کے حقوق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سے تم پر باقی ہیں: اُن کے حق میں دُعا کرنا۔ (۲) اور ان کے وعدوں کو پورا کرنا۔ (۳) اور ان کے دوستوں کی تعظیم وتکریم کرنا۔ (۴) اور ان کے رشتہ داروں سے صِلۂ رحمی کرنا۔

اُن چیزوں کا بیان جو رُوح کو اُن کے اچھے مقام سے روکتی ہیں

1- ترمذی، ابن ماجہ اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نفسِ مومن اس کے قرض کی وجہ سے معلق[1] رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اس قرض کو ادا نہ کر دے۔

2- طبرانی نے اوسط میں، بیہقی اور اصبہانی نے ترغیب میں سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز اَدا فرما کر دریافت فرمایا کہ کیا یہاں بنوں فلاں کے لوگوں میں سے کوئی ہے اگر ہو تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس کے خاندان کے ایک شخص کو جنت کے دروازے پر اس لئے روک لیا گیا ہے کہ اس پر دَین تھا۔ تو اگر تم چاہو تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لو، اور اگر چاہو تو عذاب میں گرفتار رہنے دو۔

4- احمد و بیہقی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور اس پر دو دینار کا قرض تھا۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز پڑھانے سے انکار کر دیا، تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ذمہ داری لی، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ پھر ایک دن بعد دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دو دینار اَدا کر دیئے گئے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ اب اس کو قبر میں ٹھنڈک حاصل ہوئی۔

5- احمد نے سعید اطول سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ ہمارے والد کا انتقال ہوا اور انہوں نے ترکہ میں تین سو درہم چھوڑے۔ تو میں نے سوچا کہ یہ ان کے اہل وعیال پر خرچ کر دوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تمہارے باپ اپنے دَین کی وجہ سے مقید ہیں اُن کا دَین ادا کرو۔

6- ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد الموت میں شیبان بن حسن سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ اور عبدالواحد بن زید ایک جہاد میں گئے تو انہوں نے ایک کنواں دیکھا جس میں سے آوازیں آ رہی تھیں۔ اندر دیکھا تو ایک شخص کچھ تختوں پر بیٹھا ہے اور اس کے

۱۔ یعنی وہ مراتبِ عالیہ کو اُس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک قرض اَدا نہ کرے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نیچے پانی ہے، تو انہوں نے دریافت کیا کہ جن ہو یا انسان؟ تو اس نے کہا کہ انسان۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں انطاکیہ کا رہنے والا ہوں، میرے رب نے مجھے وفات دے دی اور اب مجھ کو اس کنوئیں میں قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند کر دیا ہے اور انطاکیہ کے کچھ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں مگر میرا دَین نہیں چُکاتے۔ چنانچہ یہ لوگ انطاکیہ گئے اور اس کا دَین چکا کر واپس آئے تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا اور خود کنواں بھی وہاں سے غائب تھا۔ چنانچہ یہ لوگ پھر کنوئیں کے مقام پر سو رہے۔ رات کو خواب میں وہی شخص آیا اور اس نے کہا کہ: جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ میرے رب نے میرا قرض اَدا ہونے کے بعد مجھ کو جنت کے فلاں حصہ میں منتقل فرما دیا ہے۔

وصیت کا بَیان

1- ابوالشیخ اور ابن حبان نے ''کتاب الوصایا'' میں اپنی سند سے روایت کی (مرفوعی) جس نے وصیت نہ کی اس کو مُردوں کے ساتھ ہمکلام ہونے کی اجازت نہ ہوگی لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے بھی کلام کرتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں بلکہ وہ ملاقات بھی کرتے ہیں۔

2- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص بصرہ میں قبریں کھودنے کا کام کرتا تھا تو اس نے بتایا کہ ایک روز میں نے قبر کھودی اور اسی کے قریب سو گیا تو خواب میں دو عورتیں آئیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے عبداللہ! میں تجھے خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ تو اس عورت کو مجھ سے دور کر دے۔ میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ ایک عورت کا جنازہ لایا جا رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا تم دوسری قبر پر چلے جاؤ۔ وہ چلے گئے اور جب رات ہوئی تو پھر وہی عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا کہ جزاک اللہ تم نے ہم سے بہت لمبی بُرائی کو دور کر دیا۔ میں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تو مجھ سے کلام کرتی ہے مگر تیرے ساتھ والی عورت کلام نہیں کرتی، اس کا سبب کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ بلا وصیت کے مرگئی اور جو بلا وصیت کے مَرے تو وہ قیامت تک کلام نہیں کر سکتا۔

3- دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عورتوں کو دیکھا، ان میں سے ایک کلام کرتی ہے ور دوسری خاموش ہے حالانکہ دونوں جنتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا تو بتایا کہ ایک بِلا وصیت مری تھی اس لئے کلام نہیں کرتی اور قیامت تک نہیں کرے گی۔

زندہ اور مردہ لوگوں کی ارواح کا نیند کی حالت میں ملاقات کرنا

1- پہلی دلیل تو اس سلسلہ میں مشاہدہ احساس ہے، اور شرعی دلیل اس سے زائد کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

یعنی اللہ تعالیٰ جانوں کو موت دیتا ہے ان کے مرنے کے وقت اور ان کو جو اپنی نیند مرتے ہیں۔ تو جس نفس کیلئے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسری کو ایک مدّتِ مقررہ تک کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔

2- بقی بن مخلّد اور ابن مندہ نے ''کتاب الروح'' اور طبرانی نے اَوسط میں ابن عبّاس رضی اللہ عنہ سے روایت کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ زندہ اور مردہ لوگوں کی ارواح نیند میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کرتی ہیں تو مُردوں کی ارواح کو اللہ روک لیتا ہے اور زندہ لوگوں کی ارواح ان کے اجسام کی طرف واپس فرما دیتا ہے۔

3- جویبر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اِس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک رسّی مشرق سے لے کر مغرب تک تنی ہوئی ہے زندہ اور مُردہ لوگوں کی ارواح اس رسی کی طرف جاتی ہیں اور زندہ کی روح مردہ کی روح سے مل جاتی ہے۔ پھر زندہ کو اپنے جسم کی طرف جانے کا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنا رزق مکمل کر لے اور مُردہ کو روک لیا جاتا ہے۔

4- فردوس میں ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کی رُوح ایک ماہ تک اس کے گھر کے گرد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

گھمایا جاتا ہے اور ایک سال تک اس کی قبر کے گرد گھمایا جاتا ہے پھر اس کو اس رسی پر پہنچا دیا جاتا ہے جہاں اَرواحِ اموات واحیاء کی ملاقات ہوتی ہے۔

5- ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مردہ لوگوں سے ملاقات پر ایک دلیل یہ ہے کہ زندہ مُردہ کو خواب میں دیکھتا ہے اور وہ مردہ اس زندہ کو امورِ غیبیہ کی خبر دیتا ہے اور وہ بات اسی طرح ہوتی ہے جیسی کہ اس نے خبر دی ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن سیّدین نے فرمایا کہ جو بات مُردہ بتائے وہ حق ہوتی ہے کیونکہ وہ حق کے گھر میں ہے۔

6- ابن ابی الدنیا اور ابن جوزی نے کتاب عیون الحکایات میں اپنی سند سے روایت کی کہ صعب بن جثامہ اور عوف بن مالک آپس میں ایک دوسرے کے منہ بولے بھائی تھے تو صعب نے عوف سے کہا کہ اے بھائی! ہم میں جو بھی پہلے انتقال کر جائے تو وہ دوسرے کو خواب میں دیکھے۔ عوف نے کہا، کیا ایسا بھی ہوسکتا ہے؟ صعب نے کہا کہ ہاں یہ ہوسکتا ہے چنانچہ صعب کا انتقال ہوگیا اور ان کو عوف نے خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ ''کیا معاملہ ہوا؟'' انہوں نے کہا کہ بعد تکلیف میرے رب نے میری مغفرت کردی۔ لیکن عوف کہتے ہیں کہ میں نے ان کی گردن میں ایک سیاہ چمکدار پٹی دیکھی تو دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ دس دینار ہیں جو میں نے ایک یہودی سے قرض لئے تھے، وہ آج میرے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیئے گئے ہیں، اگر تم ان کو اَدا کردو تو اچھا ہے۔ میرے گھر والوں کے جتنے واقعات ہوئے اور ہوتے ہیں وہ سب مجھ کو بتائے جاتے ہیں حتیٰ چند دن ہوئے کہ ہماری بلّی مری، تو اس کی بھی اطلاع مِل گئی اور یہ بھی تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میری بیٹی چھ روز بعد مَر جائے گی، تم اس کو اچھی طرح رکھو اور اچھا برتاؤ کرو۔ عوف کہتے ہیں کہ صبح کو میں صعب کے گھر آیا تو ایک برتن میں دس دینار پائے اور وہ لے کر یہودی کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا کہ کیا صعب پر تمہارا کچھ قرض ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں دس دینار تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین صحابی تھے اللہ ان پر رحم کرے۔ میں نے دینار اس کی طرف بڑھائے۔ وہ کہنے لگا کہ وَاللہ! یہ وہی دینار ہیں جو میں نے دیئے تھے۔ میں نے گھر والوں سے دریافت کیا کہ کیا صعب کی وفات کے بعد آپ لوگوں کے یہاں کوئی نئی چیز پیدا ہوئی ہے؟ تو انہوں نے واقعات شمار کرانے شروع کئے، حتیٰ کہ بلی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے مرنے کا واقعہ بتایا۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ میری بھتیجی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کھیل رہی ہے۔ میں نے اس کو چھو کر دیکھا تو وہ بخار میں مبتلا تھی۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرنا۔ پھر وہ چھ روز بعد مر گئی۔

7- ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے ''زہد'' میں عطیہ سے روایت کی کہ عوف بن مالک اشجعی نے ایک صاحب سے بھائی چارگی کی ہوئی تھی، ان کا نام محلم تھا۔ جب محلم کی وفات قریب آیا، تو عوف ان کے پاس آئے اور کہا کہ جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تم مجھ کو خبر دینا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر مجھ جیسے شخص کیلئے یہ ممکن ہوگا تو آؤں گا۔ چنانچہ محلم کا انتقال ہو گیا اور ایک سال بعد عوف نے ان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم کو ہمارے اعمال کی پوری پوری جزاء دے دی گئی۔ انہوں نے پوچھا کیا سب کو جزا دے دی گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں مگر احراض کہ مانا ہوا بدکار تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ بخدا میں نے اس بلی کے اجر کو بھی پایا جو میرے مرنے سے ایک رات قبل گم ہو گئی تھی۔ صبح کو عوف محلم کے گھر گئے تو ان کی بیوی نے عوف کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تم نے کبھی خواب میں محلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں، آج رات دیکھا ہے وہ مجھ سے اپنی بیٹی کے لے جانے کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔ پھر عوف نے اپنا خواب بیان کیا تو ان کی بیوی نے اپنے خادموں کو بلا کر دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ محلم کی وفات سے ایک روز قبل بلی کھو گئی تھی۔

8- ابوالشیخ ابن حبان نے ''کتاب الوصایا'' میں، اور حاکم نے ''مستدرک'' میں اور بیہقی نے ''دلائل'' میں عطاء خراسانی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے بتایا کہ جنگِ یمامہ میں ثابت شہید ہو گئے ان پر ایک نفسی چادر تھی ایک مسلمان نے وہ اٹھالی، ایک مسلمان سو رہا تھا، ثابت خواب میں اُس کو نظر آئے اور چادر کا حال بتایا اور بتایا کہ جو شخص چادر لے گیا ہے اس کا خیمہ بالکل آخر میں ہے اور اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے چادر پر ہانڈی ڈھک دی ہے اور ہانڈی پر کجاوہ رکھ دیا ہے۔ تو تم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان کو حکم دو کہ وہ میری چادر لے لیں اور جب تم مدینہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آؤ تو ان سے کہنا کہ مجھ پر اتنا قرض ہے اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فلاں حضرات کا۔ چنانچہ اس شخص نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے تمام واقعہ کہہ سنایا اور انہوں نے واپسی پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے تمام ماجرا کہہ دیا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت پوری کی ہمارے زعم میں ثابت بن قیس بن شماس ہی کی ایک ایسی ہستی ہے جس نے مرنے کے بعد وصیت کی اور اس کی وصیت پوری کی گئی۔

9- حاکم نے ''مُستدرک'' میں اور بیہقی نے ''دلائل'' میں کثیر بن صلت سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر شہادت کی رات غنودگی طاری ہوئی تو خواب میں حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم ہمارے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرو گے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ روزہ افطار کرو گے چنانچہ آپ جمعہ کے روز بحالتِ روزہ شہید کر دیئے گئے اور آپ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔

10- حاکم نے حسین بن خارجہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ فتنۂ اولیٰ (قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ) کے وقت میں بہت ہی سخت پریشان ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خداوند مجھے ایسی راہ دکھا جس میں سلامتی ہو۔ چنانچہ مجھ کو خواب میں دنیا و آخرت دِکھائی دی اور ان کے درمیان دیوار تھی لیکن وہ کچھ لمبی نہ تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس دیوار کو عبور کر کے اس پر جاؤں اور اسجع کے مقتولین کو دیکھوں اور ان سے دریافت کروں کہ ان کا کیا حال ہے۔ چنانچہ میں دیوار کے پار گیا تو دیکھا کہ کچھ حضرات سایہ دار درخت کے پیچھے بیٹھے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ شہداء ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں ہم تو فرشتے ہیں، شہداء تو بلند درجات پر پہنچ چکے ہیں درجہ بدرجہ بلند ہوتا گیا حتیٰ کہ ایک بہت ہی بلند درجہ پر پہنچ گیا۔ اس کی عظمت و وسعت کی خبر اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ وہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور ان کے قریب ہی ابراہیم علیہ السلام تھے۔ آپ ابراہیم علیہ السلام سے کہہ رہے تھے کہ میری امت کے واسطے دعائے مغفرت کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں کہ آپ کے بعد آپ کی امت نے کیا کیا؟ انہوں نے اپنے خون بہائے ہیں۔ اور اپنے امام کو شہید کر دیا، کاش کہ وہ بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے، جیسے کہ میرے دوست سعد نے اختیار کیا۔ بس یہ خواب دیکھنا تھا کہ میں خوش ہوا اور دل میں کہا کہ اب میں سعد کو دیکھوں گا اور ان کے ساتھ ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاؤں گا کیونکہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ان کو اپنا خلیل بتایا ہے چنانچہ میں سعد کے پاس آیا اور ان کو خواب کہہ سنایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو ابراہیم علیہ السلام کا خلیل نہ بنا اس نے نقصان اٹھایا۔ میں نے سعد سے دریافت کیا کہ آپ کونسی پارٹی کے ساتھ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کسی کے ساتھ نہیں۔ میں نے کہا کہ اب آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس بھیڑ بکریاں ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کچھ بکریاں خرید لو اور وہ لے کر کہیں چلے جاؤ۔ (یعنی اب دین و دنیا کی عافیت اس میں ہے کہ ان جھگڑوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔)

11- حاکم و بیہقی نے دلائل میں سلمٰی سے روایت کی کہ میں اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی تو ان کو روتا ہوا پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں اور سرِ اقدس اور داڑھی گرد آلود ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں مقتلِ حسین سے آرہا ہوں۔

12- حاکم نے معمر سے روایت کی کہ مجھ سے ایک شیخ نے روایت کی کہ ایک عورت جس کا ہاتھ شل تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک بیوی کے پاس آئی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر دیجئے کہ وہ میرے ساتھ اس ہاتھ کو درست کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا تمہارا ہاتھ شل کیوں کر ہو گیا؟ اس نے اپنا واقعہ بتایا کہ میرا والد ایک مال دار مخیّر آدمی تھا اور میری ماں کے پاس کچھ نہ تھا، اس نے کبھی کچھ صدقہ نہ کیا البتہ ایک مرتبہ ہمارے ہاں ایک گائے ذبح ہوئی تو اس کی تھوڑی چربی اس نے ایک مسکین کو دی اور ایک چیتھڑا اس کو پہنا دیا۔ پھر میرے باپ اور ماں دونوں کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک نہر پر ہیں اور لوگوں کو سیراب کر رہے ہیں، میں نے دریافت کیا کہ اے باپ! کیا آپ نے میری ماں کو بھی دیکھا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تمہاری ماں کو نہیں دیکھا۔ بڑی تلاش کے بعد ملی، وہ تنگی میں تھی اس کے جسم پر وہ پھٹا ہوا کپڑا تھا جو اس نے صدقہ کیا تھا اور اس کے ایک ہاتھ میں چربی کا وہ ٹکڑا تھا جو اس نے صدقہ کیا تھا۔ وہ اس کو اپنے ایک ہاتھ میں لے کر دوسرے ہاتھ پر مارتی تھی اور اس کا جو اثر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسرے ہاتھ پر ہوتا تھا اس کو چوس کر اپنی پیاس کو تسکین دیتی تھی اور پکار رہی تھی کہ ''پیاس، پیاس!'' میں نے اپنی ماں کو اس حالت میں دیکھ کر کہا کہ اَے ماں کیا میں تجھ کو سیراب نہ کروں؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ میں نے ایک برتن باپ سے لیا اور اس کو پلایا۔ اتنے میں جو لوگ اس پر مقرر تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ جس نے اس عورت کو پانی پلایا ہے خدا اس کا ہاتھ شل کر دے، سو میرا ہاتھ شل ہو گیا۔

فصل

اس فصل میں یہ بتایا جائے گا کہ بحالتِ نیند رُوح نکل کر جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جاتی ہے اور دوسری روحوں سے ملتی ہے۔

1- حاکم نے مُستدرک میں، طبرانی نے اوسط میں اور عقیلی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ ابوالحسن کیا بات ہے کہ آدمی خواب دیکھتا ہے کچھ ان میں سچے نکلتے ہیں اور کچھ جھوٹے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب بھی کوئی مرد یا عورت سوتا ہے تو اس کی روح کو عرش کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اب جو عرش پر پہنچ کر جا سکتا ہے، اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور جو اپنی رُوح کے عرش تک پہنچنے سے قبل ہی بیدار ہو جاتا ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

2- بیہقی نے ''شعب'' میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ خواب میں ارواح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور عرش کے پاس سربسجود ہونے کا حکم دیا جاتا ہے تو جو پاک روح ہوتی ہے وہ عرش کے پاس سجدہ کرتی ہے اور جو پاک نہیں ہوتی وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو پاک نہیں ہوتی، اسے سجدہ کی اجازت نہیں ہوتی۔

3- حکیم نے بسندِ ضعیف عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن خواب میں اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے۔

4- نسائی نے خزیمہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں نے اس چیز کی اطلاع آپ کو دے دی،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ایک روح دوسری رُوح سے ملاقات کرتی ہے۔

شیخ عزّالدّین بن سلام نے کہا کہ روحِ یقظہ ایک روح ہے کہ جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو جسم جاگتا ہے اور جب جسم سے خارج ہوتی ہے تو جسم سو جاتا ہے اور یہ سب کچھ بطور عادت ہے۔ پھر یہ روح خواب دیکھتی ہے اور جب آسمان پر پہنچ کر یہ مشاہدہ کرتی ہے تو وہ خواب سچا ہو جاتا ہے کیونکہ آسمان پر شیطان کا تصرّف ممکن نہیں۔ اور اگر آسمان کے نیچے رہ کر خواب دیکھتی ہے تو شیطان کی مداخلت کی بنا پر وہ خواب سچا نہیں ہوتا اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کی روح ایک رسّی کے ذریعہ چڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو رسی کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اس رسی کا سرچشمہ بدن انسان ہوتا ہے بالکل اس طرح جیسے کہ آفتاب کی شعاعیں کہ وہ ہر چیز پر گرتی ہیں لیکن اس کا سرچشمہ قرصِ آفتاب ہے۔

ابن مندہ نے بعض علماء سے نقل کیا کہ رُوح سونے والے انسان کے نتھنوں سے نکل کر آسمان کی طرف چلی جاتی ہے لیکن اس کی جڑ بدن ہے۔ اگر وہ بدن سے بالکل منقطع ہو جائے تو انسان مر جاتا ہے، جیسے چراغ کی بتی اگر اس میں سے بالکل نکال دی جائے تو چراغ بجھ جاتا ہے، جس طرح چراغ کی بتی چراغ میں رہتی ہے لیکن اس کی روشنی سے تمام کمرہ منور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی روح کا تعلق بدن سے رہتا ہے لیکن اس کے باوجود تمام چیزوں کا اِدراک کرتی ہے۔ اور اس کو ایک فرشتہ جو ارواح پر موکل ہے تمام چیزیں دکھاتا ہے۔ پھر وہ اپنے بدن کی طرف لَوٹ آتی ہے۔

5- ابوالشیخ نے ''کتاب العظمۃ'' میں عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ اس کا سبب کیا ہے کہ ایک شخص ان دیکھے مقامات کی سیر کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ روح ہے جو ہر جگہ آتی جاتی رہتی ہے۔

بعض حضرات کے خواب میں مُردہ لوگوں سے ملاقات اور ان کے حالات دریافت کرنے کے واقعات

1- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب المنامات'' اور ابن سعد نے ''طبقات'' میں محمد بن زیاد ہانی سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

روایت کی، عصف بن حارث نے عبداللہ بن عائذ صحابی سے وفات کے وقت کہا کہ اگر آپ وفات کے بعد ہم کو اپنے حالات پر مطلع کر سکیں تو ضرور کریں چنانچہ وہ ایک زمانے کے بعد ان سے خواب میں ملے اور کہا کہ ہم کو نجات مل گئی اگرچہ امید بہت ہی کم تھی۔ ہمارا رب بہت ہی مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔ البتہ احراض کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ یہ احراض کون ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ احراض وہ لوگ ہیں جو گناہ میں اتنے مشہور ہیں کہ ہر طرف سے ان پر انگشت نمائی کی جاتی ہے۔

2- ابن ابی الدنیا نے ابوالزاہریہ سے روایت کی کہ عبدالاعلیٰ بن عدی ابن ابی بلال خزاعی کے پاس عیادت کو آئے اور کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سلام عرض کرنا اور اگر ہو سکے تو ہم کو اپنے حالات مطلع فرمادیں، اتفاقاً ان کا انتقال ہو گیا تو ان کے خاندان کی ایک عورت نے ان کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے اس عورت سے کہا کہ میری بیٹی جلد ہی میرے پاس آنے والی ہے اور تم عبدالاعلیٰ سے کہہ دو کہ میں نے ان کا سلام رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔

3- ابن ابی الدنیا نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کی کہ دو اشخاص نے آپس میں معاہدہ کر لیا کہ ہم میں سے جو پہلے مرجائے گا وہ دوسرے کو اپنے حالات سے مطلع کرے گا چنانچہ ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا وہ حسبِ وعدہ خواب میں نظر آیا تو زندہ نے پوچھا کہ حسن کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ وہ جنت میں بادشاہ ہیں کوئی ان کی نافرمانی نہیں کرتا۔ پھر ان سے پوچھا کہ ابن سیرین کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ انہیں حسبِ منشاء سب نعمتیں حاصل ہیں لیکن پھر بھی دونوں کے مراتب میں بہت فرق ہے۔ زندہ نے پوچھا کہ یہ فرق کیوں ہے تو اس نے بتایا کہ حسن پر شدتِ خوف کا غلبہ تھا۔

4- ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں اپنی سند سے روایت کیا کہ اصبح نے سلمہ بن کہیل سے کہا کہ ہم میں سے جو پہلے مرجائے وہ خواب میں دوسرے کو اپنے حالات سے مطلع کر دے۔ تو سلمہ اصبح سے پہلے انتقال کر گئے اور اصبح کو خواب میں نظر آئے تو اصبح نے ان سے کہا کہ تم نے اپنے رب کو کیسا پایا۔ انہوں نے کہا کہ بہت ہی مہربان پایا۔ اصبح نے پوچھا کہ سب سے اچھا عمل کونسا پایا؟ انہوں نے کہا کہ نمازِ تہجد سے بہتر کوئی عمل نہ پایا۔ اصبح نے پوچھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ معاملہ کیسا رہا؟ انہوں نے فرمایا کہ آسان پایا مگر بھروسے پر نہ رہے۔

5- احمد نے زہد میں اور ابن سعد نے طبقات میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ میرے دوست تھے جب ان کا انتقال ہوگیا تو ایک سال تک میں دُعا کرتا رہا کہ مجھے ان کی زیارت ہوجائے۔ آخر ایک سال پورا ہونے کے بعد ان کی زیارت نصیب ہوئی تو دیکھا کہ آپ پیشانی سے پسینہ صاف فرمارہے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ حساب وکتاب سے اَب فارغ ہوا ہوں۔ اور اگر میرا رب رؤف ورحیم نہ ہوتا تو میری بے عزتی ہوجاتی۔

6- ابنِ سعد نے عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے بے حد شوق تھا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے معاملہ پر مطلّع ہوں۔ ایک روز خواب میں مَیں نے ایک محل دیکھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کا ہے؟ ابھی میں دریافت ہی کررہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں سے نکلے آپ ایک چادر اوڑھے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غسل فرما کر آرہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ معاملہ کیسا رہا؟ تو آپ نے بتایا کہ اگر میرا رب رؤف ورحیم نہ ہوتا تو میری بے عزتی ہوجاتی۔ بارہ سال تم سے جدا ہوئے ہوگئے اور آج حساب سے فارغ ہوا ہوں۔

7- ابنِ عساکر نے مطرف سے روایت کی کہ انہوں نے عثمان بن عفان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اَے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ بھلائی کی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کونسا دین بہتر ہے؟ کہا دینِ قیم۔

8- ابن الدنیا نے محمد بن نضر حارثی سے روایت کی کہ مسلمہ بن عبدالملک نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اَے امیر المومنین! مجھے شوق ہے کہ کسی طرح مجھے معلوم ہو کہ مَرنے کے بعد اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ، اے مسلمہ! میں ابھی حساب کتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ مسلمہ نے پوچھا کہ آپ کہاں ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ ''جنتِ عدن میں'' دیگر ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ہیں۔

9- ابن ابی الدنیا اور ابن ابی شیبہ نے محمد بن سیرین سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

خواب میں افلح کو دیکھا یا یہ کہا کہ کثیر بن افلح کو دیکھا۔ یہ جنگ حرہ میں شہید ہو چکے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ شہید نہ ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں شہید نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے کیسا معاملہ کیا؟ میں نے کہا کہ شہداء آپ ہی کے زمرے میں ہیں؟ تو انہوں نے کہا نہیں کیوں کہ جب آپس میں مسلمان لڑتے ہیں اور ان میں کوئی مقتول ہو جاتا ہے تو وہ شہدا نہیں بلکہ ندماء ہیں۔

10- ابن سعد نے ابومیسرہ عمرو بن شرجیل سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو رہا ہوں، وہاں کچھ قبے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کس کے ہیں؟ تو جواب ملا کہ ذی کلاع اور حوشب کے، یہ دونوں حضرات، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں تھے اور قتل ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا عمار رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ تو جواب ملا کہ وہ بھی تمہارے سامنے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا تو جواب ملا کہ یہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے تو اُسے بہت ہی زائد مغفرت کرنے والا پایا۔ میں نے پوچھا کہ خارجیوں کا کیا ہوا؟ تو جواب ملا کہ انہوں نے غم اور حُزن کو پایا۔

11- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب المنامات'' میں ابوبکر خیاط سے نقل کیا کہ ایک رات پہلے خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان میں ہوں اور قبر والے نکلے ہوئے اپنی قبروں کے اوپر بیٹھے ہیں، ان کے سامنے پھول ہیں، اتنے میں میں نے دیکھا کہ محفوظ (شاید کسی شخص کا نام ہے) ان کے درمیان آ جا رہے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کا انتقال نہیں ہوا تو انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

موت التقی حَیٰوۃ لا نفادلھا قد مات قوم وھم فی النّاس احیاءٌ

ترجمہ: پرہیزگاری کی موت ایک ایسی زندگی ہے جس کو فنا نہیں، کچھ لوگ اگرچہ مر چکے ہیں مگر درحقیقت وہ زندہ ہیں۔

12- ابن ابی الدنیا نے سلمہ بسری سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات بزلیع بن مسور عابد کو خواب میں دیکھا، آپ خدا اور مَوت کو بہت یاد کرنے والے تھے، میں نے دریافت کیا کہ آپ کو کیا مقام ملا؟ تو جواب میں انہوں نے یہ شعر پڑھ دیا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ترجمہ: قبر کا حال کوئی نہیں جانتا، یا خدا جانتا ہے یا پھر مُردہ۔

13- ابن ابی الدنیا نے بشر بن مفضل سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں بشر بن منصور کو دیکھا تو دریافت کیا کہ ''ابو محمد! تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''میں جو سوچتا تھا معاملہ اُس سے آسان پایا''۔

14- ابن ابی الدنیا نے حفص موہبی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں داؤد طائی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ، اے ابو سلیمان! تم نے آخرت کی بھلائی کو کیسا پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اُسے کثیر پایا۔ پھر میں نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ بحمد اللہ، میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ ہوا۔ میں نے ان سے دریافت کیا، کہ کیا آپ کو سفیان بن سعید کا کچھ علم ہے کیونکہ وہ خیر اور اہلِ خیر کو بہت پسند کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کی خیر پسندی نے ان کو اہلِ خیر کے مرتبہ پر پہنچا دیا۔

15- ابن ابی الدنیا نے ضمرہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ خواب میں میری ملاقات میری پھوپھی سے ہوئی تو دریافت کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے کہا۔ میں خیر سے ہوں اور اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ لیا حتیٰ کہ مجھ کو اس مالیدہ کا ثواب بھی ملا جو ایک روز میں نے غریب کو کھلایا تھا۔

16- ابن ابی الدنیا نے عبدالملک لیثی سے روایت کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدُ القیس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تم نے کیا پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ بھلائی پائی۔ میں نے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کونسا عمل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ سب سے بہتر وہ عمل تھا جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے کیا گیا۔

17- ابن ابی الدنیا نے ابو عبداللہ البجری سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے چچا کو خواب میں دیکھا تو وہ فرما رہے تھے کہ دنیا دھوکہ ہے اور آخرت جہانوں کیلئے سرور ہے اور یقین سے بہتر کوئی چیز نہیں خدا اور مسلمانوں کی خیر خواہی بہت اچھی چیز ہے کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، جب کوئی نیک کام کرو تو سمجھو کہ حق ادا نہ ہوا۔

18- ابن ابی الدنیا نے اصمعی سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک بصری شیخ کو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دیکھا وہ یونس بن عبید کے ساتھیوں میں تھے، ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ میں نے خواب میں ان سے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں تو فرمانے لگے کہ یونس طیب کے پاس سے۔ میں نے کہا کہ یونس طیب رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ فقیہ البیت ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا وہ ابن عبید ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے کہا ان کا مقام کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ جنتی حوروں کے ساتھ ہیں۔

19- ابن ابی الدنیا نے میمون کردی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے عروہ بن بزار کو خواب میں دیکھا تو وہ فرمانے لگے کہ فلاں پانی بھرنے والے کا ایک درہم مجھ پر ہے اور وہ درہم گھر کے فلاں طاق میں رکھا ہے اس کو دے دو۔ صبح اٹھ کر میں نے بہشتی سے دریافت کیا کہ آیا اس کا کچھ عروہ کے ذمہ ہے؟ تو اس نے کہا کہ ہاں ایک درہم۔ چنانچہ وہ درہم میں نے ان کے گھر سے لاکر اس کو دے دیا۔

20- ابن ابی الدنیا نے ایک شخص سے روایت کی، اس نے کہا کہ میں نے سوید بن عمرو کلبی کو خواب میں دیکھا۔ وہ بہت اچھی حالت میں تھے۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں کلمہ کی کثرت کرتا تھا تم بھی اس کی کثرت کرو۔ پھر کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نضر حارثی اپنے معاملے میں کامیاب ہوئے۔

21- ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن منذر حرانی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ضحاک بن عثمان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا تو انہوں نے کہا کہ آسمان میں کچھ کنڈے ہیں، جس نے کلمۂ طیبہ پڑھا وہ ان میں لٹک گیا اور جس نے نہ پڑھا وہ گر گیا۔

22- ابن ابی الدنیا نے محمد بن عبدالرحمن مخزومی سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے ابن عائشہ تمیمی کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سے محبت کے صلہ میں بخش دیا۔

23- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ایک قزوینی صالح سے روایت کی کہ ایک چاندنی رات میں مجھے شوقِ عبادت پیدا ہوا تو میں مسجد میں گیا، نماز پڑھی دعا مانگی اور پھر مجھے اچانک نیند آگئی تو میں نے دیکھا کہ ایک جماعت جو انسانوں کی نہ تھی اپنے ہاتھوں میں طباق لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے اور ہر طباق میں برف کی مانند سپید چپاتیاں ہیں اور ہر چپاتی پر مکھن رکھا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میرا ارادہ تو روزہ کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس گھر والے کا حکم ہے کہ تم یہ کھاؤ۔ چنانچہ میں نے کھالیں۔ پھر میں نے وہ موتی اُٹھانا چاہا تو مجھ سے کہا گیا کہ اسے ہم بودیں گے تا کہ اس سے بہتر موتی تمہارے لئے نکل آئیں۔ میں نے کہا۔ اس کا درخت کہاں لگاؤ گے؟ انہوں نے کہا ایسے گھر میں جو کبھی ویرانہ نہ ہوگا اور جس کے پھل کبھی خراب نہ ہوں گے۔ غرض کہ انہوں نے کہا کہ ہم اس کو جنت میں لگادیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ دو جمعوں کے بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا۔ سدی کہتے ہیں، اس کے مَرنے کے بعد میں نے اس کو خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا تھا کہ کیا تم اس درخت سے تعجب نہیں کرتے جو میں نے لگایا تھا اَب اس میں نا قابلِ بیان پھل لگ رہے ہیں۔

24- ابن ابی الدنیا نے اسماعیل بن عبداللہ بن میمون سے روایت کی کہ میں نے علی بن محمد بن عمران کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کونسا عمل بہتر پایا تو انہوں نے فرمایا کہ ''معرفت''۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کہتا ہے ''حدثنا'' یا ''اخبرنا''[1] تو آپ نے فرمایا کہ میں فخر کو بُرا سمجھتا ہوں۔

25- ابن ابی الدنیا نے مالک بن دینار کے بعض ساتھیوں سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں مالک کو دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا۔ ہم نے عملِ صالح، صحابہ، سلف صالحین اور صالحین کی مجالس سے بہتر کسی چیز کو نہ پایا۔

26- ابن ابی الدنیا نے عبدالوہاب بن یزید کندی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ، میں نے خواب میں ابوعمر ضریر کو دیکھا تو دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا معاملہ ہوا اور میری مغفرت ہوئی۔ میں نے پوچھا کہ سب سے اچھی کونسی چیز پائی تو انہوں نے کہا کہ، سنت اور علم جس پر تم عمل پیرا ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ اعمال میں کونسا عمل بُرا پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسماء سے بچو۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا مطلب

۱۔ غالباً اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ تقویٰ کے اس مقام پر پہنچ چکے تھے کہ حدیث بیان کرتے وقت جمع متکلم کا صیغہ جو واحد میں تعظیم کیلئے آتا ہے اس کو بھی فخر و مباہات میں شمار کرتے ہوئے بُرا سمجھتے تھے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو انہوں نے فرمایا کہ قدریہ، معتزلہ، مُرجیہ اور پھر انہوں نے اہلِ بدعت کے اسماء گنانا شُروع کر دیئے۔

27- ابن ابی الدنیا نے ابوبکر صیرفی سے روایت کی کہ ایک شخص جو ابوبکر و عمر کو گالیاں دیتا تھا، مر گیا اور فرقۂ جہمیہ کے عقائد رکھتا تھا اُسے ایک شخص نے اس حال میں دیکھا کہ مادر زاد ننگا ہے اور سر پر ایک چیتھڑا ہے اور ایک چیتھڑا شرم گاہ پر ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اس نے جواب دیا کہ اس نے مجھے بکر قیس اور فرعون بن اعد کے ساتھ کر دیا، یہ دونوں عیسائی تھے۔

28- ابن ابی الدنیا نے ایک شیخ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی جوان مسائل میں بہت الجھتا تھا جو اہلِ بدعت نے نکالے ہیں، مر گیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا کہ بھئی یہ کیا معاملہ ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اصحابِ محمد ﷺ کی شان میں عیب نکالے۔ اللہ نے مجھ کو عیب دار کر دیا اور اُس نے اپنی پھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔

29- ابن ابی الدنیا نے ابوجعفر مدینی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں، میں نے محمود بن حمید کو اپنے خواب میں دیکھا۔ وہ بہت متقی آدمی تھے۔ وہ دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا کہ مَوت کے بعد کیا حال ہوا؟ تو وہ میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ:

نعم المتّقون فِي الخُلدِ حَقّا بحوارِ نواهدَ ابكارِ

ترجمہ: متقین جنت میں ناہیدہ پستان باکرہ عورتوں کے قرب میں بہت ہی اچھے ہیں اور یہ بات حق ہے۔

ابوجعفر کہتے ہیں کہ بخدا یہ شعر پہلے میں نے کسی سے نہ سُنا تھا۔

30- ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے ''شعب'' میں مطرف بن عبداللہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبرستان میں ایک قبر کے پاس دو رکعت نماز جلدی جلدی پڑھی۔ پھر مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ صاحبِ قبر مجھ سے بات کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ، تم نے نماز تو پڑھی مگر اچھی طرح نہ پڑھی۔ میں نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ایسا ہی ہوا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں اور ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ پھر کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ کاش کہ یہ دو رکعت تمہارے بجائے میں ادا کرتا۔ تو یہ میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہاں کون لوگ مدفون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سب مسلمان ہیں اور سب کو خیر ملی ہے۔ میں نے کہا کہ ان میں سب سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے خدا سے دُعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! ان کو تو میرے لئے نکال دے تا کہ میں ان سے ہم کلام ہوسکوں۔ تو قبر سے ایک نوجوان نکلا۔ میں نے پوچھا کہ تم نے یہ مرتبہ کس سبب سے پایا۔ تو اس نے جواب دیا کہ حج وعُمرہ کی زیادتی سے، جہاد فی سبیل اللہ سے اور عملِ صالح سے، میں مصیبتوں میں گھر گیا مگر مجھ کو صبر کی توفیق ہوئی، اور اس طرح یہ مقام پایا۔

31- ابن ابی الدنیا، ایاس بن دغفل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو العلاء یزید بن عبداللہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ موت کا مزہ کیسا پایا تو کہنے لگے کہ کڑوا۔ میں نے پوچھا کہ مَوت کے بعد کیا حال ہوا؟ تو کہا کہ میاں مجھ کو خوشبو اور پھول اور راضی سب ملا۔ میں نے پوچھا کہ تمہارے بھائی مطرف کا کیا ہوا؟ تو کہا کہ وہ اپنے یقین کے باعث مجھ پر فوقیت لے گئے۔

32- ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ جب تم کو قبر میں رکھ دیا گیا تو پھر کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ ایک شخص آگ کا کوڑا لے کر میری طرف دَوڑا۔ اگر دُعا کرنے والے میرے لئے دُعا نہ کرتے تو وہ میرے مار ہی دیتا۔

33- ابن ابی الدنیا نے منکدر بن محمد بن منکدر سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجدِ نبوی شریف میں داخل ہو رہا ہوں۔ ایک روضہ پر لوگوں کا جمگھٹ لگا ہوا ہے، وہ ایک آدمی ہے میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ تو معلوم ہوا کہ یہ ایک شخص ہے جو آخرت سے ہو کر آ رہا ہے اور لوگوں کو اُن کے مُردوں کے حالات بتا رہا ہے۔ اب میں نے غور سے دیکھا تو وہ شخص صفوان بن سلیم تھا۔ لوگ اس سے سوالات کر رہے تھے اور وہ جواب دے رہا تھا۔ پھر انہوں نے دریافت کیا کہ کیا یہاں محمد بن منصور کی خیریت دریافت کرنے والا کوئی نہیں۔ لوگوں نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہاں ان کے بیٹے موجود ہیں۔ لوگوں نے مجھے راہ دی، میں قریب ہوا اور دریافت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو فرمایا کہ اے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی ایسی جنت عطا فرمائی ہے اور اَب ان کو مستقل جنتی بنا دیا ہے اب ان پر مَوت نہیں آئے گی۔

34- ابن ابی الدنیا نے ابوکریمہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو آج جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا ہے جب میں جنت میں پہنچا تو اس میں ایک جگہ روضہ تھا جس میں ایوب، یونس، ابن عوف اور تمیمی تھے۔ میں نے کہا سفیان ثوری کہاں ہیں؟ تو کہنے لگے کہ ہم ان کا دیدار اس طرح کرتے ہیں کہ گویا کہ ہم ستارہ کو دیکھ رہے ہیں۔

35- ابن ابی الدنیا نے مالک بن دینار سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن واسع کو جنّت میں دیکھا اور محمد بن سیرین کو تو پوچھا[1] کہ حسن (بصری رحمۃ اللہ علیہ) کہاں ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہیں۔

36- ابن ابی الدنیا نے یزید بن ہارون سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن یزید واسطی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مغفرت کردی۔ میں نے پوچھا: مغفرت کیوں ہوئی؟ تو فرمایا کہ ایک مرتبہ ابوعمر و بصری جمعہ کے دن ہمارے پاس بیٹھے اور دُعا کی تو ہم نے آمین کہا، بس[2] اس لئے مغفرت ہوگئی۔

37- خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں محمد بن سالم سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے خواب میں قاضی یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو انہوں نے بتایا کہ خدا نے مجھ کو اپنے رُوبرُو بلا کر ڈانٹا اور کہا کہ اَے بدعمل بڈھے اگر تیری داڑھی سپید نہ ہوتی، تو میں تجھ کو آگ میں جلاتا۔ بس پھر کیا تھا میرا وہی حال ہوا جو ایک غلام بے دام کا اپنے آقا کے حضور ہوتا ہے۔ میں بے ہوش ہوگیا، تو پھر مجھے اسی طرح خطاب کیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ جب مجھ کو ہوش آیا تو میں نے عرض کی کہ اے مَولا! تیرا فرمان جو مجھ تک پہنچا ہے اس میں تو ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ فرمان کیا

۱۔ سوال اس لئے کیا کہ محمد بن سیرینؒ اور حسن بصری معاصر تھے۔ ۱۲

۲۔ اللہ کے نیک بندوں کے توسل سے دعا ضرور مقبول ہوتی ہے۔ ۱۲

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے؟ (حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے) میں نے عرض کی کہ مجھ سے عبدالرزاق بن ہمام نے بیان کیا، انہوں نے معمر بن راشد سے، انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے، انہون نے تیرے نبی (ﷺ) سے، انہوں نے جبریل علیہ السلام سے، انہوں نے تجھ سے کہ تو نے فرمایا کہ جو شخص حالتِ اسلام میں بوڑھا ہوا، میں اس کو عذاب دینے سے حیاء فرماتا ہوں (یعنی اسے عذاب نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبدالرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے سچ کہا، انس نے سچ کہا، میرے نبی ﷺ نے سچ کہا، جبریل علیہ السلام نے سچ کہا، میں نے ہی یہ وعدہ فرمایا ہے۔ جاؤ اے فرشتو! میرے اس بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ۔

38- ابن عساکر نے تاریخِ دمشق میں ابوبکر فزاری سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بھائیوں میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو اپنے حضور میں بُلا کر کھڑا کیا اور فرمایا کہ اے احمد! تو نے کوڑے کھائے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور یہی کہتا رہا کہ میرے رب کا نازل کردہ کلام مخلوق نہیں۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اس کے بدلے میں قیامت تک تجھ کو اپنا کلام سُناتا رہوں گا۔ تو اب میں مسلسل اپنے رب کا کلام سُنتا ہوں۔

39- ابن عساکر نے محمد بن مفضل سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ میں نے منصور بن عمار کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اُس نے مجھے اپنے حضور کھڑا کیا اور فرمایا کہ تو اگرچہ بُرے عمل بھی کرتا تھا لیکن چونکہ تیرے دل میں میری محبت تھی اس لئے میں تیری مغفرت کرتا ہوں اب تو کھڑا ہو اور فرشتوں کے جھرمٹ میں میری بزرگی بیان کر۔ چنانچہ میرے لئے کرسی رکھی گئی اور میں نے ملائکہ کی جماعت کے ساتھ خدا کی بڑائی بیان کی۔

40- ابنِ عساکر نے محمد بن عوف سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن حمصی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بہت اچھا ہوں میں دن میں ایک یا دو مرتبہ اپنے رب کی زیارت کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ ابوعبداللہ تم دنیا میں بھی متبع سنت تھے اور آخرت میں بھی صاحبِ سنت ہو۔ تو مُسکرانے لگے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

41- ابنِ عساکر نے ابوالحسن شعرانی سے روایت کی کہ، میں نے منصور بن عمار کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم ہی منصور بن عمار ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں اے مولا! پھر اس نے دریافت فرمایا کہ کیا تم ہی تھے جو لوگوں کو دنیا میں زہد کی رغبت اور آخرت کی محبت دلاتے تھے، میں نے عرض کی مولا ایسا ہی تھا اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا تو اس کو تیرے ذکر سے شروع کرتا، پھر تیرے نبی ﷺ پر درود بھیجتا، پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کیلئے آسمان میں کرسی بچھاؤ تا کہ جس طرح یہ دُنیا میں میری پاکی اور بڑائی بیان کرتا تھا اسی طرح آسمانوں میں بھی بیان کرے۔

42- ابن عساکر نے سلم بن منصور بن عمار سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ، مجھ کو میرے رب نے قریب بُلایا اور فرمایا کہ اے بدعمل بوڑھے میں تجھ کو معاف کرتا ہوں مگر تو جانتا ہے کہ کیوں معاف کرتا ہوں؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز تو نے لوگوں کو جمع کیا اور میرا ذکر کیا تو وہ روئے اور ان میں ایک ایسا آدمی بھی رویا جو میرے ڈر سے آج کے علاوہ کبھی نہ رویا تھا۔ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کے صدقہ میں تمام اہلِ مجلس کو بخش دیا۔

43- ابن عساکر نے سلمہ بن عفان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وکیع کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ جنت میں داخل کر دیا۔ پوچھا کیوں؟ تو جواب دیا کہ علمِ دین کی وجہ سے۔

44- ابنِ عساکر نے ابو یحییٰ مستملی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ ہمام کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے سر سے قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں تو دریافت کیا کہ اے ابو ہمام! ان قندیلوں کو تم نے کیسے پایا؟ تو کہا کہ یہ قندیل حدیث حوض کے سبب ملی اور یہ حدیث شفاعت کے سبب اور یہ فلاں حدیث کے سبب، اور اسی طرح چند حدیثیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شمار فرمائیں۔

45- ابن عساکر نے سفیان بن عُیینہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو کہا کہ مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے! تو فرمایا کہ لوگوں سے میل جول کم کردو۔ میں نے کہا کچھ اور فرمایئے تو فرمایا کہ جب آؤ گے تو خود پتہ چل جائے گا۔

46- ابن عساکر نے ابوالربیع الزہرانی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے بتایا کہ میں نے آج خواب میں ابن عون کو دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ تو فرمایا کہ پیر کا آفتاب غروب نہ ہونے پایا تھا کہ میرا نامۂ اعمال میرے سامنے پیش کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرما کر میری مغفرت فرمادی۔ آپ کی وفات پیر کے دن ہوئی تھی۔

47- ابن عساکر نے ابوعمرو خفاف سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں محمد بن یحییٰ ذہلی کو دیکھا تو پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو جواب دیا کہ میری بخشش فرمادی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے اعمال کا کیا ہوا؟ تو فرمایا کہ سنہرے پانی سے لکھ کر ان کو علیین میں اُٹھالیا گیا۔

48- ابن عساکر نے استاذ ابن ابی الولید سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالعباس اصم کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ابویعقوب بویطی اور ربیع بن سلیمان اور ابوعبداللہ شافعی کے پڑوس میں رہتا ہوں۔ ہم ہر دن دعوت میں جمع ہوتے ہیں۔

49- ابنِ عساکر نے سہیل سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو ان کی وفات کے بعد دیکھا تو پوچھا کہ آپ خدا کے پاس کیا لے کر پہنچے؟ انہوں نے جواب دیا کہ پہنچا تو بہت سے گناہ لے کر تھا، لیکن میرے خدا کے ساتھ حُسنِ ظن نے ان کو مٹادیا۔

50- ابن عساکر نے یمن کی ایک عورت سے روایت کی، اس نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں رجاء بن حیوٰۃ کو دیکھا تو پوچھا کیا آپ کا انتقال نہیں ہوا ہے؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن اہلِ جنت سے کہا گیا کہ جراح بن عبداللہ کا استقبال کریں۔ چنانچہ اس دن کو یاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رکھا گیا چند روز بعد جراح بن عبداللہ کے آذربائیجان میں شہید ہونے کی اطلاع ملی۔

51- ابن عساکر نے عتبہ بن حکیم سے روایت کی، وہ بیت المقدس کی ایک خاتون سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خاتون کہتی ہیں کہ رجاء بن حیوٰۃ ہمارے جلیس تھے اور بہت اچھے آدمی تھے۔ ان کے انتقال کے بعد مجھے ان کی زیارت ہوئی تو دریافت کیا کہ کیا حال ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ خیریت سے ہوں البتہ ایک مرتبہ ہم نے گھبرا دینے والی آواز اور شوروغل سنا تو سمجھے کہ قیامت کھڑی ہوگئی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ شوروغل اس لئے ہے کہ جراح اور ان کے ساتھی مع اپنے سامان اور بوجھ کے جنت میں داخل ہورہے ہیں۔

52- ابن عساکر نے اصمعی سے روایت کی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خواب میں جراح حصفی کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا، اس نے میری مغفرت اس نعرۂ تکبیر کے بدلے کردی جو میں نے فلاں جگہ لگایا تھا تو میں نے پوچھا کہ تمہارا ساتھی فرزدق کہاں گیا تو انہوں نے کہا کہ افسوس پاک دامن عورتوں پر اتہام لگانے کے باعث وہ ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

53- ابن عساکر نے ثور بن یزید شامی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے کمیت بن یزید کو خواب میں دیکھا تو معلوم کیا، کیسا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے مجھ کو بخش دیا۔ اور میرے لئے ایک کرسی بچھائی گئی اور حکم ہوا کہ میں غزل سرا ہوں۔ چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کی، جب میں اس مقام پر پہنچا کہ: ''اے لوگوں کے رب! مجھ پر رحم فرما اور مجھے زندگی کے شرابِ صافی کے دھوکے سے بچا، جیسے کہ دوسرے لوگ اس دھوکے میں مُبتلا ہوئے''۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کمیت نے سچ کہا۔ جس طرح دوسرے لوگ دھوکے میں پڑ گئے کمیت بچا رہا۔ اے کمیت! میں نے تجھ کو بخش دیا کیونکہ تو نے میری مخلوق کے بہترین لوگوں سے محبت کی۔ جس نے تیرے ان اشعار کو پڑھا جو تو نے آلِ محمد ﷺ کی تعریف میں کہے ہیں میں اس کے ہر شعر کے بدلے ایک رتبہ دوں گا جو تا قیامت بلند ہوتا رہے گا۔

54- ابن عساکر نے ابوالشعثاء مصری سے روایت کی کہ میں نے ابوبکر ناجی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مقتول ہونے کے ایک سال بعد دیکھا کہ بہت ہی اچھی صورت میں ہیں تو میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دریافت کیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا تو انہوں نے ان اشعار میں جواب دیا کہ میرے رب نے مجھے دائمی عزت عطا فرمائی اور قریبی مدد کا وعدہ کیا، مجھے قربت ونزدیکی عطا فرمائی اور فرمایا کہ میرے پڑوس میں مزے سے رہو۔

55- ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ قبر میں پہنچتے ہی مجھے خدا کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا۔ اس نے مجھ سے بہت ہی آسان حساب لیا اور مجھے جنت میں جانے کی اجازت دی۔ میں جنت کے پھولوں اور باغوں میں نہایت ہی پرسکون ماحول میں تھا کہ اچانک آواز آئی کہ اے سفیان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کیا تجھے پتہ ہے کہ تو نے خدا کو اپنی جان پر ترجیح دی۔ میں نے عرض کی ہاں بخدا ایسا ہی ہوا۔

56- ابن عساکر نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو ان کی وفات کے بعد دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے میری مغفرت فرما کر مجھے تاج پہنایا اور میری شادی کر دی اور اس نے فرمایا کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ جو نعمتیں میں نے تم کو دیں ان پر تم نے فخر و تکبر نہ کیا۔

57- ابنِ عساکر نے ربیع بن سلیمان سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو فرمایا کہ اس نے مجھ کو سونے کی کرسی پر بٹھایا اور موتیوں کی بارش کر دی۔

58- ابن عساکر نے ربیع بن سلیمان سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو فرمایا کہ اس نے مجھ کو سونے کی کرسی پر بٹھایا اور موتیوں کی بارش کر دی۔

59- ابن عساکر نے اسماعیل بن ابراہیم فقیہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حافظ ابواحمد حاکم کو دیکھا تو پوچھا کہ کونسا فرقہ تمہارے نزدیک زائد نجات پانے والا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اہلِ سنت۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

60- ابن عساکر نے خثیمہ بن سلیمان سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عاصم طرابلسی کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اَے ابوعلی! کیا حال ہے؟ تو کہنے لگے کہ موت کے بعد ہم ''کنیت'' نہیں رکھتے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے؟ تو کہا کہ جنت عالیہ اور رحمتِ واسعہ میں ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کس سبب سے؟ تو کہا کہ سمندر میں بکثرت جہاد کرنے سے۔

61- ابنِ عساکر نے مالک بن دینار سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلم بن یسار کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ مَوت کے بعد کیا حال ہوا؟ تو جواب دیا کہ موت کے بعد شدید زلزلوں اور ہَولناکیوں کو دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کیا دیکھا، تو جواب دیا کہ، کریم سے کیا توقع ہوسکتی ہے؟ اس نے ہماری نیکیاں قبول کیں، اور بُرائیاں معاف کیں اور جرائم کو بخش دیا۔

62- ابنِ عساکر نے حسن بن عبدالعزیز ہاشمی عبّاسی سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن جریر کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ موت کو کیسا پایا۔ تو انہوں نے کہا کہ خیر ہی خیر پائی۔ میں نے پوچھا کہ قبر میں کیا پایا؟ کہا خیر پائی۔ میں نے پوچھا کہ، منکر نکیر کو کیسا پایا؟ جواب دیا کہ بہتر پایا۔ میں نے کہا کہ اے ابوعلی! تیرا رب تجھ پر بہت مہربان ہے، اس کی بارگاہ میں میرا ذکر کر دینا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم ہم سے کہتے ہو کہ ہم تمہارا ذِکر خدا کی بارگاہ میں کریں حالانکہ ہم خود تمہارے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرتے ہیں۔

63- ابنِ عساکر نے جیش بن مبشر سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو قرب عطا کیا اور انعامات فرمائے۔ نیز تین سَو حوروں سے نکاح کرا دیا اور دو مرتبہ اپنی زیارت سے مشرف کیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ سب کس سبب سے ہوا؟ تو کہا کہ اس کے سبب سے اور آستین میں سے حدیث شریف کی کتاب نکال کر دکھائی۔

64- ابنِ عساکر نے سلیمان عمری سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر قاری کو خواب میں دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ میرے بھائیوں کو میرا اسلام پہنچا دینا اور کہہ دینا کہ میرے رب نے مجھ کو مقامِ شہداء عطا فرمایا ہے اور اپنی طرف سے رزق عطا کیا ہے۔ اور ابوجازم کو سلام

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہہ دینا اور کہنا کہ ہوش کر اور سمجھ داری سے کام کر کیونکہ خدا اور اس کے فرشتے تیری رات کی مجلسوں کو دیکھتے ہیں۔ (غالباً ان کی رات کی نشست ٹھیک نہ ہوگی۔)

65- ابنِ عساکر نے زکریا بن عدی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو فرمایا کہ اس نے میرے سفر کی وجہ سے (یعنی سفرِ جہاد سے) میری مغفرت کر دی۔

66- ابنِ عساکر نے محمد بن فضیل بن عیاض سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں کہ خواب میں ابنِ مبارک کو دیکھا تو پوچھا کہ کونسا عمل سب سے بہتر پایا۔ تو کہا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور اس کی تیاری۔

67- ابنِ عساکر نے یزید بن مذعور سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اے ابوعمرو کوئی ایسا عمل بتایئے کہ جس سے خدا تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند ہو۔ تو فرمایا کہ یہاں یا تو علماء کا درجہ بلند ہے یا غمزدہ لوگوں کا۔

68- ابنِ عساکر نے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ خواب میں میں نے اپنے والد کو دیکھا تو دریافت کیا کہ، اے ابا جان سب سے بہتر عمل کونسا پایا۔ تو فرمایا کہ استغفار۔

69- ابن عساکر نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ متوکل باللہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ تو جواب دیا کہ اس نے میری مغفرت کر دی۔ میں نے دریافت کیا کہ کس سبب سے؟ تو کہا کہ اگر میرے پاس عملِ صالح کا کوئی ذخیرہ نہ تھا۔ البتہ جو کچھ سنتِ نبوی کی خدمت میں نے کی، اس کے عوض مغفرت ہوئی۔

70- ابن عساکر نے حجاج بن ..... سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں حسن اور فرزدق کے ہمراہ ایک قبر پر گیا تو حسن (یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ اے فرزدق! اس دن کیلئے تو نے کیا تیاریاں کی ہیں؟ تو اس نے کیا جواب دیا کہ توحید و رسالت کی گواہی ستّر سال سے تیار رکھی ہے۔ تو حسن خاموش ہو گئے۔ لَبطہ بن فرزدق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو مَرنے کے بعد دیکھا تو میرے باپ کہہ رہے تھے کہ اے بیٹے! وہ بات جو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں نے اس روز حسن سے کہی تھی آج کام آ گئی۔

71- ابن عساکر نے عبداللہ بن صالح صوفی سے روایت کی کہ ایک محدّث کو کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔ کیونکہ میں اپنی کتابوں میں حضور اکرم ﷺ کے نام کے بعد درود لکھنے پر پابندی کرتا تھا۔

72- ابنِ عساکر نے یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ایک زندہ نے ایک مُردہ پڑا ہوا دیکھا تو وہ مردہ بول اٹھا اور کہنے لگا کہ لوگوں سے کہہ دینا کہ عامر بن قیس کا چہرہ قیامت کے روز چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔

73- ابنِ عساکر نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا کہ وہ لمبی ٹوپی پہنے ہوئے ہیں تو پوچھنے پر بتایا کہ اے بیٹے! یہ میری زینت علم کی زینت کے باعث ہے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ مالک بن انس کہاں ہیں؟ تو فرمایا کہ ''فوق فوق'' یعنی اوپر اوپر۔ وہ اپنا منہ اُٹھا کر یہ لفظ کہتے رہے حتیٰ کہ ان کی ٹوپی گر گئی۔

74- ابن عساکر نے خشنام سے (جو بشر حافی کے بھانجے تھے) روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بہت اچھا برتاؤ کیا اور فرمایا کہ اَے بشر! تو نے مجھ سے حیا کی اور اس نفس پر ڈرا جو میرے لئے تھا۔

75- ابنِ عساکر نے حسین بن اسماعیل محاملی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاشانی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ جواب دیا کہ بہت مصیبت سے چھٹکارا ہوا۔ میں نے پوچھا کہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کیا حال ہے؟ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرما دی۔ میں نے پوچھا کہ بشر حافی کا کیا معاملہ رہا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کو خدا کی طرف سے ہر دن دو مرتبہ شرف و کرامت ملتی ہے۔

76- ابن عساکر نے عاصم جہنی سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ گیا ہوں۔ وہاں میری ملاقات بشر حافی سے ہوئی۔ میں نے دریافت کیا کہ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔ تو بولے کہ علّیین سے آ رہا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ خدا نے احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور عبدُ الوہاب ورّاق رحمۃ اللہ علیہ کو ابھی خدا کے سامنے چھوڑ کر آیا ہوں، وہ کھا پی رہے ہیں اور خوشیاں منا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو بولے کہ اللہ تعالیٰ کھانے سے میری بے رغبتی جانتا ہے، اس نے مجھ کو اپنے دیدار کی نعمت سے سرفراز فرما دیا۔

77- ابن عساکر نے ابوجعفر سقا سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر حافی کو خواب میں دیکھا اور معروف کرخی ان کے ہمراہ تھے۔ میں نے پوچھا کہ کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ تو فرمایا کہ جنت الفردوس سے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی زیارت کر کے آ رہے ہیں۔

78- ابنِ عساکر نے قاسم بن منبہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر حافی کو خواب میں دیکھ کر دریافت کیا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے تم کو بخشا اور تمہارے جنازے میں جو شریک ہوا اس کو بھی۔ تو میں نے عرض کی کہ اَے خدا اُن کو بھی بخش دے جو مجھ سے محبت کریں، اللہ نے فرمایا کہ ان کو بھی بخش دیا۔

79- ابنِ عساکر نے احمد دورقی سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا وہ دو حُلّے پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آئے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے قبرستان میں بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا ہے اس کی خوشی میں ہر مُردہ کو دو دو حُلّے پہنائے گئے ہیں۔

80- ابنِ عساکر نے ایک شخص سے روایت کی، اس نے کہا میں نے خواب میں بشر حافی کو دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ جواب دیا کہ خدا نے میری مغفرت کر دیا اور فرمایا کہ اَے بشر تو نے میری اتنی عبادت بھی نہ کی، جتنی کہ میں نے تیرے نام کی قدر و منزلت بڑھا دی۔

81- بن عساکر نے ایک دوسرے شخص سے روایت کی کہ اس نے بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ نے میری مغفرت کر دی اور فرمایا کہ اَے بشر! اگر تو دہکتے ہوئے انگاروں پر بھی میرے لئے سجدہ کرتا تب بھی تو میرے اس احسان کا بدلہ نہ چکا سکتا جو میں نے تیری عظمت لوگوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کے دلوں میں ڈال کر کیا۔

82- ابن عساکر نے محمد بن خزیمہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ جب احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو میں بہت ہی غمگین ہوا۔ ایک رات ان کو خواب میں دیکھا کہ ناز و انداز سے چل رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اے عبداللہ یہ کیسی چال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ خادموں کی جنت میں چال ہے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے میری مغفرت کر دی، مجھے تاج پہنایا اور سونے کی دو جوتیاں پہنائیں اور فرمایا کہ اَے احمد! یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ تو نے یہ کہا کہ قرآن میرا کلام ہے۔ پھر خدا نے فرمایا کہ اَے احمد! مجھ سے وہ دعا کیا کرو جو تم دنیا میں کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ اے میرے رب! ہر چیز میں ابھی اتنا کہنے ہی پایا تھا کہ اس نے فرمایا۔ ہر چیز تمہارے لئے موجود ہے۔ پھر میں نے کہا کہ ہر چیز پر تیری قدرت کے سبب۔ اس نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی کہ مجھ سے کچھ نہ پوچھنا اور میری مغفرت کر دینا۔ اس نے فرمایا کہ جاؤ ایسا ہی کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اَے احمد! یہ جنت ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔ جب میں وہاں داخل ہوا تو سفیان ثوری موجود تھے ان کے دو پر تھے جن سے وہ ایک کھجور کے درخت سے دوسرے درخت پر اُڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ سب تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا اور سرزمینِ جنت کا ہم کو وارث بنایا۔ جنت میں ہم جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بناتے ہیں تو عمل کرنے والوں کا اجر بہت ہی بہتر ہے۔ میں نے پوچھا کہ عبدالوہاب وراق کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ان کو نور کے سمندر میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے دریافت کیا کہ بشر حافی کس حال میں ہیں؟ کہا کہ وہ خدا کی بارگاہ میں ہیں، ان کے سامنے ایک خوان ہے اور ربِّ جلیل ان پر متوجہ ہے اور فرما رہا ہے کہ اے دنیا میں نہ کھانے اور نہ پینے والے! اس جہان میں کھا اور لطف اندوز ہو۔

83- ابن عساکر نے الف بن ابی دلف عجلی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ وہ سیاہ دیواروں والے وحشت ناک گھر میں ہیں اور اس گھر کی زمین میں خوف کا اثر ہے، وہ ننگے ہیں اور اپنا سر گھٹنوں میں دیئے ہوئے ہیں۔ مجھ سے پوچھا کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تم الف ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے یہ شعر پڑھے ''میرے گھر والوں کو اطلاع پہنچا دو کہ برزخ میں میرا حال یہ ہے۔ ہم سے تمام کاموں کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی۔ گھر والوں سے کہہ دو کہ میری وحشت پر رحم کرو''۔ پھر مجھ سے کہا کہ کیا سمجھ گئے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ پھر یہ شعر پڑھے ''کہ اگر موت کے بعد نجات ہوتی، تو ہر زندہ کیلئے موت راحت ہوتی۔ لیکن ہم مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے اور ہر بات کی جواب دہی کرنا ہوگی''۔ یہ کہہ کر وہ چل دیئے اور میں جاگ اُٹھا۔

84- ابنِ عساکر نے اصمعی سے روایت کی، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حجاج کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ ہر انسان کے بدلے میں جسے میں نے قتل کیا تھا، میں ستر مرتبہ قتل کیا گیا۔ پھر ایک سال بعد دوبارہ سوال کیا۔ تو کہا کہ پہلے سال پوچھ تو چکے ہو۔ (مطلب یہ ہے کہ حالات بدستور ہیں)

85- ابن عساکر نے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک مُردار پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو آواز آئی کہ اگر تم اس سے کلام کرو گے تو یہ بولنے لگے گا۔ میں نے اس کو ٹھوکر ماری، اس نے آنکھیں کھولیں۔ میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ حجاج ہوں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں آیا تو اُسے سخت عذاب والا پایا، اس نے مجھے ہر قتل کے عوض ستّر مرتبہ قتل کیا اور اب میں اس کے سامنے منتظر ہوں کہ وہ جنت کا فیصلہ دیتا ہے یا جہنم کا۔

86- ابنِ عساکر نے اشعث سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حجاج کو دیکھا تو بہت ہی بُرے حال میں تھا۔ میں نے پوچھا کہ خدا نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہنے لگا کہ ہر قتل کے بدلے اُس نے مجھ کو قتل کیا۔ اور اب میں اسی چیز کا منتظر ہوں جس کا ایک منتظر ہوتا ہے۔

87- ابن عساکر نے ابوالحسین سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کشادہ مکان میں داخل ہو رہا ہوں۔ مکان میں تخت پر ایک صاحب بیٹھے ہیں، اور ان کے سامنے ایک شخص بیٹھا ہوا کچھ بھون رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ دونوں کون ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو معلوم ہوا کہ تخت پر بیٹھنے والے یزید نحوی ہیں اور دوسرے ابو مسلم خراسانی، میں نے پوچھا کہ ابراہیم سُنار کا کیا حال ہے؟ کہا کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ان تک کس کی رسائی ہوگی؟ کہا کہ ابوالحسین کی۔ یہی خواب سمرقند، جورجان اور خراسان کے چند افراد نے دیکھا۔

88- ابنِ عساکر نے احمد بن عبدالرحمن معتبر سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے صَالح بن عبدالقدوس کو خواب میں خوش وخرم دیکھا تو پوچھا کہ تمہارے رب نے تم سے کیا سلوک کیا اور بے دینی کا الزام جو تم پر تھا اس کا کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اُس رب کی بارگاہ میں آیا جس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنی رحمت سے میری مغفرت کردی۔ اور بے دینی کے الزام سے میری بَرأت دنیا ہی میں ہوگئی تھی۔

89- ابنِ عساکر نے ابو یزید طیفور بسطامی سے روایت کی کہ آپ نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پوچھا کہ، اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! مجھ کو کچھ نصیحت فرما دیجئے۔ تو فرمایا کہ مالداروں کا محض رضائے الٰہی کی خاطر غریبوں سے تواضع کے ساتھ ملنا بہت اچھی چیز ہے۔ میں نے عرض کی کہ کوئی اور نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے اچھی نصیحت یہ ہے کہ ''فقراء کا اغنیاء پر اعتماد..... میں نے کہا کہ اور کوئی نصیحت کیجئے تو کہنے لگے یہ دیکھو، اور اپنی مٹھی کھول دی جس میں سنہری پانی سے لکھا تھا کہ، تو مُردہ تھا زندہ ہوگیا اور جلد پھر مُردہ ہوجائے گا، تو دارُ الفنا کا گھر ڈھا کر دَارُ البقاء میں گھر بنالو۔

90- ابنِ عساکر نے کسی مکی سے روایت کی کہ اُس نے کہا کہ میں نے سعید بن سالم قداح کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ اس قبرستان میں افضل کون ہے؟ تو انہوں نے اشارہ سے بتایا کہ فلاں قبر والا ہم سے افضل ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ فضیلت کس سبب سے ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی آزمائش کی گئی، مگر صابر رہا۔ میں نے کہا کہ فضیل بن عیاض کا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا کہ ان کو ایسا حلّہ دیا گیا ہے کہ تمام دنیا اس کے کنارے کے برابر بھی نہیں ہے۔

91- ابن عساکر نے ابوالفرج غیث بن علی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن عاقولی مقری کو خواب میں دیکھا کہ بہت ہی اچھی حالت میں ہیں۔ میں نے دریافت کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ، کیا حال ہے؟ کہا کہ اچھا حال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ تو مر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک۔ میں نے کہا کہ موت کیسی ہے؟ کہا کہ اچھی ہے۔ میں نے کہا کہ خدا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرما کر داخلِ جنت کرے۔ میں نے پوچھا کہ سب سے بہتر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زائد نفع دینے والا عمل استغفار ہے۔

92- ابنِ عساکر نے حسن بن یونس سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ہاجور کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو کہا کہ اس نے میری مغفرت کردی۔ میں نے کہا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ میں مسلمانوں اور حاجیوں کے راستے کی حفاظت کرتا تھا۔

93- ابن عساکر نے ابونصر حنف وزان سے روایت کی کہ کسی شخص نے یوسف بن حسین رازی صوفی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تو فرمایا کہ مغفرت و رحمت کا برتاؤ کیا۔ پوچھا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ ان چند کلمات کے باعث جو میں نے بہ وقتِ موت ادا کئے تھے اور وہ یہ ہیں:

''اے اللہ تعالیٰ! میں نے لوگوں کو نصیحت کی، لیکن خود عمل نہ کیا، تو میرے عمل کی کوتاہی میرے قول کی اچھائی کی وجہ سے معاف کردے''۔

94- ابنِ عساکر نے عبداللہ بن صالح سے روایت کی کہ کسی شخص نے ابونواس (شاعر) کو خواب میں دیکھا۔ وہ بہت ہی مزے میں تھے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ تو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی ہے اور یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ پوچھا گیا کہ تم تو بہت گڑبڑ کرنے والے تھے، پھر یہ کیوں ہوا؟ کہا ایک رات خدا کا ایک نیک بندہ قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر دو رکعت نماز اَدا کی اور ان دو رکعت میں اس نے دو ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ پڑھی اور اس کا ثواب قبرستان کے تمام مُردوں کو ہدیہ کیا، میں بھی خوش قسمتی سے انہیں لوگوں کی صف میں آ گیا۔

95- ابن عساکر نے محمد نافع سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابونواس کو نیم بیداری کے عالم میں دیکھا تو پوچھا، کیا تو ابونواس ہے؟ کہا یہ کنیت سے پکارنے کا وقت نہیں۔ تو میں نے کہا کہ حسن بن ہانی ہو؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ میری مغفرت کردی۔ پوچھا کہ کس سبب سے؟ کہا کہ چند شعروں کی وجہ سے جو میرے گھر میں فلاں گدے کے نیچے ہیں۔ میں اس کے گھر پہنچا، گدا اُٹھا کر دیکھا تو ایک کاغذ پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

یا ربّ اِن عظمت زنوبی کثرۃ	فلقد علمت بأن عفوك اعظم
ان کان لا یرجوك الا محسن	فبمن یلوذ ویستجیر المجرم
ادعوك ربّ کما امرت تضرّعاً	فاذا رددت یدی فمن ذا یرحم
مَالی الیكَ وسیلۃ اِلّا الرِّجَا	وجمیل عفوك ثمّ انّی مُسلم

ترجمہ: اے میرے رب! اگر چہ میرے گناہ بہت ہیں، مگر تیری رحمت زیادہ بڑی ہے، اگر تو صرف نیکوں کی اُمید گاہ ہے تو مجرم کس کی پناہ لیں؟ اَے خدا میں تیرے حکم کے مطابق آہ وزاری کر رہا ہوں۔ اگر تو نے میرے دستِ سوال کو رَد کیا تو کون رحم کرے گا، میرے پاس تجھ تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں سوائے امید، اور تیری معافی کے نیز یہ کہ میں مسلمان ہوں"۔

96- ابن عساکر نے ابوبکر اصبہانی سے روایت کی کہ کسی شخص نے ابونواس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا تو جواب دیا کہ، اس نے مجھے ان اشعار کی وجہ سے بخش دیا جو میں نے نرگس کے بارے میں کہے تھے اور وہ یہ ہیں:

اے انسان! زمین سے اُگنے والے پودوں کو دیکھ۔ اور خداوندِ قدّوس کی کاریگری کا منظر دیکھ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے چاندی کی آنکھیں سنہری پتلیوں سے دیکھ رہی ہیں یہ آنکھیں زبرجدی شاخوں پر خدا کی توحید اور محمد ﷺ کے جنّ وانس کی طرف رسول ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔

97- ابن عساکر نے عبداللہ بن محمد مروزی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حافظ یعقوب بن سفیان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ حال کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے میری مغفرت کردی اور فرمایا کہ تم جس طرح دنیا میں حدیث بیان کرتے تھے، آسمان پر بھی بیان کرو چنانچہ میں نے چوتھے آسمان پر حدیث بیان کی اور فرشتوں نے ان کو سنہری قلموں سے لکھا، جبریل بھی لکھنے والوں میں تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

98- ابن عساکر نے ابوعبید بن حربویہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں ایک شخص سرّی سقطی کے جنازہ میں شریک ہوا۔ رات کو خواب میں سرّی سقطی کو دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے۔ فرمایا کہ اللہ نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہونے والوں کی مغفرت فرمادی۔ اس شخص نے عرض کی کہ حضور میں آپ کے جنازے میں شریک تھا۔ تو آپ نے ایک لسٹ نکالی مگر اس شخص کا نام موجود نہ تھا۔ جب بہ غور دیکھا تو حاشیہ پر اس کا نام لکھا تھا۔

99- ابن عساکر نے ابوالقاسم ثابت بن احمد بن حسین بغدادی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم سعد بن محمد زنجانی کو خواب میں دیکھا، وہ بار بار فرمارہے تھے کہ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ محدثین کیلئے ان کی ہر مجلس کے عوض جنت میں ایک گھر بناتا ہے۔

100- ابن عساکر نے محمد بن مسلم بن دارا سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ کیا حال ہے؟ فرمایا کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، مجھے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے دریافت کیا کہ اَے عبید اللہ! تو نے میرے بندوں سے سخت گفتاری کیوں کی؟ میں نے عرض کی: الٰہی! انہوں نے تیرے دین کی بے حرمتی کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سچ کہا۔ پھر طاہر خلقانی کو پیش کیا گیا۔ میں نے ان پر خدا کی بارگاہ میں دعویٰ کیا تو ان کو سو کوڑے مارے گئے۔ پھر قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ پھر فرمایا کہ عبید اللہ کو اس کے ساتھیوں ابوعبداللہ سفیان ثوری، ابوعبداللہ مالک بن انس اور ابوعبداللہ احمد بن حنبل کے پاس لے جاؤ۔

101- ابن عساکر نے حفص بن عبداللہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ آسمانِ دنیا پر ملائکہ کے ساتھ مصروفِ نماز ہیں، میں نے دریافت کیا کہ یہ فضیلت آپ کو کیسے ملی؟ فرمایا کہ میں نے ایک لاکھ احادیث اپنے ہاتھ سے لکھیں ہر حدیث میں حضور ﷺ پر مکمل درود شریف لکھا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

102- ابن عساکر نے یزید بن مخلد طَرطوسی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور آسمانِ دنیا پر نماز پڑھا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ سفید پوش لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور نماز میں رفع یدین کر رہے ہیں میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دریافت کیا کہ اے ابوزرعہ! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ یہ فرشتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ نے یہ فضیلت کیوں کر پائی؟ فرمایا کہ نماز میں رفع یَدَین کی وجہ سے۔ میں نے کہا کہ جہمیہ نے ہمارے ''رے'' کے ساتھیوں کو تنگ کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خاموش رہو کیونکہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر اوپر سے پانی بند کر دیا ہے۔

103-ابن عساکر نے ابوالعباس مرادی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا کہ اے ابوزرعہ! میرے پاس ایک بچہ آتا ہے تو میں اسے داخلِ جنت کرتا ہوں تو پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جس نے میرے بندوں پر شریعت کی راہیں واضح کر دیں اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کیا۔ جاؤ جنت میں جہاں چاہو ٹھکانہ بناؤ۔

104-ابن عساکر نے صدقہ بن یزید سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ طرابلس کے ایک ٹیلے پر میں نے تین قبریں دیکھیں، ان میں ایک پر لکھا تھا کہ ''زندگی کی لذت وہ انسان کیسے پا سکتا ہے جس کو پورا یقین ہو کہ مَوت اس کو جلد ہی آدبوچے گی۔ اس کی بادشاہت اور تکبّر چھین لے گی اور اس کو تاریک کوٹھری میں ڈال دے گی''۔

دوسری پر لکھا تھا: ''زندگی کی لذت وہ انسان کیسے پا سکتا ہے جو جانتا ہے کہ خدا اس سے پوچھ گچھ کرے گا اور اس کو اس کے عمل اور نیکی کی جزا دے گا''۔

تیسری پر لکھا تھا کہ: ''زندگی کی لذّت وہ انسان کیسے پا سکتا ہے جو ایسی قبر کا مکین بننے والا ہے جو اس کے حسن و شباب کو ملیا میٹ کر کے رکھ دے گی۔ اس کے چہرے کی چمک دَمک جلد ہی ختم کر دے گی اور اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دے گی''۔

میں یہ منظر دیکھ کر قریبی بستی میں پہنچا اور وہاں کے بزرگ سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا واقعہ اس سے بھی زائد عجب ہے۔ میں نے دریافت کیا وہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان میں سے ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جو لشکروں اور شہروں کا امیر تھا۔ دوسرا ایک مال دار تاجر تھا اور تیسرا زاہد تھا جو گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ زاہد کے مرنے کا وقت آیا تو اس کا بھائی جو بادشاہ کا مصاحب تھا آیا۔ یہ اس وقت عبدالملک بن مروان کی طرف سے حاکم تھا اور تاجر بھی آیا، دونوں نے کہا کہ اے بھائی! کیا تم کچھ وصیّت کرتے ہو؟ اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے کہا کہ میں کس چیز کی وصیت کروں، نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے اور نہ ہی میرے پاس دولت ہے۔ البتہ میں تم سے ایک معاہدہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے ٹیلے پر دفن کرنا اور میری قبر پر یہ لکھ دینا (اور پھر وہی اشعار بتائے جو اس کی قبر پر لکھے ہوئے تھے) اور پھر تین روز تک تم میری قبر پر آنا، شاید کہ تم کو نصیحت حاصل ہو۔ چنانچہ بھائیوں نے ایسا ہی کیا۔ جب تیسرے روز حاکم آیا اور جانے لگا تو قبر کے اندر سے آواز سُنی، جس سے وہ بہت ہی مرعوب ہوا اور ڈرا۔ رات کو خواب میں اس نے اپنے بھائی کو دیکھا تو پوچھا کہ اے بھائی! یہ ہیبت ناک آواز کس چیز کی ہے؟ اس نے کہا کہ یہ گرز کی آواز تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ تو نے ایک مرتبہ مظلوم کو دیکھا لیکن اس کی امداد نہ کی۔ دوسرے دن صبح حاکم نے اپنے دوست واحباب کو بلا کر کہا کہ تم سب گواہ رہو کہ اب میں تمہارے درمیان نہ رہوں گا۔ چنانچہ اس نے امارت چھوڑ کر بادیہ پیمائی شروع کردی اور اسی طرح زندگی گزرتی رہی، حتیٰ کہ وفات کا وقت آگیا تو اس کا تاجر بھائی آیا اور کہا کہ اگر کچھ وصیت کرنا ہو تو کردو۔ اس نے کہا کہ بس یہی وصیت ہے کہ جب میں مرجاؤں تو میری قبر میرے بھائی کے پہلو میں بنانا اور اس پر یہ اشعار لکھ دینا (اور وہی شعر بتائے جو اس کی قبر پر لکھے ہوئے تھے) اور میری قبر پر تین روز تک آنا چنانچہ اس نے دونوں وصیتیں پوری کردیں۔ جب وہ تیسرے روز قبر سے واپس جانے لگا تو اس نے قبر سے دہشت ناک آواز سنی۔ وہ ڈر کر گھر آگیا۔ رات کو خواب میں بھائی کو دیکھا تو ماجرا سنایا اور پوچھا کہ آپ کس طرح ہیں کہا کہ ہر طرح خیریت سے ہوں، تو بہ ہر چیز کا باعث بنتی ہے۔ پھر دریافت کیا، میرے بھائی کا کیا حال ہے؟ کہا کہ وہ ابرار و متقین کے ساتھ ہیں جو انسان زندگی میں عمل کرتا ہے اس کا بدلہ یہاں پاتا ہے تو تم بھی اپنی مالداری کو محتاجی سے غنیمت سمجھو۔ دوسرے دن بیٹے نے کمائی شروع کردی۔ جب باپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو بیٹے نے باپ سے وصیت دریافت کی تو اُس نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کی طرح یہ وصیت کی کہ یہ میری قبر پر اشعار لکھ دینا (جو اس کی قبر پر لکھے گئے) اور تین روز تک آنا اور میری قبر میرے دونوں بھائیوں کے ساتھ بنانا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب تیسرے روز لڑکا اپنے باپ کی قبر سے جانے لگا تو اس نے ہَولناک آواز سُنی اور ڈر کر گھر آیا۔ رات کو خواب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میں والد کی زیارت ہوئی تو باپ نے کہا کہ اے بیٹے! تم جلد ہی ہمارے پاس آنے والے ہو، معاملہ مشکل ہے تیاری کرو اور بہادروں کی طرح نہ اِتراؤ کہ وہ اپنی عمروں پر ناز کرتے رہے اور عمل میں کوتاہی کرتے رہے پھر عمر کے ضائع ہونے پر افسوس کریں گے۔ اے میرے بیٹے جلدی کر جلدی کر۔ شیخ نے کہا کہ اس خواب کی صبح کو میں اس نوجوان سے ملا تو اس نے سب واقعہ مجھے سنایا اور کہا کہ میری زندگی کے تین ماہ باقی ہیں یا تین دن، کیونکہ میرے باپ نے مجھ کو تین مرتبہ ڈرایا تھا۔ جب تیسرا دن ہوا تو اس نے اپنے تمام اہل و عیال کو بلایا اور ان کو رخصت کیا پھر اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کیا اور کلمۂ شہادت پڑھ کر جان بحق ہوا۔

مردے کو زندوں کی باتوں سے تکلیف پہنچنے کا بیان اور مردے کو برا کہنے کی ممانعت

1- دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مُردے کو قبر میں اس چیز سے تکلیف پہنچتی ہے جس چیز سے کہ اس کو گھر میں تکلیف پہنچتی تھی۔

قرطبی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی فرشتہ مقرر کر دیا ہو، جو میت کو زندوں کی باتوں سے آگاہ کرتا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کے بارے میں بدگوئی کرنا ممنوع ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد فرشتے کا مردے کو اس کی بدعملیوں کی بنا پر تکلیف دینا ہے۔

2- نسائی نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک مُردے کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اَپنے مردوں کا ذکر اچھے الفاظ میں کرو۔

3- ابوداؤد، ترمذی اور ابن ابی الدنیا نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی اچھائیوں کا بیان کرو اور ان کی برائیوں کے بیان سے باز رہو۔

4- ابن ابی الدنیا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے مردوں کا ذکر اچھے الفاظ میں کرو، کیونکہ اگر تم نے ان کو برے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الفاظ سے یاد کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہلِ جنت سے ہیں تو تم گنہگار ہو گے۔ اور اگر اہلِ جہنم سے ہیں تو وہی سزا کافی ہے جو ان کو مل رہی ہے۔

مُردے کو نوحہ سے تکلیف پہنچنے کا بیان

1- شیخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ (مرفوعاً) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کہ مُردے کو گھر والوں کے نوحہ کرنے سے تکلیف اور عذاب ہوتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمن بھول گئے آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میت کے گھر والے رونے میں مشغول ہوتے ہیں حالانکہ مُردے کو اس کے جرائم کی وجہ سے گناہ (عذاب) ہو رہا ہوتا ہے۔

2- ابن سعد نے یوسف بن مالک سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رافع بن خدیج کے جنازے میں شریک ہوئے اور کہا کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب نہیں ہوتا ہے۔ جس حدیث میں عذاب ہونے کا تذکرہ ہے اس کے راوی ابوبکر، عمر، انس، عمران بن حصین، سمرہ بن جندب، ابوہریرہ، ابویعلیٰ، مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہو گیا: پہلا قول یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور واقعی عذاب ہوتا ہے۔ یہ مذہب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ بالکل عذاب نہیں ہوتا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ "بَا" حال کیلئے ہے اور معنی یہ ہیں کہ:

"حالانکہ میت کو ان لوگوں کے رونے کے وقت اپنے گناہوں کے سبب عذاب ہو رہا ہے"۔ اور چوتھا یہ کہ یہ حدیث کافر کے ساتھ خاص ہے۔ یہ دونوں قول عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہیں پانچواں یہ کہ یہ اس وقت ہے کہ جب رسم و رواج کے طور پر رویا جائے۔ یہی مذہب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ چھٹا یہ کہ گناہ اور عذاب اس کو ہوگا جو اس کی وصیت کر کے مرا ہوگا۔ جیسے کسی نے کہا تھا کہ، جب میں مرجاؤں تو اے بنت معبد! تو اپنا گریبان چاک کرنا اور مجھ پر میری شان کے لائق رونا۔ ساتواں قول یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب کسی کو معلوم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ہے کہ میرے یہاں نوحہ کرنے کا رواج ہے اور پھر نوحہ نہ کرنے کی وصیت نہ کرے۔
آٹھواں یہ کہ عذاب ان صفات کے بیان کی وجہ سے ہے جو مردے میں بیان کی جاتی تھیں۔ مثلاً کہا جاتا تھا کہ اے عورتوں کو رانڈ اور بچوں کو یتیم کرنے والے اور گھروں کو ویران کرنے والے! نواں یہ کہ اس سے مراد فرشتہ کا مُردے کو تنبیہہ کرنا اور جھڑکنا ہے۔ اس کے رشتہ داروں کے نُدبہ اور بین کی وجہ سے جیسا کہ ترمذی حاکم اور ابن ماجہ کی حدیثِ مرفوع سے ظاہر ہے کہ جب کوئی مرتا ہے اور اس کے رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ، اے پہاڑ! اے ہمارے ملجا و ماوا! تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے اس پر مقرر کر دیتا ہے جو اس کو جھڑکتے اور ڈانٹتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔ دسواں قول یہ ہے کہ میت کو گھر والوں کے رونے سے ایذا ہوتی ہے کیونکہ طبرانی کی حدیث (۲۳) میں ہے کہ صفیہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے مرے ہوئے بچوں کا ذکر کیا اور رونے لگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! اپنے مردوں کو تکلیف نہ دو۔ اسے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے پسند کیا۔

3- طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو نوحہ کرنے والی عورت کھڑی ہوئی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، انہیں ہوش آ گیا تو عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو عورتیں چیخنے لگیں کہ "واعزاہ واجبلاہ" تو ایک فرشتہ میرے اوپر گرز لے کر کھڑا ہوا اور کہا، کیا تو ایسا ہی تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم "ہاں" کہتے تو میں تم کو اس گرز سے مارتا۔

4- طبرانی نے حسن سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن کہنے لگیں کہ "واجبلاہ" جب ہوش آیا تو فرمانے لگے کہ، اے بہن! تو آج تک مجھ کو تکلیف دے رہی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا! کہ میں تم کو کیوں کر تکلیف پہنچا سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جب تو نے "واکذا واکذا" کہا تھا تو اس وقت ایک فرشتہ مجھے سخت طریقہ پر جھڑک رہا تھا۔

5- ابن سعد نے مقدام بن معدی کرب سے روایت کی کہ، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخم آئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں اور کہا کہ ''ہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور ان کے خسر اور مومنوں کے امیر''۔ تو آپ نے فرمایا کہ: اے بہن! اگر تم میرا کچھ حق اپنے اوپر سمجھتی ہو تو اب کبھی مجھ پر بین نہ کرنا۔ کیونکہ جب کسی میت کے وصف بیان کر کے رویا جاتا ہے، تو فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے اور تکلیف دیتا ہے۔

6- احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالربیع سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی تو آپ نے ایک آدمی کے چیخنے کی آواز سُنی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس کے پاس بھیج کر اس کو چپ کرایا۔ تو لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کو کیوں چپ کرایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میت کے اوپر رونے سے میت کو تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ قبر میں داخل ہو جائے۔

7- سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کچھ عورتوں کو جنازے میں دیکھا تو فرمایا! کہ جاؤ گناہ سمیٹ کر تمام زندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتی ہو، مُردوں کو بھی تکلیف پہنچاتی ہو۔ یحییٰ بن معین نے اپنی سند سے اتنا ٹکڑا اور بیان کیا کہ میت کیلئے سب سے بُرے وہ لوگ ہیں جو اس پر روتے تو خوب ہیں، مگر اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔

میت کو دوسرے طریقوں سے تکلیف پہنچنا

1- ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ، وہ فرماتے تھے کہ میں انگاروں یا تلوار کی دھار پر چلنا پسند کروں گا۔ مگر کسی مسلمان کی قبر روندنا پسند نہ کروں گا۔ اور قبرستان میں بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا۔ میرے نزدیک بازار میں قضائے حاجت کرنے کے برابر ہے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا۔

2- ابن ابی الدنیا نے ''کتاب القبور'' میں سلیم بن عتر سے روایت کی کہ اُن کا گزر ایک قبرستان پر ہوا۔ ان کو پیشاب کی شدید حاجت تھی لوگوں نے کہا کہ یہاں قضائے حاجت کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ سُبحان اللہ! بخدا میں مُردوں سے ایسی ہی شرم کرتا ہوں کہ جیسی زندوں سے۔

3- طبرانی نے حاکم اور ابن مندہ نے عمارہ بن حزم سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے نیچے اُترو۔ نہ تم قبر والے کو تکلیف پہنچاؤ نہ قبر والا تم کو تکلیف پہنچائے۔

4- سعید بن منصور نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ان سے سوال کیا گیا کہ قبر کے روندنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا! میں جس طرح زندہ انسان کے تکلیف پہنچانے کو بُرا سمجھتا ہوں اسی طرح مُردہ انسان کی تکلیف کو بھی بُرا سمجھتا ہوں۔

5- ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مُردہ کو تکلیف دینا زندہ کو تکلیف دینے کی طرح ہے۔

6- ابن مندہ نے قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ میں اپنے نیزے کی نوک پر قدم رکھوں اور وہ میرے سر سے نکل جائے، لیکن میں قبر کر روندنا ہرگز پسند نہ کروں گا۔ پھر مزید فرمایا کہ ایک شخص نے ایک قبر کو روندا تو قبر سے آواز آئی کہ اے شخص! مجھ کو ایذا نہ دے۔

مومن کی قبر کی حفاظت کرنے والوں کا بیان

1- ابونعیم نے ابوسعید سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی رُوح قبض فرمالیتا ہے تو اس کے فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ اَے ہمارے رب! تو نے ہم کو اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے پر مقرر فرمایا تھا۔ اَب تو نے اس کی روح کو قبض کرلیا ہے، تو اب ہم کو اجازت دے کہ ہم آسمان پر اقامت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر آسمان میری تسبیح وتقدیس کرنے والے فرشتوں سے پُر ہے۔ تو وہ عرض کریں گے کہ پھر زمین پر رہنے کی اجازت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میری زمین میری تسبیح کرنے والے مخلوق کے ہاں اسی بندے کی قبر پر جا کر کھڑے ہوجاؤ اور وہاں میری تسبیح، تہلیل اور بڑائی بیان کرو اور قیامت تک ایسا ہی کرتے رہو اور یہ سب میرے بندے کے نامۂ اعمال میں لکھو۔ بعض روایات میں ہے کہ کافر کے فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ اس کی قبر پر واپس جاؤ اور اس پر لعنت کرو۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

میّت کو قبر میں نفع دینے والی چیزوں کا بیان

1- ابن ابی الدنیا نے اور ابونعیم نے حلیہ میں ثابت بنانی سے روایت کی کہ جب آدمی قبر میں جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ اس کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر جب فرشتۂ عذاب آتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ میں سے ایک عمل کہتا ہے کہ دُور ہو اگر میں ہی تنہا ہوتا تو تو قریب نہ آسکتا تھا۔

2- ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے جنت کا ایک بچھونا دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، آرام سے سو اور خدا تجھ سے راضی ہو اور حدِّ نگاہ تک اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے اور ایک کھڑکی جنت کی جانب کھول دی جاتی ہے، وہ جنت کی نعمتوں اور خوشبوؤں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کے پاس اس کے نیک اعمال آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تجھ کو پیاسا رکھا، بیدار رکھا تو مصیبت میں ڈالا، تو آج ہم تیرے مونس و غمگسار ہیں، حتیٰ کہ تو جنت میں داخل ہو۔

3- بزار، طبرانی اور حاکم نے انس سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوست تین قسم کے ہیں ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے جو تو خرچ کرے وہ تیرا اور رو کے وہ غیر کا۔ یہ مال ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں ہر وقت تیرے ساتھ ہوں جب تو بادشاہ کے دروازے پر آئے گا تو میں تیرا ساتھ چھوڑ دوں گا۔ یہ اس کی عزت اور اہل و عیال ہیں۔ تیسرا وہ جو کہتا ہے کہ میں ہمہ وقت تیرے ساتھ جہاں بھی تو ہو اور یہ اس کا عمل ہے۔ انسان کہتا ہے کہ اے میرے دوست میں تجھ ہی کو سب سے حقیر سمجھتا تھا۔

4- شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو تین چیزیں اس کے ہمراہ جاتی ہیں، دو واپس آجاتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے۔ گھر والے، مال اور عمل یہ تین چیزیں ہیں۔ پہلی دو واپس آجاتی ہیں اور عمل رہ جاتا ہے۔

5- بزار، طبرانی اور حاکم نے نعمان بن بشیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ انسان اور مَوت کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس کے تین دوست تھے۔ ایک نے کہا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ یہ میرا مال ہے جو چاہولو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ دوسرے نے کہا کہ جب تک تو زندہ ہے میں تیرے ساتھ رہوں گا۔ پہلا اس کا مال ہے، دوسرا اس کے اہل وعیال ہیں، تیسرا اس کا عمل ہے۔

6- ابن ابی الدنیا نے کعب سے روایت کی کہ جب مومن کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو مومن کے اعمالِ صالحہ اس کو گھیر لیتے ہی۔ نماز، روزہ، حج، جہاد، صدقہ اَب جب عذاب کے فرشتے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ، کیونکہ ان پیروں سے کھڑا ہو کر یہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا۔ تو عذاب سر کی جانب سے آتا ہے تو روزہ کہتا ہے کہ دُور رہو کہ یہ خدا کیلئے پارسا رہا۔ تو عذاب جسم کی طرف سے آتا ہے تو حج اور جہاد آڑے آتے ہیں تو عذاب ہاتھوں کی جانب سے بڑھتا ہے تو صدقہ حائل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں کو کیوں کر عذاب ہوسکتا ہے جو اللہ کی راہ میں رزق بانٹتے تھے۔ پھر اس انسان کو مبارک باد دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ تو زندگی اور موت دونوں ہی میں کامیاب رہا۔ پھر فرشتے اس کیلئے جنتی بچھونا بچھاتے ہیں اور اس کی قبر کو حدِ نگاہ تک وسیع کر دیا جاتا ہے اور ایک قندیل قیامت تک کیلئے وہاں روشن کر دیا جاتا ہے۔

7- ابن ابی الدنیا نے یزید بن ابی منصور سے روایت کی کہ ایک شخص قرآن پڑھتا تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو رحمت کے فرشتے آئے کہ اس کی روح قبض کریں تو قرآن نکل آیا اور کہنے لگا کہ اے مولا! اس کا سینہ میری قیام گاہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کو چھوڑ دو۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حفظِ قرآن اور تلاوت قرآن زیادتی عمر کا باعث ہے)

8- بخاری نے ادب میں اور مسلم نے روایت کی کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سب عمل منقطع ہوجاتے ہیں، سوائے تین اعمال کے: صدقہ جاریہ، علمِ نافع اور نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا کرتی رہے۔

9- مسلم نے جریر بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت کی کہ چار شخصوں کا عمل جاری رہتا ہے۔ (۱) مجاہد فی سبیل اللہ۔ (۲) عالم۔ (۳) صدقۂ جاریہ۔ (۴) ولدِ صالح جو اُس کیلئے دُعا کرے۔

10- مسلم نے جریر بن عبداللہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جاری کیا تو اس کا بدلہ اس کو بھی ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے اور ان کے اجور میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ اور جس نے کوئی بُرا طریقہ جاری کیا تو اس کو اس کی سزا ملے گی اور قیامت تک جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان کی سزا بھی ملے گی اور ان کی سزا میں کمی نہ ہوگی۔

11- ابن سعد نے رجاء بن حیوٰۃ سے روایت کی کہ انہوں نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ اگر آپ قبر میں محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو کسی مردِ صالح کو خلیفہ بنائیں۔

12- ابن عساکر نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جس نے اللہ کی کتاب سے ایک آیت پڑھی یا علمِ دین کا کوئی باب پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کا اَجر قیامت تک بڑھائے گا۔

13- ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چند چیزیں ہیں جن کا ثواب قبر میں انسان کو پہنچتا ہے۔ علم، ولدِ صالح، کوئی کتاب، کوئی مسجد، مسافر خانہ، نہر، کنواں، کھجور (وغیرہ) کا درخت، صدقۂ جاریہ، ان تمام اشیاء کا ثواب مَرنے کے بعد بھی ملے گا۔

14- طبرانی نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم زیارت کرو اور مُردوں کیلئے دُعائے رحم اور طلبِ مغفرت کرو۔

15- ابونعیم نے طاؤس سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ میت کے پاس سب سے بہتر کلمہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ استغفار۔

16- طبرانی نے ''اوسط'' میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے۔ تو بندہ پوچھتا ہے کہ اے اللہ یہ کس سبب سے ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تیری اولاد کے استغفار کے باعث ہے۔ اسی کو بخاری نے ''الادب'' میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

17- بیہقی نے ''شعبُ الایمان'' اور دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے انسان کے حال کی مانند ہے۔ کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ کوئی رشتہ دار یا دوست اس کی مدد کو پہنچے اور جب کوئی اس کی مدد کو پہنچتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تو اس کے نزدیک وہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے زندوں کا ہدیہ مُردوں کو استغفار ہے۔

18- ابن ابی الدنیا نے سینا سے روایت کی، کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسلاف میں یہ بات مشہور تھی کہ مردوں کو دُعاؤں کی حاجت زندوں کے کھانے پینے سے بھی کہیں زائد ہے اور اس پر اجماع ہے کہ میت کو دُعا کا ثواب پہنچتا ہے اور دُعا اس کے حق میں نافع ہوتی ہے اور اس کی دلیل قرآن سے یہ ہے کہ: ''اور وہ جو اُن کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اَے ہمارے رب! تو ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے قبل بحالتِ اسلام دنیا سے رخصت ہو چکے۔''

19- ابن ابی الدنیا نے ایک بزرگ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک رات میں نے اپنے بھائی کو قبر میں دیکھا تو پوچھا کہ، اے بھائی! کیا ہم لوگوں کی دُعاء تم کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں وہ نورانی لباس کی شکل میں آتی ہے جو ہم پہن لیتے ہیں۔

20- ابن ابی الدنیا نے ابوقلابہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں شام سے بصرہ آیا تو ایک خندق میں اُترا، وضو کر کے دو رکعت نماز اَدا کی۔ پھر اپنا سر ایک قبر پر رکھ کر سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ صاحبِ قبر مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تم نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔ ہم جانتے ہیں اور تم کو پتہ نہیں، ہم عمل پر قادر نہیں۔ تم نے دو رکعت جو نماز پڑھی وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ پھر اس نے کہا کہ اہلِ دنیا کو اللہ ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ جب وہ ہم کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں تو وہ ثوابِ نور کے پہاڑ کی مثل ہم پر داخل ہوتا ہے۔

21- ابن ابی الدنیا نے بعض متقدمین سے روایت کی کہ ایک قبرستان سے گزرا، تو وہاں دعا مانگی، تو ایک غیبی آواز آئی کہ ان کیلئے دُعائے رحم کرو کیونکہ ان میں غمگین اور محزون سب ہی ہیں۔ ابن رجب نے روایت کی کہ جعفر خلدی نے اپنی سند سے روایت کی کہ میرے رب نے کسی ایک صالح کو خواب میں دیکھا وہ شکایت فرما رہے ہیں کہ تم نے اپنے ہدیے ہم کو بھیجنا کیوں چھوڑ دیئے؟ انہوں نے سوال کیا، کیا جناب مُردے بھی زندوں کے ہدیوں کو پہچانتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر زندے نہ ہوتے تو مُردے تباہ ہو جاتے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

22- ابن نجار نے اپنی تاریخ میں مالک بن دینار سے روایت کی کہ میں جمعہ کی رات ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک نور چمک رہا ہے۔ تو میں نے کہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کی مغفرت کر دی ہے۔ تو ایک غیبی آواز آتی ہے کہ اَے مالک بن دینار! یہ مومنوں کا تحفہ ہے اپنے مومن بھائیوں کیلئے۔ میں نے غیبی آواز کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھا کہ یہ ثواب کس نے بھیجا ہے؟ تو آواز آئی کہ، ایک مومن بندہ اس قبرستان میں داخل ہوا اور اچھی طرح وضو کیا اور پھر دو رکعت نماز اَدا کی اور اس کا ثواب اہلِ مقابر کیلئے بخش دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کی وجہ سے یہ روشنی اور نور ہم کو دے دیا۔ مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں بھی ہر شبِ جمعہ کو ثواب ہدیہ کرنے لگا۔ تو خواب میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ فرما رہے تھے کہ اَے مالک! جتنے نور تو نے ہدیہ کئے ان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت کر دی اور تیرے لئے جنت میں قصرِ منیف بنا دیا۔

23- ابن ابی الدنیا نے یسار بن غالب سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات خواب میں رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کو دیکھا۔ میں ان کیلئے بہت دُعا کرتا تھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے یسار! تمہارے بھیجے ہوئے ہدایا مجھ کو نورانی طباقوں میں ریشمی رومالوں سے ڈھک کر پیش کئے جاتے ہیں۔

24- طبرانی نے ''اوسط'' میں اپنی سند سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: میری امت قبر میں گناہ سمیت داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

25- ابن ابی شیبہ نے حسن سے روایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انسان کو دیں، جو اس کی نہ تھیں: وصیّت۔ حالانکہ مال دوسرے کا ہو جاتا۔ اور مسلمانوں کیلئے دُعا، حالانکہ اس میں مسلمان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔

26- دارمی نے اپنی مسند میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ چار چیزیں انسان کو مَوت کے بعد ملتی ہیں: تہائی مال (یعنی جو وصیتِ بالمعروف میں خرچ کیا) نیک بچہ جو دُعا کرتا رہے، نیک رسم جس پر لوگ بعد میں عمل کرتے رہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

27- شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں اچانک مرگئی۔ میرا خیال ہے کہ اگر بولتی تو صدقہ کا حکم دیتی۔ تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں، تو اس کو اجر ملے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

28- بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ اُن کی غیر موجودگی میں وفات پاگئیں۔ جب وہ آئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا کافی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گواہ بناتے ہوئے کہا کہ میرا یہ باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔

29- احمد اور اصحابِ سنن اربعہ نے روایت کی کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں، کونسا صدقہ افضل رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ اُمِ سعد کا ہے۔

30- طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے والے قبر کی گرمیوں سے محفوظ رہیں گے۔

31- طبرانی نے ''اوسط'' میں بہ سندِ صحیح انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرتِ سعد رضی اللہ عنہ کی ملاقات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی تو انہوں نے عرض کی کہ میری ماں کا انتقال ہوگیا اور وہ کچھ وصیت نہ کرسکیں، تو کیا ان کی جانب سے میں صدقہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور پانی کا (وقف) کرو۔

32- طبرانی نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری والدہ بغیر وصیت کے انتقال کرگئیں ہیں، تو کیا میرا صدقہ کرنا ان کو نفع دے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں اگرچہ بکری کے جلے ہوئے پایے بھی تم صدقہ کرو۔

33- طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے۔ کیونکہ اس طرح اس کے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

34- طبرانی نے اوسط میں انس سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام اُسے نور طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے قبر والے! یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

35- ابن شیبہ نے سعید ابن سعید سے روایت کی کہ میت کی جانب سے اگر بکری کے پایہ کا بھی صدقہ کیا تو اس کا ثواب بھی اُسے ملے گا۔

36- بیہقی نے ''شعب الایمان'' اور اصبہانی نے ''ترغیب'' میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ اُسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے ان کو پورا اجر ملے گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر صلۂ رحمی یہ ہے کہ اپنے مردہ رشتہ دار کی جانب سے حج کیا جائے۔

37- ابو عبداللہ ثقفی نے اپنی کتاب ''ثقفیات'' میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جس نے اپنے والدین کی جانب سے حج کیا تو اس کو اس کی جزا ملے گی اور آسمانوں میں اس کو خوشخبری دی جائے گی۔ نیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ فرماں بردار لکھا جائے گا۔

38- بزار و طبرانی نے بسندِ حسن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میرا باپ مر گیا اور حجِ فرض اَدا نہیں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ تو سہی کہ اگر اس پر کچھ قرض ہوتا تو تم کیا اَدا نہ کرتے؟ اس نے کہا کہ ضرور اَدا کرتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس پر قرض ہے ادا کرو۔

39- طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میری ماں مر چکی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ، ہاں۔

40- طبرانی نے ''اوسط'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

نے فرمایا کہ جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو حج کرنے والے اور جس کی طرف سے حج کیا ہے، دونوں ہی کو ثواب ملے گا۔

41- ابن ابی شیبہ نے عطاء اور زید بن اسلم سے روایت کی کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ماں مر چکی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں۔ تو آپ نے فرمایا، ہاں۔

42- ابن ابی شیبہ نے عطاء سے روایت کی کہ میت کے مرنے کے بعد غلام آزاد کرنا اور صدقہ میت کیلئے مفید ہے۔

43- ابن ابی شیبہ نے ابن جعفر سے روایت کی کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی طرف سے آزاد کرتے تھے۔

44- ابن سعد نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمان کی طرف سے ان کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک غلام آزاد کیا۔

45- ابوالشیخ نے ''کتاب الوصایا'' میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عاص نے وصیت کی تھی کہ ان کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ تو ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، حج، صدقہ اور آزادی مسلم ہی کی طرف سے کی جائے گی۔

46- ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی اطاعت کے بعد نیکی یہ ہے کہ تم اپنی نماز کے ساتھ ان کیلئے نماز پڑھو اور اپنے روزے کے ساتھ ان کیلئے روزہ رکھو، اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کیلئے صدقہ کرو۔

47- مسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں پر دو ماہ کے روزے تھے، کیا میں ان کی جانب سے روزے رکھ سکتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج بھی کبھی نہیں کیا، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

48- شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا وَلی رکھ سکتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قبر پر میت کیلئے قرآن پڑھنا

1- میت کیلئے قرآن پڑھنے سے آیا میت کو ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ جمہور سلف اور ائمہ مجتہدین ثواب پہنچنے کے قائل ہیں۔ ہمارے امام، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کیا ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے کہ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ انسان کو اسی کی کوشش کا بدلہ ملے گا۔ لیکن اس آیت کا جواب چند وجوہ سے دیا گیا ہے:

اول تو یہ کہ یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے، وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے بعد ان کی ذریت آئی۔ اس آیت کا مفاد یہ ہے کہ بیٹوں کو باپ کی نیکی سے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

دوم یہ کہ یہ آیت قوم ابراہیم و موسیٰ کے ساتھ خاص ہے، لیکن یہ امت مرحومہ تو اس کو وہ بھی ملے گا جو خود کرے گی اور وہ بھی جو اس کیلئے کیا جائے گا۔ یہ قول عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

تیسرا یہ کہ انسان سے مُراد یہاں کافر ہے اور مومن اس سے مستثنیٰ ہیں، یہ قول ربیع بن انس کا ہے۔

چوتھا یہ قانون عدل ہے اور دوسرے کے کئے سے فائدہ کا پہنچنا اس کا افضل ہے یہ حسین بن فضل کا قول ہے۔

پانچواں لام بمعنی علی ہے کہ انسان کو ضرور اُس کے کئے ہوئے گناہ کا ہوگا، نہ کہ دوسرے کا۔ جو حضرت ثواب کے پہنچنے کے قائل ہیں وہ یہی قیاس کرتے ہیں کہ جب حج، صدقہ، وقف، دُعا، قرأۃ کا ثواب پہنچ سکتا ہے تو دوسری عبادات کا بھی پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ یہ احادیث ضعیف ہیں، لیکن ان کی مجموعی حیثیت سے ایصالِ ثواب کی اصل ثابت ہوسکتا ہے نیز قدیم سے مسلمان اپنے مردوں کیلئے جمع ہوکر قرآن پڑھتے رہے اور کسی نے انکار نہ کیا۔ اس سے اجماعِ مسلمین بھی ثابت ہوتا ہے یہ سب کچھ حافظ شمس الدین بن عبدالواحد المقدسی حنبلی نے اپنے ایک رسالہ میں ذکر کیا۔

قرطبی نے کہا کہ شیخ عزالدین بن سلام سے ایصالِ ثواب کے قائل نہ تھے۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو بعض لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ آپ دنیا میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ایصالِ ثواب کے قائل نہ تھے، اب کیا حال ہے؟ تو کہا کہ ہاں پہلے تو یہی کہتا تھا مگر اب معلوم ہوا کہ خدا کے فضل وکرم سے ثواب پہنچتا ہے اور اب میں نے رجوع کرلیا ہے۔

قبر پر قرآن پڑھنے کے بارے میں ہمارے اصحاب نے جواز کا قول کیا ہے۔ زعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ قبر کے پاس قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حرج نہیں۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شرح مہذّب میں کہ زیارت کرنے والے کیلئے مستحب ہے کہ وہ زیارت کے بعد قرآن پڑھے اور دُعا کرے اس پر امام شافعی کی تصریح بھی ہے اور ان کے اصحاب بھی اس پر متفق ہیں۔ اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ اگر قرآن ختم کریں تو افضل ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پہلے اس کا انکار کرتے تھے کیونکہ ان کو اس سلسلہ میں کوئی حدیث نہ ملی تھی لیکن ان کو وہ حدیث ملی جو ہم ''دفن کے وقت کیا کہا جائے؟'' کے باب میں ذکر کر آئے جس کے ابن عمر اور علاء بن حلاج راوی ہیں اور حدیث مرفوع ہے تو رجوع کرلیا۔

2- خلال نے جامع میں شعبی سے روایت کی کہ جب انصار کا کوئی مرجاتا تو وہ اس کی قبر پر آتے جاتے قرآن پڑھتے۔

3- ابومحمد سمرقندی نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں ذکر کیا (مرفوعاً) کہ جس نے قبرستان سے گزرتے ہوئے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور اس کا ثواب مُردوں کو بخش دیا تو مردوں کی تعداد کے مطابق اسے اَجر ملے گا۔

4- ابوالقاسم سعد بن علی زنجانی نے اپنے فوائد میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو قبرستان پر گزرا اور اس نے سورۂ فاتحہ، اخلاص اور اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی کہ، اے اللہ! میں نے جو قرآن پڑھا ہے اس کا ثواب مومن مرد اور عورت دونوں کو دینا۔ تو وہ قبر والے قیامت کے دن اس کے سفارشی ہوں گے۔

5- قاضی ابوبکر بن عبدالباقی انصاری نے سلمہ بن عبید سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ حماد مکّی نے بتایا کہ ایک رات میں مکہ کے قبرستان کی طرف چلا گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا، تو دیکھا کہ قبروں والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا قیامت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ ہاں ہمارے ایک بھائی نے سورۂ اخلاص پڑھ کر ہم کو ثواب پہنچایا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔

6- عبدالعزیز جو خلال کے ساتھی، انہوں نے روایت کی کہ انس نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جس نے قبرستان میں ''یٰسین'' پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکات مُردوں کے عذاب میں تخفیف فرمادے گا اور پڑھنے والے کو مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔

قرطبی کہتے ہیں کہ یہ حدیث کہ ''اپنے مردوں کے پاس یٰسین پڑھو'' دو احتمال رکھتی ہے۔ ایک تو یہ کہ مرتے وقت اور دوسرا یہ کہ قبر پر۔ پہلا قول جمہور کا ہے اور دوسرا عبدالواحد مقدسی کا ہے اور ہمارے علمائے متاخرین میں سے محب طبری نے اس کو عام رکھا۔ غزالی نے احیاء میں۔ اور عبدالحق نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہوئے عاقبت میں بیان کیا کہ جب تم قبرستان میں داخل ہو تو سورۂ فاتحہ، معوذتین اور اخلاص پڑھو اور ان کا ثواب اہلِ قبر کو پہنچادو کیونکہ یہ پہنچتا ہے۔

قرطبی کہتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے کو ہے اور میت کو سُننے کا ثواب ہے۔ اس لئے تو نص قرآنی کے بموجب قرآن کے سننے والے پر رحم ہوتا ہے۔ قرطبی فرماتے ہیں کہ خدا کے کرم سے کچھ بعید نہیں کہ وہ پڑھنے اور سننے دونوں کا ثواب مردے کو پہنچادے۔ حنفیوں کے فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ جو میّت کو مانوس کرنا چاہے تو وہ قبر کے پاس قرآن پڑھے، ورنہ جہاں چاہے پڑھے کیونکہ خدا ہر جگہ کی قرأت سُننے والا ہے۔

فصل

قرطبی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض علماء نے میت کو ثواب پہنچنے پر حدیث عیب سے استدلال کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ حضور علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تو آپ ﷺ نے ایک تر شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگادیا، اور فرمایا کہ جب تک یہ تر رہیں گی تو قبر والوں سے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ خطابی کہتے ہیں کہ علی نے اس کے معنی یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بتائے کہ چیزیں جب تک اپنی اصلیت پر رہتی ہیں، سبز رہتی ہیں یا تر رہتی ہیں، خدا کی تسبیح کرتی ہیں، خطابی کے علاوہ دیگر علماء کہتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ درختوں وغیرہ کی تسبیح سے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے تو مومن قبر کے پاس اگر قرآن پڑھے گا تو کیا حال ہوگا۔ پھر یہ قبروں کے پاس درخت لگانے میں اصل ہے۔

1- ابن عساکر نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کی کہ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قبر پر گزرے، قبر والے پر عذاب ہو رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ٹہنی اس پر لگا دی اور فرمایا کہ شاید اس پر سے عذاب میں کمی ہو۔

ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی وصیت تھی کہ جب میں مرجاؤں تو قبر میں میرے ساتھ دو ٹہنیاں رکھ دینا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ کرماں اور قومس کے درمیان ایک جنگل میں وفات پا گئے تو ساتھیوں نے ذکر کیا وصیت کیلئے۔ مگر وہاں شاخیں نہ ملیں۔ ابھی وہ حیران ہی تھے کہ کیا کریں۔ اچانک سجستان کی جانب سے کچھ سوار آتے دکھائی دیئے۔ ان کے پاس کچھ شاخیں تھیں، انہوں نے دو شاخیں ان سے لے لیں، اور انہیں قبر میں ساتھ ہی رکھ دیا۔

2- ابن سعد نے مورق سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کی قبر میں دو شاخیں رکھ دی جائیں۔ تاریخ ابن نجار میں کثیر بن سالم ہیتی کے تذکرے میں ہے کہ انہوں نے بڑی شدت سے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر جب مٹ جائے تو اس کو دوبارہ تعمیر نہ کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے جن کی قبریں مٹ جاتی ہیں تو میں تمنا رکھتا ہوں کہ میرا بھی شمار انہیں لوگوں میں ہو جائے۔ ابن نجار کہتے ہیں کہ آثار میں اس قسم کی روایت ملتی ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ارمیاء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ ایسی قبروں پر گزرے جن کو عذاب ہو رہا تھا پھر ایک سال بعد گزرے تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ تو انہوں نے بارگاہِ ایزدی میں عرض کی کہ، اے مولا! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ تو آسمان سے ندا آئی کہ اے ارمیاء اُن کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں، تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

موت کا بہترین وقت

1- ابونعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا انتقال ختم رمضان پر ہوا، جنت میں داخل ہوا، جنت میں داخل ہوگا۔ جس کا انتقال ختمِ عرفہ پر ہوا، جنت میں داخل ہوگا، جس کا انتقال صدقہ کے اختتام پر ہوا، وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

2- احمد نے حذیفہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کلمہ محض اللہ کی رضا مندی کیلئے پڑھا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا اور اس کا خاتمہ بھی کلمہ پر ہوگا اور جس نے کسی دن اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے روزہ رکھا تو اس کا خاتمہ بھی اس پر ہوگا اور داخلِ جنت ہوگا۔ اور جس نے اللہ کی رضا کیلئے صدقہ کیا اس کا خاتمہ بھی اس پر ہوگا اور وہ داخلِ جنت ہوگا۔

3- ابونعیم نے خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو بہت پسند کرتے تھے کہ کسی شخص کا انتقال کسی اچھے کام کے بعد ہو، مثلاً حج، عمرہ، غزوہ (جہاد)، رمضان کے روزے وغیرہ۔

4- دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بحالتِ روزہ مَرا، قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں روزے لکھ دے گا۔

5- ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو وفات پائے گا وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا، اور قیامت کے دن اس پر شہداء کی مہر ہوگی۔

6- حمید نے اپنی ''ترغیب'' میں اپنی سند سے ابوجعفر سے روایت کی کہ جمعہ کی رات روشن ہے اور اس کا دن جھلملاتا ہے۔ جو شخص جمعہ کی رات کو مرے گا وہ عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا اور جو جمعہ کے دن مرے گا وہ عذابِ جہنم سے آزاد ہوگا۔

اُن اعمال کا بیان جو مرنے کے بعد جلد جنت میں پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں

1- نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابن مردویہ اور دارقطنی نے ابوامامہ سے روایت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا۔ بیہقی نے بھی ایسی ہی روایت کی۔

میت کے جسم کے گلنے اور سڑنے کا بیان

انبیاء علیہم السلام اور چند اشخاص مستثنیٰ ہیں

1- بخاری نے جندب بجلی سے روایت کی۔ سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑتا ہے۔

2- ابونعیم نے وہب بن منبہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں میت کے جسم کو نہ سڑاتا تو لوگ مُردوں کو گھر میں ہی رکھے رہتے۔

3- ابن عساکر نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بندوں پر تین چیزوں سے فراخی کی، غلّہ میں گھن پیدا کر دیا ورنہ بادشاہ اس کو جمع کر لیتے جیسے سونا چاندی جمع کرتے ہیں، میت کا جسم سڑا دیا ورنہ کوئی میّت کو دفن نہ کرتا اور غمگین کو اس کا غم بُھلا دیا ورنہ وہ کبھی چین سے نہ بیٹھتا۔

4- ابن عساکر نے ابوقلابہ سے روایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے رُوح سے زائد اچھی چیز پیدا نہ فرمائی۔ یہ جس سے نکال لی جائے اس میں بدبُو پیدا ہو جاتی ہے۔

5- مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے، اور اسی سے قیامت کے دن اُسے مُرکّب کیا جائے گا۔ (یعنی یہ ہڈی بمنزلہ بنیاد کے ہے باقی اجزاء اسی کے ساتھ آ کر لگیں گے۔)

6- مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی آدم کے تمام اجزاء کو مٹی کھا لیتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اسی سے انسان مرکب ہے۔

7- شارح مواقف کہتے ہیں کہ کیا اللہ اجزاء بدنیہ کو معدوم کر دیتا ہے اور پھر پیدا فرماتا ہے یا منتشر کر دیتا ہے اور پھر مجتمع فرمائے گا؟ حق تو یہی ہے کہ اس سلسلے میں کوئی صراحت موجود نہیں۔ تو کسی چیز پر یقین نہیں کر سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول "ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سوائے خدا کے''۔ میں کوئی دلیل نہیں، کیونکہ جس طرح اعدام ہلاک ہے اسی طرح تفریق بھی ہلاک ہے۔

8- ابوداؤد و حاکم نے اوس بن اوس سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر بکثرت درود و سلام بھیجو کیونکہ تمہارا درود و سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیوں بھیجیں، حالانکہ آپ تو مٹی میں مل چکے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

9- ابن ماجہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب بھی تم مجھ پر درود بھیجتے ہو، تو تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ تو صحابہ نے عرض کی کہ کیا موت کے بعد بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں موت کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو حرام فرما دیا ہے۔

10- مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت کی کہ، اُن کو معلوم ہوا ہے کہ عمرو بن حموح رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی قبروں کو سیلاب نے کھول دیا۔ دونوں ایک ہی قبر میں تھے اور جنگِ اُحد میں شہید ہوئے تھے، تو لوگوں نے ان کو کھودا کہ دوسری جگہ منتقل کر دیں تو ایسا معلوم ہوا کہ ان کو ابھی کسی نے دفن کیا ہے۔ اُن میں سے ایک اپنے زخم پر ہاتھ رکھے تھے۔ ہاتھ کو ہٹایا گیا مگر انہوں نے پھر وہیں رکھ لیا حالانکہ یہ واقعہ غزوۂ احد کے چھیالیس سال بعد کا ہے۔

11- بیہقی نے ''دلائل'' میں دوسری سند سے اس واقعہ کو بیان کیا کہ جب ان کا ہاتھ ہٹایا گیا تو خون بہہ نکلا۔ پھر جب ہاتھ رکھ دیا تو بند ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پانی کا چشمہ نکالیں، تو اعلان کر دیا کہ یہاں جس کا ساتھی دفن ہو آ جائے۔ تو لوگ آئے اور اپنے مُردوں کو دیکھا تو وہ بالکل تازہ تھے حتیٰ کہ ایک شخص کے پیر پر پھاوڑا لگ گیا تو خون بہہ نِکلا۔ اس موقع پر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد کوئی منکر انکار نہ کرے گا۔ (یعنی اب شہداء کی حیات کا کوئی انکار نہ کرے گا) لوگ مٹی کھود رہے تھے تو ان کو ایک مٹی سے مشک کی خوشبو آئی۔ واقعی نے اپنے شیوخ سے اسی قسم کی روایت کی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

12- بیہقی نے ''دلائل'' میں (موصولاً) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اتنا اضافہ کیا کہ پھاوڑا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیر پر لگ گیا اور اس سے خون بہہ نکلا۔

13- طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طلب ثواب کیلئے اذان دینے والا شہید کی مانند ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو اس کی قبر میں کیڑے نہیں پڑتے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ بظاہر اس کا مقصد یہی ہے کہ اس کو کیڑے نہیں کھاتے۔

14- عبدُ الرّزاق نے اپنی مصنف میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ موذّنوں کی گردنیں لمبی ہوں گی اور ان کی قبروں میں کیڑے نہ پڑیں گے۔

15- ابن مندہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حافظ مرتا ہے تو خدا تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کے جسم کو نہ کھانا تو زمین کہتی ہے کہ اے خداوند! میں اس کے جسم کو کیسے کھا سکتی ہوں، اس میں تو تیرا کلام ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی احادیث بھی ہیں۔

خاتمہ

رُوح سے متعلقہ فوائد کے بیان میں

ان میں سے اکثر میں نے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتابُ الرّوح سے لئے ہیں۔

1- شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مکہ کے ایک ویرانے میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شاخ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، تو کچھ یہودی گزرے اور انہوں نے کہا! کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض نے کہا کہ نہ پوچھو۔ بالآخر فیصلہ پوچھنے پر ہی ہوا۔ وہ بڑھے اور کہا کہ ''اَے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُوح کیا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکڑی پر ٹیک لگائے بدستور کھڑے رہے، حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آ رہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ تجھ سے رُوح کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ رُوح میرے رب کے عالم امر سے ہے۔ اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے''۔ اب روح کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔ ایک کا خیال ہے کہ اس سلسلہ میں گفتگو نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

کی جائے کیونکہ یہ خدا کا بھید ہے۔ یہ طریقہ پسندیدہ ہے۔

جنید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ روح کا علم خدا کے ساتھ ہے، اس نے یہ اپنی مخلوق کو نہیں دیا۔ تو اس میں بحث نہیں کرنی چاہئے، ہاں یہ موجود ہے۔ یہی ابن عباس رضی اللہ عنہ اور اکثر سلف سے منقول ہے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روح کی تفسیر نہ کرتے تھے۔

2- ابن ابی حاتم نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رُوح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ، رُوح میرے رب کے عالمِ امر سے ہے، تم اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتے۔ تم وہی کہو جو خدا نے فرمایا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا کہ: وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

3- ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کی کہ، جب یہ آیت نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ یہی ہماری کتاب میں ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن اور توراۃ و انجیل میں پوشیدہ رکھا۔ تو اس کا علم صحیح کس کو ہو سکتا ہے۔

ابوالقاسم قشیری نے کہا کہ، افضل ترین فلاسفہ اس مسئلے میں خاموش ہو گئے اور کہا کہ یہ تقدیر کی طرح ایک بھید ہے۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ اس کے علم سے خلق کو محروم کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے عجز کو جان لیں۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اس میں تنبیہہ ہے کہ اَے انسان! جب تو اپنی حقیقت کو پہنچاننے سے عاجز ہے تو اپنے خالق کی حقیقت کیونکر پہچان سکتا ہے؟ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے انسان کی نگاہ خود اپنے آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔

ایک فرقے نے اس کی حقیقت پر بحث کی ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ، اس میں صحیح ترین قول امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ یہ ایک لطیف جسم ہے جو کثیف اجسام میں اس طرح داخل ہے جس طرح سبز لکڑی میں پانی۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ روح کا علم کسی کو نہ تھا وہ اس بات میں مختلف ہیں کہ آیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تھا یا نہیں؟ ابن اَبی حاتم اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ہم کو عبداللہ بن بریدہ سے روایت پہنچی ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات ہو گئی اور آپ کو رُوح کی حقیقت کا علم نہ ہوا۔ اور ایک گروہ کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روح کا علم تھا لیکن بتانے کا حکم نہ تھا۔ یہ اختلاف بالکل علمِ ساعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

(قیامت) کے اختلاف کی طرح ہے۔

4- اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ رُوح بھی ایک جسم ہے اور کتاب وسنت واجماع سے بھی یہی ثابت ہے کیونکہ اس کیلئے صفاتِ اجسام ثابت ہیں، مثلاً قبض کرنا، چھوڑ نا لینا، نکالنا، نکلنا، آرام پانا، تکلیف اٹھانا، جانا، واپس آنا، راضی ہونا، ناراض ہونا، منتقل ہونا، کھانا پینا، سیر کرنا، آرام کرنا، لٹکنا، بولنا پہچاننا، نہ پہچاننا وغیرہ۔ یہ سب وہ صفات ہیں جو کسی عرض کو لاحق نہیں ہوسکتیں۔ پھر یہ چیز بھی شک سے بالاتر ہے کہ روح اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات ومدرکات کو جانتی ہے۔ یہ سب علوم عرض ہیں اور اگر روح کو بھی عرض کہیں تو قیام العرض بالعرض لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔ استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ روح کی صورۃ کا اجسامِ لطیفہ سے ہونا بالکل فرشتوں اور شیاطین (جنات) کی مانند ہے۔

5- صحیح یہ ہے کہ روح اور نفس ایک ہی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا''۔ دوسری جگہ فرمایا کہ ''روکا نفس کو خواہش سے''۔ کہتے ہیں فاضبت نفسه یعنی مرگیا اور جان نکل گئی۔

بعض کہتے ہیں کہ جو روح قبض کی جاتی ہے وہ نفس کے علاوہ ہے۔ اس کی تائید وہ تفسیر کرتی ہے جو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اللہ تعالیٰ کے قول "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا" میں کی کہ انسان میں رُوح اور نفس ہے اور ان کا تعلق ایسا ہے جیسا آفتاب کا اپنی شعاع سے۔ پس نیند میں اللہ نفس کو قبض کرلیتا ہے اور رُوح کو چھوڑ دیتا ہے، وہ انسان میں رہتی ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ اس کے قبض کا بھی ارادہ کرے تو رُوح کو قبض کرلیتا ہے اور انسان مرجاتا ہے۔ اور اگر ابھی اس انسان کی زندگی ہوتی ہے تو نفس کو اس کی جگہ واپس کردیتا ہے۔

مقاتل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ انسان کیلئے زندگی، نفس اور روح تین چیزیں ہیں جب انسان سوتا ہے تو اس کا وہ نفس نکل جاتا ہے جس سے وہ چیزوں کو پہچانتا ہے اور پوری طرح نہیں نکلا، بلکہ اس طرح جیسا کہ کوئی رسی کھینچ دی جائے۔ تو وہ نفس خواب دیکھتا ہے اور زندگی رُوح کے ہمراہ جسم ہی میں رہتی ہے۔ جس سے انسان سانس لیتا ہے۔ جب جسم کو ہلایا جائے تو وہ چشم زدن سے زیادہ جلدی واپس آجاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو مارنے کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ارادہ کرتا ہے تو اس نفس کو روک لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نفس خواب دیکھ کر واپس آتا ہے اور رُوح کو اطلاع دیتا ہے اور رُوح قلب کو اطلاع دیتی ہے۔ اس طرح انسان جان لیتا ہے کہ اس نے کیا دیکھا اور کیا نہ دیکھا۔

6- ابوالشیخ نے ''کتابُ العظمہ'' میں اور ابن عبدُ البر نے ''تمہید'' میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ انسان کا نفس بھی چوپایوں کی طرح پیدا کیا گیا ہے۔ کہ وہ خواہشیں رکھتا ہے اور انسان کو بُرائی کی طرف بلاتا ہے اور اس کی قیام گاہ پیٹ ہے۔ انسان کی فضیلت اس کی روح سے ہے، اُس کا مسکن دماغ ہے انسان اس سے زندہ رہتا ہے اور یہی انسان کو بھلائی کی دعوت دیتی ہے۔ پھر وہب نے اپنے ہاتھ پر ناک سے ہوا نکال کر کہا کہ دیکھو یہ ٹھنڈی ہے کیونکہ روح سے ہے اور پھر ہوا خارج کی، اور کہا کہ یہ گرم ہے، کیونکہ نفس سے ہے۔ ان کی مثال میاں بیوی کی سی ہے کہ جب روح بھاگ کر نفس کے پاس آجاتی ہے تو انسان آرام پاتا ہے اور سو جاتا ہے اور جب جاگتا ہے تو رُوح اپنی جگہ آجاتی ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ جب تم سو کر جاگتے ہو تو ایسا محسوس کرتے ہو کہ کوئی چیز تمہارے سر میں حرکت کر رہی ہے۔ دل کی مثال بادشاہ کی سی ہے اور اعضاء خادم ہیں۔ جب نفس بُرائی کا حکم دیتا ہے تو اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں مگر روح روکتی ہے اور خیر کی دعوت دیتی ہے۔ اگر دل مومن ہوتا ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے، اور اگر کافر ہوتا ہے تو نفس کی اطاعت کرتا ہے اور روح کی مخالفت کرتا ہے۔

7- ابن سعد نے اپنی ''طبقات'' میں وہب بن منبہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس میں نفس پیدا کیا جس کے سبب کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے، سُنتا، دیکھتا اور جانتا ہے اور جن چیزوں سے چوپائے بچتے ہیں ان سے ہی وہ بچتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے رُوح پیدا کی، جس کے سبب اس نے حق و باطل کی پہچان کی۔ ہدایت اور گمراہی کو جانا۔ اسی کی وجہ سے ڈرا اور آگے بڑھا اور کاموں کے انجام کو معلوم کیا۔

ابن عبدُ البر نے ''تمہید'' میں کہا کہ ابو اسحاق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ جو مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مصاحب تھے انہوں نے فرمایا کہ نفس انسان کے جسم کی طرح ایک جسم ہے اور رُوح جاری پانی کی مانند ہے اور دلیل یہ آیت ہے کہ: اَللّٰہُ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ، اللہ نفسوں کو موت دیتا ہے۔ پھر یہ کہ اللہ سونے والے کے نفس کو موت دے دیتا ہے اور اس کی روح چڑھتی اور اُترتی رہتی ہے اور نفس جگہ جگہ سیر کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس نفس کو جسم میں واپس آنے کی اجازت دے دیتا ہے تو جسم جاگ اٹھتا ہے۔ ان کے نزدیک نفس اور روح دو الگ الگ چیزیں ہیں اور روح اس پانی کی مانند ہے جو باغ میں جاری رہتا ہے اور جب خدا تعالیٰ اس باغ کو فاسد کرنا چاہتا ہے، پانی کو روک لیتا ہے۔ اسی طرح روحِ انسانی اور اس کے جسم کا حال ہے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن ابی جعفر نے فرمایا کہ میت کو جب تخت پر لے کر چلتے ہیں تو اس کی رُوح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے جو اس کے ہمراہ چلتا ہے۔ پھر جب اس کو نماز کیلئے رکھتے ہیں تو وہ رُک جاتا ہے۔ اور پھر جب دفن کیلئے لے کر چلتے ہیں تو وہ بھی ساتھ چلتا ہے۔ اور جب اس کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اللہ اس کی رُوح کو واپس کر دیتا ہے تا کہ فرشتے سوال و جواب کریں جب سوال کرنے والے فرشتے پھرتے ہیں تو ایک فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اس کے نفس کو نکال لے اور جہاں اللہ حکم دے پہنچا دے۔ یہ فرشتہ ملک الموت کے مددگاروں میں سے ہوتا ہے۔ شیخ عزّ الدین بن سلام کہتے ہیں کہ ہر انسان میں دو روحیں ہیں: ایک روحِ یقظہ ہے، یعنی وہ روح کہ جب وہ جسم میں ہو تو عادتاً انسان بیدار ہوتا ہے اور جب وہ نکل جائے تو عادتاً انسان سو جاتا ہے اور یہ انسان خواب دیکھتا ہے اور دوسری روحِ حیات ہے کہ جب وہ جسم میں ہو تو عادتاً وہ جسم زندہ ہوتا ہے۔ اور جب اُسے نکال دیا جائے، تو عادتاً وہ مر جاتا ہے اور جب وہ روح لوٹ آئے تو جسم زندہ ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں روحیں انسان کے باطن میں ہیں، ان کا ٹھکانہ اللہ ہی جانتا ہے۔

بعض متکلمین کہتے ہیں کہ رُوح قلبِ انسانی کے قریب ہے۔ ابن عبد السّلام کہتے ہیں کہ بہت ممکن ہے کہ روح قلب میں ہو۔ نیز یہ کہ ممکن ہے تمام ارواح لطیف ہوں اور ممکن ہے کہ مومنین کی ارواح کے ساتھ خاص ہو۔ روحِ حیات اور روحِ یقظہ کے وجود پر یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ ''اللہ نفسوں کو وفات دیتا ہے''۔ تو جن کیلئے اس نے موت کا فیصلہ کر دیا ہے انہیں روک لیتا ہے اور یہ روحِ حیات ہے۔ اور جن کیلئے زندگی مقدر ہے انہیں چھوڑ دیتا ہے اور یہ رُوح یقظہ ہے۔ رُوحِ حیات مرتی نہیں بلکہ آسمان کی طرف اُٹھ جاتی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اب اگر کافر کی رُوح ہوتی ہے تو اس کیلئے آسمان کا دروازہ نہیں کھلتا ہے۔ اسے زمین پر واپس کر دیا جاتا ہے۔ اور مومنین کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ ربّ العالمین کے حضور پیش ہو سکیں۔ شیخ عزّالدّین کی طرح امام غزالی بھی روح کیلئے قلب ہی کو مستقر مانتے ہیں۔ اور مجھے اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ملی ہے۔

8- ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں زُہری سے روایت کی کہ خزیمہ بن حکیم حضور ﷺ کی بارگاہ میں فتح مکہ کے روز آئے اور عرض کی کہ مجھے رات کی تاریکی، دن کی روشنی اور سردی میں پانی کی گرمی اور گرمی میں پانی کی سردی اور بادل اور مرد و عورت کے پانی کے ٹھہرنے کا حال، اور نفس کا مقام، یہ سب کچھ بتایئے۔ تو انہوں نے حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ نفس کی قیام گاہ دل ہے اور یہ لوگوں کو خون سے سیراب کرتا ہے۔ جب قلب مرجاتا ہے تو رگیں منقطع ہو جاتی ہیں۔

9- اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ روح حادث ہے اور مخلوق ہے۔ زندیقوں کے علاوہ اس میں کسی نے اختلاف نہ کیا۔ ابن قتیبہ اور محمد بن نصر مروزی اجماع کے نقل کرنے والے ہیں۔

10- اب اس میں اختلاف ہے کہ روح پہلے پیدا ہوئی یا جسم۔ بعض کہتے ہیں کہ روح پہلے پیدا ہوئی۔ چنانچہ محمد بن نصر اور ابن حزم نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ابن مندہ نے عمرو بن منبہ سے مرفوعاً روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی روحوں کو بندوں سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ تو جنہوں نے ایک دوسرے کو پہچانا وہ مِل گئیں اور جنہوں نے نہ پہچانا وہ مختلف ہو گئیں۔ نیز یہ کہ ذریّتِ آدم کو ان کی پشت سے نکالنے والی احادیث۔ نیز یہ کہ اللہ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو قیامت تک پیدا ہونے والی ذرّیت آپ کی پیٹھ سے نکل آئی۔ حاکم نے اُسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ نیز حاکم نے اُبی بن کعب سے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کی ارواح کو نکالا۔ ان کو صورت اور قوتِ گویائی عطا فرمائی تو انہوں نے گفتگو اور اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کر لیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جسم پہلے پیدا ہوئے، چنانچہ قرآن شریف میں ہے:

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ① انسان پر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ایک ایسا زمانہ آیا وہ اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

11- مروی ہے کہ پُتلۂ انسانی نفخ رُوح سے چالیس سال قبل تک ٹھہرا رہا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ تمہاری پیدائش اس طرح ہے کہ تم چالیس روز تک ماں کے پیٹ میں رہے پھر علقہ ہوا پھر مضغہ ہوا۔ پھر فرشتہ نے آکر روح پھونک دی۔ نفخ روح، اور خلقِ رُوح دو الگ الگ چیزیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ رُوح طویل عرصہ سے مخلوق ہے۔

12- مسلمانوں کے نزدیک روح بدن کے فنا کے بعد بھی باقی رہتی ہے، اس میں فلاسفہ کا اختلاف ہے۔ ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ ہر نفس مَوت کو چکھنے والا ہے اور ظاہر ہے کہ چکھنے والا چکھی جانے والی چیز کے بعد باقی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری دلیلوں کا مفصل بیان گزرا بعض کہتے ہیں کہ قیامت کے دن فنا ہو جائے گی اور پھر لوٹائی جائے گی کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ جو بھی زمین پر ہے فنا ہوگا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اِلَّا مَنْ يَّشَاءَ اللّٰه سے مستثنیٰ ہے۔

سبکی نے اپنی تفسیر ''درنظیم'' میں کہا کہ صحیح یہ ہے کہ رُوح فنا نہ ہوگی جیسا کہ میں ابن قیم نے اپنی کتاب ''کتاب الروح'' میں اس اختلاف کو ذکر کیا کہ کیا روح بدن کے بعد باقی ہے یا فنا ہو جائے گی۔ اور فیصلہ یہ دیا کہ اگر ذائقہ موت سے مراد جسم سے جدا ہونا ہے تو صحیح ہے اور اگر معدوم ہونا ہے تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ رُوح پیدا ہونے کے بعد اجماعی طور پر باقی رہنے والی ہے۔ خواہ نعمت میں یا زحمت میں ہو۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ دمشق میں اپنی سند سے ذکر کیا کہ کسی نے سحنون بن سعید سے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ روح بھی بدن کے ساتھ مر جاتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ معاذ اللہ یہ تو اہلِ بدعت کا قول ہے۔

13- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان الارواح جنود مجندۃ الخ میں اختلاف ہے کہ اس کے معنے کیا ہیں۔ ایک قول تو یہ ہے کہ اس سے مُراد خیر و شر، صلاح و فساد میں مشابہت ہے۔ خیر، خیر ہی کی طرف رغبت کرے گا اور بُرا، بُرے کی طرف۔ تو روحوں کا تعارف طبیعتوں کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جب طبیعتیں متفق ہو جاتی ہیں تو مل جاتی اور متعارف ہو جاتی ہیں۔

14- رُوح اگرچہ ایک ہی جنس ہے، تاہم اپنے اوصاف کے لحاظ سے مختلف ہے ہر قسم کی رُوح اپنی ہم شکل سے محبت رکھتی ہے اور مخالف سے نفرت کرتی ہے۔ تاریخ میں ابن عساکر نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اپنی سند سے ہرم بن حبان سے روایت کی ہے کہ، وہ کہتے ہیں کہ میں اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ میری اور ان کی اس سے قبل کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی، لیکن آپ نے فوراً جواب دیا کہ وعلیکم السلام یا ہرم بن حبان۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیونکر پہچان لیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب میں نے تم سے گفتگو کی تو میری روح نے تمہاری روح کو شناخت کرلیا کیونکہ جسموں کے نفس کی طرح روحوں کا بھی نفس ہوتا ہے اور مومن کی روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور اللہ کی رحمت کی وجہ سے بلا دیکھے ایک دوسرے سے محبت رکھتی ہے۔

15- طوسی نے ''عیون الاخبار'' میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مکہ میں ایک عورت تھی جو قریش کی عورتوں کے پاس آتی اور انہیں ہنساتی تھی۔ جب ہجرت کر کے مدینہ آئی تو میرے پاس آئی۔ میں نے پوچھا کہ کہاں ٹھہری ہو؟ کہا کہ مدینہ میں فلاں ہنسانے والی عورت کے ہاں۔ جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو دریافت کیا کہ کیا فلاں ہنسانے والی عورت تمہارے پاس ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ کس کے یہاں ٹھہری ہے میں نے کہا کہ فلاں ہنسانے والی عورت کے پاس۔ آپ نے فرمایا کہ، الحمدللہ روحوں کا بھی ایک لشکر ہے جن کا تعارف ہوتا ہے وہ مل جاتی ہیں اور جن کا تعارف نہیں ہوتا وہ نہیں ملتیں۔

16- ابن قیم کہتے ہیں کہ جسم سے جدا ہونے کے بعد روحیں ایک دوسرے سے کیونکر ممتاز ہوتی ہیں، حتیٰ کہ بعض ارواح دوسری ارواح سے ملتی ہیں اور بعض نفرت کرتی ہیں؟ تو اس کا جواب مذہب اہلِ سنت (خدا ان میں اضافہ کرے) کے مطابق یہ ہے کہ روح ایک ذات ہے جو چڑھتی، اُترتی ہے، ملتی اور جدا ہوتی ہے، آتی جاتی ہے، متحرک ہوتی اور ٹھہرتی ہے۔ اس پر ایک سو سے زائد دلیلیں ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''قسم ہے نفس کی اور اس کو برابر کرنے والے کی'' پتہ چلا کہ نفس برابر کیا ہوا ہے، جیسا کہ بدن کے بارے میں فرمایا کہ وہ خدا جس نے تجھ کو پیدا کیا اور برابر کیا۔ یعنی نفس کو رُوح کے مطابق کر دیا تو بدن کی برابری نفس کی برابری اور تسویہ کے تابع ہے۔ یہیں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس بدن سے ایک ایسی صورت حاصل کرتا ہے جس کے باعث وہ دوسرے نفوس سے ممتاز قرار پاتا ہے کیونکہ جس طرح جسم نفس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

متاثر ہوتا ہے اسی طرح نفس بدن سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ ایک امتیاز حاصل کرتا ہے نفوس کا امتیاز ابدان کے امتیاز سے کہیں زائد ہے۔ کبھی جسم ایک دوسرے کے مشابہ ہوتے ہیں مگر نفوس قطعاً ایک دوسرے سے ممتاز رہتے ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کے جسموں کا مشاہدہ کبھی نہیں کیا۔ حالانکہ وہ ہمارے علم میں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں اور یہ امتیاز ان کے جسموں کی وجہ نہیں بلکہ ان کی روحانی صفات کے اختلاف سے ہے۔ ہم دو سگے بھائیوں کی شکل وصورت میں بے حد مشابہت پاتے ہیں۔ مگر ان کی ارواح میں پوری مخالفت ہوتی ہے۔ پھر بسا اوقات ہم ایک قبیح اور بُری شکل دیکھتے ہیں تو اس کی رُوح کو بھی اس کی بدصورتی سے کچھ نہ کچھ تعلق ہوتا ہے۔ جب کسی کا بدن آفت زدہ ہوتا ہے تو اس کی رُوح بھی کچھ نہ کچھ آفت رسیدہ ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے سمجھدار لوگ صورت دیکھ کر انسان کے باطنی حالات کا پتہ چلاتے ہیں۔

جب ہم کسی حسین وجمیل صورت کو دیکھتے ہیں تو وہی حُسن وخوبی اس کی روح میں بھی پاتے ہیں پھر ملائکہ بدن اور جسم نہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں تو جن اور انسانوں کی رُوحیں بطریقِ اولیٰ ممتاز ہوں گی۔ ''الدرۃ الفاخرۃ'' میں غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ: ''مسلمان کی روح شہد کی مکھی کی صورت پر ہوتی ہے جب کہ کافر کی روح ٹڈی کی شکل پر ہوتی ہے۔ لیکن اس چیز کا حدیث میں کوئی وجود نہیں، بلکہ حدیث میں تو یہ ہے کہ اسرافیل علیہ السلام جب روحوں کو پکاریں گے تو مومن کی روحیں بھڑکدار نور کی مانند آئیں گی اور کافروں کی ارواح اندھیرے کی مانند۔ پھر سب کو جمع کر کے صُور میں رکھیں گے، پھر صُور پھونکیں گے۔ تو اللہ فرمائے گا کہ مجھ کو اپنی عزت وجلال کی قسم! ہر روح اپنے جسم کی طرف واپس لوٹ جائے۔ تو روحیں شہد کی مکھیوں کی مانند زمین وآسمان کو پر کر دیں گی۔ اور روح اپنے جسم کی جانب چلی جائے گی اور جسم میں اس طرح داخل ہوگی جیسے جسم میں زہر سرایت کرتا ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے اپنے اس قول میں روحوں کو شکل وصورت میں شہد کی مکھیوں سے تشبیہ نہیں دی ہے۔ بلکہ محض نکل کر منتشر ہونے میں شہد کی مکھیوں سے تشبیہ دی ہے یہ بالکل ایسا ہے جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا! کہ وہ قبروں سے منتشر ٹڈیوں کی مانند نکلیں گے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ مومنین کی روحیں جابیہ سے اور کافروں کی برہوت سے آئیں گی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اور وہ اپنے جسموں کو اس طرح پہچانتی ہیں جس طرح تم اپنی سواریوں کو بلکہ اس سے بھی زائد۔ مومنوں کی رُوحیں سپید ہوں گی اور کافروں کی سیاہ۔

17- ابن مندہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے روز لوگوں میں اختلاف ہوگا حتیٰ کہ رُوح وجسم میں بھی اختلاف ہوگا۔ روح جسم سے کہے گی کہ یہ کام تو نے کیا ہے اور جسم روح پر الزام رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو فیصلہ کیلئے بھیجے گا۔ فرشتہ کہے گا کہ تمہاری مثال تو اندھے اور لنگڑے کی سی ہے کہ وہ ایک باغ میں داخل ہو گئے اور کھانے لگے۔ مالک نے پکڑ لیا۔ تو اب تم خود بتاؤ کہ مجرم کون ہے؟ تو روح اور جسم دونوں بولے کہ دونوں ہی مجرم ہیں کیونکہ توڑنے والا لنگڑا تھا اور اس کو لانے والا اندھا۔ فرشتہ بولا کہ بس تم نے خود اپنے ہی خلاف فیصلہ کر لیا۔ یعنی جسم روح کیلئے بمنزلہ سواری ہے۔

دار قطنی نے انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت کی کہ جسم قیامت کے دن کہے گا کہ میں تو شہتیر کے مانند پڑا تھا، یہ سب کارگزاری رُوح کی ہے۔ رُوح کہے گا کہ میں تو ہَوا کی مانند تھی، یہ سب کارگزاری جسم کی ہے۔ تو فرشتے نے ان کو لنگڑے اور اندھے کی مثال دی اس کو عبداللہ بن احمد نے ''زوائد الزہد'' میں روایت کیا۔ انہوں نے رُوح کے بجائے قلب کا ذکر کیا۔ اس سے پتہ چلا کہ روح کا مستقر قلب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

❖❖❖❖

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

August-2018

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 145

شعبہ ناظرہ: 200

درسِ نظامی: 105

شعبہ تجوید: 11

اور انہی شعبہ جات میں سے 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ: 14 اساتذہ

شعبہ درسِ نظامی وتجوید: 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم (اسکول): 11 اساتذہ

باورچی: 2

خادم: 4

چوکیدار: 2

کل طلباء کم وبیش 461 اور پورا اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD.BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE:MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA(TRUST)
ACC NO:0050002565700 3 - branchcode:0050

@markazuloloom

waseem ziyai

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

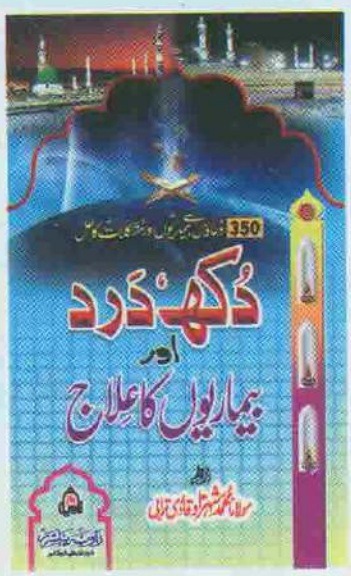

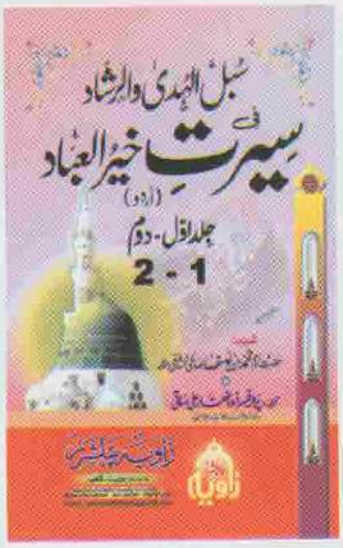

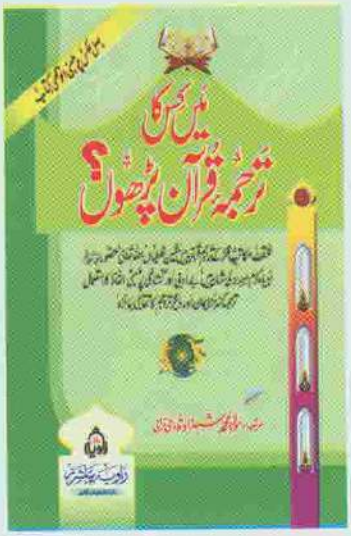

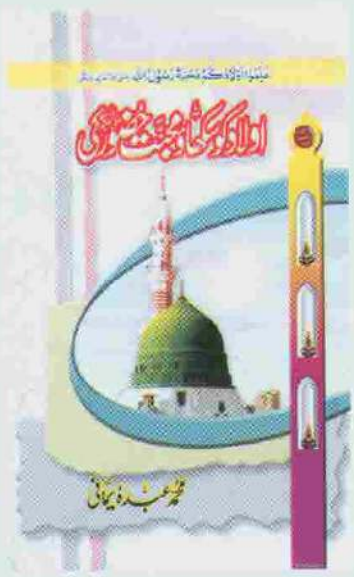

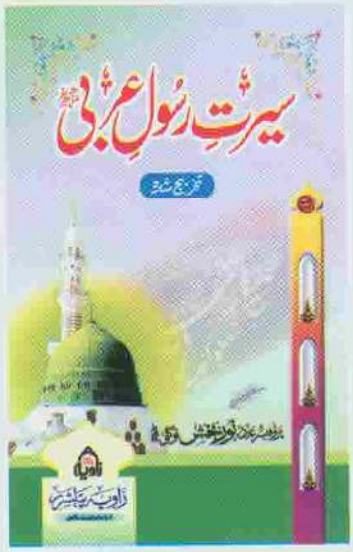

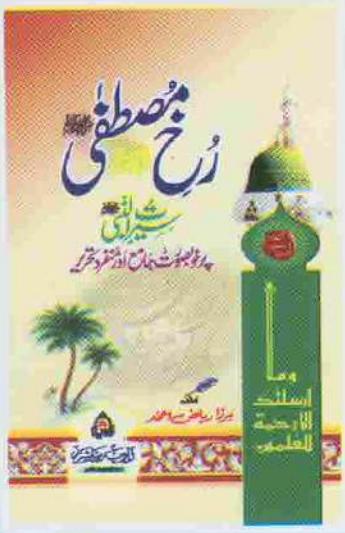

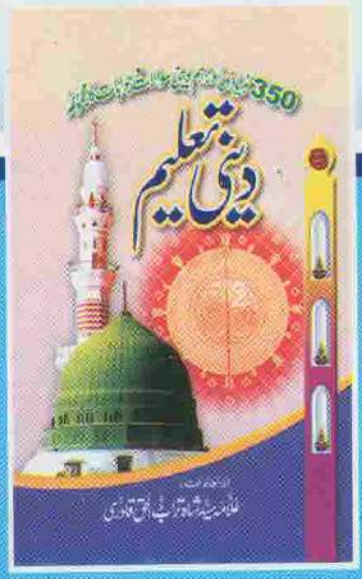

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور
زاویہ پبلشرز

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemziyai.com